63

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

جلد دوم

اُلدُّرُّ المَنْظُوم

فی ترجمہ

مَلْفُوظِ المَخْدُوم

یعنی

حضرت مولانا سید جلال الدین صاحب بخاری المعروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ
کے ملفوظات مبارکہ کا اردو ترجمہ

جسے

حکیم غلام محبوب سبحانی صاحب قریشی ملتانی دامت برکاتہٗ
نے فیوض متذکرہ کتاب کو عام کرنے کیلئے چھپوایا اور شائقین علم و عمل میں تقسیم کیا

Marfat.com

تعداد اشاعت ——— ایک ہزار

مقام طباعت ——— سید الیکٹرک پریس ملتان

تاریخ تکمیل ——— ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

ملنے کا پتہ ——— محی الدین عید دواخانہ واقع سرکلر روڈ حرم دروازہ ملتان شہر

فہرست ——— بقیہ صفحہ ۱۶

مضامین	صفحہ
یقیناً آخر شب چہاردہم ماہ مذکور	۹۷۶
پانزدہم ماہ محرم روز یکشنبہ بعد اشراق	"
یقیناً شب دوشنبہ شانزدہم ماہ محرم وقت تہجد	۹۷۷
شانزدہم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد نماز	۹۷۸
شب ہفدہم ماہ محرم سنہ اثنین وثمانین وسبعمائۃ یعنی ۷۸۲ھ	۹۸۰
سہ شنبہ وقت تہجد	

Marfat.com

۲۹۷٫۴۲
۲۹۲۰
۱۱۶۰۷
۷۰۲

فہرست

مضامین	صفحہ
ایضاً شب عید میں وقت افطار	۵۱۷
دعا برائے مؤلف ملفوظ رحمہ اللہ تعالیٰ	۵۱۹
سترھویں ماہ شوال روز پنجشنبہ وقت چاشت	۵۲۳
کعبہ شریف کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لے جاتے ہیں	〃
ایضاً کلام مجاہد سے میں تھا	۵۲۴
بیان ان پانیوں کا جن کو کھڑے ہو کر نوش کریں	〃
نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام برائے قتل دجال	۵۲۵
فکر نام نامی و کنیت سامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	〃
خاکسار کاتب الحروف عفا اللہ ذنبہ و رفقہ لما یحب و یرضاہ	۵۲۶
امام کے دائیں میں جماعت زیادہ ہو چپ سے	۵۲۷
سلخ ماہ شوال روز چہار شنبہ	〃
اعتکاف حضرت موسیٰ علیہ السلام	〃
اول شب ذی قعدہ شب پنجشنبہ	۵۲۸
قاعدہ ہلال	〃
مسجد میں دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے	〃

Marfat.com

شب مذکور میں وقت تہجد کے	۵۲۹
غرہ ذی القعدہ روز پنجشنبہ کو	"
فضیلت کلمہ طیب	۵۳۳
ذکر دو قسم ہے مجاہدانہ و مجبوبانہ	۵۳۴
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۵۳۷
حضرت امام یافعیؒ کو فرشتوں نے وضو کرایا	۵۳۹
ایضاً شب جمعہ تیسری تاریخ ماہ ذیقعدہ وقت تہجد کے	۵۴۰
ذکر بلند ہمتی	"
ایضاً مشائخ کی صفت کا ذکر نکلا	۵۴۲
ایضاً مناقب شیخ جمال اوحدی قدس سرہ کا ذکر نکلا	۵۴۴
چوتھی ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ وقت چاشت کے	"
ذکر سواری شیر	۵۴۹
سورۃ ملک کا ثواب مردے کو بخشنا	"
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۵۵۰
ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ	۵۵۱
ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ	۵۵۳
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۵۵۴
پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت	۵۵۷
ایضاً سلام کا ذکر نکلا	۵۵۸

Marfat.com

ایضاً روز مذکور پنجم ماہ ذیقعدہ بعد نماز ظہر ۵۶۰
کاتب حروف عفا اللہ عنہ "
میثاق ذریہ آدم علیہ السلام ۵۶۱
ذکر طیبہ پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۶۴
آپ کو مکی مدنی کہتے ہیں "
معنی اُمّی "
ذکر عوارف ۵۶۵
چھٹی رات ماہ ذیقعدہ منگل کی رات تہجد کے وقت "
رباعی زبانی دیوانہ "
من تزھد بغیر علم ۵۶۶
کاتب حروف عفا اللہ عنہ ۵۶۷
چھٹی ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت
دعائے برائے ایصال ثواب بہ مادر و پدر مومنین و مومنات ۵۶۹
ساتویں ماہ ذیقعدہ شب چہارشنبہ تہجد کے وقت ۵۷۱
معنی تقلب سلیم "
ان چار قسم ہے ۵۷۲
فضیلت خاموشی ۵۷۳
ساتویں ماہ ذیقعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت کے ۵۷۵
ذکر دولت ظہر "

Marfat.com

ذکر نوافل بعد مغرب و قبل عصر و قبل عشاء و بعد آں ۵۷۷
جواب خط کا واجب ہے ۵۷۸
مکافات ہدیہ کے واجب ہے "
کاتب حروف عفا اللہ عنہ ۵۷۹
نویں تاریخ ماہ ذی قعدہ روز جمعہ وقت چاشت کے ۵۸۳
دسویں ماہ ذیقعدہ روز شنبہ وقت چاشت کے ۵۸۴
ماہ ذیقعدہ روز شنبہ ۵۸۵
ذکر کمربند "
ایضاً دسویں ماہ ذیقعدہ وقت چاشت ۵۸۶
بیان مفرد بین و واصلین "
ایضاً کرامت کا ذکر نکلا "
بارہویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دو شنبہ وقت چاشت کے ۵۹۴
ایضاً تواضع کا ذکر نکلا ۵۹۷
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ ۵۹۸
ایضاً شب چہاردہم ماہ ذیقعدہ روز سہ شنبہ وقت تہجد ۵۹۹
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ "
ایضاً چودہویں تاریخ ماہ ذی قعدہ منگل کے دن ۶۰۰
ایضاً صبر کا ذکر نکلا ۶۰۱
کاتب حروف عفا اللہ عنہ ۶۰۲

Marfat.com

بیان ریاضت وقلت طعام	۶۰۵
حضرت مخدوم نے عوارف شیخ الشیوخ کے خلیفہ سے لئے	۶۱۰
آداب شاگرد	"
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۱۳
ایضاً بدھ کی رات وقت تہجد چودہویں ماہ ذیقعدہ	۶۱۴
ایضاً چودہویں ماہ مذکور روز چہارشنبہ	۶۱۶
وجہ غضب ناک کی سادات	"
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۱۷
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۲۴
حقص یعنی بال باندھنا مکروہ ہے	۶۲۵
معنی رفع ذکر	۶۲۸
تعریف صحابی کی	"
آداب کھانے پینے کے	۶۲۹
پندرہویں ماہ ذیقعدہ جمعرات کے دن چاشت کے وقت	۶۳۰
جو شخص بصدق باہر رہتا ہے۔ تو ابدال اس کی جماعت کے واسطے حاضر ہوتے ہیں۔	
سترھویں ماہ ذیقعدہ روز شنبہ	۶۳۱
فرق میان معجزہ وکرامت	۶۳۲
فضیلت اشتہامت	"

Marfat.com

آنحضرت صلعم اپنا ایندھن لائے ہیں	۶۳۵
کاتب حروف عفا اللہ عنہ	۶۳۸
شیخ مردہ کی طرف وکالت درست ہے اور بیعت نادرست	۶۴۰
ذکر ساعت قبولیت دعا بروز جمعہ	۶۴۱
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۴۲
فضیلت لاحول ولا قوۃ الا باللہ	۶۴۴
اٹھارہویں ماہ ذیقعدہ شب یکشنبہ تہجد کے وقت	۶۴۵
ذکر تکون و تکوین	〃
ذکر رزق حلال و حرام	۶۴۶
ذکر سوال قبر	۶۴۷
ذکر سوال صغار و انبیا علیہم السلام	〃
ذکر صغار و حجابین	۶۴۹
ذکر ثقلین فرزندان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	〃
عذاب قبر برائے کفار و فساق	〃
حکایت جہودی منکر عذاب قبر	۶۵۰
اٹھارہویں ماہ ذیقعدہ روز یک شنبہ چاشت کے وقت	۶۵۱
انیسویں ماہ مذکور روز دوشنبہ چاشت کے وقت	۶۵۶
تفسیر معافی من اللہ	۶۵۸
نماز دیدار پروردگار حق سبحانہ وتعالیٰ در خواب	۶۶۱

Marfat.com

پیتل کا پیالہ	۶۶۱
قبلے کی طرف پاؤں لمبا کرنا مکروہ ہے	۶۶۲
پگڑی کھڑے ہو کر باندھے	۶۶۳
استماع وانصات برائے قرآن شریف	"
خلوت فعل مسنون ہے	۶۶۴
ایضاً شب بستم ماہ ذیقعدہ شب سہ شنبہ تہجد کے وقت	۶۶۶
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۶۷
بیسویں ماہ مذکور روز سہ شنبہ چاشت کے وقت	۶۷۰
ایضاً تزکیہ نفس کا ذکر نکلا	
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ	۶۷۲
ایضاً بدھ کی رات تہجد کے وقت اکیسویں ماہ مذکور	۶۷۳
حساب اعمال	"
اکیسویں تاریخ ماہ مذکور بدھ کے روز چاشت کے وقت	۶۷۸
دعائے صبح و شام	۶۸۰
بیان غذا و عشا و سحور	۶۸۱
ذکر ترتیب بیتری	۶۸۴
ذکر کا ذکر نکلا	۶۸۳
آواز ذکر از جنازہ	۶۸۴
صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلوت کی حاجت نہ تھی	۶۸۵

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم مثل ستاروں کے ہیں	۶۸۵
ایضاً اکیسویں ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے	۶۸۶
ایضاً بائیسویں ماہ مذکور کو جمعرات کے دن	۶۸۷
ذکر مکاشفہ	۶۸۹
ذکر سنت فجر	۶۹۱
حقوق اولاد	۶۹۲
ادب و اطاعت	۶۹۳
مسئلہ نوم و شکست وضو	۷۰۱
ایضاً چوبیسویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ	۷
ایضاً ذکر ادب کا نکلا	۷۰۴
ایضاً ذکر توکل کا نکلا	۷۰۵
سماع جواب سلام	۷۰۶
بیعت غیب	۷۰۷
کلام آفتاب و مہتاب و ستارگان باولیاء اللہ	۷۰۹
ایضاً روتہ مذکورہ شنبہ بعد نماز ظہر کے	۷۱۱
ایضاً روتہ مذکورہ چوبیسویں ماہ ذیقعدہ	۷۱۲
تعریف بہشت	۷۱۳
بیان شریعہ	"
ایضاً پچیسویں ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت	۷۱۴

Marfat.com

ایضاً پیر کی رات چھبیسویں ماہ مذکور تہجد کے وقت	۱۵
شفاعت اہل کبائر	۱۷
جنت و نار بالفعل موجود ہیں	۱۸
عدم فنا بہشت و دوزخ و اہل ہر دو	۱۹
ایضاً ۲۶ ماہ مذکور ذیقعدہ روز دو شنبہ چاشت کے وقت	۲۰
ادب	۲۱
حضرت مخدومؒ با تفاق قطب عالم ہیں	۲۲
معنی ملہوم	۲۵
ایضاً ستائیسویں ماہ ذیقعدہ منگل کے دن چاشت کے وقت	۲۳
سیر ادبی سالک	۳۸
ذوق صوری و معنوی	۳۹
ذکر خوردن پیش روزہ دار	۴۰
ذکر خرقہ	۴۰
تفضل عالی ہمت	۴۰
تحقیق صوفی	۴۱
صفت اصحاب صفہ	۴۲
عدد اصحاب صفہ ایک سو چار نفر	۴۶
اٹھائیسویں ماہ ذیقعدہ بدھ کے دن اشراق کے بعد	۵۱
ایضاً دعاؤں کا ذکر نکلا	۵۱

Marfat.com

اطاعت خدا و رسول وولاۃ	
پانچ نمازوں کو باتفاق فرائض ہر چہار مذہب کے پڑھے	۷۵۹
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف الانسان جزا النبوۃ	۷۶۴
بعد ظہر کی نماز کے بعد کے دن اٹھائیسویں ماہ ذیقعدہ	۷۶۶
رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواب	۷۶۹
وجہ تسمیہ رسالہ کبیہ	۷۷۰
اور تیئیسویں ماہ مذکور ذی العقدہ روز چہار شنبہ چاشت کے وقت	۷۷۲
مشغول ہونا جاہل بے علم کا	〃
شب معراج کا ذکر نکلا	۷۷۴
ایضاً ترک و تجرید و صحبت کا ذکر نکلا	۷۷۷
مسئلہ افتادن موش در چاہ	۷۷۹
ایضاً تاثیر محبت کا ذکر نکلا	〃
المرء مع من احب	〃
مسئلہ جامہ شوئی در اعتکاف	۷۸۰
ایضاً آخر شب جمعہ اول شب ماہ ذیحجہ کو	۷۸۱
ایضاً اسی رات اول ماہ ذیحجہ میں	۷۸۳
ایضاً دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت	۷۸۵
ایضاً خلوت و اعتکاف کی فضیلت کا ذکر نکلا	۷۸۸
برائے ذکر خلوت و تنہائی باید	۷۸۹

طریق ذکر	۸۰۹
ایضاً سبق عوارف شیخ زادہ نجم الدین کا	۷۹۴
چھ رکعت بعد مغرب	۷۹۷
ایضاً روز مذکور شنبہ دوم ماہ مذکور ذیحجہ	۸۰۰
تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو چاشت کے وقت	۸۰۲
ذکر تجلی و معراج	"
جہر یا در راہ برائے تعلیم اصحاب	۱۰۰۷
فرق میان متعلق و مرید	"
ایضاً شب دوشنبہ چہارم ماہ مذکور ذیحجہ وقت تہجد	۸۰۹
ایضاً پیر کے دن چوتھی تاریخ ماہ مذکور ذیحجہ کو بعد نماز ظہر کے	۸۱۱
دعا نفیس	۸۱۸
ایضاً شب مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ ذیحجہ	۸۲۰
بیان سجدہ	۸۲۶
ایضاً پنجم ماہ ذیحجہ روز سہ شنبہ بعد اشراق	۸۲۹
سجدہ غیر اللہ کا جائز ہے۔	۸۳۲
سجدہ تحیت	"
طریق نیت	"
ایضاً ذکر سفر کا نکلا	۸۳۹
ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور ذیحجہ	۸۴۰

Marfat.com

شب ششم چہارشنبہ ماہ مذکور ذیحجہ	۸۴۰
بتاریخ ششم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت	۸۴۲
فرق میان رویت وادراک	۸۴۴
تکالیف شرعیہ انبیاء کرام سے مرفوع نہیں ہوتیں	۸۴۹
ایضاً روز مذکور چہارشنبہ ششم ماہ مذکور ذیحجہ	۸۵۲
ایضاً گفتگو محبت میں تھی	۸۵۳
چار چیزیں کذب متحسن ہے	۸۶۱
روز عرفہ وقت چاشت	۸۶۲
روز عرفہ ہزار بار قل ہو اللہ	۸۶۵
چار رکعت بعد عید کے	۸۷۱
اکبار شیطان کا نام ہے	۸۷۲
مؤذن متقی ہو	"
قبر کے پاس کھانا پینا حرام ہے	۸۷۴
لا الہ الا اللہ لاکھ بار واسطے میت کے	"
نماز اشراق روز عید بعد نماز عید	۸۷۵
ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد	۸۷۶
ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت	"
ایضاً بست وسوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر	۸۷۷
ایضاً بست وچہارم ماہ مذکور ذیحجہ روز یکشنبہ وقت چاشت	۸۸۰

Marfat.com

ایضاً روز یکشنبہ بست وچہارم ماہ مذکور ذیحجہ بعد اولئے نماز ظہر	۸۸۸
ایضاً بست وششم ماہ مذکور ذیحجہ روز سہ شنبہ وقت چاشت	۸۹۰
مناقب شیخ نجم الدین رضی اللہ عنہ	۸۹۲
مسئلہ سوال	"
ایضاً شب چہارشنبہ بست وہفتم ماہ مذکور ذیحجہ	۹۰۲
ایضاً شب مذکور وقت تہجد	۹۰۳
یاحی یاقیوم اسم اعظم ہے	۹۰۴
ایضاً روز مذکور چہارشنبہ بست وہفتم ماہ مذکور ذیحجہ	
ایضاً روز مذکور شب پنجشنبہ بست وہشتم ماہ مذکور	۹۱۰
ایضاً بست ونہم ماہ مذکور ذیحجہ روز جمعہ وقت اشراق	۹۱۶
ایضاً آخر شب وقت خفتن	۹۱۷
ایضاً سلخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت	۹۱۹
نماز سلخ ذیحجہ	۹۲۰
مقام راجپین	۹۲۲
ایضاً روز مذکور شنبہ سلخ ماہ ذیحجہ	۹۲۳
معنی قدس اللہ سرہ	"
بادشاہ کو بددعا نہ کرے	۹۲۴
عشرہ ماہ محرم روز یکشنبہ وقت اشراق	۹۲۵
صورت ولیہ	۹۲۶

تصرف ولایت	۹۲۸
شب دو شنبہ دوم ماہ محرم	۹۳۵
تلقین میت	۹۳۶
ایضاً روز مذکور دوم ماہ محرم روز دو شنبہ بعد از نماز ظہر	۹۳۹
سوم ماہ محرم روز سہ شنبہ وقت چاشت	۹۴۲
دور کرنا خطرے کا مریض کے دل سے	۹۴۳
ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور بعد نماز ظہر	۹۵۰
موت عشق	۹۵۴
پنجم ماہ محرم روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر	۹۵۶
ایضاً شب ہفتم ماہ محرم	۹۵۸
ہفتم ماہ محرم روز شنبہ وقت چاشت	"
ایضاً شب یکشنبہ ہشتم ماہ محرم بعد تہجد	۹۶۱
ہشتم ماہ محرم روز یکشنبہ وقت چاشت	۹۶۲
فال مصحف شریف	۹۶۳
ایضاً آخر شب جمعہ چہاردہم ماہ مذکور	۹۶۴
ایضاً شب یکشنبہ پانزدہم ماہ مذکور	"
نہم ماہ محرم	۹۶۵
شب یازدہم چہار شنبہ	۹۶۶
سیزدہم ماہ محرم روز جمعہ وقت نماز	۹۷۵

Marfat.com

الجلد الثانی من الملفوظ

ترجمہ ملفوظ المجدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایضاً شب عید میں وقت افطار

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہ دی اور یہ عبارت فرمائی الیوم لنا عیدا وغدا لنا عیدا وکل یوم لم نعص اللہ فھو لنا عید یعنے آج اور کل ہماری عید ہے لیکن جس دن کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں وہی دن ہماری عید کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مکہ و مدینہ مبارک میں عید کے دن خطیب پیادہ آتا ہے اور طبل و دہل و ناے وغیرہ نہیں بجاتے ہیں میں نے پوچھا تو فرمایا کہ ایسا مسنون ہے اور تکلف اُس دیار کا معلوم ہے بعد اس کے فرمایا کہ بعض علماء نے بعد ماہ رمضان کے گشت و تماشے کو مکروہ رکھا ہے

Marfat.com

قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من فرح بدخول رمضان داغتم بخروجہ
خرج من الذنوب کیوم ولدتہ امہ پس چاہیئے کہ بعد اس کے متصل
ماہ شوال کے چھ روزے رکھیں تاکہ گشت وتماشے کی جگہ جایا نہ جائے
اور روزے میں مشغول رہے تاکہ ماہ رمضان کے جانے کا غم حاصل ہو
اور اس باب میں حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صام
رمضان ثم اتبعہ ستۃ من شوال فکانما صام الدھر یعنے جو شخص
کہ ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال
کے رکھے تو وہ ایسا ہے جیسا کہ صائم الدہر ہو یعنے تمام سال کے
تین سو ساٹھ دن ہیں اور ۳۶ کو دس میں ضرب دو تو وہی تین سو ساٹھ
ہوں گے پس اس نے تمام سال روزہ رکھا۔ قولہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالھا ایک عزیز دانشمند خدمت میں حاضر تھا پوچھا کہ بعد ماہ
رمضان کے اتصال صوم کا مکروہ ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کی مشابہت
ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ رمضانکم کرمضاننا یعنے تمہارا رمضان
مثل ہمارے رمضان کے ہے جواب فرمایا کہ علمائے ہند جو اس
اتصال کو مکروہ کہتے ہیں وہ نہیں جانتے ہیں میں نے اس طرف مشائخ
وعلمار و محدثین سے سنا ہے کہ مراد اس اتصال سے ہمراہ روزہ عید
کے ہے کیونکہ وہ متصل رکھتے ہیں اور عید کے دن ہرگز کچھ نہیں کھاتے
ہیں پس عید فرق ہے اتصال نہ رہا کہ مشابہت ہو اور میں نے اس
طرف مشائخ وعلمار کو دیکھا ہے کہ بعد عید کے چھ روزے متصل رکھتے ہیں

Marfat.com

فرق وہی عید ہے پس دعا گو اُس زمانے سے چھ روزے شوال کے متصل رکھتا ہے اور یاروں سے فرمایا کہ لو تم بھی اسی طرح روزہ رکھو ہم نے قبول کیا اور قدم بوسی کی اور اپنے حجرے میں آ گئے پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فوائد کہ گفتم بنویس پس بنشتم **ایضاً** شب عید فطر میں وقت تہجد کا خالی تھا میں نے قدم بوسی کی فرمایا فرزند من میں نے تیرے واسطے بھی حق تعالیٰ سے نام لے کر بایں عبارت عید مانگی ہے کہ الٰھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین الذی کان اعتکف معی من المقربین لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ بالخیر وان تقضی حوائجہ وان تکفی مھماتہ وان تعافی بدنہ وان تجعلہ للمتقین اماما وان تجعلہ شیخا کبیرا وان تجعلہ محبوبا فی قلوب المؤمنین وان تحسن عملہ وحالہ وان تحصل مقصودہ وان ترزقہ العفاف والکفاف بکرمک یا مولانا وسیدنا پھر میں نے بھائی کو پائے بوسی کرائی فرمایا کہ میں نے اس کے واسطے بھی دعا کی ہے اور فرمایا تم نے خوب کیا کہ اس بار میرے ساتھ اعتکاف اربعین بجا لائے خدا تم سے تمہارا صوم و قیام قبول کرے پس میں نے قدم بوسی کی بعد اس کے فرمایا کہ ہر سال دعا گو اربعین ماہ کا اعتکاف کرتا ہے اور شب عید میں مسجد سے باہر نہیں آتا ہے اور عید حق تعالیٰ سے واسطے اپنے اور یاروں کے مانگتا ہے اور پاتا ہے الحمد للہ

ف۔ دعا برائے مؤلف ملفوظ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

یہ فقیر اور اس فقیر کا بھائی رکاب سعادت میں واسطے نماز عید کے گئے بعد نماز عید اور خطبے کے رکاب سعادت میں پھر سے مائدہ عام ہوا فقیر کو بعبادت قدیم نزدیک اپنے جگہ دی بعد خرچ مائدہ کے دو زلہ[1] طعام کے ایک تو اس فقیر کو دوسرا برادر فقیر کو دیا اور کپڑے اپنے بدن کے مستعمل عطا فرمائے پھر میں اعتکاف اربعین سے اٹھا حصول غرض اصلی اور مقصود کلی مراد کو پہونچا الحمد للہ علی ذلک بندہ کمینہ کو وقت مائدہ کے حلقہ یاران اعلی میں نزدیک اپنے طلب فرماتے تھے اور جگہ دیتے اسی طرح سبق کے وقت فرماتے فرزندان من سبق بخوان پہ بات اُن کی بندہ نوازی اور مکارم اخلاق سے لکھنے میں آئی۔

سترہویں تاریخ ماہ شوال شب پنجشنبہ

کو میں نے شرف پائے بوسی حاصل کیا پوچھا میرے بھائیو اچھے ہو اُٹھے اور کھڑے ہوئے اور اس فقیر کے ہاتھ کو چوما اور بغل میں لیا بعد اس کے فرمایا آج میں واسطے پوچھنے فرزندم ناصر الدین محمود کے گیا تھا اُس کا وجود متکسر رکھتا تھا یعنے اُس کو اعضا شکنی تھی اسلئے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بُلُوّا ارحامکم فرمایا کہ بُلُو کے دو معنی ہیں ایک تو پیوستن یعنی ملنا ملانا دوسرے ترشدن یعنے تر ہونا یہاں پیوستن

---

[1] بالفتح و تشدید در عربی آنچہ از طعام بہر کسے نگہدارند و پس خورد ۱۲ غیاث اللغات

Marfat.com

مراد ہے یعنے تم اپنے قرابتیوں سے پیوند کرو یعنے ملو بعد اس کے جب میں پھرا تو میں نے سنا کہ خان جہان آتا ہے ڈولہ دیکھتے ہی گھوڑے پر سے اُتر پڑا پیادہ ہو گیا چند قدم چلا میں نے کہا کہ جب وہ نزدیک آجائیگا تو میں اُتر پڑوں گا کیونکہ میں ضعیف ہوں اور وہ تندرست ہے اور تبسم فرمایا پس جب وہ نزدیک آیا تو ملاقات ہوئی میں نے کہا کہ تو چند کام میرے کر دے ایک کام یہ ہے کہ سید رکن الدینؒ راجا مانکپوری کے تین گھوڑوں کا پروانہ دوسرا کام یہ ہے کہ سید شمس الدینؒ قرضدار ہیں جلد تر اُن کو وجہ سے دو تاکہ گھر چلے جائیں تیرا استحقاق چند مستحقوں کا خانجہان نے عرض کیا کہ نشان کرنے کا مجھ کو حکم نہیں ہے لیکن باقی جو آپ نے فرمایا میں نے قبول کیا اسی اثنا میں حسن خادم برگ لائے فرمایا سب یاروں کو دو خادم نے عرض کیا کہ ایک نفر کھا سکے گا فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملعون من اکل وحدہ ومنع رفدہ وضرب عبدہ یعنے ملعون ہے وہ شخص کہ جو تنہا کھانے بعد اس کے فرمایا کہ یہ تو بمنزلہ فاکہ[1] کے ہے سیری پر کھاتے ہیں نہ یہ کہ آدمی پتی[2] کھانے سے سیر ہوتے ہیں پس روا ہے کہ تنہا کھائے ایضاً ایک دانشمند خدمت میں حاضر تھا پوچھا کہ اگر کوئی قسم کھائے کہ اُس شخص کی عورت کو تین طلاقیں ہیں اگر وہ اس گھر میں آئے پس وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ ایک حیلہ ہے اپنی عورت کو ایک طلاق بائن دے دے وہ جدا ہو جائے گی اور گھر میں آئے تاکہ تین طلاقیں واقع نہ ہوں پھر از سر نو

ف۔ حیلہ طلاق ثلاث

[1] پھل احقر [2] پان مقصود ہے۔ احقر

Marfat.com

عقد نکاح کرے اُس دانشمند نے عرض کیا کہ یہ مشکل کسی دانشمند سے حل نہ ہوئی مخدوم سے حل ہو گئی پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس پس نبشتم ایضاً جو اوّل کہ بعد فریضہ عشاء کے آتے ہیں اُن کو پڑھتے تھے اِس جگہ پہنچے تھے کہ وتر سے پہلے چار رکعتیں ہیں فرمایا کہ اُن کو سنت وتر کہتے ہیں اور قرارت اُن کی مثل قرأت سنت قبل عشا کے ہے یعنے اول میں آیت الکرسی دوسری میں للہ ما فی السموات تا آخر سورہ بقر تیسری میں سبح للہ تا بذات الصدور چوتھی میں لو انزلنا تا آخر سورہ حشر اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب میں دو رکعت سنت ہیں اور وتر ایک رکعت ہے بعد اس کے فرمایا کہ نزدیک ہمارے مخدوموں کے ان چار رکعتوں میں تعین نہیں ہے تکمیلاً للفرائض کی نیت کی ہے پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس ایضاً ایک عزیز جمیت نام مخدوم کے مریدوں سے تھا اُس نے خواب دیکھا عرض کیا کہ گویا ایک منبر کو آراستہ کیا ہے اور ایک خلق جمع ہوئی ہے اور مخدوم منبر پر چڑھے ہیں اور وعظ کہتے ہیں، درمیان زبان منبر کے مولانا نصیر الدین نے فرائض لکھا ہے جواب فرمایا کہ دلیل وعظ کی ہے کہتے ہیں تاکہ وعظ کہے اور عاقبت مولانا نصیر الدین کی بخیر ہوئی ایک دن دعا گو کو ایک عزیز غریب مزاحم ہوا کہ وعظ کہیں میں نے اُس کا کہا سُنا اوچہ میں وعظ کہا ایضاً فرمایا سقوف لاو یعنے تکمیلاً فرمایا کہ سقوف مضاعف ہے فعل اُس کا

Marfat.com

سَفٌّ یَسِفُّ ہے اور سفوف اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جو کھانے کو ہضم کرے

سترہویں ماہ شوال روز پنجشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت میں حاضر تھا باپ علی مدنی اور برادر مخدوم سید صلاح الدین راجا بھی خدمت میں حاضر تھے بات راہ کعبہ میں نکلی فرمایا کہ الطریق الی البیت بعید والی رب البیت قریب فمن زار البیت بھواء اللہ صار من المقربین ومن زار البیت بھواء النفس صار من المعبدین یعنے خانہ کعبہ کی راہ بہت دور ہے اور صاحب گھر کی طرف نزدیک ہے پس جو شخص کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرے بہ دوستی خدا کے وہ مقربوں سے ہو جائے اور جو کوئی بہوائے نفس زیارت کرے تو وہ دور ہونے والوں سے ہوئے پس جو کام کرے بہ دوستی خدا کرے نہ واسطے نفس کے ؎

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ۔ محبوب ہمیں جاست بیائید بیائید

بعد اس کے فرمایا قولہ تعالیٰ وھو معکم ایما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتھ ہے جس جگہ کہ تم ہو اور ہم نزدیک تر ہیں طرف بندے کے جان کی رگ سے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ امام بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اُس سے پہلے واسطے زیارت خانہ کعبہ کے تشریف لے جاتے تھے چند بار ایسا ہوئی کہ اسی جگہ لے آتے ہیں فرمایا کہ میرے سر پر طواف کراتے ہیں فرشتوں کو حکم ہوا ہے پس میں کہاں جاؤں بعد اس کے فرمایا کتاب میں ہے کہ المصلی یتوی

الی جهة عرضة الکعبة لان بناء الکعبة قد تحول علی طریق الاستحباب لزیارة بعض الاولیاء یعنے نماز پڑھنے والے کو بطریق استحباب چاہیے کہ یوں نیت کرے متوجہا الی جهة عرضة الکعبة کیونکہ کبھی بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لے جاتے ہیں اور غلاف کعبہ کو ویسا ہی رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں کہ کعبہ اپنی جگہ پر ہے۔ پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند۔ فرمودند۔ فرزند من بنویس پس نبشتم۔

ایضاً کلام مجاہد سے یہیں تھا

فرمایا المجاهدة فطم النفس عن المتلذذات وهی المأکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات والمنظورات والمسموعات والمباحات الزائدات قسم کھائی کہ میں نے یہ مجاہدہ سنا ہے یعنے مجاہدہ چھڑانا ہے نفس کا لذیذ چیزوں سے ہے اور وہ یہ ہیں کھانے کی چیزیں اور پینے کی اور پہننے کی اور سننے کی اور دیکھنے کی اور بہت سی عورتیں کرنا اور مباحات زائدہ کہ جن کی طرف حاجت نہیں ہے اتنی اتنا میں پانی لائے پیا اور سید علی مدنی کو دیا اُن کو زحمت تھی یعنی وہ بیمار تھے فرمایا کہ سؤر المؤمن شفاء ومغفرة یعنے مومن کا جھوٹا شفاء ومغفرت ہے بعد اس کے فرمایا المیاه ثلثة تشرب قائما ماء زمزم وبقیة الوضوء شفاء وسؤر المؤمن وماء السبیل یعنے آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی اور مومن کا پیا ہوا پانی اور سبیل کا پانی ان کو کھڑے ہو کر پیئیں پس روئے مبارک

بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نبشتم **ایضاً** فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہ چوتھے آسمان سے واسطے قتل کرنے دجال کے آئیں گے اور وہ مرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک الایۃ اور قول اللہ پاک کا ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم بل رفعہ اللہ الیہ اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑھی ؎

وعیسے سوف یاتی ثم یثوی لدجال شقی ذی خبال

ای ذی فساد اور جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائینگے تو بعد مار ڈالنے دجال کے وفات پائیں گے پس خطیرۂ مقدسہ حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مبارک میں اُن کو دفن کریں گے اُس مقبرۂ مبارک میں چار تربتوں کی جگہ ہے تین تربتیں تو ہیں ایک تربت کی جگہ خالی ہے بعد اس کے فرمایا کہ سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نزدیک سینۂ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور نزدیک سینہ حضرت ابوبکر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ کے مقابل رکھیں گے پس فرمودند فرزند من ایں فائدہ بنویس در ملفوظ پس نوشتم **ایضاً** روز مذکور میں بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت میں حاضر تھا سبق مصابیح کا ہوتا تھا حدیث شریف یہ تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما قسمت بینکم یعنے آپ نے فرمایا

ف۔ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام را ۱۲ منہ

ف۔ فکر نام نامی و کنیت سامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کہ تم میرا نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو فردائے قیامت کو مجھے قاسم کرینگے میں تمہارے درمیان میں قسمت کرونگا۔ بعد اس کے فرمایا کہ میں سماع رکھتا ہوں کہ اگر ایک شخص کا نام محمد رکھیں تو اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھیں اسلئے کہ فردائے قیامت میں آپ کو ساتھ کنیت کے پکاریں گے محمد رسول اللہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اس کے فرمایا کہ جبکہ حضرت پیغمبر کا نام مبارک محمد تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ کفار مذمت کرتے تھے چونکہ آپ کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو آپ ستودہ ہی تھے۔ نام پاک اسم مفعول ہے تحمید سے یعنے ستودہ شدہ یعنی سراہے ہوئے، تعریف کئے ہوئے پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فائدہ بنویس۔

خاکسار کاتب الحروف عفا اللہ عنہ ما جناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ ہے (سموا) بفتح السین وضم المیم (باسمی ولا تکنوا) قال المناوی بفتح فسکون بخط المؤلف (بکنیتی) قال المناوی والنہی للتحریم والتعمیم (طب عن ابن عباس) (سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم) ما امرنی اللہ بقسمتہ من العلوم والمعارف والفئ والغنیمۃ ولما کان لا یشارکہ فی ھذا المعنی احد منع ان یکنی بہ غیرہ قال العلقمی وسببہ کما فی البخاری عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

Marfat.com

قال وُلدَ لرجل من الانصار غلامٌ فاراد ان یسمیه محمدا قال سموا فذکرہ قلت ولہ سبب اٰخر کما فی البخاری عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السوق فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انما دعوت ھذا وفی روایۃ فقال لم اعنک قال سموا فذکرہ (ق عن جابر بن عبد اللہ (سموا باسماء الانبیاء ولا تسموا باسماء الملائکۃ) فیکرہ التسمی بنحو جبریل (تخ عن عبد اللہ بن جواد) انتھی من العزیزی شرح جامع الصغیر ایضاً شکر سفید لائے سب یاروں کا حصہ کیا اور خود نے بھی کھایا فرمایا کہ مکہ مبارک اور مدینہ مشرف میں خربزے بھی ہوتے ہیں لیکن بمقدار سبوے بزرگ اور بغایت شیریں دعا گو نے ویسا خربزہ کسی جگہ نہیں دیکھا ہے دوسری جگہ بھی ہوتے ہیں لیکن اس سے خرد تر بمقدار سبوچہ کے ایضاً فرمایا مستحب یہ ہے کہ امام کے سیدھے جانب میں جماعت بہت چاہیئے اور بائیں جانب میں سیدھے جانب سے کم پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نوشتم

سلخ ماہ شوال روز چہار شنبہ

کو بندہ خدمت میں حاضر تھا اُسی دن صبح کی نماز سے پہلے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اعتکاف کی نیت مسجد میں کی پس اس فقیر نے قدمبوسی کی روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو نے بھی اعتکاف کی

ف۔ اعتکاف حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۔ امام کے راست میں جماعت زیادہ ہو سکتی ہے

نیت کی میں نے عرض کیا کہ میں نے اعتکاف کی نیت کی فرمایا حجرہ دوبیس دیا۔

اول شب ذی قعدہ شب پنجشنبہ

کہ بندہ خدمت میں حاضر تھا پوچھا کہ ہلال ذی القعدہ کا طالع ہوگیا یا رول نے عرض کیا کہ ہاں فرمایا فتاوی کامل میں ہے الھلال اذا غاب قبل الشفق فھو من اللیلۃ الاولی وان کان یغیب بعد الشفق فھو من اللیلۃ الماضیۃ یعنے ہلال جبکہ شفق سے پہلے غائب ہوجائے تو وہ اول رات کا ہے اور اگر بعد شفق کے غائب ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوگا پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس ایضاً فرمایا فتاوی کامل میں ہے یکرہ التحدث بحدیث الدنیا فی المسجد الا للمعتکف وقت الحاجۃ لان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل الحسنات کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد میں دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے مگر واسطے معتکف کے وقت حاجت کے کہ بے کہے کوئی چارہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی بات کرنا مسجد میں کھاتا ہے نیکیوں کو جیسے کہ آگ کھاتی ہے گھاس کو بعد اس کے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کا بیان اس طرف کے محدثوں سے سنا ہے کہ ہرگز ہندوستان میں نہ سنا تھا یعنے جب تک کہ دنیا کی باتوں میں مشغول رہیں گے تو اس قدر ذکر و فکر سے باز رہیں گے گویا کلام دنیا

کا حسنات کا مانع ہوا نہ یہ کہ جملہ حسنات اُس کے محو ہو جائیں یہ مراد نہیں ہے کیونکہ حسنات تو ثبت یعنے لکھا چکے ہیں پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فائدہ بنویس پس نوشتم۔

شب مذکور میں وقت تہجد کے

بندہ خدمت میں حاضر تھا محمد متقی بیابانی گازرونی کہ ایک شخص اولیاء اللہ سے ہیں اور مقام ولایت میں پہونچے ہوئے ہیں وہ واسطے تہنیت کے حضرت مخدوم کے پاس آئے ان سے فرمایا کہ تو اتنا خلق سے بھاگتا رہتا ہے اب شہر میں رہ کیونکہ کمال یہ ہے کہ دل سے تو حق کے ساتھ رہیں اور تن سے ساتھ خلق کے یہ مرتبہ انبیاء کا ہے وہ سب کامل حال ہوئے ہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ تجھ کو قوت دے کہ تو درمیان خلق کے رہ سکے دعا یہ تھی اَللّٰھُمَّ قَوِّہٖ فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْہُ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْکَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ۔

غرہ ذی العقدہ روز پنجشنبہ کو

بندہ خدمت میں حاضر تھا فرمایا کل ما فرض اللہ تعالیٰ واوجب رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو فرض لازم وحتم واجب لا یسمع فیھا التفویط ای التقصیر ولا یرفع عنہ التکلیف بل کلما ازداد القرب ازداد طاعتہ یعنے جس چیز کو کہ اللہ تعالےٰ نے فرض کیا اور اُس کو

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واجب فرمایا وہ فرض لازم اور حتم واجب ہے یہ واسطے تاکید کے ہے معنی یہی ہیں اس میں تقصیر کرنا نہیں پہونچتا ہے اور نہ اُس سے حکم تکلیف کا اٹھایا جاتا ہے بلکہ جس قدر قرب زیادہ ہوگا اُسی قدر طاعت زیادہ ہوگی مناسب اس کے **حکایت** بیان فرمائی کہ جس وقت شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ کا کام کمال کو پہونچا تو انہوں نے طاعت زیادہ کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ تہجد کے وقت سے جو مشغول ہوتے تو دوپہر تک بعد اس کے فرمایا کہ جبکہ تطوع زیادہ کرتے ہیں تو تکلیف جو کہ حتم ہے اُس کو کب ترک کریں گے پیغمبر جو کہ بہترین خلائق ہیں اور ہمارے پیغمبر جو کہ سب پیغمبروں سے بہتر و برتر ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اُن سے تو تکلیف موقوف ہی نہیں کی تو دوسرے سے بھلا کب موقوف کریں گے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو مکہ مبارک سے آیا تھا میں پہونچا تھا ایک خلق اشراف بھکر کی میری زیارت کے واسطے آئی اور کہا کہ ایک درویش نزدیک قصبہ الور کے ایک پہاڑ کے غار میں رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ سے نماز موقوف کر دی ہے جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے قصد کیا طرف اُس کے گیا دیکھتا ہوں کہ جملہ اکابر امراء اور بہت سے لوگ پرس رہے ہیں ہجوم کے مارے بہزار خرابی اس کے پاس گیا اور بیٹھا پس میں نے کہا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتا ہے میں نے اُس کو سلام نہ کیا سن لیا تھا کہ وہ تارک صلوٰۃ ہے حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ الفرق بین المؤمن والکافر الصلوٰۃ یعنے فرق درمیان مومن وکافر کے نماز ہے اُس نے دعا گو سے کہا کہ سیّد میرے پاس جبریل آتے ہیں اور بہشت کا کھانا لاتے ہیں اور خدائے تعالےٰ کا سلام لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز تجھ سے موقوف کر دی اور تو مقرب ہو گیا میں نے اُس سے کہا کہ تو بیہودہ مت بک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو موقوف ہی نہیں کی تجھ جاہل سے بھلا کب موقوف کریں گے وہ تو شیطان ہے جو کہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جبریل ہوں جبریلؑ فرشتہ وحی ہیں وہ سوا پیغمبر کے اور کسی پر نازل نہیں ہوتے ہیں اور وہ کھانا جو وہ لاتا ہے گوہ ہے اُس درویش نے کہا کہ لذیذ ہے لذت رکھتا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو میری ایک وصیت نگاہ رکھ میں نے کہا کہ جب وہ آئے تو ذکر لاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم اُس نے قبول کیا میں لوٹ آیا اُس دن میں تو نہ جا سکا دوسرے دن میں گیا وہ آیا اور میرے پاؤں پر گر پڑا واقعہ حال کہا کہ میں نے تمہاری وصیت یاد رکھی میں نے لاحول کہا تو وہ میرے روبرو سے غائب ہو گیا اور وہ کھانا جو اس نے دیا گوہ ہو گیا میرے ہاتھ سے گر پڑا اور سارے کپڑے پلید ہو گئے پس اُس نے روبرو دعا گو کے توبہ کی میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اُس کو حجرے سے باہر لایا شہر اردبیل کی آبادی میں لے گیا میں نے کہا اس جگہ سکونت کر اور علم سیکھ اور مجلس علم میں حاضر ہو یعنے وعظ و درس سُن اور کچھ کسب کر

Marfat.com

اس بیچارے نے میری وصیت نگاہ رکھی اور کسب میں مشغول ہوا اور متاہل ہو گیا۔ عثمان نام نیک بخت تھا کہ اُس نے دعا گو کا کہا سنا ان دنوں میں اُس نے انتقال کیا ہے اور باتوبہ سلامت گیا اور عاقبت اُس کی بخیر ہوئی یاروں نے کہا کہ یہ سب برکت مخدوم کی تھی ورنہ وہ راندہ ہوا تھا بعد اس کے فرمایا کہ جاہل کو نہ چاہیئے کہ بدون علم کے خلوت اختیار کرے راہ پُرخطر ہے اور فرمایا لا تکن من جهال الصوفية فانهم لصوص الدين وقطاع الطريق على المسلمين قال عبد الله بن سهل التستري قدس الله سره احذروا ثلثة اصناف من الناس الجبابرة الغافلون والقراء المداهنون والمتصوفون الجاهلون یعنے تم تین گروہ کے آدمیوں سے ڈرو ایک تو جابر لوگ حق سے غافل کہ اس کو جانتے ہیں اور جبر و معصیت کرتے ہیں اور اُس کی عقوبت سے غافل ہوتے ہیں اور اُس کی جزا سے غافل ہیں دوسرے پڑھنے والے میل کرنیوالے طرف دنیا کے دنیا کے واسطے پڑھتے ہیں نہ اس واسطے کہ جہل سے باہر آئیں المداهنة في اللغة الميل یعنے میل کردن تیسرے کمل پوش جاہل کہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں ان تین گروہ سے حذر کرنا چاہیئے۔ مبادا کہ اُن کی شومی اثر کر جائے پس روئے مبارک طرف مسعود درویش کے لائے اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ تو کبھی کبھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو نماز موقوف ہی نہیں کی مسعود سے کب موقوف کرینگے نماز پڑھ اور یہ نماز راحت

ومناجات معراج مومن کی ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا بلال ارحنا بالاقامۃ وقولہ علیہا الصلوٰۃ والسلام المصلی یناجی ربہ وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الصلوٰۃ معراج المؤمن یعنے آپ نے فرمایا کہ اے بلال تو ہم کو راحت پہنچا اقامت نماز سے اور یہ فرمایا کہ نماز پڑھنے والا مناجات کرتا ہے اپنے رب سے اور یہ فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے اور سارے انبیاء و صحابہ و تابعین و اصحاب صفہ اور دوسرے اولیاء سب نماز میں مستغرق ہوئے ہیں فرض و نفل میں اور اُن کا کام جو جگہ پر پہنچا سو اسی کے سبب سے پہنچا کما قیل لا وارد لمن لا ورد لہ یعنے جس شخص کے لئے وِرد نہیں ہے اُس کے دل میں وارد نہیں ہے پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس پس نوشتم ایضاً فرمایا چند دن ہوئے کہ تو نے رسالہ تمام کر لیا کچھ اور سبق پڑھ میں نے عرض کیا کہ سبق احادیث نبوی کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا پڑھو مبارک ہوگا میں نے شروع کیا حدیث شریف یہ تھی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ من قال لا الہ الا اللہ اھتز العرش وتحرکت الحوت فی الارض السابعۃ السفلے فیقول اللہ تعالی اسکن عرشی یقول کیف اسکن وانت لم تغفر لقائلہا فیقول اللہ تعالی اشھدوا یا اھل السموات انی غفرت لقائلہا یعنے جو شخص کہ لا الہ الا اللہ کہے سلسلہ محبت کو ہلائے تو عرش جنبش میں آئے الاھتزاز فی اللغۃ التحرک یعنے جنبیدن ہلنا اور مچھلی ہل جائے جو کہ ساتویں زمین کے نیچے ہے

Marfat.com

پس اللہ تعالےٰ عرش سے کہے اُس میں حیات پیدا فرمائے کیونکہ وہ
تو جمادات سے ہے تو قرار پکڑ میرے عرش عرش کہے کہ میں کیونکر قرار
پکڑوں حالانکہ تو نے اس کلمے کے کہنے والے کو نہیں بخشا ہے پس
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گواہ ہو جاؤ اے آسمان والو بیشک میں نے مغفرت
کی واسطے کہنے والے اس کلمے کے بعد اس کے فرمایا کہ اُس طرف
کے محدث جس وقت حدیث شریف بیان کرتے ہیں تو جب تک اُس
پر عمل نہیں کر لیتے ہیں آگے نہیں بڑھتے ہم بھی عمل کریں پس تین بار
اس کلمے کو ساتھ مدد کے ہمراہ یاروں کے کہا پھر ہاتھ واسطے دعا کے
اُٹھائے اول و آخر میں درود شریف پڑھا اِلٰھَنَا تَوَسَّلْنَا بِھٰذِہِ الْکَلِمَۃِ
الطَّیِّبَۃِ اَنْ تَخْتِمَ اُمُوْرَنَا بِھَا بِالْاِیْمَانِ پس روئے مبارک بریں فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس ایضاً بعد اس کے روئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اے فرزند مناسب کلمے کے
میں تجھ کو تربیت کرتا ہوں تو لے الذکر نوعان ذکر المجیبین وذکر المجوبین
فاما ذکر المجیبین بالمد لاجل النفی عما سوی اللہ تعالیٰ لقولہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام من قال لا الٰہ الا اللہ ومدھا ھدمت لہ اربعۃ
آلاف ذنب من الکبائر ان کانت لہ وان لم تکن لہ فلاھل بیتہ
وان لم تکن فلاقربائہ وان لم تکن فلاھل محلتہ وان لم تکن
فلاھل دینہ حتما کانوا وان لم تکن فرفع لہ درجۃ بمقدارھا
واما ذکر المجبوبین فی السرعۃ لانہ وصل ھو المقصود نفی عن قلبہ کل ما

سوی اللہ تعالیٰ یعنے ذکر دو قسم ہے ایک تو ذکر محبانہ ہے دوسرا ذکر محبوبانہ ہے پس ذکر محبانہ ساتھ مار کے ہے واسطے نفی کے ماریں تاکہ جو کچھ سوا خدا کے ہے وہ سب ماسوا نفی میں منفی ہو جائے اول ساتھ مار کے جتنا کہ کہے تو جو کچھ سوا خدا کے خاطر میں ہے وہ منفی ہو جائے گا اور یہ جو کچھ کہ خاطر میں سوا خدا کے ہے بمنزلہ ذنب حال مقربوں کے ہے کل ما یشغلك عن اللہ فھو صنمك یعنے ہر وہ چیز کہ اللہ تعالیٰ سے تجھے مشغول کرے تو وہ تیرا بت ہے قولہ تعالیٰ افرایت من اتخذ الہہ ھواہ یعنے کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ ٹھیرایا اس نے معبود اپنا اپنے ہوائے نفس کو اسی ہوا کو جو کہ خاطر میں سے سوا خدا کے ہے بمنزلہ خدا کے ٹھیراتے ہیں پس واسطے ہدم گناہ کے کلمے کو ساتھ مار کے کہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمے کو ساتھ مار کے کہے تو اس کے چار ہزار گناہ کبیرہ ہدم کیے جائیں رہا ذکر محبوبانہ سو وہ ساتھ جلدی کے ہے اسلیے کہ محب آ مقصود کو پہنچا ہوا ہے اور جو کچھ کہ سوا خدا کے ہے اس کی خاطر منفی ہو چکی ہے پس اس کو مار کے ساتھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ وہ بسرعت کہتا ہے اور یہ بیت عربی کا فرمایا ؎

انتَ الحبیبُ ولکنی اعوذ بہ من ان اکون مُحِبًّا غیر محبوب

یعنے تو دوست ہے لیکن میں پناہ رکھتا ہوں یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ اس کے اس سے کہ میں محب غیر محبوب ہوں یعنے تجھ کو اپنا

Marfat.com

محبوب کہ بعد ازاں فرمودند محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثبات کردہ است وایمان آوردہ اگر گوید شاغل افتد او میخواہد آنچہ جز خدا است آنرا ذکر مکند پس رسول علیہ السلام را شاغل گویند کہ دیگرے را در خاطر روا دارند ہرگز نہ دارند در بدایت بمد گویند و در نہایت بسرعت گویند پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فوائد بنویس

ایضاً المثل ما یشبہ بہ الشئے یعنے مثل وہ چیز ہے جس کے ساتھ کوئی شئے تشبیہ دی جائے میں نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ شعر عربی سنا ہے مناسب اس معنی کے میں نے پڑھا

بمن یضرب الامثال امن اقیسہ فاھل الدھر دونک الدھر

بعد اسکے فرمایا کہ جس زمانے میں دعاگو شیراز میں پہنچا تو چند مدت وہاں مقیم ہو گیا قاضی شیرازی علامہ ہیں سبق کا درس دیتے ہیں وہ دعاگو کی زیارت کے واسطے آئے ایک عزیز میرے پاس مصابیح کا سبق پڑھتا تھا ان مثل امتی کالمطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ میں نے بیت مذکور پڑھی چند ہزار دینار طشت میں بھرے ہوئے میرے واسطے فتوح لائے وہ سمجھے کہ میں ان کے حق میں کہتا ہوں اور تواضع و بشاشت یعنی تازہ روئی بہت کی پس وہ طشت مع مال کے سید مسعود و سید حمید کے باپ نے لیا اور کہا کہ میں لڑکیوں کا کار خیر رکھتا ہوں مجھ سے کہا کہ تجھ کو خدا دے گا۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ ہے (مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ) قال العلقمی لا محل لھذا الحدیث علی التردد فی فضل الاول علی الاخر فان القرون الاولی ھم المفضلون علی سائر القرون من غیر مریۃ ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم وانما المراد نفعھم فی بث الشریعۃ فالمراد وصف الامۃ قاطبۃً سابقھا ولاحقھا اولھا واٰخرھا بالخیریۃ انتھی وقال المناوی نفی تعلق العلم بتفاوت طبقات الامۃ فی الخیریۃ واراد بہ نفی التفاوت لاختصاص کل طبقۃ منھا بخاصیۃ وفضیلۃ توجب خیریتھا کما ان نوبۃً من ذنب المطر لھا فائدۃ فی النماء لا یمکن انکارھا (حدیث عن انسؓ) بن مالک (حدیث عن عمارؓ) بن یاسرؓ (ع عن علی طب عن ابن عمرؓ) بن الخطاب (وعن ابن عمروؓ) بن العاصؓ واسنادہ حسن انتھی من العزیزی ایضاً فرمایا الھدی بضم الھاء وحرکۃ الدال الدین الحق قولہ تعالی ھدی للمتقین بفتح الھاء وسکون الدال عام یتناول الحق والباطل والھدی محکوما والھدی محلہ لقولہ اللہ ھو المعبود الحق ولھذا نہ بینی معنی پارسی او خدائے پرستش پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فوائد کہ گفتہ تو بس ایضاً ایک عزیز مخدوم کی مدح کرتا تھا بایں ترتیب قصب عالم و شیخ الشیوخ

وسید السادات فرمایا کہ گدائے عالم کہو ایضاً سبق عوارف کا ہوتا تھا بات اس آیت شریف میں تھی وتعیھا اذن واعیۃ سأل علی کرم اللہ وجھہ من ھذہ الآیۃ کما نزل یا رسول اللہ ما المراد من اذن واعیۃ قال یا علی جعل اذنک واعیۃ فقال کل ما سمعت بعد ذلک ما نسیت قط یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اذن واعیہ سے کیا مراد ہے آپؐ نے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ تیرے کان کو برتن علم کا کرے یعنے جو کچھ تو سُنے وہ یاد رہے واعیہ وِعَاء سے ہے وِعَاء آوند یعنے برتن کو کہتے ہیں پس حضرت علی نے فرمایا کہ بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ لفظ فرمایا جو کچھ میں نے سنا اُس کو کبھی نہ بھولا ایضاً سبق عوارف کا اس آیت میں پہونچا قولہ تعالیٰ انزل من السماء ماء فسالت اَوْدِیَۃٌ بقدرھا فرمایا کہ اس آیت شریف میں دو قول ہیں قال عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما انزل نور العلم فقبضتِ القلوبُ بقدر فھمھا وقال الشیخ ابو بکر التستری رضی اللہ عنہ نورا فطلبتِ القلوبُ بقدر ھمتھا اس آیت شریف میں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول ہے کہ اُتارا اللہ تعالےٰ نے آسمان سے نور علم کا پس لیا دلوں نے بقدر اپنی سمجھ کے اور حضرت ابوبکر تستری نے فرمایا کہ اوتارا اللہ تعالےٰ نے نور کو پس طلب کیا دلوں نے بقدر اپنی ہمت کے لیکن قول اول صحیح تر ہے کیونکہ رئیس مفسرین کا قول ہے پس روئے مبارک

Marfat.com

بدیں فقیر آوردند فرمود نام فرزند من ایں فائدہ بنویس ایضاً فرمایا کہ یہ مشکل تھی
دعا گو کو شیخ عبداللہ یافعی قدس سرہ سے حل ہوئی ایک دن میں ان
بزرگوار کی خدمت میں حاضر تھا اُن کو وضو کی حاجت ہوئی میں نے
کہا یا شیخ انت استاذی انا اَصُبّ الماء واُوَضِّئُک قال لا فانک
ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکیف امرتنا یعنے میں نے
عرض کیا اے شیخ آپ میرے اُستاد ہیں میں پانی ڈالوں اور آپ کو
وضو کراؤں فرمایا کہ نہیں اسلئے کہ بیشک تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا پس میں کس طرح تجھ کو حکم کروں شیخ واسطے وضو کے
گئے دروازہ حجرے کا بند کر دیا پس دعا گو نے پانی ڈالنے کی آواز سنی
جیسے کہ کوئی دوسرا وضو کرائے جب وہ آئے تو میں نے پوچھا یا شیخ
من وضّأک وصب الماء فی الوضوء قال اقول لک انک ولد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَضَّانی الملائکۃ یعنے میں نے کہا
کہ اے شیخ آپ کو کس شخص نے وضو کرایا اور وضو میں پانی ڈالا کیونکہ
میں نے پانی ڈالنے کی آواز سنی جیسے کہ کوئی دوسرا آدمی پانی ڈالے
کہا کہ میں تجھ سے کہتا ہوں اگر اور کوئی ہوتا تو میں نہ کہتا کیونکہ تو نبیرہ خدا
کا فرزند ہے مجھے فرشتوں نے وضو کرایا یہ آوازان کے پانی ڈالنے
کی تھی تعالیٰ اس کے فرمایا کسی را کہ فرشتگان خدمت کنند ملوک و
سلاطین کجا برآیند ضرورت تنگ کنند ؎

سر بر نیاوردم ز سلاطین روزگار چوں من ز بندگان تو باشم کمینہ

Marfat.com

پھر خود روئے اور یار لوگ بھی روئے بعد اسکے یہ نظم عربی پڑھی ؎

كانت لقلبيَ اهواءٌ مفرقةٌ فاستجمعت اذ رأتك العينُ اهوائي

یعنے میرے دل کی متفرق و پریشان خواہشیں تھیں سو جس وقت کہ میرے دل کی آنکھ نے تجھ کو دیکھ لیا تو میری خواہشیں جمع ہوگئیں یعنے قبل دیدار کے پریشانی تھی بعد دیدار فائض الانوار کے مجتمع ہوگئی ساری پریشان خواہشیں جاتی رہیں پس روئے مبارک بریں فقیر آور و نامہ فرمودند فرزند من ایں فائدہ بنویس۔

ایضاً شب جمعہ تیسری تاریخ ماہ ذیقعدہ وقت تہجد کے

خدمت میں اُن امیر کے حاضر تھا بعد فراغ کے تین بار اس بیت کی تکرار کرتے اور فرماتے تھے کہ دعا کے اول و آخر میں درود شریف پڑھیں ؎

مرا ہمتے بس بلند روزی کن ہمیں من از تو ترا مے خواہم

ایک عزیز نے پوچھا کہ اس بلند ہمت سے کیا مراد ہے مطلقاً یا مقید۔ جواب فرمایا کہ اس بلند ہمت سے محبوب کو چاہیئے نہ دوسرے کو ساتھ اُس کے اور یہ معنی ہمت بلند کے دوسرے مصرع میں ظاہر ہیں بعد اس کے ایک عزیز نے اس بیت کے معنی کا التماس کیا ؎

بيني وبينك انّني نباعدني فارفع بجودك انني من البين

فرمایا کہ یہ بیت مجنوں نے کہی ہے اس جگہ انّنی سے حرف ناصبہ مراد نہیں ہے یہ فعل ماضی ہے مشتق اینن سے اور لغت میں اینن کے معنی

Marfat.com

نالیدن ہیں یعنے نالہ و فریاد کرنا یعنے میرے اور تیرے درمیان میں ایک نالش ہے جو کہ مجھے دور رکھتی ہے سو تو اپنے جوانمردی سے میری نالش و فریاد کو اُٹھا دے جو کہ فراق و جدائی کے سبب سے ہے۔ لغت میں بین کے معنی فراق ہیں جیسے کہتے ہیں کہ وقع البین ای وقع الفراق بانت زوجتہ ای فارقت یہاں بین ظرف مراد نہیں ہے کیونکہ الف و لام بین ظرف پر نہیں آتا ہے غرض اس بیت سے یہ ہے کہ محب اپنا عدم چاہتا ہے اور بقاء بوجود محبوب چنانچہ مجنوں سے پوچھا کہ ما اسمک قال لیلے یعنے تیرا کیا نام ہے کہا لیلے یعنے وہ خود سے فانی ہو گیا تھا خود کی کچھ یاد نہ لایا لیلی کی محبت سے پُر ہو گیا تھا تو وہی نام بتایا اسلئے کہ اُس کا ظاہر و باطن لیلی کی محبت تھی خود کی خبر نہ تھی دوسرا جو کہ خود کا غیر ہے اُس کی یاد کب لائے گا یہ مقام محو ہے ع می ترا دو چہ کنم انچہ در آوند من ست کل انا یترشح بما فیہ یہ قول ہم معنی مصرع مذکور کا ہے بعد اس کے فرمایا کہ یہ بات حقیقت میں خوب آتی ہے اور ایک وجہ انا الحق کی یہی ہے کہ خود سے فانی ہو گیا اپنی کچھ یاد نہ لایا دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے حکایت کرنے والا تھا تیسرا قول یہ ہے کہ منصور کو ندا سنوائی من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق ای انا الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی نازنین جان کو فدا کرے تو حلاج بولا کہ میں حق ہوں یعنے اپنی جان قربان کرنے کے واسطے ثابت ہوں اسی ثابت پر

چلا گیا ؎

رو بر سر کنگرہ سر مرداں بیں نامردانرا بپائے خارے نرسد

اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت ابویزید بسطامی قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی کون معنی سے کہا فرمایا کہ اُس طرف میں نے اس کی دو وجہیں سنی ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکایت کرنے والے تھے اللہ کی صفت بیان کرتے تھے نہ اپنی کیونکہ پاکی اور عیب سے دوری خاص واسطے خدائے عزوجل کے ہے یہ قول تو فقہاء کا ہے دوسری وجہ یہی ہے کہ جس کا ذکر ہو چکا یعنے خود سے فانی ہو گئے تھے اور ذاتِ حق کے ساتھ باقی یہ قول مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے فانی ز خود و بدوست باقی ؎ ایں طرفہ کہ نیستند و ہستند اگر ہستند ہم ایشاں اند پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں فائدہ بنویس کم کسے میداند۔

ایضاً مشائخ کی صفت کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر قدس سرہ کے ساٹھ اور ستر گاؤں تھے کچھ تو انعام کے اور کچھ خرید کے اور شیخ فریدالدین رضی اللہ عنہ کے کچھ نہ تھے جواب فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے منجملہ کلمات قدسیہ کے کہ من خدمنی خدمتہ الدنیا کلہا یعنے جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو ساری دنیا اُس کی خدمت کرتی ہے قال اللہ تعالیٰ یا دنیا اخدمی

Marfat.com

من خدمنی ومن خدم غیری فاستخدمیه من الکلمات القدسیة
یعنے کلمات قدسیہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے دنیا تو خدمت
کر اُس شخص کی کہ جو میری خدمت کرتا ہے اور جو شخص کہ میرے غیر کی خدمت
کرے تو تو اس سے خدمت لے بعد اس کے فرمایا کہ مراد اس خدمت
دنیا سے خدمت انبائے دنیا کی ہے اور اسی واسطے تو نہیں دیکھتا ہے
کہ ساری انبائے دنیا ملوک و تجار خدمت مخلوق کی رکھتے ہیں پس دنیا
اُن سے خدمت طلب کرتی ہے جبکہ وہ اُس کے غیر کی خدمت کرتے
ہیں تو وہ دنیا کے طالب ہیں دنیا اُن سے خدمت چاہتی ہے بعد
اس کے یہ ساری انبائے دنیا بقرار دمشائخ طالبین آخرت کو کچھ دیتے
ہیں ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کبیر اور شیخ فرید دونو قطب ہوئے ہیں
کیا حکمت ہے کہ شیخ کبیر کی تو دنیا خادمہ تھی اور شیخ فرید کی ظاہر میں
نہ تھی جواب فرمایا کہ میں نے اُس طرف سُنا ہے کہ دونو محبوب ہوئے
ہیں لیکن شیخ کبیرؒ احب یعنے دوست تر تھے خدائے تعالیٰ کو پس واسطے
نظر نہ لگنے کے دانہ سپند دنیا اُن کو دی تو نہیں دیکھتا ہے کہ جب کوئی عورت
خوبصورت ہوتی ہے تو اُس کا دوست اُس کے چہرے پر سیہ دانہ رکھ
دیتا ہے تاکہ نظر نہ لگ جائے اور چشم زخم اولیاء کی یہ ہے کہ جب وہ
مقامات ولی میں دیکھتے ہیں کہ اُس کا مرتبہ اُن سے بالاتر ہے شیخ فرید قدس
سرہٗ کو بھی فتوحات پہنچے تھے اور بعض لوگ اس سے بھی کاہ ہیں اسلئے
کہ دنیا نہ ہو اور کمال اس کو کہا ہے کہ بروجہ سیہ دانہ کے ہو۔

Marfat.com

ایضاً مناقب شیخ جمال اوچھی قدس سرہٗ کا ذکر نکلا

کہ وہ اسرار کلی رکھتے تھے انہوں نے کسی بادشاہ سے کوئی چیز قبول نہیں کی چنانچہ بادشاہ مزاحم ہوئے واسطے گاؤں وغیرہ کے انہوں نے قبول نہ کیا آخر عمر میں چند مدت قبول کیا ان سے پوچھا کہ اتنی مدت میں تو آپ نے قبول نہ کیا اب کیا ہے کہ قبول کر لیا کہا کہ میں نے واسطے متابعت اپنے پیروں کے قبول کر لیا انہوں نے قبول کیا ہے جیسے شیخ بہاء الدین و شیخ صدر الدین و شیخ رکن الدین رحمہم اللہ تعالیٰ جنہوں نے وفات پائی الحمد للہ کہ اپنے پیروں کی متابعت پر گئے۔

چوتھی ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت میں حاضر تھا ایک عزیز شیخ زادہ فخر الدین گازرونی شرح کبیر چہل اسم کی پڑھتا تھا بات اسماء کی خاصیت میں کہی کہ جو کوئی ان اسماء کو پڑھے تو لاکھ فرشتوں کا اس کے زیر تصرف ہو جائے اور جن پری اس کے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں جو کچھ ان سے کہے وہ بجا لائیں فرمایا کیا حاجت ہے کہ خدا کے سوا دوسرے سے التجا کرے یہ بات سست ہمت کی ہے وہ کہ نماز میں کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یعنے ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں کیوں دوسرے سے استعانت کرے پس وہ مدعی کاذب ہے کہ جھوٹا دعوی کرتا ہے یوں

چاہیئے کہ ان اسماء کو پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے نہ اُس کے غیر سے اسلئے کہ یہ بمنزلہ شرک خفی کے ہے بعد اس کے فرمایا کہ اُس طرف دعا گو نے شرح ان اسماء کی روبرو شیخ مدینہ عبداللہ مطریؒ قدس سرہ کے گذرانی ہے یعنے اُن سے پڑھی ہے وہ شرح عربی ہے اِرچہ میں لایا ہوں ایک دفتر لڑکوں کی ماں کے پاس ہے وہ اُس کو مخفی رکھتی ہے جو کوئی اُس کو دیکھ لیتا ہے تو فتنے میں پڑتا ہے اور یہ شرح صحابہ و تابعین سے منقول ہے اُس میں اس طرح مذکور ہے کہ بعدد ہر حرف کے ان اسماء سے ہزار بار کہے محبوب و مقرب ہو جائے اور یا حرف ندا کا اور واو عطف شمار میں نہیں ہے اور سبحانک لا الہ الا انت بھی شمار میں نہیں ہے اسلئے کہ وہ ابتدا میں بمنزلہ بسم اللہ کے ہے چاہیے کہ ہر روز ان چالیس اسموں کو پڑھے واسطے تعظیم کے دعا گو بھی پڑھتا ہے میں نے ایک وقت مقرر کر لیا ہے اور لڑکوں کی ماں بھی پڑھتی ہے۔ ایک عزیز نے پوچھا کہ جب بعدد ہر حرف کے ہزار بار کہے اور ہر روز پڑھے تو حیوان کا کھانا ترک کرے فرمایا کہ کھائے مکروہ شرائط ہیں کہ جو میں نے ان اسماء کے سوا اور اسماء کی خاصیت میں کہی ہیں بعد اس کے فرمایا کہ یہ شرح فارسی مختصر ہے تالیف شیخ شہاب الدین مقتول سے جو کہ شیخ الشیوخ کے بھانجے تھے علیہما الرحمۃ منقول ہے کہ بادشاہ وقت نے ان پر مواخذہ کیا اور اُن کو مار ڈالا اس جہت سے اُن کو مقتول کہتے ہیں۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان چالیس اسم اعظم کو

لکھ لو اور ہر روز پڑھو ایک وقت معین کر لو کیونکہ میں پڑھتا ہوں اور لڑکوں
کی والدہ بھی پڑھتی ہے میں نے عرض کیا کہ لکھ لئے ہیں فرمایا کہ مجھ پر
گزرا تو صحیح کر لو اور ہر روز ملازم پڑھو یعنے بے ناغہ پس میں نے خدمت
میں گزرانی صحیح کر لئے وہ اسماء یہ ہیں سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا
رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَوَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ یَارَبِّ یَا اِلٰهَ
الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ یَا اِلٰهُ یَا اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ فِعَالِهٖ
یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَیْءٍ وَرَاحِمَهٗ یَارَحْمٰنُ یَا حَیُّ
حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا
یَفُوْتُ شَیْءٌ مِّنْ عِلْمِهٖ وَلَا یَؤُدِهٖ یَا قَیُّوْمُ یَا وَاحِدُ اَوَّلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاٰخِرَهٗ یَا وَاحِدُ یَا
دَآئِمُ فَلَا فَنَآءَ وَلَا زَوَالَ
لِمُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَا دَآئِمُ یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْهٍ فَلَا شَیْءَ كَمِثْلِهٖ
یَا صَمَدُ یَا بَارُّ فَلَا شَیْءَ كَفُؤَهٗ دُوْنَ اِنْبِهٖ وَلَا اِمْكَانَ لِوَصْفِهٖ
یَا بَارُّ یَا كَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَهْتَدِی الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظَمَتِهٖ
یَا كَبِیْرُ یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بِلَا مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَیْرِهٖ یَا بَارِئُ یَا
زَاكِیُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ بِقُدْسِهٖ یَا زَاكِیُ یَا كَافِی الْمُوَسِّعُ
لِمَا خَلَقَ لَهٗ مِنْ عَطَآءِ فَضْلِهٖ یَا كَافِیُ یَا نَقِیًّا مِنْ كُلِّ جَوْرٍ لَّمْ یَرْضَهٗ
وَلَمْ یُخَالِطْهُ فِعَالُهٗ یَا نَقِیًّا یَا حَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعَتْ كُلَّ
شَیْءٍ رَحْمَةً وَّعِلْمًا یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ذَا الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ
كُلَّ الْخَلَآئِقِ مَنُّهٗ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانَ الْعِبَادِ كُلُّهُمْ یَقُوْمُ خَاضِعًا

لِرَغْبَتِهٖ وَرَهْبَتِهٖ يَا دَيَّانُ يَا خَالِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلُّ
اِلَيْهِ مَعَادُهٗ يَا خَالِقُ يَا رَحِيْمَ كُلِّ حَيٍّ وَمَكْرُوْبٍ وَغِيَاثَهٗ
وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ يَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ كُلُّ كُنْهِ جَلَالِهٖ
وَمُلْكِهٖ وَعِزِّهٖ يَا تَامُّ يَا مُبْدِعَ الْبَدَائِعِ لَمْ يَبْغِ فِيْ اِنْشَائِهَا
عَوْنًا مِنْ خَلْقِهٖ يَا مُبْدِعُ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ
مِنْ عِلْمِهٖ وَحِفْظِهٖ يَا عَلَّامُ يَا حَلِيْمُ ذَا الْاَنَاةِ فَلَا يُعَادِلُهٗ
شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ يَا حَلِيْمُ يَا مُعِيْدُ مَا اَفْنَاهُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ
لِعَرْضَةِ مِنْ مَخَافَتِهٖ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ يَا مُعِيْدُ يَا قَرِيْبُ
اَلْمُجِيْبُ الْمُدْرِكُ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهٗ يَا قَرِيْبُ يَا حَمِيْدُ
اَلْمُفْعِلُ ذَا الْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا حَمِيْدُ يَا عَزِيْزُ
اَلْمَنِيْعُ الْغَالِبُ عَلٰى اَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ يَا عَزِيْزُ يَا قَاهِرُ
ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ يَا
قَرِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْمُتَعَالِيْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِهٖ يَا قَرِيْبُ يَا
مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزٍ عِزَّهٗ وَسُلْطَانُهٗ يَا مُذِلُّ يَا
نُوْرَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِيْ فَاقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ يَا نُوْرُ
يَا عَالِيَ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ اِرْتِفَاعِهٖ يَا عَالِيُ يَا
قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ
يَا قُدُّوْسُ يَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيْدَهَا بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ

Marfat.com

يَا مُبْدِئُ يَا ۳۶ مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ الْاَوْهَامُ كُنْهَ ثَنَائِهٖ وَمَجَاهُ
يَا مَحْمُوْدُ يَا ۳۷ جَلِيْلُ الْمُتَكَبِّرُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالْقَصْدُ
وَعْدُهٗ يَا جَلِيْلُ يَا ۳۸ كَرِيْمُ الْعَفْوُ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِيْ مَلَاَ
كُلَّ شَيْءٍ عَدْلُهٗ يَا كَرِيْمُ يَا ۳۹ عَظِيْمُ ذَا الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ ذَا الْعِزِّ
وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا يَزَالُ عِزُّهٗ يَا عَظِيْمُ يَا ۴۰ عَجِيْبُ فَلَا تَنْطِقُ
الْاَلْسُنُ بِكُلِّ الْاٰئِهٖ وَثَنَائِهٖ يَا عَجِيْبُ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ
وَمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِيْ عِنْدَ
تَنْقَطِعُ حِيَلَتِيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْاَعْظَمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا دَائِمًا وَاَمَانًا مِنْ عُقُوْبَاتِ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ تَحْبِسَ عَنِّيْ اَبْصَارَ الظَّلَمَةِ وَالْمُرِيْدِيْنَ اِلَيَّ
السُّوْءَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَمِنْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ
وَمِنْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَاللّٰهُ
خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ تین بار پڑھے اور تین بار حَسْبِيَ
اللّٰهُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ
بِالْعِبَادِ اس فقیر سے فرمایا کہ بعد تمام ان اسماء کے اس عبارت کے
ساتھ توسل کیے کہ اِلٰهِيْ تَوَسَّلْتُ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَجْعَلَنَا
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ لَدَيْكَ وَالْوَاصِلِيْنَ اِلَيْكَ وَاَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا
وَاَمَانًا مِنْ عُقُوْبَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّيْ اَبْصَارَ
الظَّلَمَةِ وَالْمُرِيْدِيْنَ لِيَ السُّوْءَ وَاَنْ تَصْرِفَ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا

Marfat.com

يُضْمِرُوْنَهٗ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدٌ غَيْرُكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا مَوْلَانَا وَسَيِّدَنَا پھر ہاتھوں کو مونہہ اور بدن پر نیچے لائے اور اول و آخر میں درود شریف پڑھے پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ہر روز پڑھو اور اگر کوئی شخص آئے مزاحم ہوئے تو اُس کو تعلیم کرو جیسا کہ تم نے مجھ سے لیا اس فقیر نے قدمبوسی کی تو یہ دعا فرمائی اِلٰهِيْ اَجْعَلْ وَلَدِيَ الْمَعْنَوِيَّ سید علاء الدین مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ لَدَيْكَ وَالْوَاصِلِيْنَ اِلَيْكَ وَاَنْ تَخْتِمَ اَمْرَهٗ بِالْاِيْمَانِ وَاَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ بِالْخَيْرِ وَاَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجَهُ الْمَشْرُوْعَةَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ **ایضاً** ایک عزیز نے پوچھا کہ شیر پر سوار ہونا آیا ہے جواب فرمایا کہ جو کچھ سوائے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے ہے اُس پر سوار ہونا منع ہے خاص کر شیر تو درندہ ہے واسطے سوار ہونے کے نہیں ہے قولہ تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا **ایضاً** مولانا فرید الدینؒ کی وفات کی خبر پہنچی سورۂ تبارک پڑھی اور ثواب بخشا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ الملک تُدْعٰی فی التورٰتہ سورۃ المطھرۃ تطھر صاحبھا من الذنوب الماضیۃ والمستقبلۃ یعنے سورۂ ملک کو توراۃ میں سورۂ مطہرہ کہتے ہیں وہ اپنے پڑھنے والے کو گذشتہ و آیندہ گناہوں سے پاک کرتی ہے دوگانہ جو کہ میت کی نیت سے پڑھتے ہیں اُس کو ہر چند اوراد میں تلاش کیا نہ پایا تو دعا کی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

ف۔ ذکر سواری شیر

ف۔ سورۂ ملک کا ثواب مردے کو بخشنا

Marfat.com

اور اول و آخر میں درود شریف پڑھا یعنے اے اللہ تو اُس کو بخش دے اور اُس پہ رحم کر اور درگزر فرما اُس چیز سے کہ جس کو تو جانتا ہے پس بیشک تو ہی ہے بزرگ و بزرگ۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ سورۂ ملک کی فضیلت میں کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں اُن کو ذکر کیا ہے اور خاکسار نے طے الفرائض میں ان کا ترجمہ لکھا ہے اور جامع صغیر میں دو حدیثیں بایں لفظ مذکور ہیں (سورۃ من القرآن ما ھی الا ثلثون اٰیۃ خاصمت) ای حاجت ودافعت (عن صاحبھا) ای قارئھا الملازم لتلاوتھا بتدبر واعتبار (حتے ادخلۃ الجنۃ) والتوفیق لقراءتھا برحمۃ اللہ تعالی فاما اشکال (وھی تبارک) الذی بیدہ الملک (طس والضیاء عن انسؓ) باسناد صحیح (سورۃ تبارک ھی المانعۃ من عذاب القبر) عن قارئھا اذا مات ووضع فی قبرہ (ابن مردویہ عن ابن مسعودؓ باسناد حسن ایک حدیث سورۂ کہف کی فضیلت میں بھی بایں لفظ مذکور ہے (سورۃ الکھف، تدعی فی التوراۃ الحائلۃ) ای الحاجزۃ (تحول) ای تحجز (بین قارئھا وبین النار) بمعنی انھا تحاجج وتخاصم عنہ کما فی روایۃ (رھب عن ابن عباسؓ) انتھے من العزیزی شرح الجامع الصغیر

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑھو میں
نے شروع کیا حدیث شریف یہ تھی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من صوت
اَحَبَّ الی اللہ من صوتِ عبدٍ مذنبٍ تائبٍ اذا قال یارب یقول
من فوق عرشہ لبیك انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینك
وعن شمالك ومن فوقك ومن تحتك سل تُعْطَ انت اشهد کہ یا
ملائکتی انی غفرتُ له فرمایا کہ حرف من زائدہ ہے اور ما نافیہ ہے
اسم خبر چاہتا ہے اسم اس کا صوت ہے اور خبر اس کی احب ہے
صوت بسبب اسم ما کے مرفوع ہے آور خبر ما کی احب منصوب ہے
اور من فوق عرشہ مبالغہ ہے یہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل عرش کے اوپر
ہے وہ تو مکان سے منزہ و پاک ہے انت عبدی کبعض ملائکتی
اس سے ملائکہ مقربین مراد ہیں اس لئے کہ یہ بندہ تائب مقربین سے
ہو گیا انا عن یمینك ای عالم و حافظ یعنے میں عالم و نگہبان ہوں ترجمہ
حدیث شریف کا یہ ہے کہ نہیں ہے کوئی آواز بہتر و دوست تر اللہ تعالیٰ
کے آواز سے بندے گنہگار توبہ کرنے والے کی، جبکہ وہ کہتا ہے اے
میرے رب اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے فرماتا ہے لبیک
عبدی یعنے میں کھڑا ہوں واسطے تیرے جواب کے کہ اے میرے

بنائے تانن میرے بعض مقرب فرشتوں کے ہے میں تیرا نگاہبان ہوں
داہنے طرف تیرے اور بائیں جانب تیرے اور اوپر تیرے اور نیچے
تیرے مانگ لو دیا جائیگا میں تم کو گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ بیشک
میں نے واسطے اُس کے بخشش کی قولہ تعالیٰ ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطھرین یعنے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو
اور دوست رکھتا ہے پاک لوگوں ستھرائی کرنے والوں کو اول گناہ سے
توبہ کرنے والوں کو یاد کیا واسطے اُن کی خاطرداری کے کیونکہ وہ تو نیاز ہیں ہیں
اور یہ پاک لوگ ہیں کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہی نہیں ہوئے میرے درگاہ
کے پرانے لوگ ہیں اُن کو اگرچہ آخر میں یاد کیا وہ تو رنجیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ
وہ تو پرانے ہیں مثلاً اگر ایک شخص تو گھر کا ہو اور دوسرا شخص مہمان تیرے
پاس آئے تو تو اُس کی تعظیم کرے گا یا گھر والا سارا وہ تو اپنے گھر ہی کا ہے
اور اگر بتقدیر الٰہی کوئی صغیرہ گناہ بدون قصد و ارادے کے اُن سے
ظہور میں آجائے تو وہ اُسی دم انابت کریں کیونکہ وہ بمنزلہ زلت انبیاء کے ہے
کہ بغیر قصد و تعمد کے وجود میں آجائے ؎

وان الانبیاء لفی امان عن العصیان عمداً او انفزال
ای نفی عصمۃ من اللہ تعالیٰ یعنے انبیاء علیہم السلام قصداً گناہ کرنے
سے مقرر امن و نگہبانی و علحدگی میں ہیں بسبب عصمت و حفظ کے طرف اللہ
سے اللہ تعالیٰ کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس
فقیر کے کہتی فرمایا کہ فرزند من لکھ لو پس میں نے لکھ لیا۔

Marfat.com

ایضاً روز مذکور چہارم ماہ ذیقعدہ

کو بندہ خدمت میں حاضر تھا سبق عوارف کا ہوتا تھا بات فقہ و فقیہ
کی فضیلت میں تھی فرمایا حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ما
عبد اللہ افضل من فقہٍ فی الدین ما نفی کا ہے اور عبد فعل ماضی مجہول سے
عبادت سے یعنے نہیں پوجا گیا اللہ بہتر سبب فقہ سے دین میں حرف من
سببیہ ہے یعنے بسبب فقہ کے عبادت کرسکتے ہیں جہل سے عبادت
کو کیا جانیں ہرگز نہ جانیں اور یہ حدیث شریف فرمائی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد جاہل یعنے ایک
فقیہ سخت تر ہے شیطان کے بھگانے پر ہزار عابد جاہل سے کیونکہ
جاہل فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و اختلاف اقوال کو کب جانیگا
وہ کیا جانے کہ اجماع کیا ہے اور اتفاق کیا چیز ہے اتفاق عبارت
ہے اپنے مذہب سے جیسے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف
اور امام محمد اور دیگر علمائے مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ اور اجماع عبارت
ہے چار مذہبوں سے کہ جن پر عمل کریں فرمایا عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان یرد اللہ بعبد
خیرا یفقہہ فی الدین یعنے اگر اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے ساتھ کسی بندے
کے نیکی کا تو اس کو دین میں فقیہ کرتا ہے تاکہ وہ فقہ واسطے عمل کے سبب
ہو جائے بعد اس کے فرمایا الدین مشتق من الدون وھو ان یضع العبد

Marfat.com

نفسہ اللہ تعالی یعنے دین مشتق ہے دون سے اور وہ یہ ہے کہ پست کرے اور ذلیل کرے بندہ اپنے نفس کو واسطے اللہ تعالے کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر میں حدیث شریف اول باین لفظ ہے ما عبد اللہ بشئ افضل من فقہ فی دین) کان صحۃ العبادۃ تتوقف علیہ (ھب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دوسری حدیث باین لفظ مذکور ہے رفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد) قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی لان الشیطان کلما فتح بابا علی الناس من الاھواء وزین الشھوات فی قلوبھم بین الفقیہ المعارف مکائدہ فیسد ذلک الباب ویجعلہ خائبا خاسرا بخلاف العابد فانہ ربما یشتغل بالعبادۃ وھو فی حبائل الشیطان ولا یدری رت ہ عن ابن عباس) رضی اللہ تعالی عنہما اور تیسری حدیث شریف باین لفظ ہے (من یرد اللہ بہ خیرا) ای عظیما کثیرا (یفقھہ فی الدین ای یفھمہ اسرار احکام الشارع وتھیئہ بنور ربانی (حم ق عن معاویۃ حم ت عن ابن عباس ہ عن ابی ھریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین) ای یفھمہ علم الشریعۃ (ویلھمہ رشدہ) بباء موحدۃ اولہ بخط المؤلف فیہ کالذی قبلہ شرف العلم وفضل العلماء وان الفقہ فی الدین علامۃ علی حسن الخاتمۃ (حل عن ابن مسعود) قال العلقمی

Marfat.com

بجانبہ علامۃ الحسن (من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ) ای فی الدین کما تقدم (للعزیزی عن عمر) باسناد حسن انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی بعد اس کے فرمایا کہ ان یوما جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا رسول اللہ اخبرنی من الفقہ فقرأ علیہ السلام ہذہ الآیۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ فقال الرجل حسبی ہذہ الآیۃ یا رسول اللہ فقال علیہ السلام فقیہ ذلک الرجل یعنے ایک دن ایک اعرابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دیں فقر سے تو آپ نے یہ آیت پڑھ دی پس جو شخص ذرہ بھر نیکی کریگا تو وہ اُس کو دیکھے گا اور جو کوئی ذرہ بھر بدی کریگا تو وہ اس کو دیکھے گا یعنے وہ اُس کو پائے گا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مالھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا یعنے جس وقت لوگ نامۂ اعمال کو دیکھیں گے تو کہیں گے ہماری خرابی ہی کیلئے ہے اس نامۂ اعمال کو کہ نہ کسی صغیرہ گناہ کو چھوڑتا ہے نہ کسی کبیرہ کو مگر اُس کو شمار کر لیا ہے اور جو کیا تھا اُس کو حاضر پایا اور ظلم نہیں کرتا ہے رب تیرا کسی پر پس اُس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ یہ آیت مجھ کو بس ہے پس آپ نے فرمایا اُس کے حق میں کہ یہ مرد فقیہ ہے یعنے اُس کو معلوم ہو گیا کہ نیک عمل کریں اور بد سے بچیں اور خیر و شر اُس کو معلوم تھا تو یہی آیت کافی ہے ۵

Marfat.com

گر کارہ کنی یک سخنے بسیار ست ورمی نہ کنی کتابہا خوار ست

ع آنجا کہ کس ست یک حرف بس ست

قولہ تعالیٰ مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا گدھا کیا جانے کہ میری پیٹھ پر کیا بوجھ ہے وہ تو نجاست کے نزدیک جاتا ہے اور کھانے لگتا ہے قولہ تعالیٰ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک مثل بد عالم کی ایسی ہے کہ نفس کو معصیت کا حکم دے جب وہ عاصی ہو جاوے تو قیامت کے دن نفس سے بیزار ہو کہ میں نے نہیں کیا ہے پس اس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے قولہ تعالیٰ تکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم ہاتھ کہے گا کہ اس نے نہ لینے کی چیز لی ہے پاؤں کہے گا کہ نہ جانے کی جگہ گیا ہے۔

مناسب اس کے یہ رباعی ہے ؎

دلا سر در گریباں کن بہ بیں نفساک چہا کردہ ست

برائے حرص دنیا را تمامت دین رہا کردہ ست

چہ منکر می شوی اے دل کہ از من فعل بد ناید

نکو بنگر خدائے را کہ ہر مو با تو گواہ کردہ ست

قولہ علیہ السلام کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان یعنے جس عالم نے اپنے علم پر عمل نہ کیا تو وہ شیطان کا مسخرہ ہے خبر میں ہے کہ صحابہ جس وقت علم سے کوئی چیز سنتے تو اس کو مقرون بعمل کر لیتے یعنے اس پر عمل کر لیتے تھے بعد اس کے آگے بڑھتے اور فرمایا پر ملا دو زدا دن کتاب پیش

Marfat.com

اوستاذ خواندن چنانکہ تو بردعا گو میخوانی اور اجازت اُس کو کہتے ہیں کہ استاد شاگرد کے ہاتھ میں کتاب دیدے اور کہے کہ میری طرف سے رخصت ہے کہ تو دوسروں کو تعلیم کرے اور روبرو اُستاد کے پڑھنا اس سے اولی ہے بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیثیں جو کہ میں نے فضیلت فقہ و فقیہ میں ترتیب کیں ان کو لکھ لو بہت فائدے کے کام آئیں گے پس میں نے لکھ لیں۔

پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت میں حاضر تھا وقت خلوت یعنی تنہائی کا تھا ہم چند یار تھے حکایت بیان فرماتے تھے کہ دراع و دستار یعنے کرتہ و پگڑی جو کہ شیخ نصیر الدین نے دعا گو کو دیا تھا میں نے دکھایا تو سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور لے گئے اُس طرف شیخ نصیر الدین سے ایسا اعتقاد رکھتے ہیں کہ انکو قطب ہند کہتے ہیں اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ نصیر الدین نے آپ کو اجازت و وکالت کب دی جواب فرمایا کہ جس وقت دعا گو شہر میں آیا تھا سلطان محمد کے حکم سے اور اُس جگہ یعنی عرب میں چند آدمیوں نے اُن کا خرقہ دعا گو کے واسطے سے پہنا اور جس وقت کہ شیخ بطلب سلطان تہتہ میں جاتے تھے اور خفگی تھی تو سلطان محمد مر گیا۔ شیخ اثنائے راہ سے لوٹ گئے مخدوم والد امت برکاتہ کے خانقاہ میں اُترے دعا گو سے فرمایا کہ اُجدد لک الاجازۃ یعنے میں تیرے واسطے

Marfat.com

اجازت کی تجدید کرتا ہوں اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکھ کر دیا ایضاً
ایک قلندر واسطے زیارت کے آیا اُس کو ابدال قتال کہتے ہیں اُس
نے کہنا شروع کیا کہ میں نے ایسا حج کیا اور عرفات میں یوں وقوف
کیا اور قاب قوسین میں ایسی ایسی زیارت کی فرمایا کہ اخفا رکھنا
اولیٰ ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کی ایک درویش
ولی اللہ حج کو گئے جس وقت گھر میں آئے تو کہا کہ میں تجارت کے
واسطے گیا تھا یہ نہ کہا کہ حج کے واسطے گیا تھا برادرم شرف الدین نے
بھی حج کیا ہے کسی سے نہیں کہتے ہیں پوشیدہ رکھتے ہیں میں جانتا ہوں
اور کوئی نہیں جانتا ہے مگر اس وقت۔

ایضاً سلام کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے چار یار کا
سلام کہتا ہوں تو برادر شرف الدین سلام کا جواب سنتے ہیں اور میں بھی سنتا
ہوں اور جب واسطے مخدوموں کی زیارت کے جاتا ہوں تو بھی میں
عبارت جواب سنتا ہوں السلام علیک یا ولی اللہ اور یہ جواب سنتا ہوں
کہ وعلیک السلام یا ولد رسول اللہ اور اسی طرح جبکہ واسطے زیارت
شیخ نصیر الدینؒ و شیخ نظام الدینؒ و شیخ قطب الدینؒ و شیخ فرید الدینؒ و سید
علاء الدین جاوریؒ و مولانا علاء کرمانیؒ و مولانا حمید ناگوریؒ اور دیگر اولیاء کے
جاتا ہوں تو بھی بارہا سنتا ہوں اور اس بار بھی میں نے سنا نحن ولیناک

وکن علیسنا وسمعت ذلك من کل المشائخ یعنے ہم نے تجھ کو ولایت
دی اور تو چنے سے ہمارے پاس نہ اور سارے مشائخ نے یہ کہا اور تعظیم
واکرام کیا اور اس بارکہ دعا گو کو اس شہر میں دیر ہوئی ہے اس کا سبب
یہی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ تو چنے سے ہمارے پاس نہ اور میں چاہتا
ہوں کہ ہمراہ تمہارے ایک رات شیخ نصیر الدینؒ کی خانقاہ میں رہوں
ایضاً روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق
پڑھ پس میں نے شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تھی عن انس بن
مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم من صلی الفجر ثم یقول حین ینصرف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
وَلَا حِیْلَةَ وَلَا اِحْتِیَالَ وَلَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سبع
مرات الا رفع اللہ عنہ سبعین نوعًا من البلاء میں نے پوچھا کہ حین
ینصرف کیا ہے جواب فرمایا کہ حین ینصرف ای حین یفرغ یعنے جو شخص
کہ صبح کی نماز پڑھے پھر کہے جبکہ فارغ ہو جائے سات بار اس دعا
کو تو اللہ تعالیٰ ستر قسم کی بلا اُس سے دفع کرے سات کو دس میں ضرب
دو تو ستر ہوتے ہیں ہر بار کے کہنے میں دس بلاؤں کو اُس کے وجود
سے دور کریگا۔ اس فقیر نے پوچھا کہ حیلہ و احتیال ایک معنی ہیں تکرار کیوں
ہے جواب فرمایا کہ فرزند من احتیال ابلغ ہے حیلہ سے پس روئے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من صبح کے وقت یہ دعا مجھ کو
یاد دلاؤ کہ میں پڑھوں تم اور یاران دیگر بھی یاد کر لو اور بے ناغہ پڑھو میں

Marfat.com

نے عرض کیا کہ بندہ اس دعا کو یاد رکھتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر روز ستر قسم کی بلا مجھ سے دور کرتا ہے اس حدیث کے حکم کی بنا پر یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز مذکور پنجم ماہ ذیقعدہ بعد نماز ظہر

کے بندہ خدمت میں حاضر تھا عوارف کا سبق تھا تکوین و مکونات میں کلام تھا فرمایا قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی روایۃ بین الروح والجسد ایک عزیز نے پوچھا کہ بین الروح والجسد سے کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ ہنوز روح جسد میں القا نہیں ہوئی تھی یعنے حضرت ابن عباس رضؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیغمبر تھا اُس حال میں کہ آدم درمیان آب وگل کے تھے یا درمیان جان وتن کے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ ہے (کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد) قال المناوی یعنی انہ تعالیٰ اخبرہ بمرتبتہ وھو روح قبل ایجادہ الاجسام الانسانیۃ کما اخذ المیثاق

Marfat.com

علی بنی آدم قبل ایجادا اجسامھم وقال الخلقی تنبیہ ما اشتھر علی الالسنۃ بلفظ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین فقال ابن تیمیۃ والزرکشی وغیرھما من الحفاظ لا اصل لہ وکذا کنت نبیا ولا آدم ولا طین (ابن سعد حل عن میسرۃ الفجر) من اعراب البصرۃ (ابن سعد عن ابن ابی الجدعاء حب عن ابن عباس) قال الشیخ حدیث صحیح انتھے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی پھر اس کے اس آیت شریف کی تفسیر بیان فرمائی قولہ تعالی واذا خذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اٰباؤنا وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون جس وقت کہ اللہ تعالی نے فرزندان آدم علیہ السلام سے عہد و میثاق لیا تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے بصورت ذرہ کے باہر آئے ذریت نسبت ہے طرف ذرہ کے اُس دن اس حجر اسود کو عرش کے نیچے سے لائے اور یہ سفید و روشن تھا اللہ پاک نے اس ذریت کو ندا کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں پروردگار تمہارا سب نے کہا کہ ہاں بیشک تو ہمارا پروردگار ہے مومن و کافر سب نے اقرار کیا تو اللہ پاک نے فرشتوں کو گواہ کیا کہ مبادا جس وقت وہ دنیا میں جائیں تو مجھ سے پھر جائیں اور کہنے لگیں کہ ہم تو اس میثاق سے غافل تھے اور پیغمبروں کا میثاق یہ تھا قولہ تعالی واذا خذ اللہ میثاق

Marfat.com

النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق
لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال أاقررتم واخذتم علی ذلکم
اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین یعنے
اللہ سبحانہ نے پیغمبروں سے پیمان لیا اور فرمایا اے میرے نبیوں کے
گروہ تم البتہ ایمان لاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی مدد کرو انہوں
نے اپنی امت کو حکم ایمان کا دیا پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان
پر پیش کیا آپ سینہ مبارک آدم علیہ السلام سے باہر آئے اس سبب
سے آپ کو صدر معلی کہتے ہیں اور امام بھی کہتے ہیں یہ بیت قصیدہ
لامیہ کی پڑھی ؎

وختم الرسل یا لصدر المعلی　　بنی ھاشم ذی جمال
امام الانبیاء بلا اختلاف　　وتاج الاصفیا بلا احتمال

پس ان پیغمبروں نے آپ سے مصافحہ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے اپنی امت کو وصیت کی کہ بعد میرے ایک پیغمبر آئیگا تم ان پر ایمان
لاؤ قولہ تعالیٰ واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ
الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من
بعدی اسمہ احمد پھر اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے پیمان لیا اور فرمایا
یا معشر اولیائی بماذا تشتغلون فی الدنیا قالوا یا ربنا نحن عبادک
فالقبل اختار عبادۃ مولاہ یعنی اے میرے دوستو تم کس چیز میں مشغول
ہو گے دنیا میں انہوں نے جواب دیا اے ہمارے پروردگار ہم تو تیرے

بندے ہیں پس بندہ اپنے مولیٰ کی عبادت کو اختیار کرتا ہے یعنے ہم کو اپنے خدا کی بندگی اختیار و پسند ہے سمی العبد عبد العبادتہ یعنے بندے کا نام بندہ اسلئے رکھا گیا ہے کہ وہ بندگی کرتا ہے پس بندہ بجز بندگی کے اور کیا کرے اللہ پاک نے فرمایا اے عالی ہمتو تم نے خوب اختیار کیا میں تم کو سب سے بہتر روزی پہونچاؤں گا قولہ تعالیٰ قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین یعنے تو کہہ کہ جو چیز نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے بازی و بازرگانی سے یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بازی و بازرگانی اچھی نہیں ہے مگر اُس کی عبادت بہتر ہے اور اللہ اپنی عبادت کرنے والوں کو بہتر روزی دیگا بغیر کسب کے اور یہ بات واقعی ہے پس کوئی چیز عبادت سے بہتر نہیں ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے ؎

پاے گرد آرو بنشیں خوانِ نعمت پیش تست
اے کہ سرگرداں براے نان و شام و چاشتی

ع رزقت چو مقدر ست مخور چندیں غم پس جملہ خلائق و مومن و کافر و صالح و فاسق سے میثاق لیا اور وہ لوگ اپنا ہاتھ اُس حجر اسود پر رکھتے تھے اور ہر ایک میثاق یعنے عہد کرتا تھا پس کافروں فاسقوں نے عہد توڑ ڈالا کافروں نے تو ایمان سے اور فاسقوں نے طاعت رحمان سے اُن کے عہد توڑنے کی شومی سے یہ سفید نورانی پتھر ظلمانی سیاہ ہو گیا بعد اس کے اس آیت شریف کی تفسیر بیان فرمائی قولہ تعالیٰ فقال لھا

Marfat.com

وللارض ائتیا ای للسماء والارض طوعًا او کرھا ای ترغیبا ام
تکرھا فاجابت طینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرۃ الارض
والسماء اتینا طائعین ای راغبین غیر کارھین یعنے اللہ تعالیٰ
نے آسمان وزمین کو خطاب کیا کہ تم فرمانبرداری کرو۔ رغبت خواہ بہ
دشواری پس جب مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹی نے
زمین کی ناف سے کہ جس جگہ کعبہ شریف اب ہے آپ کی خاک مبارک
اسی جگہ سے ہے جواب دیا اور اُس ناف زمین کے مقابل آسمان نے
بھی کہا کہ ہم فرمانبرداری کریں گے بطوع ورغبت نہ بہ دشواری بعد اسکے
فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تو مدینہ مبارک میں آرام فرمایا ہے آپ کی خاک پاک نے مکہ مکرمہ سے
کیونکر لے گئے تو ہم جواب دیں گے کہ جس زمانے میں حضرت نوح
علیہ السلام کا طوفان ہوا تو اس پانی نے موج ماری اور حضور کی طینت
پاک کو مدینہ مبارک میں ڈال دیا اُس جگہ کو جس جگہ اب آپ کی قبر
مبارک ہے پس آپ کو مکی بھی کہتے ہیں اور مدنی بھی جس وقت کہ
خاک پاک نے جواب دیا تو اُس وقت مکے میں تھے اور جب طوفان
کے پانی نے موج ماری تو اس کو مدینے میں لے گیا پس اصل طینت
کی جہت سے کہ مکے سے تھے آپ کو مکی کہتے ہیں اور اس جہت سے
کہ قرار طینت کا مدینے میں ہوا مدنی کہتے ہیں بعد اس کے فرمایا کہ آپ
کو اُمی بھی کہتے ہیں یعنے اسلئے کہ نام مکہ مبارک کا قرآن شریف میں

ام القریٰ ہے۔ اے اصل القریٰ الام الاصل معنی یہ ہیں اور بعض یہ معنی نہیں جانتے ہیں۔ کچھ اور کہتے ہیں۔ بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا، فرزندیہ آیتیں جو میں نے بیان کیں ان کو لکھو۔ غریب ہیں۔ پس میں نے لکھا۔ بعد اس کے فرمایا کہ دعاگو نے عوارف شیخ عبداللہ مطری کے روبرو پڑھی ہے اصل نسخے سے، جو کہ روبرو مصنف یعنے شیخ الشیوخ کے گذرا ہوا ہے بعد اس کے شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وفات کے وقت وصیت کی کہ اس عوارف کو شیخ مکہ عبداللہ یافعی کے پاس بھیج دینا قدس اللہ روحہما اور کہا کہ اس عوارف کو نزدیک سید جلال الدین کے پہنچاؤ۔ شیخ مکہ نے ایک حاجی کے ہاتھ بھیج دی۔ اُس حاجی نے عوارف دعاگو کو پہنچائی۔ وہ نسخہ میرے فرزند محمود کے پاس ہے کسی کو نہیں دیتا ہے۔ وہ نسخہ نہایت موجہ یعنے عمدہ ہے۔ اس میں کچھ زیادتی وکمی نہیں ہے۔

چھٹی رات ماہ ذیقعدہ منگل کی رات تہجد کے وقت

بندہ خدمت میں حاضر تھا گفتگو دیوانہ و دیوانگی میں تھی۔ فرمایا کہ دیوانے عجب لوگ ہیں۔ ایک دیوانے سے میں نے یہ رباعی سُنی ہے ؎

ایں دولتِ بیدلی بہر دل نہ دہند ۔۔۔ ویں نزلہ بخفتگانِ منزل نہ دہند۔
در عالم عشق آنچہ بے عقلاں راست ۔۔۔ زاں ذرہ بصد ہزار عاقل نہ دہند۔

پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من رباعی لکھ لو ایک دیوانے سے میں نے سنی ہے میں نے لکھ لی ایضاً ایک عزیز نے

پوچھا کہ یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ السلام من تزھد بغیر علم جن فی اخر العمر اوھات دخل فی الکفر جواب فرمایا کہ خبر میں ہے یعنے جو کوئی زہد و پارسائی اختیار کرے بغیر علم کے تو وہ آخر عمر میں دیوانہ ہو جائے یا مرے تو کفر میں داخل ہو ایضاً فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر نماز وتر ایک رکعت بھی ہے اور اس سے پہلے کی دو رکعتوں کو سنت وتر کہتے ہیں اور دعا کو آخر رات میں جبکہ صبح قریب ہوتی ہے تو وہی ایک رکعت پڑھتا ہے۔ اور اس طرف مشائخ و محدث بھی پڑھتے ہیں۔ جبکہ صبح قریب ہوتی ہے اور اول رات میں وتر پڑھتا ہوں پھر لیٹ جاتا ہوں اس واسطے کہ شاید فوت و موت ہو تو وتر گردن سے ترساقط ہو جائے اور جب آخر رات میں تہجد پڑھتا ہوں تو پھر وتر کو پھیرتا ہوں جبکہ وقت وسیع و کشادہ ہوتا ہے تینوں رکعتیں پڑھتا ہوں اور یہ مخدوم کا معمول ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ اجعلوا الوتر اٰخر صلوتکم یعنے تم وتر کو اپنی آخر نماز کرو تاکہ ختم وتر پر ہو۔ اور یہ طریقہ مستحب ہے کیونکہ خبر میں ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار وتر پڑھا، ایک بار تو متصل وقت نماز عشاء کے اور دوسرے بار جبکہ گھر میں تشریف لائے۔ اور دوگانہ شکر کا ادا فرماتے تھے۔ اور وتر کو پھر پھیرا اور تیسرے بار جبکہ تہجد ادا کیا تو پھر وتر پڑھا اور یہی حدیث مذکور فرمائی دعا کو اول رات میں بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھتا ہے اور نیت تشفیعا للوتر کی کرتا ہے معنی میں وہ ایک رکعت ہو جاتی ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے

Marfat.com

کہ صلوۃُ القَاعِدِ نصفٌ علی صلوۃِ القائمِ پس وہ تین رکعتیں اس ایک کے ساتھ چار نفل ہو جاتے ہیں اور آخر رات میں بعد تہجد کے جو پڑھتا ہوں تو بعد اُس کے دو رکعت نہیں پڑھتا ہوں وہ صریح وتر ہو جاتا ہے۔ پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من لکھ لو اور تم بھی کرو جیسا کہ میں کرتا ہوں۔ پس میں نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور لکھ لیا۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر میں حدیث اول بایں لفظ ہے (اجعلوا اٰخر صلوتکم باللیل) ای تہجد کم فیہ (وترًا) والوتر سنۃ مؤکدۃ عند الشافعیہ وواجبٌ عند الحنفیۃ واقلہ رکعۃ واکثرہ احدی عشرۃ ووقتہ بین صلوۃ العشاء ولو مجموعۃ مع المغرب وطلوع الفجر والافضل تاخیرہ لمن وثق باستیقاظہ وان فاتتہ الجماعۃ فیہ وتعجیلہ لغیرہ (ق د) عن ابن عمر بن الخطابؓ۔

چھٹی ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے اسی اثنا میں فرمایا کہ وقت چاشت کا استواء تک ہے۔ ایک عزیز نے پوچھا فقہ میں ہے یکرہ الصلوۃُ عند الاستواء یعنے استواء کے وقت

Marfat.com

نماز مکروہ ہے۔ عند بمعنی قرب ہے جواب فرمایا۔ کہ اس جگہ عند بمعنی وقت استوار کے ہے محض استوار مراد ہے اسلئے کہ استوار یعنی دوپہر سے پہلے نماز درست ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا کہ فرزند من لکھ لو یہ غریب ہے جو کہ میں نے کہا۔ پس میں نے لکھ لیا جب نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا آج میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ایک ولی اللہ مکے سے اُچہ میں پہنچا ہے اور حجرۂ خانقاہ دعاگو میں اترا ہے۔ اور مکے میں دعاگو کا معاصب تھا۔ صاحب کرامت ہے۔ اور لڑکوں کی ماں تیمارداری کرتی ہے اور کہتی ہیں کہ میں دہلی میں نہیں آتی ہوں اسلئے کہ کام کا ہجوم ہے۔ انشاء اللہ جس وقت مخدوم لوٹ آئیں گے تو اسی جگہ دیکھ لوں گی پس اس فقیر نے اُسی وقت تاریخ لکھ لی چھٹی ماہ ذیقعدہ کی تھی۔ واقع میں ایسا ہی تھا۔ بعد چند سے خبر پہنچی کوئی شخص گھر سے آیا بعد اس کے فرمایا میں نے سنا ہے کہ سلطان پھرا ہے۔ انشاء اللہ ہم جلد تر لوٹیں گے ایضاً روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑھو۔ پس میں نے شروع کیا ترتیب حدیث شریف کی یہ تھی عن انسؓ بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَن قال فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

Marfat.com

ثم قال اللھم اجعل ثوابھا لوالدیّ لم یبق للوالدین علیہ حق الا ادّاہ
الیھما وانت ابرّ بھما فان قالھا ثلث مرات وجعل ثوابھا للمؤمنین
والمؤمنات ادخل اللہ تعالیٰ علی القبور من الموحدین الضیاء
والنور والفسحۃ ومن زاد فعلی قدر ذلک من الثواب بعد اس کے
روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا۔ فرزند من ایک بار
تعلیم کر۔ تاکہ ہم ماں باپ کو ثواب بخشیں یہ فقیر تلقین کرتا تھا۔ مخدوم مع یاروں
کے پڑھتے تھے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من تمین بار اور تلقین کر۔ تاکہ ہم سارے اہل ایمان کو ثواب بخشیں اور فرمایا کہ اس
طرف محدث جب حدیث شریف پڑھتے ہیں تو آگے نہیں پڑھتے جب تک
کہ اس پر عمل نہ کر لیں۔ ہم بھی اُن کی موافقت کو نگاہ رکھتے ہیں بعد اس کے
فرمایا کہ اس دعا کو واسطے ہر میت کے پڑھیں تاکہ اس کی قبر کو فراخ دلہ تن
کریں اور دعا گو ہر میت کے واسطے پڑھتا ہے اور اس کو ثواب بخشتا ہے
اور اس دعا کو دعا گو نے سید علی مدنی کی نیت سے پڑھا نور قبرہ و فسح یعنی
اس کی قبر منور اور فراخ ہو گئی یہ دعا مخدوم کا معمول ہے بعد اسکے روئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اس دعا کو یاد کر لو اور
میرا طریقہ نگاہ رکھو ہر میت کی نیت سے پڑھو میں نے عرض کیا کہ بندہ کمینہ
یاد رکھتا ہے۔ فرمایا الحمد للہ اس فقیر نے پوچھا کہ ضیاء و نور کے ایک معنی
ہیں؟ فرق تکرار کا کیا ہے جواب فرمایا فرزند من ضیاء انور ہے نور سے یعنی
نور تو روشنی ہے اور ضیاء زیادہ تر روشنی کو کہتے ہیں۔ اور یہ آیت شریف پڑھی

وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا اسلئے کہ سورج زیادہ تر روشن ہے چاند سے، پس ساتھ ضیاء کے استعمال آیا ترجمہ حدیث شریف کا یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کو ایک بار پڑھے اور ثواب اس دعا کا ماں باپ کو بخشے تو اُس کے ماں باپ کا اس پر کوئی حق نہ رہے مگر اُس نے ادا کیا ہو اور جو کوئی اس دعا کو تین بار پڑھے اور سارے ایمان والوں کو ثواب بخشے تو اللہ تعالےٰ اس دعا کے پڑھنے کی برکت سے موحدوں کی قبروں میں سورج اور چاند کی روشنی کے مثل روشنی داخل کرے اور اُن کی قبروں کو فراخ کر دے اور جو کوئی تین بار سے زیادہ پڑھے، چار بار یا پانچ بار یا زیادہ تو اُسی قدر ثواب زیادہ پائے بعد اس کے روئے مبارک طرف حاضرین مجلس کے لائے اور فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدینؒ اہل علم ہے اور صحبت میں دعا گو کے مُجِدّ یعنے کوشش کرنے والا رہتا ہے اور چار کتابیں مجھ سے پڑھیں اور چند کتابیں سماع کیں، اور دو اعتکاف اربعین ہمراہ دعا گو کے کئے۔ مَیں نے اُس کو اپنی طرف سے وکیل کیا۔ اس فقیر نے قدمبوسی کی تو فرمایا فرمانید فرزند من خدائے تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ بر دہد یعنے اللہ تعالیٰ تم کو اس کا پھل دیگا۔ پھر مَیں اپنے حجرے میں لوٹ آیا۔ یاران بزرگ آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور کہا کہ تو ہمارے واسطے دعوت کر تاکہ ہم تیرا گھر دیکھ لیں کہ آمد و شد رہے۔ تو ہمارے پاس آئے ہم تیرے پاس آئیں۔ مَیں نے قبول کیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک

حق میں اس فقیر کے تھی۔

ساتویں ماہ ذیقعدہ شب چہارشنبہ تہجد کے وقت

بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ عوارف کا سبق فرمارہے تھے بات اس میں تھی کہ الصوفی ھو المقرب وما ذکر الصوفی فی القران لشنہ رفض الصوفی وضعہ المقرب قولہ تعالیٰ فاما ان کان من المقربین ای من الصوفیین والصوفیۃ شھدوا ای حضروا فسمعوا قولہ تعالیٰ ولو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم قال بعضھم لفتح اذا نھم للاستماع قولہ تعالیٰ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب ای قلب حاضر مع اللہ او القی السمع وھو شھید ای القی الاذان للاستماع من ھو حاضر وفی قول لمن کان لہ قلب ای قلب سلیم وقیل سالم عن الاغراض والامراض وذلک قلب الذی ینفع یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم وفی قول قلب سلیم ای لدیغ مشتاق یعنے دل ہا رگزیدہ شوق حق سے اور درد محبت سے لبریز ہی دل پر دوزخ نامہربان مہربان ہو جاتی ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

بالنار خوفنی قوم فقلت لھم ۔۔۔ النار تر سم من فی قلبہ نار

ای نار جھنم تخوف من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے دوزخ کی آگ اس شخص سے ڈرتی ہے کہ جس کے دل میں محبت کی آگ ہے۔ یہ وہی دل ہا رگزیدہ محبت حق کا ہے باوجود اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

اپنے واسطے بآمد و دعا میں چاہا ہے ۔ اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نَائِحَۃً تَعْلِیْمًا لِلْاُمَّۃِ یعنے اپنے واسطے تعلیم امت کی یوں فرمایا کہ اے بارخدایا تو میرے دل میں عشق کا درد اور الم محبت کا شوق کر دے تاکہ وہ بھی اس بات کو واسطے متابعت اپنے پیغمبر کے خدائے تعالیٰ سے مانگیں کہ محبوب حق ہو جائیں اسلئے کہ آپ کا قول پاک ہے فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہَ ای اِتَّبِعُوْنِیْ یَا اُمَّتِیْ قَوْلًا وَفِعْلًا وَحَالًا حَتّٰی تَصِیْرُوْا مَحْبُوْبِیْنَ لِلّٰہِ تعالیٰ یعنے اے میری امت تم میری پیروی کرو قول و فعل و حال میں تاکہ تم خدائے عزوجل کے محبوب ہو جاؤ اور یہ آیت شریف پڑھی وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ ای ما یتکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکلام عن ھوی ... النفس یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات ہوائے نفس سے نہیں فرماتے ہیں ان نافیہ بمعنی لیس ہے اسلئے کہ بعد اس کے الا واقع ہوا ہے ای لَیْسَ یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِوَحْیٍ یُّوْحٰی مِنْ رَّبِّہٖ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوائے نفس سے نہیں کہتے ہیں مگر یہ کہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے وحی آئی ہو پس آپکا قول بھی وحی تھا اور فعل و حال بھی وحی سے تھا بعد اسکے فرمایا کہ لفظ ان چار قسم ہے ایک ان نافیہ ہے دوسرا ان شرطیہ تیسرا زائدہ چوتھا ان مخففہ اِنْ خفلے پس ان نافیہ کو ما ظہار زن نہیں یہ بمعنی لیس ہے ۔ اور بعد اس کے اِلّا واقع ہوتا ہے جیسے یہ آیت شریف ان ھو الا وحی یوحیٰ ای ما ھو اور ان شرطیہ کے نون کا اظہار نہ کریں مخفی پڑھیں یہ ان اپنے فعل کو اور فعل جزا کو جزم کرتا ہے ۔ اگر فعل مستقبل ہو

کقولہ تعالیٰ ان یشأ یذ ھبکم کلاھما فعلان مستقبلان فیجزمان، احدھما فعل الشرط والثانی جزاء الشرط یعنے دونو فعل مستقبل مجزوم ہیں۔ ایک فعل شرط ہے اور دوسرا جزائے شرط اگر ان شرطیہ فعل ماضی پر داخل ہو تو اگر جزا بھی فعل ماضی ہے تو دونو اپنے حال پر رہیں گے اسلئے کہ لفظ ماضی کا اپنے حال سے بدلتا نہیں ہے۔ مگر مستقبل کے معنی میں ہو جاتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ ان کنتم امنتم باللہ ان کان قمیصہ قُدَّ من دُبُرٍ کنتم اور کان فعل شرط ہیں اور آمنتم اور قُدَّ شرط کی جزا ہیں اور اگر ان دونوں فعلوں سے ایک فعل مستقبل ہو تو اس کو مجزوم کرے گا۔ کقولہ تعالیٰ ان کنتم تؤمنوا بی کنتم فعل شرط ہے اور تؤمنوا جزائے شرط ہے اور اگر جزا نہ ہو تو اپنے اسی فعل کو مجزوم کرے گا۔ کقولہ تعالیٰ وان تدعھم اور ان مخففہ ثقیلہ سے فعل ماضی میں ہوتا ہے اور اگر اسم یا ہو تو مشدد ہوتا ہے واسطے تحقیق فعل کے کہ ثقیل ہے ان ثقیلہ کو خفیفہ کریں تو بغیر تشدید کے پڑھیں اور بعد اس کے لام تاکید کا واقع ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ وان کنت من قبلہ لمِنَ الغافلین یعنے ہر آئینہ تھا تو اے محمد پہلے نزول قرآن سے البتہ غافلوں سے اور ان زائدہ کے کچھ معنی نہیں ہوتے ہیں۔ واسطے وزان شعر کے یا کسی اور مصلحت کے لاتے ہیں اور اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے ہیں کما قال الامام ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

ما ان ندمت من السکوت بمرۃ ولقد ندمت من الکلام مرارا

Marfat.com

ای ماند مت ان زائدہ ہے کچھ معنی نہیں رکھتا ہے۔ واسطے وزن شعر کے لائے ہیں یعنی حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں پشیمان نہیں ہوا خاموشی سے ایک بار اور البتہ مقرر پشیمان ہوا بات کرنے سے بارہا بمرۃ کی بے زائدہ ہے، خبر ما کی جہت سے لائے ہیں۔ قولہ تعالیٰ وما اللہ بغافل بے زائدہ ہے ان زائدہ قصیدہ لامیہ علم کلام میں بھی واقع ہوا ہے ؎

وَمَا اِنْ جَوْهَرٌ رَبِّیْ وَجِسْمٌ وَلَا کُلٌّ وَبَعْضٌ ذُوْ اِشْتِمَالٍ

ای ما جوھرٌ ان زائدہ ہے یعنے میرا پروردگار نہ جوہر ہے نہ جسم ہے مثل ہمارے اور نہ کل ہے اور نہ بعض ہے۔ یعنے اُسکی ذات پاک کو نہ کل کہتے ہیں نہ جزء اسلئے کہ اس میں تشبیہ ہوتی ہے۔ یہ قول بدمذہبوں کا ہے۔ باطل ہے۔ ہم اس آیت شریف سے اُن کے قول کو باطل کہتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ کاف تشبیہ کا ہے اور مثل بھی تشبیہ ہے۔ دونوں واسطے تاکید کے ہیں۔ ای لیس مثل مثلہ شیٔ فما الجوھر والجسم شیٔ فلا یرد یعنے نہیں ہے مثال مثل اُس کے کوئی چیز پس جوہر و جسم ایک شے ہیں۔ پس وارد نہ ہوگا۔ بعد ازاں لکھے مبارک بریں فقیر آوردند و فرمودند فرزند من غریب ست ایں ہمہ کہ گفتم باچہار نوع، لفظ ایں ہمہ نویسید پس بنشتم ؎

Marfat.com

ساتویں ماہ ذیقعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ سبق عوارف کا فرماتے تھے۔ گفتگو نماز ظہر میں تھی فرمایا نقل من فتاوی الکامل لایدخل وقت الظھر بعد مازالت الشمس حتی یصیر ظل جدار عشرۃ اذرع ذراعًا واحدًا فدخل وقت الظھر وھو الاصح وعلیہ الفتوی وفی روایۃ لایدخل وقت الظھر حتی لایخرج الظل الاصلی کلما خرج ذلک دخل وقت الظھر یعنے فتاوے کامل سے نقل ہے کہ وقت ظہر کا داخل نہیں ہوتا ہے بعد ڈھلنے سورج کے، یہاں تک کہ دس گز کی دیوار کا سایہ ایک گز نہ ہو جائے یہ قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ داخل نہیں ہوتا ہے وقت ظہر کا یہاں تک کہ سایہ اصلی نہ نکل جائے۔ جب وہ نکل جائے گا تو ظہر کا وقت آجائے گا۔ سایہ اصلی کا پہچاننا سورج کے گردش کی نسبت پر ہے۔ ہر برج میں اور یہ متفاوت ہے کم زیادہ ہوتا ہے دن جتنا زیادہ تر بڑا ہوگا اتنا ہی سایہ اصلی زیادہ تر چھوٹا ہوگا اور جس قدر دن زیادہ تر چھوٹا ہوگا اسی قدر سایہ اصلی زیادہ تر بڑا ہوگا۔ درازی سایہ اصلی کی ساڑھے دس قدم سے بڑھ کر نہیں ہے اور کوتاہی اس کی ڈیڑھ قدم سے گھٹ کر نہیں ہے۔ پس جو شخص چاہے کہ سایہ اصلی کو پہچانے تو ہموار برابر زمین میں سر بند سر سے تار ڈالے اور آفتاب کی طرف پیٹھ کرے پھر اپنا سایہ دیکھے کہ کہاں تک ہے

Marfat.com

وہاں نشان کردے، پھر قدم سے شمار کرے دریافت کرلے گا جیسے
کہ دعا گو کہتا ہے کہ تو نے قدم دیکھ لئے جب تک کہ سایۂ اصلی باہر نہیں ہو
جاتا ہے ظہر کی نماز میں شروع نہیں کرتا ہوں تاکہ باتفاق وقت آجائے
بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من یہ دونوں روایتیں فتاوی کامل کی لکھ لو غریب ہیں۔ اور قدم کے
بمع بھی لکھ لو۔ آپ نے یوں تقریر کی

حمل ۳۱	ثور ۳۲	جوزا ۳۲
ساڑھے چار قدم	ڈیڑھ قدم	اڑھائی قدم
سرطان ۳۱	اسد ۳۱	سنبلہ ۳۱
اڑھائی قدم	اڑھائی قدم	ڈیڑھ قدم
میزان ۳۰	عقرب ۳۰	جدی ۲۹
ساڑھے چار قدم	ساڑھے چھ قدم	ساڑھے دس قدم
دلو ۳۰	حوت ۳۰	قوس ۲۹
ساڑھے آٹھ قدم	ساڑھے چھ قدم	ساڑھے آٹھ قدم

بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
باحتیاط لکھو اور اس پر عمل کرو اور میں بھی اس پر عمل کرتا ہوں۔ اس قدر علم
واسطے پہچاننے اوقات نماز کے واجب ہے۔ پس اس فقیر نے قدم
بوسی کی اور لکھا۔ ایضاً روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من سبق پڑھ پس میں نے شروع کیا۔ ترتیب حدیث شریف کی یہ تھی

Marfat.com

قولہ من صلی المغربَ ثم صلی بعدَ ھا ست رکعاتٍ قبل ان یتکلم یسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے جو کوئی مغرب کی نماز پڑھے پھر بعد اُس کے چھ رکعتیں پڑھے، پہلے اس کے کہ کوئی بُری بات کہے تو لکھی جائے گی واسطے اُس کے عبادت بارہ برس کی، میں نے پوچھا کہ کیا نیت کرے جواب فرمایا تکمیلا للفرائض۔ پھر میں نے عرض کیا کہ کنز میں ہے۔ وَنُدِبَ السِّتُّ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاَرْبَعٌ قَبْلَ الْعصر وقبلَ العشاء وبعد ھا یعنے مستحب ہیں چھ رکعتیں بعد فریضۂ مغرب کے اور چار عصر سے پہلے اور آگے پیچھے عشا کے میں نے پوچھا کہ اس میں کس طرح نیت کرے جواب فرمایا متابعًا لرسول اللہ میں نے پوچھا کہ مغرب کے بعد چھ رکعتوں میں تکمیلًا للفرائض کی کیوں نیت کریں کیونکہ وہ تو سب مستحب ہیں جواب فرمایا کہ اس میں ایسا ہی نیت کرنا مردی ہے۔ فرمایا کہ وہ چھ رکعتیں یہ ہیں دو رکعت صلوٰۃ فردوس کی اور دو رکعت صلوٰۃ نور کی، اور دو رکعت صلوٰۃ انتخاب کی جیسا کہ شیخ کبیر کے اوراد میں ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ مخدوم مولانا نظام الدین کے اوراد میں ذکر کیا ہے کہ صلوٰۃ حزب متصل پڑھتے ہیں جواب فرمایا کہ غلط لکھا ہے صلوٰۃ حزب آخر صلوات اوابین ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ میں پڑھتا ہوں واقع میں اسی طرح تھا کہ صلوٰۃ حزب اوابین کے اور دوگانہ احیاء قلب کی ادا کرتے تھے۔ بعد اسکے فرمایا کہ بعد چھ رکعت مغرب کے متصل دو رکعت صلوٰۃ ہدیۂ رسول ادا کرتا ہوں۔

Marfat.com

لیکن مستحب وہی چھ رکعتیں ہیں جو میں نے بیان کیں۔ تم اُسی اور اوشیخ کبیر کو لو وہ دوگانہ دعا گو نے اس پر زیادہ کیا ہے بعد اس کے بدرقہ ایمان و تسبیحات اور دعائیں جو آئیں ہیں اُن کو کہے، اور اذان دینے کا حکم دیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔ ایضاً ایک عزیز نے خط بھیجا تھا۔ فرمایا کہ اس خط کا جواب لکھ دو۔ کیونکہ کتاب فتاوی میں ہے۔ جواب کتاب بجواب السلام یعنے فرضیت میں خط کا جواب مثل جواب سلام کے ہے ایضاً مولانا کریم الدین متعلق نظام الملک کا بھانجا جمال الدین نام عرضداشت بھانجے کے مع ایک تنکہ سونے کے لایا تھا اور خود ایک تنکہ چاندی لایا تھا فرمایا کہ مکافات یعنی بدلہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ کتاب میں ہے المکافاۃ فی الھدیۃ واجبۃ حدیث صحاح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ اَھْدٰی اِلَیْکُمْ ھَدِیَّۃً فَکَافِئُوْہُ وَاِنْ لَّمْ تَقْدِرُوْا فَادْعُوْا لَہٗ بِالْخَیْرِ حَتّٰی تَعْلَمُوْا اَنَّہٗ مَکَافَاتُہٗ یعنے جو شخص طرف تمہارے کوئی ہدیہ لائے تو تم اس کو بدلہ دو اور اگر تم قدرت نہ رکھو یعنے بدلہ دینے کی تو اُس کے واسطے دعائے خیر کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ یہ دعا اُس ہدیے کا بدلہ ہو گیا۔ اپنی باراتی مبارک اُس کو دے دی اور فرمایا کہ یہ وجہ دعا گو سے ہے فتوح کی نہیں ہے۔ بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ مسئلہ جواب خط کا و مسئلہ حدیث مکافات کا لکھ لو غریب ہے پس میں نے لکھ لیا۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بلفظ مذکور نہیں ملی۔ مگر اس کے قریب المضمون ایک یہ حدیث شریف ہائیں لفظ لکھی ہے (من اعطی) بالبناء للمفعول (شیأ فوجد) ملکا یکافئ بہ (فلیجز بہ) مکافأۃ علی الصنیعۃ (ومن لم یجد) ما یکافئ بہ (فلیثن بہ) علی المعطی ولا یجوز کتمان نعمتہ (فان اثنی) علیہ (بہ فقد شکرہ) علی ما اعطاہ (وان کتمہ فقد کفرہ) ای کفر نعمۃ (ومن تحلی بما لم یعط) قال المناوی ای تزین بشعار الزهاد ولیس منهم (فانه کلابس ثوبی زور) ای کمن لبس قمیصا وحلل کساء یکمین آخرین موهما انه لابس قمیصین فهو کالکاذب القائل ما لم یکن (اخرجت حب عن جابر) باسناد صحیح انتہے من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ایضاً فرمایا کہ جو کچھ دل میں القا ہوتا ہے تین قسم ہے رحمانی وملکی وشیطانی جو کچھ کہ حق تعالیٰ کی طرف سے بے واسطہ القا ہوتا ہے اُس کو شیطان وغیرہ نہیں لے جا سکتا قولہ تعالیٰ ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب ای یلقی اللہ الحق فی القلوب من عالم الغیوب وهو علام الغیوب یعنے اللہ تعالیٰ حق کو عالم غیب سے دلوں میں القا کرتا ہے۔ القذف الالقاء ویقذف بالحق یقذف فعل ہے۔ فاعل اُس کا اللہ ہے اور بالحق مفعول ہے یقذف فعل لازم ہے۔ بسبب

بائے تعدیہ کے جو کہ بالحق میں ہے متعدی ہو گیا ہے اور بالحق مفعول ہے محل اُس کا منصوب ہے بسبب بائے تعدیہ کے مجرور ہو گیا ہے ای یلقی اللہ الحق اور جو کچھ کہ خاطر میں بواسطہ فرشتہ القا ہوتا ہے اُس کو شیطان سے جا سکتا ہے اور بھلا دیتا ہے اور جو کچھ کہ خاطر میں شیطان القا کرتا ہے وہ سب فساد ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً یعنے شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو محتاجی کا کہ اگر تم مال کو محل خیر میں صرف کردو گے تو فقیر ہو جاؤ گے اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا اور شیرینی کو دکھاتا ہے کہ نہ کریں اور کھا جائیں ؎

زدانہ بہر خوردن بود اے پسر　　نہ بہر نہادن چد سنگ وچہ زر

اس بیت کو بزبان حال کہتا ہے اور اللہ عزوجل وعدہ دیتا ہے کہ تم مال کو خیرات میں صرف کرو اور اُس کی زکوٰۃ دو اور روک مت رکھو اور محل شر میں صرف مت کرو تاکہ میرا فضل ومغفرت پاؤ قولہ تعالیٰ واتوا من مال اللہ الذی اٰتاکم ولا تؤتوا السفہاء یعنے تم دو اللہ کے مال سے کہ جو تم کو دیا اور وہ مال مت دو فسادیں اور اہل فساد کو بعد اس کے فرمایا کہ نفس حظوظ ولذات عاجلہ کو چاہتا ہے یعنے حظ دنیاوی۔ اور دل حظوظ عاجلہ کو ڈھونڈتا ہے یعنے حظ اخروی کو اور جان حظوظ روحانی کو طلب کرتی ہے یعنے حظ نظر کرنے کا طرف جمال وجلال کے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے للہ کے اور فرمایا کہ فرزند من یہ فائدہ جو میں نے کہا کچھ کام

Marfat.com

آئے گا پس میں نے لکھ لیا ایضاً مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت میں
قرآن شریف پڑھتے تھے اور آیت شریف قصہ حضرت نوح علیہ السلام
میں تھے قال نوح رب انی من اھلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحاکمین قال یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسألن ما لیس لک بہ علم فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام
صلوات اللہ وسلامہ علیہ جس وقت کشتی سے اترے تو کہا اے رب
میرے مقرر بیٹا میرا میرے خاندان سے ہے اور بیشک وعدہ تیرا
حق ہے اور تو نے حکم کیا تھا کہ تجھ کو اور تیرے اہل کو غرق نہ کروں گا۔
اور تو نے حکم دیا تھا واسلک فیھا من کل زوجین اثنین واھلک
یعنے اے نوح تو داخل کر کشتی میں ہر جوڑے سے دو دو اور داخل کر کشتی
میں اپنے خاندان کو، پس میرا لڑکا کنعان میرے خاندان سے تھا
تو نے اُس کو غرق کر دیا حکم ہوا کہ اے نوح انہ لیس من اھلک
انہ عمل غیر صالح یعنے کہ کنعان تیرے خاندان سے نہیں ہے۔
بیشک کنعان عمل صالح نہیں رکھتا تھا۔ وہ فاسق تھا۔ کافر بھی ہو گیا اس
لئے کہ تو نے کہا یا نبی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی
الی جبل یعصمنی من الماء قال لا عاصم الیوم من امر اللہ الا
من رحم فحال بینھما الموج وکان من المغرقین یعنے تو نے کنعان
سے کہا کہ اے بیٹے تو ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور مت ہو ساتھ
کافروں کے، اُس نے کہا کہ میں تو سارے پہاڑوں سے کسی زیادہ تر

بلند پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا وہ مجھ کو طوفان کے پانی سے بچا لے گا
حضرت نوحؑ نے کہا کہ آج کوئی کسی کو بچانے والا نہیں ہے اللہ کے حکم
سے، مگر جس پر وہ رحم کرے یعنے کشتی اور کشتی والے۔ وہ پہاڑ جو کہ زیادہ
تر بلند تھا اسی کے اوپر ایک نیزہ پانی ہو گیا پس موج دریا اُن دونوں کے
حائل ہو گئی اور کنعان ڈوبنے والوں سے ہو گیا۔ پس اس سے معلوم
ہوا کہ اہل یعنے خاندان کا کچھ اعتبار نہیں ہے جب تک کہ اتباع و
پیروی نہ ہو سو اہل کو چاہیے کہ تبع و پیرو ہو اگر اہل کا بدون اتباع کے
اعتبار ہوتا تو کنعان ہی کا ہوتا کیونکہ وہ پیغمبر مرسل کا فرزند تھا۔ اللہ سبحانہ
فرماتا ہے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یعنے جس وقت صور
میں پھونکا جائے گا تو نسب بیکار ہو جائیں گی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے ہیں من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے جس شخص کو اُسکے
عمل نے پیچھے ڈال دیا تو نسب اُس کا اُس کو نہ آگے نہ دے گا۔ یہ حدیث
شریف صحاح کی ہے پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من سید علاء الدین آدمی اہل علم و صالح اور اپنے جد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع و پیرو ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ کرے
آمین۔ پس نے قدم بوسی کی [illegible]
بعد اس کے فرمایا کہ آل اصل میں اہل تھا تصغیر اسکی اُہیل آتی ہے یہ
اُس کی اصل پر دلیل ہے۔

Marfat.com

نویں تاریخ ماہ ذی قعدہ روز جمعہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت میں حاضر تھا فرمایا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے ملوث یعنے آلودہ بلکہ لتھڑے یعنے میلے کچیلے ہوں تو وہ کب بادشاہ کی مجلس میں جا سکیگا خاص کر حضرت عزت جو کہ بادشاہ بحق وہی ہے دوسرے کے پاس جو تو بادشاہی دیکھتا ہے سو یہ تو اس کی عاریت دی ہوئی ہے۔ جب تک کہ سالک کا دل دنیا و عقبیٰ کے لوث و آلودگی سے بلکہ جو کچھ کہ سوائے اللہ عزوجل کے ہے اُس سے پاک صاف نہ ہو جائیگا۔ تب تک اُس بادشاہ حقیقی کے دربار میں ہمراہ اُس کے مقربان بارگاہ سے نہ پہنچے گا۔ ع یا خانہ جائے رخت بود یا محال دوست

قلب المؤمن حرم اللہ تعالیٰ فحرام علیٰ حرم اللہ تعالیٰ اُن یلج فیہ غیر اللہ مومن کا دل تو اللہ سبحانہ کا حرم ہے۔ سو خدا کے حرم پر حرام ہے کہ اُس میں خدا کا غیر گھسے۔ جیسا کہ مخلوق کے حرم میں غیر محرم کا داخل ہونا حرام ہے اور یہ آیت شریف پڑھی قد افلح من زکاھا وقد خاب من دسّاھا۔ فرمایا کہ میں نے دو طریق سنے ہیں دسّاھا ای اھملھا من التزکیۃ وھو حسن العمل دوسرا طریق یہ ہے دساھا ای نجّسھا عکس زکاھا کا یعنے ولم یزکھا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مقرر رستگار ہوا وہ شخص کہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا یعنے ماسوی اللہ کے لوث سے نفس کو پاک کر لیا۔ یہ قول تو سالکوں کا ہے

Marfat.com

یا یہ معنی ہیں کہ معصیت کے لوث نجاست سے پاک کیا یہ قول عالموں کا ہے اور طریق دساہا عکس نکاہا کے یہ معنی ہیں کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور اُس کو ماسوائے خدائے تعالیٰ سے پاک نہ کیا یہ قول اہل طریقت کا ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور اُس کو ماسوائے خدائے تعالیٰ سے پاک نہ کیا یہ قول اہل طریقت کا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے نفس کو پلید کیا اور معصیت کے لوث نجاست سے اُس کو پاک نہ کیا۔ ایسا نفس تیچے گر جاتا ہے۔ پس سب چیزوں کی اصل نفس کا تزکیہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

ہر کہ ہوائے نخوت یا بغرائی نہ سوخت　　آخر عمر از جہاں چوں برود خام رفت

بعد اس کے روئے منیر طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو میں نے کہا لکھ لو غریب ہے۔ میں نے اس طرف سنا ہے ہرگز ہندوستان میں نہ سنا تھا پس اس فقیر نے لکھ لیا۔

وسویں ماہ ذیقعدہ روز شنبہ وقت چاشت کے

یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من سبق پڑھو اسلئے کہ شنبے کا دن ہے پس میں نے شروع کیا ترتیب اس میں کنتی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عادہ وانہ عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقال یارسول اللہ بابی وامی ای الکلام احب الی اللہ عز وجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اصطفاہ اللہ تعالی لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ یعنے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور وہ آپ کی عیادت کے لئے گئے۔ مرض میں تو انہوں نے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عرب میں جب کسی کو دوست رکھتے ہیں تو مبالغۃً بابی وامی کہتے ہیں۔ یعنے تجھ پر سے میرے ماں باپ قربان ہوں کون کلام دوست تر ہے طرف اللہ کے۔ تو آپ نے فرمایا اے ابوذر وہ کلام کہ جس کو اللہ تعالے نے اپنے سارے فرشتوں کے واسطے چن لیا۔ اور وہ یہ تسبیح ہے سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ای اسبح ربی واحمدہ یعنے میں اپنی پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُس کی حمد کرتا ہوں اُس کو سراہتا ہوں۔ اس فقیر نے پوچھا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہیں یا بعضے جواب فرمایا کل مراد ہیں سارے فرشتے یہی تسبیح کہتے ہیں۔ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

نویں ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور فرمایا فرزند من یہ کمر بند صحبت لے

میں نے اس کو استعمال کیا ہے۔ یعنے مٹکا سیاہ صوف کا دیا۔ اور فرمایا فرزند من کمر میں باندھ یہ واسطے قوت عبادت کے ہے۔ واسطے دعا گو کے میراث ہے آبا و اجداد سے تا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہ طریقہ مسنون ہے۔ کتاب میں مسئلہ ہے کہ وشد المصلی وسطہ لتقویۃ العبادۃ یجوز ویستحب ولا یکرہ یعنے اگر نماز پڑھنے والا واسطے قوت عبادت کے اپنی کمر کو باندھے تو جائز و مستحب ہے ورنہ مکروہ ہے عوارف میں ہے کہ من سنۃ الصوفیہ شدّ الوسط وھو سنۃ یعنے طریقہ صوفیہ سے ہے باندھنا کمر کا اور وہ سنت ہے اس فقیر نے فرمایا کہ فرزند من اس مسئلے کو لکھ لے حجت تمام ہے الفقار و زندگی میں مولانا سراج الدین مانکپوری واسطے زیارت کے خدمت میں آئے تو ان کو اور ان کے بیٹے کو فرمایا کہ جس وقت تم چاہو کہ لیٹو تو آمن الرسول اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھو بعد اس کے لیٹ جاؤ۔ جو کوئی یہ کرے۔ تو وہ آفتوں سے محفوظ رہے۔ شیخ کبیر کے اوراد میں نہیں ہے۔ دعا گو نے حدیث صحاح کی پائی ہے۔ قولہ علیہ السلام من قرأ عند مضجعہ آیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ وثلث مرات اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ حفظ من الآفات والبلیات ایضاً فرمایا کہ بے وضو نہ سوئے اسلئے کہ وعید ہے من نام بلا طہارۃ لا یفتح لہ الباب فی السلوک قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئے کبھی نہ

کھولا جائے واسطے اُس کے دروازہ سلوک میں فرمایا کہ اگر وضو ٹوٹ جائے اور کوئی مانع واقع ہو وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لے پھر سوئے بے وضو نہ رہے اسلئے کہ تیمم طہارت ہے۔ سونے کے واسطے آیا ہے۔ لیکن سب وقت ایسا نہ کرنا چاہیئے نا گہاں کسی عذر سے اتفاق پڑ جائے تو کیا اور اس جگہ تیمم نماز کے واسطے نہیں ہے۔ مگر جن محل میں کہ ہے تم نے فقہ پڑھا ہے۔ پس اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بگیر یہ اسی درمیان میں ایک عزیز بیابانی مجنوں شکل ابیات سے خدمت میں پڑھتا تھا۔ جب تمام کر چکا تو عرض کیا کہ بندہ پسند کرتا ہے۔ قبول فرمایا۔ ایک زمانہ مکث کیا یعنے زیادہ ٹھیرے اپنے سر مبارک کی ٹوپی دی اور فرمایا کہ اچھی طرح حفاظت سے رکھنا یاروں سے فرمایا کہ میں نے کم کسی کو اس طرح دی ہے

ایضاً دسویں ماہ ذیقعدہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ فرمایا سبق پڑھ میں نے شروع کیا ترتیب اس میں تھی۔ گفتگو و حال دو اصلوں میں تھی کہ مقرب و واصل اللہ جل جلالہ کو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں نماز و غیر نماز میں۔ فرمایا اگر کوئی سوال کرے کہ وصال کس دلیل سے ثابت ہے تو جواب دیں حدیث صحاح کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رزین کو جو کہ اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی ہیں یوں تربیت فرمائی کہ ادا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزرنی منہ وزر فی اللہ فانہ من زار فی

اللہ شیعہ الملائکۃ ویقولون یارب وصلنا لک فصلہ اس حدیث
کی بنا پر وصال ثابت ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لو
پوری حجت ہے یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر جس وقت تو تنہا ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور حاضر ہو واسطے خدا کے
اسلئے کہ بیشک جو شخص حاضر ہو واسطے خدا کے فی اللہ لے لاجل اللہ
یعنے فی اللہ کے معنی ہیں واسطے اللہ کے۔ تو شایعت کرتے ہیں
اُس کی فرشتے اور کہتے ہیں اے رب ہم سلے اُس سے واسطے تیرے
پس تو اُس کو وصال دے۔ ایک عزیز نے پوچھا اس سے کہاں معلوم ہوتا
ہے کہ وصال دنیا میں ہو۔ شاید آخرت مراد ہو۔ جواب فرمایا کہ لفظ فا کا فیعلم
میں واسطے تعاقب کے ہے یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُس کے عقب میں
ایسا ہو۔ اگر آخرت مراد ہوتی تو لفظ ثم کا لاتے ثم حملہ فرماتے کیونکہ لفظ ثم
کا واسطے تراخی کے ہے اور آخرت متراخی ہے اُس فقیر سے فرمایا فرزند
من وہ وجہ جو میں نے بیان کی اُس کو لو اور اس باب میں ایک آیت قرآن
شریف کی بھی ناطق ہے۔ قولہ تعالی الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون
المیثاق والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم
ویخافون سوء الحساب یعنی اللہ تعالی واصلون کی صفت کرتا ہے کہ وہ لوگ
ہیں کہ وفا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو اور اس عہد کو نہیں توڑتے ہیں اور وہ لوگ ہیں کہ ملاتے
ہیں اُس چیز کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے یوصل لفظ مجہول
ہے وصل یصل سے اور مصدر اُس کا وصال ہے اور جو لوگ کہ اس کا عکس

اختیار کرتے ہیں۔ اور اس بات کی طلب نہیں رکھتے ہیں اُن کی بھی صفت بیان فرمائی ہے۔ قولہ تعالیٰ والذین ینقضون من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اُولئک لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار یعنے جو لوگ کہ توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو بعد عہد کرنے کے، اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ وہ ملائی جائے۔ اور تباہی وخرابی کرتے ہیں زمین میں۔ تو وہ وہی لوگ ہیں کہ اُن کے واسطے ہے لعنت اور اُنہیں کے واسطے ہے بُرا گھر۔ مناسب اس کے ایک حکایت بیان فرمائی کہ نزدیک دعاگو کے ایک عورت مشغول تھی۔ آہستہ فرمایا کہ لڑکوں کی ماں، چنانچہ ہم چند یاروں نے سن لیا۔ دعاگو نے دیکھا کہ وہ عورت بیہوشوں کی طرح سجدے میں گر پڑی، جب ہوش میں آئی۔ تو سجدے سے اُٹھی۔ میں نے کہا کہ جاؤ وضو کرو۔ اظہار وضو کا توڑنے والا لاحق ہو گیا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھ کو اظہار نہ تھا۔ میرے دل کی آنکھ نے تو خدا کو دیکھا۔ میں کیونکر سجدہ نہ کردں۔ ابھی کوئی شخص بادشاہ مجازی کو دیکھ لے تو کیوں بہ ازالہ تعظیم سجدہ کرتا ہے۔ بھلا جو آدمی کہ بادشاہ حقیقی کو دیکھے وہ کیونکر سجدہ نہ کرے بعد اس کے فرمایا لیس المراد من مواصلۃ الجسم فی الجسم وذلک فی حق اللہ تعالیٰ کفر بل مقدار ما ینقطع عن الخلق بالقلب یصل الی الحق بلا کیفیۃ وجھۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مقدار الانقطاع عن الخلق مواصلۃ الی الحق وقال الجنید سید الطائفۃ قدس سرہ کلما انقطعت

Marfat.com

عن الخلق بالقلب وصلت الی الحق بالقلب وذلک فی الدنیا بعین القلب لا بعین الراس لا فی الجنۃ فانہ قد یکون بعین الراس لقولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناظرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے یہ مراد نہیں ہے۔ اس جگہ کہ مواصلت جسم کی جسم میں ہو یہ کہنا تو اللہ سبحانہ کے حق میں کفر ہے بلکہ حال اُس قدوہ زمانے کو کہتے ہیں کہ جس میں دل کے ساتھ خلق سے منقطع ہو جاتے۔ بادل کیفیت رجعت کی طرف حق کے پہونچ جائے اسلئے کہ آپ کا قول ہے کہ مقدار انقطاع کا خلق سے مواصلت ہے طرف حق کے اور امام جنید قدس سرہ نے فرمایا۔ کہ جس وقت میں منقطع ہو جاتا ہوں خلق سے ساتھ دل کے تو پہونچ جاتا ہوں طرف حق کے ساتھ دل کے، اور یہ دنیا میں ہے۔ دل کی آنکھ سے نہ سر کی آنکھ سے یہ جنت میں کیونکہ وہاں تو یہ کبھی سر کی آنکھ سے ہوگا۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کتنے منہ اُس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے بعد اس کے فرمایا کہ جہاں کے پاس شیطان لعین آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ تم کیا چاہتے ہو اگر عالم ہے تو اس محبت کی بنا پر جان لیتا ہے۔ دونو دین کو برباد کر دیتا ہے مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ نزدیک نماز گاہ اچھ کے ایک جاہل اُترا۔ اشراف غیرہ کے بہت سے لوگ مینھہ کی طرح برسنے لگے۔ یعنے اس کے پاس خلق کا انبوہ بہت کچھ ہونے لگا۔ اُچھ کی خلق نے دعا گو سے کہا۔ کہ اُس درویش کے دیکھنے کو تو کیوں نہیں جاتا؟ انبوہ خلق کے مارے بہزاد حیلہ میں وہاں

گیا۔ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اُس نے دعاگو سے کہنا شروع کیا کہ سید حق تعالیٰ میرے پاس سے ابھی کہ تو آیا گیا ہے۔ مَیں نے کہا اے بد روزگار تو کافر ہو گیا۔ کلمہ شہادت کا کہہ اُس نے نہ کہا۔ دعاگو اُٹھ کھڑا ہوا قاضی کے پاس آیا۔ مَیں نے کہا کہ تو اُس مرد آدمی کو طلب کر۔ اگر وہ اس کہنے سے باز آجائے، توبہ کرلے تو اچھا ہی ہے ورنہ تو اُسکے مار ڈالنے کا حکم دے۔ اُس کا قتل کرنا واجب ہے۔ وہ کفر کا کلمہ کہتا ہے۔ قاضی نے کہا کہ مقطع وغیرہ اُس کے معتقد ہیں وہ اُس کو مارنے نہ دیں گے دعاگو نے مقطع کی طرف آدمی بھیجا۔ اور جو وہ کہتا تھا وہ کہا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر تو نہ سُنے گا تو شہر میں بادشاہ سے کہوں گا اور لکھ کر بھیج دوں گا۔ اسی مقطع نے قاضی کو اُس کے مارنے سے منع کیا۔ دعاگو نے کہا کہ اس شہر سے جلد اُس کو باہر کر دو۔ تاکہ دوسرے کو کافر نہ کر ڈالے۔ وہ شخص خراسانی تھا۔ پہلے ہی اُس کو اُس جگہ سے کدالبیا میں نکال دیا وہ آوارہ چلا گیا۔ ایضاً فرمایا کہ جب کوئی شخص محل خاص بادشاہ کو پاتا ہے تو وہ بادشاہ کے مقرب لوگوں کا معائنہ کرتا ہے۔ لیکن ان کے تفاضل باہمی کو نہیں جانتا فرق نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح جس وقت حق تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے تو عرش کے نیچے فرشتوں پر اُس کی نظر پڑتی ہے۔ بعض فرشتے طواف کرتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ درمیان اُن کے قریب تر کون فرشتہ ہے۔ یہ خدا ہی کا خاصہ ہے کہ وہ سب کو جانتا ہے۔ عزوجل، یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق ہیں اس فقیر کے لکھی ایضاً خلوت کا

Marfat.com

وقت تھا ہم چند یار خدمت میں حاضر تھے روئے مبارک طرف ہمارے
لائے۔ فرمایا بھائیو جس وقت دعا گو آیا تو اربعین موسے علیہ السلام کا
معتکف ہوا۔ آخر رات کو وہ ولی عورت جو کہ اُچہ میں ہے نزدیک دعا گو
کے آئی۔ کہا حکم ہو تو میں اُسی جگہ اُچہ میں معتکف ہو جاؤں۔ میں نے
اجازت دے دی کہ جا بیٹھ۔ اسلئے کہ غنیمت ہے۔ مخدوم کے خاکسارون
میں سے دولت یار نام خادم نے یہ واقعہ دیکھا تھا۔ اور اُس نے ہم سے
نقل کیا ہم نے اُس کو بعینہ زبان دربار سے سُنا۔ قولہ تعالیٰ یؤتی الحکمۃ
مَن یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اُوتی خیرا کثیرا یعنے اللہ تعالےٰ
دیتا ہے حکمت جس کو چاہتا ہے۔ اور جس کو حکمت دی گئی تو مقرر وہ
خیر کثیر دیا گیا۔ فرمایا کہ مراد اس حکمت سے فقہ ہے لیکن دعا گو نے اُس
طرف ایک عجیب وجہ سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان میں نہیں سنی تھی۔ مراد اس حکمت سے
سِرِّ قدر ہے کہ بعض اولیا بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہیں اس فقیر سے فرمایا فرزند
من اس وجہ کو لوگ غریب ہے، اور یہ بھی فرمایا کہ دعا گو کے پاس خلق کا ہجوم ہے یاروں میں
کسی کو تو پسند کرلے اُسکے پاس پڑھ۔ چونکہ یہ فقیر اور خواجہ محمد ظفار ی ایک حجرے
میں رہتے تھے اس فقیر نے انکو اختیار کیا اور باقی بیس اور چند سپارے اس فقیر کے
مرد ہوئے یا درشاہ مخدوم وہست یکانہ خواجہ محمد ظفاری خدمت میں قرآن شریف پڑھتے تھے
اذا قراء القاری سورۃ من القرآن یستعیذ ویسمی باسم اللہ لانہ نزل مع السورۃ
ولا یکتفی بالاستعاذۃ والا یکتفی بہا لقولہ تعالیٰ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ
من الشیطان الرجیم یعنے جس وقت قاری کوئی سورۃ قرآن کی پڑھے تو اعوذ

اول بسم اللہ پڑھے۔ اسلئے کہ سورت مع بسم اللہ کے نازل ہوئی ہے۔ اور اعوذ کے ساتھ کفایت نہ کرے۔ ورنہ ساتھ اعوذ کے کفایت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جب پڑھے تو قرآن کو تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے جب کوئی سورت شروع کرے تو اعوذ اور بسم اللہ دونو پڑھے اور جب کوئی آیۃ قرآن شریف کی پڑھے تو اعوذ پڑھ لینا کفایت کرتا ہے ایضاً ذکر اس کا نکلا کہ ملوک میں بھی مرد ہیں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اس طرف مشائخ سے سنا ہے کہ ملک کبیر ولی تھا۔ اس کی زیارت کرنا چاہیئے اور نائب عرض یمن کا بھی ولی تھا۔ دعاگو نے اس کو دیکھا تھا۔ جس وقت شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے وفات پائی تو اپنے کپڑے اور سجادہ واسطے اس نائب عرض یمن کے بھیجا۔ وہ تارک ہو گیا۔ دعاگو اس وقت اسی جگہ تھا۔ ایضاً فرمایا دعاگو نے بعض درویشوں کو دیکھا ہے کہ روتے ہیں میں نے پوچھا تم کس چیز سے روتے ہو جواب دیا کہ ہمنے گناہ کئے ہیں میں نے کہا کہتے تو توبہ کر لی ہے اور یہ آیت پڑھی وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنی اللہ تعالیٰ تو توبہ اپنے بندوں کی قبول کرتا ہے اور بدیوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ حق سے شرم آتی ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ ہم پشیمان ہیں اسلئے کہ حق دیکھتا تھا۔ اور یہ رباعی پڑھی جو کہ میں نے ایک دیوانے سے سنی ہے

شرم ندارد کہ گنہ مے کنی ۔۔۔ نامہ خود را چہ سیہ مے کنی
سگ نکند با سگِ بیگانگاں ۔۔۔ آنچہ تو با حضرت حق مے کنی

Marfat.com

پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزندمن ایں دعا عی بنویسید

ایضاً کرامت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ جس زمانے میں دعاگو اُچہ سے واسطے تحصیل علم کے ملتان میں آیا۔ تو خانقاہ شیخ میں اُترا۔ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے فرمایا کہ مدرسہ میں جا۔ کیونکہ تو واسطے طلب علم کے آیا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ سید جلال بخاری کا پوتا ہمارے پاس نہیں آیا ہے۔ طلب علم کے واسطے آیا ہے۔ بعد چند سے شیخ نے دعاگو سے کہا کہ تو اُچہ میں جا کہ تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے ہیں فی الحال اپنی کشتی تعین کردی۔ میں روانہ ہوگیا اُچہ میں گیا ایک دوسرا عزیز بھی ناگور کا شیخ رکن الدین کے نزدیک اُترا ہوا تھا اُس سے بھی فرمایا کہ بیچارہ ابوالفتح کیا ارشاد کرے وہ تو واسطے چند رقعوں کے آیا ہے تاکہ دہلی جائے۔ غرض حاصل کرے واسطے اس بات کے بے تعلقی چاہیئے۔ تعلق والا اس مرتبے سے محروم ہے۔ ایضاً

بارہویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ وقت چاشت کے

یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ فرمایا دعاگو اس زمانے میں جو وقت آواز سنتا ہے۔ اور چیزیں دیکھتا ہے۔ سونا مشکل ہوتا ہے۔ واقعات دیکھتا ہوں تنہائی کا وقت تھا۔ یار لوگ تھے۔ اس دن میں یہ ندائے غیبی سنتا ہوں یا عبدی اجتهد فی الطاعة وأمر لاصحابك بالطاعة فان الساعة

قریبۃ والیوم سمعتُ النداءَ یا عبدی ان لم تستطع الذکر بالحلقۃ صرت ضعیفا فقل لاصحابک یذکرون بالحلقۃ جہرا خمس اوقات وقد قرب الساعۃ یعنے اے میرے بندے کو طاعت میں کوشش کر اور اپنے یاروں کو طاعت کا حکم دے۔ اسلئے کہ قیامت قریب ہے اور آج کے دن میں نے یہ ندا سنی کہ اے میرے بندے اگر تو حلقے کے ساتھ ذکر نہیں کر سکتا ہے۔ کمزور ہو گیا ہے۔ تو تو اپنے یاروں سے کہہ کہ وہ پانچوں وقت حلقے کے ساتھ جہرًا ذکر کریں۔ و دریں روز عید معتاد برخاستند و ذکر بلند کلمہ لا الہ الا اللہ گفتند بامدد روئے مبارک بر ما آوردند برادران فرمان ست مشغول باشید۔ و در آخرین ست انشاء اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر کند اسی درمیان میں قرض خواہوں نے قرض طلب کیا۔ فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ بعد اس کے قرض نہ کروں۔ بوڑھا ہو گیا ہوں۔ گردن میں قرض رہ جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بادشاہ جلد لوٹ آئے اس کو دیکھ لوں گھر کی طرف لوٹ جاؤں اور اپنے یاروں سے فرماتے تھے کہ مشغول ہوں ایضًا بات اس آیت شریف کے بیان میں نکلی قل لو کان البحر مدادًا وقولہ تعالیٰ ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم ای معانی کلمات اللہ وتفسیرھا یعنے اگر دریا سیاہی بن جائے اور زمین میں جتنے درخت ہیں وہ قلم ہو جائیں اور ساتوں دریا سیاہی بن جائیں۔ سب کے سب خرچ ہو جائیں مگر کلمات باری کے معانی تمام نہ ہوں،

Marfat.com

باقی رہ جائیں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ عارف صدرالحق والدین قدس اللہ روحہ کو ہر بار پڑھنے میں دوسرے معانی ظاہر ہوتے تھے۔ سوائے ان معانی کے جو اس سے پہلے ظاہر ہوتے تھے ایک دن انہوں نے شیخ کبیر سے عرض کیا کہ ان معانی کو قلم بند کر دوں شیخ نے منع کیا کہ کم کوئی ان کو سمجھے گا حکایت وعاگو سات برس مکہ مبارک میں تھا وہاں ایک واعظ ہر روز وعظ کرتا تھا۔ سورہ فاتحہ کی بھی تفسیر تمام نہیں ہوئی تھی۔ خدا جانے کہ میرے بعد کتنے برس اور اس نے کہی ہو یہ بھی انہیں معانی سے ہے الیقیناً فرمایا کہ ایک دن امام واسطی رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو ان سے پوچھا کہ اے امام مسلماناں تم کو کیا ہوا تھا کہ تم بے ہوش ہو گئے۔ جواب دیا کہ میں نے ایک آیت کلام اللہ کی سنی بے ہوش ہو گیا۔ گر پڑا اب نہ لا سکا بعد اس کے فرمایا کہ جس وقت سالک کامل حال ہو جاتا ہے تو خدا سے اور رسول خدا سے اور بعض اولیاء سے آواز سنتا ہے۔ ایک عزیز نے یعنے شیخ زادہ نجم الدین نے پوچھا کہ کیونکر آواز سنتا ہے۔ جواب فرمایا خلق اللہ تعالیٰ صوتا و للروح خلق النطق فتکلم کما اسمع انا یعنے حق تعالیٰ ایک آواز پیدا کرتا ہے اور واسطے روح کے نطق پیدا فرماتا ہے پس وہ باتیں کرتی ہے۔ جیسے کہ وعاگو کہتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ جس وقت وعاگو واسطے زیارت شیخ نخشب کے گیا تو میں نے سلام کیا السلام علیکم یا ولی اللہ میں نے سلام کا جواب سنا الیقیناً

Marfat.com

فرمایا البکاء بالمد آواز گریستن و بالقصر بغیر آواز گریستن یہ شعر عربی پڑھا

بکت عینی وحق لها بکاها وما یغنی البکاء ولا العویل

فالاول بالقصر لانه بغیر الصوت وهو الدمع والثانی بالمد لانه بالصوت یعنے بکا بغیر ہمزہ آنسو بہنے کو کہتے ہیں اور بہمزہ آواز سے رونے کو بولتے ہیں شعر عربی کی یہ معنی ہیں کہ میری آنکھ روئی اور اسے لائق ہے رونا اُس کا۔ اور دستگیری نہیں کرتا ہے آواز سے رونا اور نہ فریاد کرنا اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس نظم عربی کو لکھ لو اور اس پر عمل کرو۔

ایضاً تواضع کا ذکر نکلا

فرمایا التواضع والتذلل شئی لطیف یعنے تواضع و مسکنت ایک شے لطیف ہے اور یہ رباعی پڑھی ؎

واخوا التواضع من تحلّی بالعلا والکبر والاعجاب فعل العاطل

تعلو الغصون اذا عَدِ من ثمارها والثمرات دَنون للمتناول

اَخ کے تین معنے ہیں بھائی کو کہتے ہیں اور مشابہ کو بولتے ہیں اور خداوند صاحب کے یہی معنی ہیں۔ اس جگہ یہی معنی مراد ہیں۔ یعنے صاحب تواضع و فروتنی وہ شخص ہے کہ جس نے بزرگی کا زیور پہنا ہے۔ یعنے متواضع آدمی نے بزرگی حاصل کی اور بڑائی کرنا اور عجب کرنا منعطل کا کام ہے۔ بلند ہو جاتے ہیں شاخیں جس وقت کہ اپنے میووں کو گم کرتے ہیں، اور میوہ دار شاخیں نیچے لٹکتی ہیں واسطے میوہ لینے والے کے یعنے جس

شاخ میں میوہ نہیں ہوتا ہے وہ اونچی ہو جاتی ہے اور جو میوہ دار ہے
وہ جھک جاتی ہے اسی طرح جو شخص کہ صاحب بزرگی و کمال ہے وہ
تواضع و انکسار کرتا ہے اور جو آدمی کہ بزرگی و کمال سے عاطل و بے بہرہ
ہے وہ کبر و عجب کرتا ہے اُس فقیر نے فرمایا کہ فرزند من یہ رباعی جو میں
نے پڑھی اس کو لکھ لو سہ چوں سوار بمنزل رسید پیادہ شود

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ مدح تواضع و ذم کبر میں دو حدیثیں جامع صغیر میں مذکور ہیں
بمناسبت مقام یہاں لکھی جاتی ہیں (من تواضع للّٰہ) ای لاجل عظمۃ
اللہ (رفعہ اللہ) فی الدنیا والاٰخرۃ (حل عن ابی ھریرۃ) واسنادہ
حسن (ومن تعظم فی نفسہ) ای تکبر (واختال فی مشیتہ) بکسر المیم
ای یتختر واعجب بنفسہ فیھا (لقی اللہ وھو علیہ غضبان) فان شاء
عذبہ وان شاء عفا عنہ والکلام فی الاختیال فی غیر الحرب اما
فیھا فمطلوب قال المناوی تنبیہ قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی
من التکبر الترفع فی المجالس والتقدم والغضب اذا لم یبد ا
بالسلام وجحد الحق اذا تظلم والنظر الی العامۃ کانہ ینظر الی البھائم
وغیر ذلک فھذا کلہ یشملہ الوعید وانما لقیتہ وھو علیہ غضبان
لانہ نازعہ فی خصوص صفتہ اذ الکبریاء ردائہ (رحم خد عن ابن
عمرؓ) بن الخطاب واسنادہ ضعیف انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی

Marfat.com

ایضاً شب چہارم ماہ ذیقعدہ روز سہ شنبہ وقت تہجد

سحر کے وقت فرض کیا تھا فرمایا کہ آج منگل کا دن ہے۔ شیخ کبیر کے وصال کا روز ہے۔ فتوح ہوگی اور ہزار بار یا حی یا قیوم اسم اعظم کا ورد ہے ادائے قرض وغیرہ کے واسطے دعا کروں گا ایضاً فرمایا کہ تفسیر قرآن شریف کی سوائے مجتہد کے اور کوئی نہ کرے۔ حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ السلام من فسّر القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنے جو کوئی قرآن کی تفسیر اپنے رائے سے کرے تو اس کی جگہ آتش دوزخ ہے اس فقیر سے فرمایا کہ اس حدیث کو لہ

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ ہے۔ من قال فی القرآن بغیر علم) قال المناوی ای قولا یلزمہ ان الحق غیرہ او من قال فی مشکلہ بما لا یعرف (فلیتبوأ مقعدہ من النار) ای فلیتخذ لنفسہ منزلا فیہا (ت عن ابن عباسؓ) قال العلقمی بجانبہ علامۃ الصحۃ (من قال فی القرآن برأیہ) قال العلقمی قال ابن رسلان ای بما رسخ فی ذہنہ وخطر ببالہ (فاصاب) ای وافق ھواہ الصواب دون نظر فیما قال العلماء واقتفتہ قوانین العلم کالنحو والاصول والاستدلال بقواعدھا (فقد اخطأ) فی حکمہ علی القرآن بما

لا یعرف اصلہ (ت ۳ عن جندب) بن عبد اللہ البجلی قال العلقمی بجانبہ علامۃ الحسن انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

ایضاً چودھویں تاریخ ماہ ذی قعدہ منگل کے دن

یہ فقیر خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ عوارف کے سبق میں بات یہ تھی کہ جس وقت سالک کامل حال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بخلق صوت اُس سے بات کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ حکیم علیم یعنے لائق نہیں ہے واسطے بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر ساتھ الہام کے یا پردے کے وری سے ایضاً فرمایا کہ حق کی نعمت کا شکر تین چیزوں پر ہے اول فکر ساتھ زبان کے، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث دوسرا شکر نسبت پر اعملوا ال داود شکرا تیسرا شکر دل پر ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ دل میں یقین کرے کہ ساری نعمت طرف سے خدائے عزوجل کے ہے۔ اور یہ نظم عربی فرمائی ؎

افادتکم النعماء منی ثلاثۃ یدی ولسانی والضمیر المحجبا

الضمیر المحجب ھو القلب یعنے فائدہ دیا تم کو نعمت نے میری طرف سے تین چیزوں کا۔ میرا ہاتھ اور میری زبان اور دل یعنے تم نے مجھے نعمت عطا کی تو میں نے اُس کا فکر ہاتھ اور زبان و دل سے ادا کیا۔ اس فقیر سے

Marfat.com

فرمایا فرزند من لو اور نظم عربی کو لکھ لو۔

ایضاً صبر کا ذکر نکلا

فرمایا الصبر علی ثلثۃ اقسام صبر العام حبس النفس علی ما تکرہ وصبر الخاص تجرع المرارات من غیر تعبیس وصبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین قسم ہے صبر عام کا روکنا نفس کا ہے اس چیز پر کہ جو اس کو ناشوار معلوم ہو دوسرا صبر خاص کا گھونٹ گھونٹ اُتارنا کڑوی چیزوں کا بدول ترش روئی اور ناک بھوں چڑھانے کے تیسرا صبر اخص الخاص کا لذت پانا مزہ لینا ہے بلا سے کما قال الفقیر لا یکون المحب محبا من لم یصبر علی ضرب محبوبہ فسمع العارف من ذلک الفقیر فقال یا فقیر اخطاب بل لا یکون المحب محبا من لم یتلذذ بضرب محبوبہ یعنے جیسا کہ ایک فقیر نے کہا کہ محب محب نہیں ہوتا ہے وہ شخص کہ جس نے اپنے محبوب کی مار پر صبر نہ کیا پس ایک عارف نے یہ بات اُس فقیر سے سُن لی۔ تو اس نے کہا اے فقیر تو نے خطا کی بلکہ محب محب نہیں ہوتا ہے وہ شخص کہ جس نے اپنے محبوب کی مار سے لذت نہ لی۔ جیسے کہ حضرت ایوبؑ صابر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے بلائے محبوب سے مزہ لیا۔ ایک وقت اُن کی بی بی نے کہا کہ اے ایوبؑ تو دعا کرتا کہ یہ بلا تجھ سے جاتی رہے کیونکہ پیغمبروں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ بولے کہ اے عورت مجھے شرم

Marfat.com

آتی ہے میری صحت بیماری پر غالب ہے۔ یعنے میری صحت کا زمانہ میری بیماری کی نسبت زیادہ ہے۔ بھلا اُس قدر بیماری دیکھوں کہ جس قدر صحت تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک کیڑا ان کے جسم مبارک سے گر پڑا تو انہوں نے پھر اُس کو اُٹھا کر اپنے بدن میں رکھ لیا یہ وہی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کر ہمارے بندے ایوبؑ کو بیشک ہم نے پایا اُس کو صبر کرنے والا۔ ہماری بلا پر نیک بندہ تھا وہ بیشک، وہ بہت رجوع کرنے والا تھا اور خبر صحاح میں ہے کہ ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل یعنے بیشک سخت تر بلا نبیوں پر ہوتی ہے پھر ولیوں پر پھر افضل فافضل پر۔ یعنے بعد اولیاء کے پھر جو شخص جس قدر بہتر و برتر ہے اسی قدر اُس کی بلا سخت تر ہوتی ہے۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ مذکور ہے (اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون) ای القائمون بما علیہم من حقوق الحق والخلق (ثم الامثل فالامثل طب عن اخت حذیفۃ) فاطمۃ او خولۃ قال العلقمی بجانبہ علامۃ الحسن ومعنی الامثل فالامثل الاشرف فالاشرف والاعلی فالاعلی فہم معرضون للمحن

Marfat.com

والبلاء والسر فی ذلك ان البلاء فی مقابلة النعمة فمن كانت نعمة الله عليه اكثر كان بلاؤه اشد الا انه كما قويت المعرفة بالمبتلى هان عليه البلاء ولهذا قال صلى الله عليه وآله وسلم ليس بمؤمن اى مستكمل الايمان من لم يعد البلاء نعمة والرخاء مصيبة ومنهم من ينظر الى اجر البلاء فيهون عليه البلاء واعلى من ذلك درجة من يرى ان هذا تصرف المالك فی ملكه فيسلم ولا يعترض وارفع منه من شغلته المحبة عن طلب رفع البلاء انتهى ؎

ایں بلا گوہر خزانۂ ماست ما بہر کس ایں گہر عطا نہ کنیم

پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند۔ فرزند من ایں ہر سہ وجہ صبر کہ تقریر کردم بنویسید غریب ست ایضاً فرمایا کہ من یوم الجمعۃ کو اگر کوئی بسکون میم پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے کتاب میں ہے لو قرأ من یوم الجمعۃ بسکون المیم فسدت صلوتہ لتغیر المعنی من الفاعل الی المفعول وھنا فاعل لا مفعول لانہ جامع لا مجموع وجاء بسکون المیم قراءۃ شاذۃ یعنے نماز اس لئے فاسد ہو جائے گی کہ تغیر معنی کا فاعل سے طرف مفعول کے ہو جائیگا۔ اور یہاں فاعل ہے مفعول نہیں ہے۔ کیونکہ جمعہ لوگوں کا جمع کرنے والا ہے مجموع نہیں ہے اور قرارت شاذہ میں بسکون میم آیا ہے مناسب اس کے ایک حکایت بھی بیان فرمائی۔ کہ ایک دن دعا کو ایک امام کے پیچھے مقتدی ہوا اس نے

Marfat.com

من یوم الجمعۃ کو بسکون میم پڑہا میں نے نماز توڑ ڈالی اور کہا کہ نماز فاسد ہوگئی۔ تو پھر از سر نو پڑھ اور یہ مسئلہ جو میں نے بیان کیا اس سے کہا بعد اس کے فرمایا الفعلۃ بسکون العین مفعول وبضم العین فاعل و بفتح الفاء وسکون العین للمرۃ وبکسر الفاء وسکون العین للحالۃ اور یہ بیت فرمائی ؎

الفُعْلَۃُ للمفعول والفُعْلَۃُ للفاعل والفعلۃ للمرۃ والفِعلۃ للحالۃ

اس فقیر سے فرمایا کہ اس مسئلے کو اور اس صرف ونظم کو جو میں نے بیان کی ملفوظ میں لکھ لو غریب ہے۔ ایضاً عبدالرحمن ظفاری مع دو بہنوں، خواجہ محمد ظفاری کی کتاب فارسی اسرار الدعوات خدمت میں پڑھتے تھے بعض یاروں نے عرض کیا کہ یہ کتاب نادر ہے۔ آپ اِن سے طلب کرو مخدوم نے عربی زبان میں کہا، وہ فارسی نہیں جانتے تھے۔ یا سیدی اَعْطَ ھذا الکتاب لینسخ بعض اصحابنا فانھم اھل السلوک یعنے تم یہ کتاب دیدو تاکہ ہمارے بعض یار نقل کرلیں۔ کیونکہ وہ اہل سلوک ہیں۔ عبدالرحمن ظفاری نے کہا یا مخدوم کیف اعطے ھذہ النسخۃ غریبۃ یعنے اے مخدوم میں کیونکر دیدوں۔ یہ نسخہ تو نادر ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا یا سیدی انت فی مذھب الشافعی وقال الشافعی ھذا الشعر

ومن منح الجھال علما اضاعہ ومن منع المستوجبین فقد ظلم

یعنے جس شخص نے جہال کو علم دیا تو اُس کو ضائع کیا اور جس شخص نے مستحقین سے روکا تو مقرر اُس نے ظلم کیا۔ یعنے تم تو شافعی المذہب ہو اور امام

Marfat.com

شافعی نے یوں فرمایا ہے۔ تو عبدالرحمٰنؒ نے کہا انا اکتب لک واعطیک یعنے میں تمہارے واسطے لکھوں گا اور تم کو دوں گا ایضاً فرمایا کتاب میں ہے سالک کو چاہیئے کہ گوشت کم کھاتے اور اگر کھائے تو ہفتے میں ایک بار دو بار وا اینکہ بخورد پنجاہ درم سنگ وزنے بخورد نہ زیادت یعنے پچاس درہم بھر وزن میں کھائے اس سے زیادہ نہ کھائے صحاح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اکلت اللحم وجدت فی نفسی تعشیرا ای نشاط للجماع یعنے جب میں گوشت کھاتا ہوں تو اپنے نفس میں جماع کے واسطے نشاط پاتا ہوں۔ یعنے گوشت کھانے سے جماع کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو اور اس حدیث شریف کو لکھو اور سبق پڑھو ترتیب اس میں بھی سالک کو چاہیئے کہ ریاضت کرے۔ اور ریاضت یہ ہے کہ نفس بد حرکت کو راہ پر لائے۔ اسلئے چابک سوار کو رائض کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بدحرکت گھوڑے کو راہ پر لاتا ہے۔ ریاضت کی چند شرطیں ہیں۔ قلۃ الکلام وقلۃ الطعام وقلۃ المنام وقلۃ الصحبۃ مع الانام وما نع الشرط مانع المشروط یعنے کم بات کرنا کم کھانا کم سونا، لوگوں سے کم صحبت کرنا اور جو چیز مانع شرط کی ہے وہی مانع مشروط کی ہے پس کھانا کم کرنے کے دو طریق مروی ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ مثلاً چار قرص یعنے چار روٹیوں کا معمول رکھتا ہے۔ تو ہر روز بقدر کھجور کی گٹھلی کے کم کرے، نہ زیادہ۔ کیونکہ زیادہ کم کرے گا تو ہلاک ہو گا۔ یہاں تک نوبت پہونچے گی کہ بقدر

Marfat.com

کھجور کی گٹھلی کے اُس کا وظیفہ معمول ہو جائے گا۔ دوسرا طریق کھانا کم کرنے کا یہ ہے کہ مثلاً روزہ رکھے۔ بعد نماز مغرب کے کھانے سے افطار کرے۔ جب چند روز گزر جائیں تو بعد شفق کے عشار کی نماز سے پہلے کھائے۔ جب اس پر چند روز گزر جائیں تو سحر کے وقت کھائے جب اس پر چند روز گزر جائیں تو تیسری رات کو عشار کے وقت کھائے جب اس پر بھی چند روز گزر جائیں تو تیسرے روز افطار کرے۔ اس سے آگے بھی اسی پر قیاس کرے۔ یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ بعد چالیس دن کے کھانا کھائے اور کچھ فتور و کسل و کاہلی و سستی و لاغری نہ ہوے جو کوئی کھانا کم کرنا چاہے تو اس طرح کرے، نہ یہ کہ یکبارگی ترک کرے کیونکہ اگر یکبارگی چھوڑ دیگا تو اُس کی ہلاکی کا سبب ہوگا۔ اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من یہ دو نوع جہیں تقلیل طعام کی لو مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ اُچہ میں عزیز نام ایک خلوتی تھا۔ شیخ جمال الدین اُچی قدس اللہ سرہ کے مرید دل سے وہ اربعین ماہ رمضان کا اعتکاف کرتا۔ تو عید کے دن کھانے سے افطار کرتا تھا۔ کچھ لاغری و فتور اُس میں پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ابھی اس نے انتقال کیا ہے۔ بہت سے اکابر نے سفر کیا۔ یاروں نے کہا کہ ذات بابرکات اعلیٰ صفات مخدوم کو دیر تک رکھے فرمایا کہ میں کون ہوں بعد اس کے فرمایا سالک کو چاہیے ایسی غذا کھائے کہ ذرا سی سے سیر ہو جائے اور مقوی ہو۔ جیسے گھی اور دودھ، اور انڈا اور مثل اس کے ایسی چیز سے غذا نہ کرے کہ بہت

کھائے، جب پیر ہو جلد جلد پاخانے کی حاجت ہو۔ مشغولی و معلے سے بسبب وسوسہ کے اُٹھنا پڑے اور پانی بھی کم پیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ لاتکثر شرب الماء یعنے تم پانی بہت مت پیو۔ اسلیے کہ عراقت تکلیف دیتی ہے۔ فراغ دل سے مشغول ہو۔ ہر بار معلے سے اُٹھنا مصلحت نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ترچیز کھا لے گا تو پانی پینا نہ پڑے گا اُسی پر کفایت کرے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ العالم رکن الحق والدین قدس سرہ کی غذا یہ تھی کہ ہر روز پیالہ بھر دودھ کو جوش دیتے چند میوے اُس میں ڈالتے تھے کئی لقمے اُس کے کھا لیتے۔ دوسرے کھانے کی حاجت نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ ایک دن شیخ کے گھر والے پاس فرید طبیب ملتانی کے گئے۔ اور حال بیان کیا کہ شیخ کچھ نہیں کھاتے ہیں۔ وہ آیا شیخ کے واسطے ویسی ہی غذا لائے۔ انہوں نے چند لقمے کھائے وہی غذا فرید طبیب کو بھی دی۔ اُس نے بھی کھائی، وہ بولا کہ سات دن کھانے کی حاجت نہ ہوگی۔ اُس نے ملتانی زبان میں کہا ایسی غذا چاہیئے۔ طعام السالک قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ یعنے سالک کی غذا وزن میں ذرا سی اور کیفیت میں بہت ہو۔ چند میوے اُس میں ملا دیا کریں۔ ایک دن دعا گو نے شیخ کو واقعہ میں دیکھا کہا سید تو غذا مقوی کرتا کہ اوراد کی محافظت کر سکے۔ ایک بار میں نے ویسی ہی غذا کھائی پھر کسی نے میرے واسطے تیار نہ کی یہ ریاضت کھانے کی تھی اور یہ

مجتدیوں کا مجاہدہ ہے۔ دیا عفت وجود کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی امانت کو نگاہ رکھے جو کہ اُس پر ہے اور اُس کا حصر یہ ہے۔ آنکھ کی امانت یہ ہے۔ کہ جو چیز دیکھنے کی ہے اُس کو دیکھے اور جو لائق دیکھنے کے نہیں ہے اُس سے پرہیز کرے امانت کان یہ ہے کہ جو لائق سننے کے ہے اُس کو سُنے اور جو لائق سننے کے نہیں ہے اُس سے بچے ہاتھ کی امانت یہ ہے کہ جو لینے کے لائق ہے اُس کو لے اور جو لائق لینے کے نہیں ہے۔ اُس سے پرہیز کرے ناک کی امانت یہ ہے کہ سونگھنے کی چیز سونگھے اور نہ سونگھنے کی چیز سے پرہیز کرلے۔ مونہہ کی امانت یہ ہے کہ کھانے کی چیز کھائے اور نہ کھانے کی چیز سے پرہیز کرے اور یہ سب دل کے دروازے ہیں اور بندہ مثل دربان کے ہے، اگر ان دروازوں کی نگاہبانی کریگا تو اس کا دل سلامت رہیگا۔ اور امانت دل کی یہ ہے کہ اپنے دل میں حق تعالیٰ کو جگہ دے اور غیر حق سے پرہیز کرے۔ سخت ترین مجاہدہ یہی ہے غیر حق سے نفی خواطر کرے یعنے غیر کا خطر دل میں نہ آنے پائے یہ تہتر کا مجاہدہ ہے قلب المومن حرم اللہ تعالیٰ وحرام علی حرم اللہ تعالیٰ ان یلج فیہ غیر اللہ تعالیٰ قولہ تعالیٰ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا یعنے مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اللہ تعالیٰ کے حرم پر حرام ہے کہ اُس میں غیر اللہ داخل ہو اللہ سبحانہ ارشاد کرتا ہے کہ شنوائی بینائی اور دل سب سے قیامت کے دن سوال

Marfat.com

ہوگا۔

شہر دلچسپ ہمارا دل ہے عرش وہ ہے یہ تری منزل ہے

ایضاً فرمایا کہ کتاب کا مطالعہ دو نیت سے کرتا ہے ایک تو اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ حیلہ و رخصت کی مجہول روایت سیکھ لوں۔ یہ نفس کا داعیہ ہے کیونکہ نفس حیلہ ڈھونڈتا ہے اور رخصت چاہتا ہے دوسرے اس نیت سے مطالعہ کرتا ہے کہ اصح و مستحب روایت ہو تو میں اس پر عمل کروں اور دوسروں کو پہنچاؤں، یہ روح کا داعیہ ہے اور یہ پسندیدہ ہے اس پر ثواب ہوگا اور چاہیئے کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب یا تفسیر کا مطالعہ کرے تو تعظیم کرے یا نہ کرے کہ جب ذکر یا طاعت و عبادت سے ملول ہو جائے تو اس وقت قرآن شریف کی تلاوت کرے یا کتاب کا مطالعہ کرنے لگے کیونکہ یہ ایسا ہے جیسا سیر و تماشے کو جانا یہ نفس کا داعیہ ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے بھی ایضاً ایک دانشمند مجلس میں حاضر تھا۔ عرض کیا کہ اس حدیث سے کیا مراد ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من لیس لہ شیخ فشیخہ الشیطان یعنے جس کا کوئی شیخ نہیں ہے تو اس کا شیخ شیطان ہے جواب فرمایا حدیث صحاح کی ہے مراد اس سے یہی پیری مریدی ہے جو کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین کا ہے قولہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے بیشک جو لوگ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے

بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں قدرت اللہ کی اُنکے ہاتھوں کے اوپر ہے ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یارانِ دیگر کے لائے فرمایا کہ برادرم نجم الدین عوارف مجدّد پڑھتا ہے اور تم بھی مجدّد سنتے ہو۔ خوب کرتے ہو نعم غنیمت ہے یعنے وہ اچھی طرح سے پڑھتا ہے اور تم اچھی طرح سے سنتے ہو۔ دعاگو نے اس عوارف کو اس شخص سے سنا ہے۔ جو کہ درمیان دعاگو کے اور درمیان شیخ الشیوخ کے ایک واسطہ تھا یہ شخص خوکارہ زمین عراق میں مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ کے تھے۔ نام ان بزرگوار کا شیخ محمود شاہ تشری تھا۔ جس دن کہ دعاگو نے ان کو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کے پیر معمر تھے۔ لیکن جمعے کے دن عصا لے کر پیادہ چلتے۔ شیخ بہاء الدین قدس سرہٗ کے یار تھے۔ دعاگو سے مشائخ مکہ نے کہا یا سید بقی فی الارض العراق خلیفۃ شیخ الشیوخ فادرکہ یعنے اے سید زمین عراق میں شیخ الشیوخ کے خلیفہ باقی رہے ہیں۔ تم جاؤ ان سے ملو دعاگو نے پوری عوارف اُن سے سُنی ان بزرگوار نے دعاگو کو اجازت بوکالت دی۔ اور روانہ کیا اور اُنہوں نے اپنے پیر شیخ الشیوخ مصنف کتاب سے عوارف سُنی۔ بات اس میں تھی کہ شاگرد کو حسن استماع چاہیئے اور ادب نگاہ رکھے یہاں تک کہ اُستاد معلم تقریر تمام کرے اور دل میں کہ اثنائے تقریر میں نہ پوچھے اسلئے کہ دونوں کے دل سے جاتی رہے گی۔ چنانچہ حق تعالیٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے ولا تعجل

آداب شاگرد

بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ وقولہ تعالیٰ ولا تحرک بہ
لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ
ثم ان علینا بیانہ حاصل یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم جبرئیل سے
اثنائے آیت میں مت پوچھو جب آیت تمام کرلے تو بعد اسکے دوسری آیت کو پوچھو
آہستہ سنو اور دل میں رکھو پھر صحابہ کو پہنچاؤ شاگرد کو بھی واسطے اُسنے کے یہی حکم ہے کہ اثنائے تقریر
میں سوال نہ کرے۔ جب تمام کرلے تو سوال کرے روئے مبارک طرف
اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا برادران بگیرید ایضاً ذکر اس
بات کا نکلا کہ سالک کو واجب ہے کہ وجہ حلال سے قوت و کسوت
کرے یعنے حلال کمائے اور حلال پہنے تاکہ نفع پائے کیونکہ اگر ایک دانہ
حرام کا اور ایک تار حرام کا ہوگا تو سلوک درست نہ ہوگا فرمایا اس طرف کہ
و مدینہ مبارک میں اور گاؤں اور دوسرے شہروں میں بھی سوداگر لوگ
خانقاہیں وقف کرتے ہیں۔ اور ایک شخص کو تعین کرتے ہیں اور ہر خانقاہ
میں چار مدرسے چاروں مذہب کے مقرر کرتے ہیں۔ کیونکہ آنے والا آتا
ہے۔ اگر وہ عالم ہے تو اس کو حجرہ دے دیتے ہیں اور خلوت کا امر فرماتے
ہیں۔ اور اگر وہ عالم نہیں ہے تو جو مذہب وہ رکھتا ہے اُسی مذہب کے
مدرس کے پاس جاتا ہے پڑھتا ہے۔ جب مذہب کو دریافت کرچکا تو
اس کو خلوت کا حکم دیتے ہیں۔ ورنہ بغیر علم کے وہ کیا جانے گا۔ لیکن اب
میں نے سنا ہے کہ ایک شخص اس جگہ سے ملک یمن میں گیا۔ اور بادشاہ
یمن سے اس شہر کی حکایت کی کہ ہندوستان میں بادشاہ خانقاہ بناتے ہیں

Marfat.com

تم نہیں بناتے ہو۔ اُس بادشاہ یمن نے ایک خانقاہ بنائی اور اس شخص کے تصرف میں کردی۔ اب تک کسی بادشاہ نے کوئی خانقاہ نہیں بنائی تھی۔ مگر یہی ایک۔ تمہاری رباطیں خواجگان بخارا کی ہیں، میں نے اُس طرف سنا ہے کہ جس وقت درویش سالک اُس جگہ پہونچتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ وہ خانقاہ بیت المال کی ہے۔ یعنے اگر وہ بیت المال کی ہوتی ہے تو اُس میں نہیں آتے ہیں پرہیز کرتے ہیں لیکن نااہل لوگ اُترتے ہیں اسی درمیان میں فرمایا کہ اس خانقاہ فتح خاں میں ایک ابدال عالم طیر سے گزر کر رہا تھا۔ اس نے دعاگو کے ساتھ باہر سے سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا اندر نہیں آیا اسلئے کہ وہ خانقاہ بیت المال سے ہے بعد اس کے فرمایا کہ ملک مردان نے اُچہ میں ایک خانقاہ بہ نیت دعاگو بنائی ہے۔ ایک دن میں اُس جگہ تھا ایک ابدال نے دریچہ طاق کی طرف سے سلام و مرحبا کیا اور گزر گیا۔ اندر نہیں آیا۔ لیکن دعاگو جب اُس خانقاہ میں جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نہیں کھاتا ہے۔ کھانا گھر سے آتا ہے۔ چند آدمیوں کو مقرر کر دیا ہے۔ اُس خانقاہ کا کھانا وہی کھا لیتے ہیں مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا کہ خانقاہ شیخ کبیر کی تو بادشاہ نے بنائی ہے۔ جواب فرمایا خیر ہے اُس خانقاہ میں تو شیخ کبیر کے ملک کے دیہات وقف ہیں۔ وہ بیت المال سے نہیں ہے۔ مگر جس زمانے میں کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ نے وفات پائی تو ان کے داماد شیخ کبیر کے پائینتی ان کو دفن کر دیا۔ سلطان محمد نے اُس جگہ سے کھینچا۔ ایک دوسری خانقاہ

Marfat.com

بمقدار تیر پرتاب کے بنائی شیخ کو اُس جگہ دفن کیا۔ اُس خانقاہ میں بیت المال سے دیہات وقف کئے لیکن شیخ کو پھر اُن کے دادا کے پائینتی لے آئے جس جگہ کہ اول بار اُن کو دفن کیا تھا۔ اصحاب مکاشفہ نے دعا گو سے کہا کہ شیخ کو پھر اُس جگہ سے پایانِ جد میں لے آئے۔ مجھ سے کہا کہ میں اُس جگہ زیارت کو نہ جاؤں لیکن عجب یہ دیکھوں کہ میں سلام کا جواب اسی جگہ سنتا ہوں۔ ایضاً عوارف کے سبق میں یہ حدیث شریف تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ترکت بعدی الکتاب وعترتی فرمایا کہ اس کتاب سے قرآن شریف مراد ہے اور اس عترت سے سنت مراد ہے یعنی احادیث اسلئے کہ بعد رتبہ کتاب اللہ کے رتبہ احادیث کا ہے عبدالرحمٰن غفاری خواجہ محمد ظفاریؒ کے یار خدمت میں حاضر تھے۔ عرض کیا یا مخدوم والعترۃ الاولاد یعنی اے مخدوم عترت کے معنی تو اولاد کے ہیں جواب فرمایا کہ میں نے اسی طرح سنا ہے اور وہ خود ظاہر ہے اس کو لو۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس معنی کی یہ حدیث شریف تائید کرتی ہے (ترکت فیکم) ای انی تارک فیکم بعدی کما عبر بہ فی روایۃ (شیئین لن تضلوا بعدھما کتاب اللہ وسنتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض) یحتمل ان المراد ان احکامھما مستمرۃ معمول بھما الی یوم القیامۃ (ک عن ابی ھریرۃؓ) انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

Marfat.com

ایضاً بدھ کی رات وقت تہجد چودہویں ماہ ذیقعدہ

کو ایک عزیز قصیدۂ لامیہ کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا بیت یہ تھی ؎

ومن ینو ارتدادا بعد دھر ۔۔۔ یصر عن دین حق ذا انسلال

ولفظ الکفر من غیر اعتقاد ۔۔۔ بطوع رد دین باغتفال

یعنے جو شخص کہ مرتد ہونے کی نیت کرے بعد ایک زمانے کے تو وہ بمجرد نیت کرنے کے دین حق مسلمانی سے نکل جائیگا پہلے اس سے کہ وہ مرتد ہو جائے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم یعنے جو شخص کہ کافر ہو جائے بعد ایمان لانے کے۔ یعنے مرتد ہو جائے مگر اس حالت میں کہ زبردستی کیا جائے یعنے کسی پر ظلم و زبردستی کریں کہ تو کفر کا کلمہ کہہ اور وہ بت پرست سے بظاہر کلمہ کفر کا کہہ دے اور دل اس کا ایمان پر مستقیم و جما ہوا ہو تو یہ درست ہے کیونکہ اس محل میں ظاہر کا رکن ساقط ہے لیکن جو شخص کہ کفر کے ساتھ شرح صدر کرے اور دل میں بھی کفر کو پسند کرے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ سو اُن پر ہے غصہ طرف سے اللہ کے اور اُن کے واسطے ہے بڑا عذاب اور جو شخص کہ کلمہ کفر کا کہے اور اُس پر اعتقاد نہ کرے بطوع یعنے بغیر اکراہ و زبردستی کے تو وہ کافر ہو جائیگا۔ اگرچہ بغفلت ہو اور نہ جانے کہ میں نے کہا ہے یا نہیں کہا ہے لیکن دعا گو نے اُس طرف سنا ہے کہ جب نہ جانے گا

Marfat.com

کافر نہ ہوگا یعنے اُس کے معانی نہ جانے یا کوئی بات کہہ دے اور اُس کو سمجھا نہ ہو اور وہ لفظ کفر کا تھا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص نہ جان کر کہے تو بعض کہتے ہیں کہ کافر ہو جائے گا اور بعض کہتے ہیں کافر نہ ہوگا۔ لیکن جان بوجھ کر کہے گا تو باتفاق کافر ہو جائے گا۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم یعنے البتہ مقرر انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور بعد اسلام کے کافر ہوئے لیکن مست پر کفر کا حکم نہ کریں۔ وہ بیہودہ بکنے سے کافر نہیں ہوتا ہے اور یہ بیت پڑھی

ولم یحکم بکفر حال سکر　　بما یھذی ویلغو بارتجال

ای القول بالبدیھۃ یہ بیت اوپر کا نتیجہ ہے ؎

وفی الاذھان حق کون جزء　　بلا وصف التجزی یا ابن خال

فرمایا کہ آدمی کے اجزاء میں ایک ایسا جزء ہے کہ تجزی کی صفت نہیں رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس جزء کے ساتھ ترکیب راست آئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنی انگلی کو کاٹ ڈالے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اُس میں ایک ایسا جزء رہیگا کہ وہ جزئیت کی صفت نہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اُس کو اجزا میں ترکیب دیدے۔ محل مشکل ہے۔ سمجھنا چاہیئے حق ای ثابت ثبوت الجزء الذی لا یتجزی خلافا للمبتدعین یعنے جزء لا یتجزی کا ثبوت حق ہے بدعتی لوگ اس میں مخالف ہیں۔ اُس عزیز نے دوسری بیت پڑھی ؎

وما المعدوم مرئیا وشیئا　　لفقہ لاح فی یمن الھلال

Marfat.com

یعنے جو چیز کہ عدم میں ہے وہ دیکھی نہیں جاتی ہے۔ اور شے نہیں ہوتی ہے اسلئے کہ جو چیز دیکھی جاتی ہے وہ موجود ہے فالشیٔ ھو الموجود لا لفقہ لاح یہ قول روشن ہے مثل مبارکی ماہ نو کے یعنے یہ صحیح قول ہے بعد اس کے فرمایا کہ بد مذہب لوگ سوال کرتے ہیں کہ قیامت مرئی نہیں ہے یعنے دکھائی نہیں دیتی ہے پس وہ معدوم ہوگی اور معدوم دکھائی نہیں دیتا ہے اور نہ موجود ہوتا ہے۔ ہم جواب دیں گے کہ قیامت تو آنی ہے اور اس کا امر ظاہر و کھلا ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم اور ارشاد کرتا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ وان اللہ یبعث من فی القبور اور فرماتا ہے انہ کان وعدہ ماتیا ای اٰتیا بمعنی ماضی فرمایا نہ بمعنی استقبال واسطے ثبوت کے کیونکہ الماضی للثبوت یعنے قیامت کا وعدہ واقع میں آچکا ہے۔

ایضاً چودھویں ماہ مذکور روز چہار شنبہ

کو یہ فقیر خدمت میں حاضر تھا فرمایا سبق پڑھ ترتیب اس میں تھی کہ علم اختیار کرنا چاہیئے چنانکہ مے آرند بعد اس کے فرمایا کہ سید اس جگہ حاضر ہیں۔ سنو تم کو چاہیئے کہ اپنے جد کا خلق نگاہ رکھو۔ دعا گو نے اس طرف یہ بات سنی تو میں نے محدثوں سے پوچھا کیا حکمت ہے۔ کہ بعض سادات ہندوستان کے اور اس جگہ کے بھی غضوب یعنے غضب ناک ہوتے ہیں۔ اور اپنے دادوں کا کچھ بھی طریقہ نگاہ نہیں رکھتے ہیں محدثوں نے جواب دیا حکمت یہ ہے کہ

بعض سادات غیر کفو کے اور گاؤں کے بیٹیوں سے نکاح کرتے ہیں۔ یا لونڈیاں گھر میں رکھ لیتے ہیں۔ اُن سے بچے جناتے ہیں۔ ان کی کفو کی رگ ان میں شریک ہے۔ اس جہت سے غضب ناک ہوتے ہیں جب محدثوں نے یہ حکایت بیان کی تو یہ فقیر حق کا شکر بجا لایا کہ میں دونوں طرف سے سید ہوں۔ ماں باپ کی طرف سے سب سادات ہیں۔ الحمد للہ بعد اسکے شیخ جمال الدین اُچی قدس سرہ کی تحمل کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن قلندر لوگ ان کے پاس فروکش ہوئے اُس وقت نان و ادرار یعنی وظیفہ و گاؤں شیخ نہیں رکھتے تھے۔ قبول نہیں فرماتے تھے۔ آخر عمر میں قبول کر لیا تاکہ پیروں کے طریقے پر جائیں۔ پس شیخ روٹی اور گھی مل کر قلندروں کے آگے لائے۔ وہ خفا ہوئے۔ لوہے کی سیخیں کھینچیں۔ شیخ کے نزدیک آئے کہا ہم تجھے ماریں گے۔ تو نان و گوشت نہیں لاتا ہے۔ اور نہ حلوا لاتا ہے۔ نان و روغن لاتا ہے۔ شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو پگڑی سر سے اوتاری اور کہا عزیزو مارو۔ اور سر اُن کے آگے رکھ دیا جب قلندروں نے شیخ سے ایسا تحمل و بردباری و حلم دیکھا۔ تو لوہا اُن کے ہاتھ سے گر پڑا۔ اور بمعذرت پیش آئے۔ ایسا ہونا چاہیئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے المؤمنون ھَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ یعنے مومن نرم دل ہوتے ہیں۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر میں یہ حدیث شریف دو طرح پر مروی ہے ایک یہ ہے

Marfat.com

کہ (المومن هین لین) قال العلقمی هما بالتخفیف قال ابن الاعرابی العرب
تمدح بالهین واللین مخففین وتذمهما مثقلین وهین من الهون
وهو السکینة والوقار والسهولة فعینه واو وشئ هین ای سهل راحتی
تخالله من اللین احمق) ای تظنه من کثرة لینه غیر منتبه لطریق الحق
(رهب من ابی هریرة) دوسرا طریق یہ ہے (المؤمنون هینون لینون کالجمل
الانف) ای کل واحد منهم لین مثل لین الجمل الانف بفتح فکسر قال
فی النهایة ای المانوف وهو الذی عقر الحشائش انفه فهو لا یمتنع عن
فائدة للوجع الذی به (ان قید انقاد وان اینخ علی صخرة استناخ)
فالمؤمن شدید الانقیاد للشارع فی امره ونهیه (ابن المبارک فی الزهد
عن مکحول مرسلا هب عن ابن عمر) انتہے من شرح الجامع الصغیر
للعزیزی جب سبق اس فقیر کا اس جگہ پہونچا کہ اگر سالک کو کوئی چیز واقع ہے
وہ اُس کو دیکھتا ہے یا سنتا ہے تو چاہیئے کہ اُس پر عمل کرے۔ اگرچہ بظاہر
بُری معلوم ہو اور اُس میں کوئی شے مخالف شرع ہو۔ اس واقعہ کو علم من لدنی
اور سر قدر کہتے ہیں کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہیں جیسا کہ قصہ حضرت
خضر علیہ السلام کا ہمراہ موسیٰ علیہ السلام کے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ
انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا اور کشتی پھاڑ ڈالی اور دیوار درست
کر دی۔ قصہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے
ملاقات کی قولہ تعالیٰ قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارهما قصصا فوجدا
عبدا من عبادنا اٰتیناه رحمة من عندنا وعلمناه من لدنا علما

قال له موسیٰ هل ابتعك علی ان تعلمن مما علمت رشدا انا قوله وستخبرها
کنزهما رحمة من ربك وما فعلته عن امری ذلك تاویل ما لم تستطع
علیه صبرا یعنے ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے با فضل کثیر خطبہ پڑھا
اور کہا کہ مثل میرے کوئی شخص علم رکھتا ہے حکم آیا کہ اے موسیٰ تو جا ہمارے
خضر سے ملاقات کر۔ پس وہ اور یوشع یہ حضرت موسیٰ کے شاگرد تھے۔ یہ
بھی بعد موسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہوئے دو تو روانہ ہوئے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے۔ پس انہوں نے ہمارے بندہ خاص خضر کو پایا جو کہ ہمارے
خاص بندوں سے ہے۔ ہم نے اپنے پاس سے اُس کو رحمت دی
ہے۔ اور علم من لدنی ہم نے اُس کو عطا کیا ہے۔ جب حضرت موسیٰؑ
نے حضرت خضر کو پایا تو کہا کہ میں تیری پیروی کروں۔ اس بات پر کہ تو
مجھے اُس علم سے سکھائے کہ جو تجھ کو دیا ہے۔ حضرت خضر نے کہا کہ
اے موسےٰ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور میری صحبت میں نہ
رہ سکے گا۔ حضرت موسےٰ نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ تو مجھے صابر پائیگا۔
اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہ کروں گا۔ حضرت خضر نے کہا اے
موسیٰ اگر تو میری پیروی کرتا ہے تو کسی چیز کا مجھ سے مت پوچھنا یہاں
تک کہ میں اُس چیز کا تجھ سے کہوں۔ پس وہ تو روانہ ہوئے یہاں تک
کہ دونو ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت خضرؑ نے کشتی کو پھاڑ ڈالا۔ حضرت
موسیٰ بولے اے خضر تو نے کشتی پھاڑ ڈالی۔ تاکہ تو کشتی والوں کو ڈبوئے
حضرت خضرؑ نے کہا اے موسیٰ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ

صبر نہ کر سکے گا۔ حضرت موسیٰ پشیمان ہوئے اور معذرت کرنے لگے۔ کہ تو مجھ سے اُس بات کا مواخذہ مت کر کہ جس کو میں بھول گیا۔ پھر دونو چلے یہاں تک کہ ایک لڑکے پر پہنچے حضرت خضرؑ نے اس کو مار ڈالا۔ حضرت موسےٰ بول اُٹھے کہ تو نے ایک پاکیزہ تن بے گنہ کو کیوں مار ڈالا۔ البتہ منکر تو نے ایک بُرا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے کہا کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا۔ پھر حضرت موسےٰ معذرت پیش آئے اور کہا کہ اگر میں بعد اس کے کسی چیز کا تجھ سے پوچھوں تو تو مجھے اپنے ہمراہ نہ رکھنا پھر دونو چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں آئے گاؤں والوں سے کھانا مانگا۔ انہوں نے انکار کیا اور اُن کو مہمان نہ رکھا انہوں نے اُس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ وہ گری پڑی تھی۔ حضرت خضرؑ نے اُس کو درست کر دیا۔ اب تو حضرت موسیٰ تاب نہ لا سکے بول اُٹھے کہ تو چاہے تو اس دیوار پر مزدوری لے لے۔ حضرت خضرؑ نے کہا اے موسیٰ اب یہ جدائی ہے درمیان میرے اور تیرے۔ اور جن باتوں پر تو صبر نہ کر سکا۔ اُن کی تاویل میں تجھے بتائے دیتا ہوں۔ بس جس کشتی کو کہ میں نے پھاڑ ڈالا وہ کشتی مسکینوں کی تھی۔ وہ لوگ دریا میں اُس کا عمل یعنے کرایہ کرتے تھے۔ تاکہ اُس سے قوت حاصل کریں۔ سو میں نے چاہا کہ اُس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ اسلئے کہ اُن کے آگے ایک بادشاہ ہے کہ وہ ہر کشتی کو غصب کر لیتا ہے جب وہ اس کشتی میں پیوند دیکھے گا اور عیب پائے گا تو نہ لے گا۔ اور وہ کشتی غرق تو ہرگز نہ ہوئے گی

اور لڑکے کو جو میں نے مار ڈالا سو اُس کے ماں باپ مومن تھے اور یہ فاسق تھا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس کی ماں اور گاؤں میں تھی اور باپ اُس کا اور گاؤں میں یہ درمیان میں نزدیک دونوں کے آنا جاتا اور رہزنی کرتا تھا، لوگ اُس کے ماں باپ کے پاس شکایت لے جاتے تو وہ منکر ہوتے اور کہتے تھے کہ ہمارا لڑکا ایسا نہیں ہے تم جھوٹ کہتے ہو۔ پس حضرت خضرؑ نے کہا میں ڈرا کہ اس لڑکے کی شومی سے ماں باپ اس کے طغیان و کفر میں پڑ جائیں پس میں نے اُس کو مار ڈالا اور چاہا کہ اُس لڑکے کی بدل میں اللہ تعالیٰ اُن کو اُس سے بہتر دے۔ اور وہ طاعت اختیار کرے۔ خبر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس لڑکے کے بدلے میں ایک لڑکی دی کہ بارہ ہزار پیغمبر اُس سے ہوئے اور جس دیوار کو کہ میں نے درست کر دیا سو وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی ہے۔ اُن کے ماں باپ دونوں نہیں ہیں۔ اور اُس دیوار کے نیچے ایک خزانہ ہے کہ اُس کو ان کے ماں باپ نے واسطے ان کے رکھا تھا۔ اور وہ دیوار نشان تھا۔ میں نے اُس کو درست کر دیا تاکہ وہ نشان جاتا نہ رہے۔ وہ عاجز نہ رہ جائیں اور ان دونو لڑکوں کا باپ ایک صالح آدمی تھا۔ پس اے موسےٰ تیرے پروردگار نے چاہا کہ جب وہ دونو بالغ ہو جائیں تو اپنے خزانے کو اُس دیوار سے نکال لیں بخشش ہے طرف سے تیرے پروردگار کے اور یہ تینوں کام میں نے اپنے امر سے نہیں کئے ہیں۔ یہ ہے تاویل اُس

Marfat.com

چیز کی کہ جس پہ تو صبر نہیں کر سکتا تھا۔ بعد اس کے فرمایا کہ اس کو علم من لدنی کہتے ہیں۔ اور سر قدر کہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہیں اور یہ کام ظاہر میں بُرا تھا جب آنحضرت موسیٰؑ مانع ہوئے اور وہ جانتے نہ تھے اور حضرت خضرؑ کو سر قدر معلوم تھا یعنے علم من لدنی اور وہ سب خیر تھا۔ یہی حکمت ہے کہ جس وقت بعض اولیاء اللہ بعض تقدیرات پر اطلاع پاتے ہیں تو واجب ہے کہ وہ اُس پہ عمل کریں اگرچہ ظاہر میں بُرا معلوم ہو لیکن اُس میں خیر ہوتی ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن دعا گو خدمت میں شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے قدس اللہ روحہ حاضر تھا۔ ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا۔ شیخ توبہ نہیں کراتے تھے مجلس میں سے ایک اور عزیز نے کہا کہ خوند شیخ تم کس واسطے توبہ کی تلقین نہیں کرتے ہو۔ شیخ نے ایسی بلند آواز سے کہا کہ سب نے من لیا۔ بیچارہ ابو الفتح کیا کرے۔ لوح محفوظ میں تو لکھا ہے، کہ ہنوز چند گناہ اور کرے گا۔ میں کیونکر توبہ کی تلقین کروں یہ بات ظاہر میں بُری معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ توبہ کرانا ایک بہتر فعل ہے۔ اور عکس اس کا بخل ہے۔ لیکن سر قدر میں معنی یہ تھے جو کہ بہتر تھے۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر بدو این ترتیب جملہ آغاز سبق تا بفراغ در حق این فقیر بود ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا۔ بات اس آیت میں تھی۔ قولہ تعالیٰ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند

Marfat.com

ربک ثوابا وخیر املا یعنے مال اور بیٹے آرائش ہیں زندگانی اس
جہاں کی، یعنے کچھ کام نہ آئیں گے اور باقیات صالحات یعنے اعمال
صالح بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے۔ آرزوئے ثواب کے اور
بہتر ہیں براہ آرزو کے، پس چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ باقی کو فانی
سے ہاتھ میں لائے اور یہ رباعی پڑھی ؎

توشہ بر گیر و برگ رفتن ساز — راہ تقویٰ گزیں و راہ نیاز
مال و فرزند و جملہ عاریت اند — عاریت از تو روزی گیرند باز

اللہ تعالیٰ سبحانہ کا فرمان واجب الاذعان ہے وتزودوا فان
خیر الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب یعنے اللہ سبحانہ نے
مومنوں کو امر فرمایا ہے کہ اے مومنو توشہ لو، پس بہترین توشہ تقویٰ
ہے۔ اور پرہیزگاری، اور ڈرو مجھ سے اے عقل والو اس فقیر سے
فرمایا فرزند من اس کو لو اور اس رباعی کو لکھو تب اس کے فرمایا العالم
ھو العامل والا فھو الجاھل یعنے عالم جو ہے وہ عامل ہے ورنہ
پھر وہ جاہل ہے۔ اسلیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک
ہے کہ کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان۔ حدیث صحاح
کی ہے یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ شیطان کا مسخرہ ہے
یہ تہدید ہے ع علمے کہ رہ بحق نمایدجہالت ست وعنہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ازداد علما ولم یزدد وجعا لم یزدد من اللہ الا بعدا
یعنے جو شخص کہ زیادہ کرے علم کو اور زیادہ نہ کرے درد کو تو نہ زیادہ کریگا

اللہ سے مگر دوری کو) یعنے وہ زیادتی علم کی مولیٰ سے سوائے دوری کے اور کچھ زیادہ نہ کرے گی۔ علما نے بیان کیا ہے کہ کیا درد زیادہ کرے جس وقت سود مند علم زیادہ ہوگا تو اپنے علم و عمر کے ضائع کرنے پر آگاہ ہوگا۔ اور افسوس کریگا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو لوگ خشیت و خوف رکھتے ہیں وہ علماء ہی ہیں۔ یہ حصر ہے۔ فرمایا کہ درد عمل سے بڑھتا ہے لا وجد لمن لا ورد لہ وجد اندوہ عشق کو کہتے ہیں۔ یہ معنی میں نے اُس طرف سُنے ہیں۔ یعنے نہیں ہے درد عشق کا واسطے اُس شخص کے کہ جس میں مشغولی نہیں ہے۔ اُس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید و ایں احادیث بنویسید از صحاح ست

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ ایک حدیث قریب المعنی حدیث شریف مذکور کے یہ ہے کہ (من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زھدا لم یزدد من اللہ الا بعدا) لعلمہ انھا مشغلۃ عن الاخرۃ فالعلماء احق بالزھد فی الدنیا من غیرھم قال المناوی ولھذا قال الحکماء العلم فی غیر طاعۃ اللہ تعالیٰ مادۃ الذنوب (فر عن علی رضی اللہ عنہ) واسنادہ ضعیف انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ایضاً فرمایا جو کچھ کہ مالا بد یعنے ضروریات سے زیادہ ہو وہ طریقت کا ذنب

Marfat.com

یعنے گناہ ہے۔ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم من احبنی فارزقہ العفاف والکفاف ومن ابغضنی فاکثر مالہ وولدہ یعنے الٰہی جو شخص مجھے دوست رکھے تو تو اس کو پرہیزگاری اور روزی گزران کی دے۔ اور جو کوئی مجھ سے بغض رکھے تو تو اس کو مال واولاد زیادہ دے۔ مثلاً اگر موٹے کپڑے سے غرض حاصل ہے تو باریک کپڑا نہ پہنے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من رق ثوبہ رق دینہ یعنے جو شخص کہ باریک کپڑا پہنے تو اس کا دین باریک ہو جائے پس گناہ طریقت کا ہوگا۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین اُچی قدس اللہ سرہ کپڑے کے واسطے ایک تنکہ بازار میں بھیجتے۔ تینوں کپڑے دستار وپیراہن وازار اُسی سے پہنتے۔ پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید وایں احادیث بنویسید ایضاً تاریخ مذکور چہارشنبہ ماہ ذی قعدہ کو ظہر کی نماز میں مولانا سراج الدین امام حاضر نہ تھے ایک دانشمند تھا۔ اُس کو امامت کا حکم دیا۔ دیکھا تو اُس کے بال بندھے ہوئے تھے۔ فرمایا اُس کو فرق کرو یعنے مانگ نکال کیونکہ عقص کی صورت ہے کل ما سوی الحلق والفرق فھو عقص والعقص مکروہ بالاتفاق والمکروہ لیس بمقبول اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ؎

وخیر الرجال بین الحلق من غیر تفریق وبین الفرق

یعنے جو چیز کہ سوائے منڈانے اور مانگ نکالنے کے ہے وہ عقص ہے

Marfat.com

اور عقص یعنے باندھنا بالوں کا باتفاق مکروہ ہے۔ اور مکروہ مقبول نہیں ہے اور مردوں کو اختیار دیا گیا ہے، درمیان منڈانے کے بدون تفریع کے اور درمیان مانگ نکالنے کے، یعنے مردوں کو یہ حکم ہے کہ یا تو سارا منڈائیں یہ نہیں کہ کچھ سر منڈائیں اور کچھ نہ منڈائیں یا مانگ نکالیں ان دو باتوں کے سوا اور کچھ درست نہیں ہے۔ امام نے ایسا ہی کیا یعنے بالوں کو کھول ڈالا جب نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ تو نے پوری سورت پڑھی، یا چند آیتیں۔ اس دانشمند نے عرض کیا۔ کہ میں نے اول رکعت میں تو چند آیتیں پڑھیں۔ اور دوسری رکعت میں سورت پڑھی فرمایا یجوز عندنا خلافا لمالک رحمہ اللہ فانہ قال ضم سورۃ مع الفاتحۃ فریضۃ وتمسک بھذا الحدیث من الصحاح لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معھا وھذا عندنا نفی الفضیلۃ وعند مالک نفی الفریضۃ اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ؎

وکل ما وجوبہ مختلف ففعلہ اولیٰ ولا یختلف

ای لا یترک لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ واظب فی الصلوۃ بالفاتحۃ وضم سورۃ معھا یعنے جس چیز کا وجوب مختلف فیہ ہے۔ تو اُس کا کرنا اولیٰ ہے اور خلاف نہ کریں۔ ہمارے قول پر اولیٰ یہ ہے کہ فاتحہ مع ضم سورۃ کے پڑھیں اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر فرض ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ دعا گو ظہر کی نماز کا اعادہ کرتا ہے اور وہ شخص جو کہ امام مالک کے قول پر باتفاق عمل کرتا ہے یعنے

Marfat.com

وہ بھی اعادہ کرے۔ پس نماز کو پھر پڑھا اور فرمایا کہ آدمی بیچارہ ہزار کام وقت نماز کے چھوڑتا ہے۔ اور کتنی احتیاط استنجا وغیرہ میں کرتا ہے پس چاہیئے کہ یہ احتیاط بھی نگاہ رکھے۔ کہ نماز اُس کی باتفاق درست ہو جائے وکیف یقبل تطوع من لم یجز فرائضہ اتفاقاً یعنے اُس شخص کے نوافل کیونکر مقبول ہوں گے کہ جس کے فرائض باتفاق جائز نہ ہوئے۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من متفق پر عمل کرو۔ تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے تو وہ عاجز نہ رہ جائے۔ جیسے کہ دعا گو کے پاس ہر مذہب کے آدمی آتے ہیں بعد فراغ کے چند متعلق خدمت میں آئے اور نحو کا سبق لائے۔ شروع کیا بات اس میں تھی والصلوٰۃ علی رسولہ محمد واصحابہ فرمایا کہ بعد حمد خدا کے رتبہ صلوات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک یعنے ہم نے تیرے واسطے تیرے ذکر کو بلند کیا آپ نے اللہ سبحانہ سے حکایتہً نقل فرمایا ہے کہ اذا ذکرت ذکرت یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس وقت میں یاد کیا جاؤں تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یاد کیا جائے ساتھ میرے اور درود صحابہؓ پر بمعنی رحمت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولئک علیھم صلوات من ربھم یعنے وہی لوگ ہیں کہ اُن پر رحمتیں ہیں طرف سے اُن کے رب کے ومن رآنی مرۃ واحدۃً فی الیقظۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو من الصحابۃ فی الصحیح یعنے جس شخص نے کہ ایک بار بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا۔ تو وہ صحابہؓ میں سے ہے قول صحیح میں قید
فی الیقظۃ حتی لو رأی فی المنام لم یکن من الصحابۃ یعنے بیداری
کی قید اسلئے لگائی کہ اگر وہ خواب میں آپ کو دیکھ لے گا تو صحابہ سے
نہ ہوگا۔ ان طالب علموں کو نحو میں ترغیب دی اور فرمایا حدیث صحاح کی
ہے۔ من تعلم العربیۃ لیسہل علیہ علم الشریعۃ فکانما عبد اللہ
مائۃ عام ولم یعصہ طرفۃ عین یعنے جو شخص کہ سیکھے عربیت کو
یعنے نحو و صرف و علم لغت کو پڑھے تاکہ شریعت کا علم اُس پر آسان ہو
جائے تو گویا اُس نے سو برس اللہ کی عبادت کی، اور پلک مارنے
بھر اس کی نافرمانی نہ کی پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ فوائد و احادیث جو میں نے بیان کئے غریب ہیں تم
ان کو لکھ لو۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار ای آتنا فی الدنیا ثبوت الایمان وفی الآخرۃ لقاء
الرحمن وقنا عذاب الفراق والہجران وھو اشد من عذاب
النیران کما قال القائل ؎

بالنار خوفنی قوم فقلت لھم ۔۔۔ النار ترحم من فی قلبہ نار

ای النار تشفق من فی قلبہ نار المحبۃ یعنے تفسیر آیت مذکور کی یہ ہے
اے پروردگار ہمارے، تو ہم کو دے دنیا میں ثبوت ایمان کا اور آخرت
میں ملاقات رحمن کی اور بچا ہم کو عذاب فراق و ہجران سے اور یہ عذاب
سخت تر ہے آگ کے عذاب سے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے

Marfat.com

کہ ایک قوم نے مجھے آگ سے ڈرایا تو میں نے ان سے کہا کہ آگ لقمہ
کھتی ہے اُس شخص پر کہ جس کے دل میں آگ ہے۔ یعنی دوزخ کی آگ
اُس شخص سے ڈرتی ہے کہ جس کے دل میں محبت کی آگ ہے۔ پھر
اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان اس آیت اور نظم عربی لکھ لو ایضاً
فرمایا کہ جب سالک کھانا کھائے تو چھوٹا لقمہ اُٹھائے اور جلد
جلد کھائے اس میں چند فائدے ہیں ایک یہ ہے کہ چھوٹا لقمہ گلے نہ
پھنسیگا۔ دوسرا یہ ہے کہ جب کسی شخص کے ساتھ کھائیگا۔ تو وہ جلدی
کہ اچھی طرح سے کھاتا ہے۔ پس وہ بھی جلد کھائے گا۔ تیسرا یہ ہے
کہ بعد دہر لقمے کے اللہ تعالیٰ کا نام لے گا اور شکر کریگا۔ طریقہ اس کا
یہ ہے کہ جب لقمہ اُٹھائے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور جب نگل
جائے تو الحمد للہ کہے اسی طرح جب پانی پیئے تو آہستہ پیئے جلد
جلد نہ پیئے، اس میں بھی خطر بہت ہے ایک یہ ہے کہ گلا گھٹ جائیگا
دوسرا یہ ہے کہ اگر سانس چڑھ جائے گی تو ناک میں پانی چلا جائیگا۔
دشواری لائے گا۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانس میں پیئے حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ اذا شرب بتم الماء
فتلثوا یعنے آپ نے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو تین سانس میں پیو۔
اول سانس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیں اور دوسری میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور تیسرے میں یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
سَقَانِیْ مَاءً عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِیْ

یعنے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جس نے مجھے میٹھا پانی پیاس بجھانے والا پلایا۔ اپنی رحمت سے اور اُس کو میرے گناہوں کی شامت سے کہارا اُوس نہ کیا اور آدمیں بذنوبنا ہے۔ اس میں ایک بھید ہے کہ ظنوا بالمؤمنین خیرًا یعنے تم مومنوں سے نیک گمان رکھو تو خود کو تنہا کہے۔ یہ بات دعاگو نے اُس طرف سنی ہے جب ایسا کرے گا تو اُس کا کھانا پینا محض عبادت ہو جائے گا۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد کھانے پینے کے جو میں نے بیان کئے ان کو لو۔ یعنے عمل کرو۔ دعاگو نے عمل کیا ہے اور یہ سب دعاگو کا معمول ہے۔

پندرہویں ماہ ذیقعدہ جمعرات کے دن چاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ زائرین کثیر کا ہجوم وانبوہ خلق تھا فرمایا الشھرۃ آفۃ یعنے مشہور ہو جانا ایک آفت ہے۔ اس زمانے میں پہاڑ اختیار کرنا چاہئے۔ کہ تنہا رہیں ایک عزیز نے پوچھا کہ اقامت جماعت وجمعہ فوت ہو جائے گی۔ جواب فرمایا کہ جو کوئی بصدق یعنے سچے طور پر باہر آئے گا تو ابدال آئیں گے پانچوں وقت اس کی جماعت کے واسطے حاضر ہوں گے۔ اور جمعہ تو اُس پر واجب ہی نہیں ہے اسلئے کہ شہر سے دور رہے۔

ف۔ جو شخص بصدق باہر رہتا ہے تو ابدال اسکی جماعت کے واسطے حاضر ہوتے ہیں

Marfat.com

سترھویں ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

کہ یہ فقیر خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم الدین خدمت میں عوارف کا سبق پڑھتا تھا۔ گفتگو اس میں تھی کہ بعض لوگ جس وقت سلف کی حکایت سنتے ہیں کہ وہ ایسی کرامت رکھتے تھے تو وہ زیادہ مشغول ہوتے ہیں بسبب کرامت کے یعنے کرامت کے واسطے زیادہ مشغول کرتے ہیں۔ کہ ہم سے بھی کرامت صادر ہو حالانکہ سلف خوف و شوق حق سے مشغول ہوتے ہیں۔ یعنے نہ اسلیے کہ ہم سے کرامت ہونے لگے۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ انھم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رَغبًا ورَھبًا وکانوا لنا خاشعین ای شوقًا وخشیۃً یعنے بیشک وہ جلدی کرتے تھے نیکیوں میں، اور پکارتے تھے ہم کو بشوق و خوف اور تھے واسطے ہمارے ڈرنیوالے فرمایا کہ جو کوئی کرامت کے واسطے مشغول ہوتا ہے وہ کچھ چیز نہیں ہوتا ہے۔ مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ پانی کے کنارے پر پہونچے اور کشتی طلب کرنے لگے۔ اُن کے مریدوں نے کہا کہ خوندگارما یعنے اے ہمارے سردار ہم ابھی وقت جوتا پاؤں میں ہیں کر پانی پر جاتے ہیں۔ تو بھی نہ ہوگا۔ تم کیا کشتی کی حاجت مند ہوتے ہو۔ سیدی احمد نے فرمایا بھائیو جس چیز میں کہ استدراج کا احتمال ہو ہم کیوں چند درہم کے واسطے اُسکے محتاج ہوں بعد اس کے فرمایا کہ کرامت

معجزے میں فرق ہے کیونکہ المعجز لا یحتمل الاستدراج بالاجماع والکرامۃ
تحتمل الاستدراج بالاجماع والنفس تطلب الکرامۃ واللہ تعالیٰ یطلب
الاستقامۃ قولہ تعالیٰ فاستقم کما اُمِرتَ من تاب معک وقولہ تعالیٰ الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الی آخر الآیۃ یعنے معجزے میں باجماع استدراج کا
احتمال نہیں ہے اور کرامت میں باجماع استدراج کا احتمال ہے
اور نفس کرامت طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ استقامت طلب فرماتا
ہے۔ اسلئے کہ اُس نے اپنے نبی کو یہ خطاب کیا ہے کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم استقامت کرو جیسا کہ تم کو حکم کیا گیا ہے
اور وہ لوگ جنہوں نے تمہارے ساتھ توبہ کی ہے یعنے تمہارے پیرو
بھی استقامت چاہیں اور اللہ پاک نے استقامت والوں کی صفت
فرمائی۔ وہ لوگ کہ جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار پالن ہار اللہ ہے۔
پھر استقامت کی، یعنے اسی پر جمے رہے وقیل ان بعض الصحابین
رأوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فسألوا منہ
یا رسول اللہ ھذا الحدیث روی عنک شیبتنی سورۃ ھود و
قصص الانبیاء علیھم السلام وھلاک امتھم قال لا بل ھذہ
الآیۃ فاستقم کما امرت ومن تاب معک وفی الخبر لما نزل
ھذہ الآیۃ فاستقم الآیۃ فصار بعض راٰمن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شیبا من ھیبتھا پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من
بیان کرامت واستقامت کا جو میں نے بیان کیا اُس کو لکھ لو، یعنے

بعض صالحین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا یا رسول اللہ یہ حدیث آپ سے روایت کرتے ہیں کہ بوڑھا کر دیا مجھ کو سورۂ ہود نے پیغمبروں کے قصوں نے اور اُن کی امتوں کے ہلاک ہونے نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔ فرمایا نہیں یعنے اس بات نے مجھے بوڑھا نہیں کیا۔ بلکہ اس آیت نے بوڑھا کر دیا۔ فاستقم کما امرت ومن تاب معک خبر میں ہے کہ جس وقت یہ آیت شریف نازل ہوئی تو آپ کے سر مبارک کے چند بال سفید ہو گئے اس آیت کی ہیبت سے کیونکہ استقامت ایک محکم و سخت کام ہے ہر کسی کو نہیں پہنچتا ہے۔ فرمایا کہ مشائخ دس بیت کی تکرار کیا کرتے ہیں ؎

از ہیبت آں دو راہ خون شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من

فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر بعد اس کے کرامت کا ذکر نکلا فرمایا الکرامۃ خارق العادات تظہر للولی بنقض العادۃ والولی یطیر فی الھوا ویمشی علی الماء ویطوی لہ الارض والسماء وغیر ذلک من الاشیاء ولا یکون ولیا ما لم یکن متبعا لنبیہ قولاً وفعلاً وحالاً یعنے کرامت عادتوں کی پھاڑنے والی ہے ظاہر ہوتی ہے واسطے ولی کے ساتھ توڑنے عادت کے، یعنے جو چیز کہ نہیں ہوئی ہو وہ اُس میں پیدا ہو جائے اور ولی ہوا میں اُڑتا ہے۔ پانی پر چلتا ہے۔ زمین و آسمان کی رگیں اُس کے واسطے کھینچ دیتے ہیں۔ اور سوا اس کے اور باتیں اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اور دلی نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ گفتار و کردار و رفتار میں اپنے پیغمبر
کا پیرو نہ ہو مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن
ایک عزیز سوداگر نے نزدیک دعاگو کے ایک صندوق امانت رکھا۔
ایک لونڈی تھی۔ اُس نے اس صندوق میں سے کچھ سامان چرا لیا اور
بازار میں بیچا۔ مالک مال نے پہچان لیا۔ وہ ویسا ہی جلد دعاگو کے پاس
آیا اور وہ سامان لایا۔ اور واقعہ کہا۔ میں نے کہا کہ مجھ کو تو اس کی خبر
نہیں۔ میں نے وہ امانت اُس کے روبرو رکھ دی۔ اُس نے جب تفحص
کیا تو کالا کے چہار صد تنکہ چاہیئے۔ اور اُس صندوق میں ایک لاکھ
تنکہ کے کالا تھے۔ اُس نے تقاضا کیا۔ میں مخدوم والد راست بر کا ہم
کے خدمت میں گیا۔ واقعہ حال بیان کیا اور گھر میں کچھ وجہ نہ تھی۔ پس
مخدوم والد نے مجھ سے فرمایا۔ بیار و بستان کنکریاں اپنے بچے سے
کھینچ کر میرے ہاتھ میں دے دیں۔ میں نے دیکھا تو وہ سب مہری ہو گئیں
تھیں اور میں نے اُن کو گنا تو برابر چہار سو تنکہ کے تھیں نہ کم نہ زیادہ۔ پس
میں نے مالک مال کو دے دیں حکایت ایک دن اور کوئی قرضدار
خدمت میں مخدوم والد کے آیا عرض کیا کہ میں قرضدار ہوں۔ اور اُس
قرض کے ادا کر لے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں اُن کے پاس خرلی
تھی کہ جن سے بچے کھیلا کرتے ہیں۔ ان کو ہاتھ میں لیا۔ پھر اُن کو اُس
قرضدار کو دے دیا وہ سب تنکہ زر تھے۔ اور اسی طرح اگر لڑکیوں کا باپ
آتا تو اُس کو بھی دے دیتے تھے۔ ایسے واقعات حاجت کے وقت اُن میں

Marfat.com

بہت تھے۔ ایک دن دعاگو نے عرض کیا بابا آپ کیا پڑھتے ہیں فرمایا
اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتا ہوں حکایت یہ بھی فرمایا کہ اوچہ میں
ایک سوداگر حافظ تھا۔ اُس نے انتقال کیا اس کو قبر میں رکھ دیا۔
مخدوم والد دامت برکاتہ نے فرمایا کہ اُس کی قبر یہاں تک فراخ ہوگئی
کہ اُچہ کے حدیے گزر گئی۔ میں اب تک اُس حافظ کی زیارت کرتا
ہوں حکایت جس وقت مخدوم والد نماز ادا کرتے یا کوئی آیت قرآن شریف
کی پڑھتے تو ایسے روتے کہ اُن کے سینہ مبارک سے نعرہ نکلتا تھا
وے غریبندہ یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ ان کان الانین والبکاء من وجع
او مصیبۃ فی الصلوٰۃ تفسد صلوتہ وان کان الانین والبکاء من
ذکر الجنۃ او اٰیۃ الترغیب او النار او اٰیۃ الترھیب لا تفسد بل
یستحب لا سیما الانین والبکاء من خوف اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ
پھر رُخ مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا۔ فرزند من بگیرید یعنے
اگر نالہ و فریاد و گریہ نماز میں بہ سبب درد وجود یا مصیبت کے ہوگا۔ تو
اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر نالہ و گریہ ذکر جنت یا آیت ترغیب
یا دوزخ یا آیت ترہیب سے ہوگا تو نماز باطل نہ ہوگی بلکہ یہ مستحب
ہے خصوصاً وہ نالہ و گریہ جو کہ استدعا جل کے شوق سے ہو یہ ساری
کرامت مخدوم بزرگ کی تھی ایضاً فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنا اینہ من خود لائے ہیں۔ تو دعاگو چاہتا تھا کہ ہمراہ یاروں کے جائے
ہیزم لائے۔ میں نے ویسا ہی تحمل کیا اور تھک گیا ایضاً روز شنبہ

Marfat.com

سترہویں ماہ مذکور کے بعد نماز ظہر کے بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ فرمایا فرزند
من سبق پڑھ ترتیب اس میں تھی کہ شیخ مرید کے خاطر میں التفات کرتا ہے
اگرچہ شیخ نے وفات پائی ہو ایک فرشتہ فرشتوں میں سے اُس
شیخ کی روح سے کہتا ہے کہ تیرے مرید کا ایسا احوال ہوا شیخ کو
یاد رکھے۔ خاص کر ذکر میں جس وقت کلمہ ساتھ مد کے کہے نفی
میں شیخ کو ہمہ طلب کرے۔ اس نیت پر کہ ساتھ اس نفی کے جو کچھ کہ
غیر خدا کے ہے وہ منتفی ہو جائے۔ اور اثبات خالص دل میں بیٹھ
جائے بعد اس کے فرمایا الشیخ الذی یُعرَفُ من الکاف الی القاف
کاف سے مراد کینونت عالم کن فیکون ہے۔ اور قاف قیامت
عالم سے عبارت ہے۔ شیخ وہ ہے کہ بدایت عالم سے نہایت تک
جانے۔ پس احوال مرید کا بطریق اولی اُس کو معلوم ہوگا۔ لیکن دعاگو شیخ
مدینہ عبداللہ مطری قدس سرہ سے عجب سماع رکھتا ہے۔ کہ یا ولد
رسول اللہ اقرأ بالمجہول من التعریف حتی لا یکون عالم الغیب
ولا یعلم الغیب الا اللہ یعنے اے فرزند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو عرف کو مجہول پڑھ تعریف سے تاکہ شیخ عالم غیب نہ ہو جائے۔ اگر
معروف پڑھیں گے تو شیخ عالم غیب ہو جائے گا۔ حالانکہ سوا خدا کے
اور کوئی غیب نہیں جانتا ہے۔ پس معنی یوں ہوں گے کہ شیخ وہ ہے
کہ اس کو معلوم کرایا جاتا ہے۔ بدایت عالم سے نہایت عالم تک یعنے
اُس کو خدا کی طرف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے لیکن دوسرے لوگ

Marfat.com

اس کو معروف پڑھتے ہیں۔ پیر نہ چاہیئے واسطے علت مذکور کے اور یہی ہے جیسا کہ بعض پیغامبران مرسل صلوات اللہ علیہم نے کہا ہے۔ وانا اعلم من اللہ مالا تعلمون یعنی میں جانتا ہوں طرف سے اللہ کے جو تم نہیں جانتے ہو اور یہ بعد تصفیۂ قلب کے ہوتا ہے۔ جیسا کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے الست بربکم اور جواب قالوا بلیٰ کو یاد رکھتے ہیں وھذا بعد تصفیۃ القلب کمثل المراۃ یعنے جیسے کہ آئینہ بے درخش کو جس وقت صیقل کرتے ہیں تو اس کے نگاہ جاتی رہتی ہے۔ اور سب چیز اس میں دکھائی دینے لگتی ہے یہ وہی آئینہ ہے کہ اس سے پہلے نگاہ بھرا ہوا تھا جب تصفیہ پایا تو روشن ہو گیا۔ سب چیز کو دکھانے لگا وذلک معنی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصحاح ان للقلوب صدأ کصدأ النحاس وجلاؤھا الاستغفار یعنے آپ نے فرمایا کہ بیشک واسطے دلوں کے ایک زنگار ہے مثل زنگار تانبے کے، اور روشن کرنے والی اس کی استغفار ہے۔ فرمایا یوں چاہیئے کہ ساتھ جاننے علم سلوک کے کفایت نکرے۔ اس کو عمل کے ساتھ مقرون کرے نہ اس واسطے کہ خلق جانے کہ کیا سالک آدمی ہے یہ بات ضائع کرنا عمر کا ہے، باوجود علم کے یہ ساری ترتیب مشروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

کاتب حروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف مذکور جامع صغیر میں بایں لفظ ہے (ان القلوب تصدأ کصدأ الحدید) قال العلقمی ھو ان یرکبھا الرین بارتکاب المعاصی والاثام فیذھب بجلاءھا کما یعلو الصدأ وجہ المرأۃ والسیف وغیرھما ویملأ وھا (ای من ذلک الصدأ والاستغفار) ای طلب غفران الذنوب من علام الغیوب قال المناوی ولھذا ورد فی حدیث یاتی الاستغفار یمحات الذنوب والمراد الاستغفار المعرف بحل عقدۃ الاصرار وروی الحکیم ان الاستغفار یخرج یوم القیامۃ ینادی یارب حقی حقی فیقال خذ حقک فیحتفل اھلہ والحکیم الترمذی (عد) کلاھما (عن انس) ورواہ عنہ الطبرانی ایضاً قال الشیخ حدیث ضعیف منجبر انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی - ایضاً حکایت بیان فرمائی کہ اُس زمانے میں کہ دعا گو اچھ سے ملتان میں آیا - واسطے تحصیل ہدایہ و بزدوی کے کہ جس قدر باقی رہ گئی تھی - قاضی اُچھ قاضی بہاؤالدین علیہ الرحمۃ علامہ کہتے - انہوں نے وفات پائی تو دعا گو شیخ کی خانقاہ میں اُترا - شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ نے دو آدمیوں کے حوالے کیا کہ تو اُن کے پاس پڑھ، ایک تو فرزند مولیٰ - یہ شیخ کے پوتے عالم باعمل تھے - دوسرے مولانا مجدالدین جب میں نے بقیہ ہدایہ و

بزرگی کو تمام کر لیا تو شیخ نے فرمایا کہ تو اچھ میں اپنے گھر جا، اور اپنے والد کو میرا سلام پہونچا۔ میں نے عرض کیا کہ کشتی نہیں ہے تو خادم نے کہا کہ میری خاص کشتی لے اور پہونچا آ ایک عزیز نے پوچھا کہ اسکی کیا حکمت تھی۔ کہ شیخ نے مخدوم کو گھر بھیجا۔ جواب فرمایا حکمت یہ تھی کہ مخدوم والد دامت برکاتہ شیخ جمال الدین کی چنداں رعایت نہیں کرتے تھے۔ شیخ نے کہا کہ تو جا اور والد کو میرا سلام پہنچا۔ اور کہہ کہ برادرم جمال الدین کی رعایت نگاہ رکھے۔ اگر وہ تیرا حفظ نہ کرے تو تو مولہ یعنے دیوانہ ہو جائے۔ اور اگر وہ تیری رعایت نہ کرے اور تجھ کو نگاہ نہ رکھے اور تیرا حمد نہ ہو تو تو شوق کے مارے مولہ ہو جائے۔ اور وہ شوق یہ تھا کہ جس وقت مخدوم والد دامت برکاتہ نماز فرض و نفل میں کھڑے ہوتے تو نعرہ مارتے اور زار زار روتے تھے۔ فرمایا کہ مولہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی ولہ زدہ ہے اور بکسر لام خطائے محض ہے۔ کیونکہ مولہ بکسر لام اسم فاعل بمعنی ولہ کنندہ ہے اور یہ خدا کی صفت ہے عزوجل، پس مولہ بفتح لام کہیں نہ بکسر لام۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من لہ غریب ہے جب دعا گو اچھ میں آیا تو اپنے والد مخدوم کی پابوسی کی اور شیخ کا سلام پہونچایا۔ اور عرض کیا کہ آپ کو شیخ جمال الدین کی رعایت کرنے کا فرمایا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر تم برادرم جمال الدین کی رعایت نگاہ نہ رکھو گے تو شوق کے مارے مولہ ہو جاؤ گے۔ وہ تم کو حفظ میں رکھتا ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو اسی وقت مخدوم والد

Marfat.com

سنے جوتا پہنا اور شیخ جمال الدین کے پاس گئے مجھے بھی اپنے ہمراہ
لے گئے۔ ملاقات کی۔ اور پاؤں پر گرے۔ اور باہم معانقہ کیا۔ شیخ
جمال الدین نے کہنا شروع کیا کہ اے مخدوم زادے تمہارے والد
سید جلال بخاری دعا گو کے دادا کا نام لیا قدس اللہ سرہٗ جب تم پیدا
ہوئے تو تم کو اس درویش کے پاس لائے اور کہا کہ برادر جمال الدین
یہ میرا فرزند مولود با شوق ہوگا۔ چاہیئے کہ تم محافظت کرو۔ شیخ نے کہا
کہ میں وہ رعایت تمہارے والد سید جلال بخاری کی نگاہ رکھتا ہوں
اور رکھتا رہتا ہوں۔ اُن کا وہ عہد وفا کرتا ہوں۔ اُس وقت سے مخدوم
والد دامت برکاتہ نزدیک شیخ جمال الدین کے بہت جاتے تھے
اور دعا گو اب تک واسطے ان کے فرزندوں کے وہ رعایت نگاہ
رکھتا ہے **ایضاً** ذکر اس بات کا نکلا کہ دعا گو کہتا ہے کہ مرید شیخ کبیر
کے ہوں اور تعلق اُن سے کریں اور میں کہتا ہوں کہ میں وکیل ہوں
اگر کوئی متعلم سوال کرے کہ مُردے کی وکالت اور بیعت روا نہیں
ہے۔ تو میں جواب دوں گا کہ وکیل از انِ اولیا درست ہے لقولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اولیاء اللہ لا یموتون وانما ینقلون
من دار الی دار یعنے بیشک اللہ کے دوست نہیں مرتے ہیں اور
وہ تو نقل کیے جاتے ہیں ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے پس
وکالت درست ہے لیکن بیعت زندے سے روا ہے، مردے سے
روا نہیں ہے جس وقت خلیفہ شیخ کی طرف حوالہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ

Marfat.com

ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے تاکہ اُس شیخ کی روح کو معلوم کرے کہ فلاں بن فلاں نے تیرے خلیفہ سے بیعت کی ہے پس وہ شیخ اس کا ممدد رہتا ہے۔ پھر اس فقیر اور یاران دیگر سے فرمایا کہ اگر کوئی یہ سوال کرے تو جواب دو ایضاً فرمایا کہ اس طرف مشائخ جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعی و شیخ مدینہ عبداللہ مطری اور دیگر مشائخ قدس اللہ سرہم نے دعاگو سے کہا کہ زمین عراق میں شوکارہ نام ایک شہر ہے وہاں شیخ الشیوخ کے خلیفہ اور شیخ بہاء الدین کے یار باقی رہتے ہیں تو اُن سے ملاقات کر پس دعاگو نے ان کو پایا نام مبارک اُنکا شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ سرہ ہے جس دن میں نے ان کو پایا تو وہ ایک سو تیس سال کے شیخ معمر تھے۔ میں نے اُن سے خرقۂ تبرک پہنا۔ اور اُنہوں نے پہنانے کی اجازت دی میں نے ان سے حدیث سُنی۔ درمیان شیخ الشیوخ مصنف اس کتاب کے ایک واسطہ ہے اور جو کوئی مجھ سے سُنے تو دو واسطے ہوں گے ایضاً فرمایا کہ جمعے کے دن میں ایک گھڑی ہے، وہ وقت دعا کی قبولیت کا ہے۔ اور خلق اس کو نہیں جانتی ہے۔ میں نے التماس کیا تو فرمایا کہ جمعے کے دن وقت جلسۂ خطیب کے مروی ہے۔ میں اپنے والد مخدوم دامت برکاتہ سے سماع رکھتا ہوں یہ بھی التماس کیا گیا کہ جلسہ کے وقت کیا دعا کریں۔ وہ تو ذرا سا وقت ہے۔ فرمایا کہ اس قدر کہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْکَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ

دعا گو یہی دعا کرتا ہے اُس وقت تم بھی یہی دعا کرو۔ کیونکہ یہ اہم مقصود ہے
پس روئے مبارک بریں فقیر آوردہ فرمودند فرزند من بنویس۔

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ اس ساعت کے تعین میں علما کا بڑا اختلاف ہے عزیزی
شرح جامع صغیر میں ۴۳ قول لکھے ہیں۔ آخر میں یوں کہا کہ راجح ترین
قولوں کا گیارہواں اور بائیسواں قول ہے۔ گیارہواں یہ قول ہے
کہ وہ ساعت درمیان اس کے ہے کہ امام بیٹھے یہاں تک کہ نماز پوری
ہو جائے اور یہ قول مسلم میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ثابت
ہے۔ اور بائیسواں قول یہ ہے کہ آخر ساعت ہے بعد عصر کے اسکو
ابو داؤد و حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور اصحاب سنن نے
عبد اللہ بن سلام سے روایت کیا ہے۔ پھر ان دونوں قولوں میں
سلف کا اختلاف ہے کہ ان میں سے کون قول راجح تر ہے۔ سو
ترجیح دینے والوں نے ہر ایک کو ترجیح دی ہے۔ پس اول قول کو
تو بیہقی و قرطبی و ابن العربی نے ترجیح دی ہے۔ اور نووی نے کہا
کہ یہی صحیح با صواب ہے۔ اور دوسرے قول کو امام احمد بن حنبل و اسحٰق
بن راہویہ و ابن عبد البر و طرطوشی و ابن الزملکانی نے ترجیح دی ہے
ایضاً فرمایا سبق پڑھو۔ میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس میں تھی من
الصحاح روی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم انه قال ان فاتحة الكتاب وآية الكرسي والآيتين
من آل عمران شهد الله الى قوله عند الله الاسلام وقل اللهم
مالك الملك الى بغير حساب ما بينهن وبين الله حجاب تلح
تهبطنا الى ارضك والى من يعصيك قال الله سبحانه بلى
حلفت لا يقرءكن احد دبر كل صلوة الا جعلت الجنة مثواه
على ما كان فيه والا اسكنته حظيرة القدس والا نظرت اليه
كل يوم سبعين نظرة والا قضيت له كل يوم سبعين حاجة
ادناها المغفرة والا اعيذه من كل عدو والا قصرت منه یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے فاتحۃ الکتاب اور
آیۃ الکرسی اور دو آیۃ مذکورہ آل عمران کی، ایک تو شہد اللہ عند اللہ الاسلام
تک اور دوسری قل اللھم حساب تک۔ نہیں ہے درمیان اُن کے اور
درمیان اللہ تعالےٰ کے کوئی پردہ، خدائے تعالیٰ نے ان آیتوں
میں آواز پیدا کیا۔ تو ان آیتوں نے بزبان حال کہا۔ کہ یا رب تو ہم
کو اتارتا ہے طرف اپنی زمین کے اور طرف اُس کے کہ تیری
نافرمانی کرتا ہے۔ اس جگہ فرمایا کہ یہ آیتیں بدرقۂ ایمان ہیں داخل
ہیں اور جو کوئی پڑھے وہ مقرب ہو جائے جب ان آیتوں نے
ایسا کہا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں
کہ نہیں پڑھیگا تم کو کوئی بعد نماز کے مگر میں اُس کو چھ چیزیں دوں گا ایک
یہ ہے کہ کروں گا بہشت جگہ اُس کی ہر اُس چیز پر کہ جو اُس میں ہو دوسرے

Marfat.com

یہ ہے کہ بسا ؤں گا اُس کو اعلیٰ منازل فردوس میں تیسرے یہ ہے کہ
دیکھونگا طرف اُس کے ہر روز ستر بار رحمت کی نظر سے چوتھے یہ ہے
کہ پوری کروں گا ہر روز اس کی ستر حاجتیں کم تر اُن کا مغفرت ہے پانچویں
یہ ہے کہ نگاہ رکھوں گا اس کو ہر دشمن سے، چھٹے یہ ہے کہ نصرت دونگا
اُس کو اُس دشمن سے پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے
بدرقۂ ایمان ہمیشہ پڑھ ہو دعا کو پڑھتا ہے اور یہ آیتیں بدرقۂ ایمان میں داخل
ہیں ایضاً فرمایا صحاح میں ہے من قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ
کل یوم مأتہ مرۃ استغنی بھا و عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کنز من کنوز اللہ یہاں العلی العظیم مروی نہیں
ہے یعنے جو کوئی سو بار ہر روز لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو وہ تونگر
ہو جاتے اور یہ بھی مروی ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے
اللہ کے خزانوں سے، اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو کیونکہ دعا گو
ہمیشہ ہر روز کہتا ہے۔ تم بھی کہو مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی
کہ ایک دن شیخ جمال الدین کے مریدوں میں سے ایک مرید آیا۔ اس
نے عرض کیا کہ میں متاہل اور محتاج ہوں۔ شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو
ہر روز سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کر۔ اُس نے ناغہ ہمیشہ کیا۔ اُس نے
اس کا ورد کیا۔ بعد چند روز کے وہی مرید خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا
کہ میں مستغنی ہو گیا۔ خدائے تعالیٰ غیب سے پہنچاتا ہے۔ خوش اعتقادو
یہ ہے برکت کلمۂ تجنید کی حکایت ایک دن ایک لشکری شیخ کی خدمت

Marfat.com

میں آیا۔ عرض کیا کہ میں کوئی کسب و کام نہیں جانتا ہوں محتاجی سے عاجز رہا ہوں۔ شیخ نے اُس سے بھی فرمایا کہ تو سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ہمیشہ ورد کر اُس نے ایسا ہی کیا۔ مستغنی ہو گیا ایضاً فرمایا الزھد فی الزھد والتوکل فی التوکل زہد در زہد یہ ہے کہ زہد سے ترک نظر کرے تاکہ عجب میں نہ پڑ جائے اور بڑائی نہ کرے کہ میں ایسا زاہد ہوں اور توکل در توکل کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس پر نظر نہ کرے کہ میں متوکل ہوں کیونکہ یہ بات پندار لاتی ہے خود کو درمیان میں کچھ نہ دیکھے سب انعام و توفیق طرف سے اللہ تعالیٰ کے جانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما بکم من نعمۃ فمن اللہ اور فرماتا ہے ما زکی منکم من احد ولکن اللہ یزکی من یشاء

اٹھارہویں ماہ ذیقعدہ شب یکشنبہ تہجد کے وقت

قصیدۂ لامیہ کا سبق ہوتا تھا یہ فقیر اپنے حجرے سے حجرۂ مخدوم میں حاضر تھا سبق اس جگہ پہنچا تھا ؎

وغیر ان المکون لا کشئ مع التکوین خذہ لا کتحال

فرمایا کہ لفظ مکون اسم مفعول ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی۔ اور تکوین مصدر بمعنی فاعل ہے اور یہ صفت ہے خالق کی یعنے مخلوق نہیں ہے مثل کسی چیز کے ساتھ خالق کے۔ یعنے اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ مخلوق غیر صفت خالق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس کمثلہ

ف۔ ذکر مکون و تکوین

Marfat.com

شئ وھوا لسمیع البصیر یعنے نہیں ہے مانند اُس کے کوئی چیز اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔ نسبت نہ کرے مخلوق کی کسی مخلوق کے جو کہ عالم میں ہے ساتھ خالق کے۔ اگر کریگا۔ تو تشبیہ ہو جائے گی۔ اور تشبیہ اللہ تعالیٰ کے حق میں جائز نہیں ہے۔ یہ قول اہل بدعت کا ہے۔ یا مذہب خذلہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ خدا جوہر ہے، اس طائفے کا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص عمل کرے تو وہ عمل غیر ہے اُس شخص کا اسی طرح اس جگہ صنع غیر ہے صانع کا بعد اس کے یہ بیت پڑھی ؎

وان السحت رزق مثل حل ... وان بکرہ مقالی غیر قالی

السحت الحرام فرمایا کہ اس جگہ ایک سوال آتا ہے کہ حرام مثل حلال کے ہے۔ حالانکہ درمیان حرام و حلال کے بہت فرق ہے۔ جواب فرمایا کہ لمذق الحرام مثل رزق الحلال من جہۃ التغذی لا من جہۃ التشبیہ یعنے رزق حرام مثل رزق حلال کے ہے جہت غذا سے، نہ جہت تشبیہ سے الرزق ما یتغذی بہ یعنے رزق وہ ہے کہ جس سے غذا کی جائے۔ یا مذہب کہتے ہیں کہ حرام رزق نہیں ہے۔ اور مقدر نہیں ہے۔ خود بندے نے اپنے اختیار سے حرام کیا ہے۔ اس گروہ کا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا والرزق ما یتغذی بہ رزق یہی غذا ہے حلال ہو یا حرام بعد اسکے یہ بیت پڑھی ؎

وفی لجہات من توحید ربی ... سبیلی کل شخص بالسؤال

Marfat.com

ای سوال القبر عن توحید اللہ تعالیٰ حق من کل شخص مومنا
کان او کافرا صالحا کان او فاسقا صغیرا کان او کبیرا عاقلا
کان او مجنونا الاجداث ای القبور قولہ تعالیٰ لا یسال عما
یفعل وھم یسالون حرف سین واسطے تاکید کے ہے جیسے کہ لام
ابتدا واسطے تاکید کے آتا ہے یعنے سوال قبر کا سب پر حق ہے
ایک عزیز نے پوچھا کہ لفظ کل کا واسطے احاطہ افراد کے ہے پس
بچوں اور نبیوں سے کیونکر پوچھیں گے۔ وہ تو معصوم ہیں جواب فرمایا
الصغائر یسالون لتعظیم البشر لانہ حیوان ناطق ولا سوال للحیوان
غیر الناطق والاصح ان الانبیاء لا یسالون لان السوال لزیادۃ
الحجۃ وھم حجج اللہ فلا یسالون قال بعضھم الانبیاء لا یسالون
عن التوحید ولکن یسالون ھلی ماذا ترکتم امتکم لقولہ تعالیٰ
واذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی
وامی الھین اثنین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی
ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما
فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ما قلت
لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیھم
شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم
وانت علی کل شئ شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم
فانک انت العزیز الحکیم یعنے بچوں سے سوال ہوگا واسطے تعظیم بشر کے

Marfat.com

کیونکہ وہ حیوان ناطق ہے اور حیوان غیر ناطق سے سوال نہیں ہوتا۔
اور صحیح تر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال نہیں کیا جاتا ہے
اس لئے کہ سوال تو واسطے اثبات حجت کے ہے اور وہ خود اللہ
تعالیٰ کی حجتیں ہیں۔ پس وہ سوال نہ کئے جائیں بعض نے کہا کہ
انبیاء علیہم السلام توحید سے نہیں پوچھے جائیں گے لیکن اُن سے
اس بات کا سوال ہوگا کہ تم نے اپنی امتوں کو کس چیز پر چھوڑا کیونکہ
اللہ سبحانہ کا قول پاک ہے۔ جس وقت فرمایا اللہ نے کہ اے
عیسےٰ بیٹے مریمؑ کے کیا تو نے لوگوں سے کہا کہ ٹھیراؤ تم مجھ کو
اور میری ماں کو دو معبود، حضرت عیسےٰ نے کہا۔ تو پاک ہے
مجھے سزاوار نہیں ہے کہ میں وہ بات کہوں جو کہ مجھے لائق نہیں
ہے اگر میں نے اُس کو کہا ہے تو مکرر تو اس کو جانتا ہے تو جانتا
ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا ہوں جو تیری ذات
میں ہے بیشک تو ہی غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے
میں نے اُن سے نہیں کہا مگر وہی کہ جس کا تو نے مجھ کو حکم دیا کہ تم
پوجو اللہ کو جو کہ میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے اور تھا میں اُن
پر گواہ جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات
دی تو تو ہی تھا ان پر نگاہبان۔ اور تو ہر شے پر گواہ و حاضر ہے اگر تو اُن کو
عذاب کرے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو ان کو بخش دے
تو مقرر تو ہی ہے بے ہمتا و استوار کار۔ اور بچوں اور دیوانوں سے سوال

Marfat.com

کریں گے اگرچہ وہ مخاطب نہیں ہیں۔ واسطے تعظیم کے، اسلئے کہ حیوانات غیر ناطق سے سوال نہیں ہے میں اس بات کا سماع رکھتا ہوں دوسری وجہ یہ ہے تاکہ فرشتے جانیں جس جگہ بچے جواب دیویں تو بڑے بطریق اولیٰ جواب دیں گے اسی درمیان میں ایک یار نے پوچھا کہ حضرت ابراہیم فرزند ارجمند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہ کو جس وقت قبر میں رکھا، تو سوال قبر کا شروع ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تھے من ربک قال ربی اللہ وربکم یعنے اُن سے پوچھا کہ کون ہے تمہارا رب، تو انہوں نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے۔ اور رب تمہارا جب اُس جگہ پہونچے کہ ومن نبیک یعنے تمہارا نبی کون ہے تو انہوں نے توقف کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تلقین کی یا ولدی قل نبیی ابی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اے میرے فرزند تو کہہ دے کہ نبی میرے والد میرے محمد رسول اللہ ہیں یہ بات واقع میں تھی جواب فرمایا کہ ہاں میں اس کا سماع رکھتا ہوں بعد اسکے یہ بیت پڑھی ؎

وللکفار والفساق بعضا عذاب القبر من سوء الفعال

فرمایا کہ لام تخصیص کا ہے، یعنے خاص واسطے کفار اور بعض فاسقوں کے بسبب بدکرداری کے عذاب قبر کا حق ہے فرمایا الفعال ھنا بکسر الفاء یستعمل فی الشر وبفتح الفاء یستعمل فی الخیر یعنے لفظ

Marfat.com

فعال اس جگہ بکسرۂ فاشر میں مستعمل ہے اور بفتح فا خیر میں مستعمل ہوتا ہے
میں اس بات کا سماع رکھتا ہوں۔ اور کفار جمع کافر کی ہے جیسے
فساق جمع ہے فاسق کی، بعض کی قید اسلئے لگائی کہ شاید بعض فاسقوں
کے واسطے کسی بزرگ کی شفاعت مقبول ہوگئی ہو۔ یا کوئی عمل ان
کے ہوا ہو۔ اور وہ مقبول ہوگیا ہو۔ یا یہ کہ خود حق تعالیٰ عفو فرمادے
بدمذہب کہتے ہیں کہ عذاب قبر کا نہیں ہے۔ آدمی جب مرجاتا ہے
تو جماد ہوجاتا ہے جمادکو کیا عقوبت کریں۔ یہ گروہ اور ان کا قول باطل
ہے صحیح قول اہل سنت وجماعت کا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ عذاب قبر
اور اس کی کیفیت میں مشغول نہ ہوں۔ وہ لوگ جس طرح کہ عذاب
قبر کے منکر ہیں اسی طرح سوال قبر کے بھی منکر ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ
ایک شخص یہودی قبروں میں جاتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک یہودی
کی قبر سے سر دکھائی دیتا ہے۔ تمام گوشت و پوست اس کا ریزہ ریزہ
ہوگیا ہے۔ وہی ہڈی باقی رہ گئی تھی وہ اس کو ہاتھ میں لئے ہوئے
آتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
دیکھا۔ تو وہ ان سے نزدیک ہوا پوچھا۔ یا علی تم کہتے ہو کہ عذاب قبر
کا حق ہے۔ اور وہ لوگ آگ میں جلتے ہیں۔ یہ سر ہے ایک یہودی
کا میں اس کو پہچانتا ہوں۔ اس شخص کے بزرگوں میں سے تھا۔ کچھ
بھی جان اس میں ظاہر نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے
تامل کیا۔ اور اس یہودی سے فرمایا کہ وہ پتھر ہاتھ میں رکھ اور لے آ وہ یہودی

Marfat.com

دو پتھر لے آیا۔ حضرت امیر نے فرمایا کہ ان دونو پتھروں کو ایک کو دوسرے پر مارو۔ اس نے مارا تو آگ کا شعلہ نکلا۔ یہ بات واقعی ہے کہ جب ایک پتھر کو دوسرے پر مارتے ہیں تو آگ کا شعلہ نکلتا ہے۔ پس حضرت امیر نے فرمایا اے فلاں جس طرح کہ حق تعالیٰ نے پتھر میں آگ کو پوشیدہ رکھا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔ اسی طرح آگ کا عذاب بھی سرجانتا ہے۔ کہ جلتا ہے اور ظاہر میں کچھ اثر پیدا نہیں ہے۔ پھر جب تو مریگا تو تو بھی جان لے گا۔ اسی دن مہمان میں فرمایا کہ جب دعا گو مکہ و مدینہ مبارک میں گیا تو ساری کتابیں جو میں نے پڑھی تھیں انکا اعادہ کیا۔ پھر انہیں سر نو اُن کو پڑھا۔ اسلئے کہ سبق وہی شخص دیتا ہے کہ جو اسناد رکھتا ہے۔ اُستادوں سے تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آلہ دور رکھتا ہوں کہ تو اس جگہ جتنی کتابیں میرے روبرو پڑھ لے۔ میں سماع رکھتا ہوں۔ بے سماع کے کچھ نہیں ہے اور ان کتابوں کے نام لئے۔ کہ جیسے صحیح بخاریؒ صحیح مسلمؒ موطائے امام مالک۔ صحیح حنبل۔ صحیح ابو عبداللہ الحکیم الترمذی۔ صحیح امام بیہقی۔ یہ سب علم حدیث شریف ہے۔ خارج از ہفت صحاح کے بعد اسکے فرمایا المؤمن حلوی فرمایا حدیث صحاح کی ہے۔ میں سماع رکھتا ہوں المومن حلوی ای خلوق یعنے مومن باخلق ہوتا ہے نہ کہ یہ شیرینی خوار مراد ہے

اٹھارہویں ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا ایک بار شیخ کبیر کے

Marfat.com

اوراد خدمت میں پڑھتا تھا۔ ذکر مضمضہ و استنشاق کا تھا فرمایا کہ المضمضۃ من حیث الاصطلاح تحریک الماء فی الفم ثم اخراجہ والاستنشاق جذب الماء فی الانف ثم اخراجہ یعنے مضمضہ از روئے اصطلاح کے ہلانا پانی کا ہے مونہہ میں پھر اُس کا نکالنا اور استنشاق جذب کرنا پانی کا ہے۔ ناک میں پھر اُس کا نکالنا۔ فرمایا فرزند من اس کو لو۔ دعا اور اسکی اس جگہ پہونچی۔ حاسبنی حسابا یسیرا فرمایا الحساب الیسیر ما لیس فیہ شدۃ یعنے حساب یسیر یہ ہے کہ اس میں سختی نہ ہوئیں نے شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے سنا ہے کہ یہ دعا شیخ الشیوخ نے بر سبیل تواضع کے ہے یعنے میں اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ مجھ پر آسان حساب کریں۔ اس درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ حدیثوں میں ہے کہ جو ایسا کرے تو اس پر حساب نہیں ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من[1] قال لا الٰہ الا اللہ خالصا مخلصا دخل الجنۃ بلا حساب و عذاب یعنے جو شخص کہ لا الٰہ الا اللہ خالصا مخلصا کہے تو وہ بدون حساب عذاب کے جنت میں داخل ہو جواب فرمایا کہ بعض خاص بندے خدا کے ہیں

---

[1] یہ حدیث شریف جامع صغیر میں بایں لفظ ہے (من قال لا الٰہ الا اللہ مخلصا) قال المناوی وفی روایۃ صدقا وفی روایۃ من قلبہ (دخل الجنۃ) قال المناوی ثم ان ھذا وما قبلہ مشروط بسلامۃ العاقبۃ (البزار عن ابی سعید) قال العلقمی بجانبہ علامۃ الصحۃ انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ۱۲

کہ ان کا حساب نہیں کرتے ہیں نہ ان کا حساب ہوتا ہے لیکن حساب
حق ہے۔ اگر کسی سے آسان حساب لیں تو گویا ایسے معنی میں ہے کہ
حساب ہی نہیں لیا۔ جب دعا اور اداکی اس جگہ پہونچی کہ اَللّٰھُمَّ فُکَّ رَقَبَتِیْ
مِنَ النَّارِ یعنے اے اللہ تو میری گردن آگ سے چھڑا لے تو فرمایا اَوْ فَکَّ
متعدیہ من نصر ینصرو لا مفاعفہ فی باب ضرب الا لازم مثل
حَبَّ یَحِبُّ و فَرَّ یَفِرُّ یعنے فک متعدی ہے باب نصر ینصر سے اور باب
ضرب میں مفاعفہ نہیں ہے مگر لازم، جیسے کہ حب یحب اور فر یفر
پس اس فقیر سے فرمایا فرزند من تو الفیا فرمایا من اشتغل بما لا یعنیہ
ای لا ینفعہ ولا یضرہ یعنے جو شخص کہ مشغول ہو اس چیز میں کہ جو اس کو نہ
نفع دے نہ نقصان پہونچائے۔ جیسے مباحات تو فوت ہو جائے گی
اس سے وہ چیز کہ جو اس کو نفع دے جیسے سنت و مستحب، یعنے جو شخص
کہ مباح میں مشغول ہوئے تو اس میں ثواب و عقاب برابر ہے نہ ثواب
ہے نہ عقاب اس قدر وقت کہ مباح میں مشغول ہوگا سنت و مستحب
اس سے فوت ہو جائیگا۔ کہ جس میں محض ثواب تھا۔ مناسب اس کے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ جا رہے
تھے کہ ذکر کریں کلمہ لا الہ الا اللہ کا۔ وہ رہ گئے نہ کہہ سکے۔ پوچھا کہ اے امام
مسلمانوں کے، تم چاہتے تھے کہ ذکر کرو کیوں رہ گئے جواب دیا کہ ایک
دن میں نے حالت صغر میں ایک کلمہ منجملہ مباحات کے کہا تھا۔ وہ یاد
آگیا کہ میں نے کیوں کہا۔ میں اس کے فکر میں تھا۔ اس بارگاہ کی شرمندگی

Marfat.com

آئی ذکر کی مانع ہوگئی قولہ تعالیٰ وتقولون علی اللہ مالا تعلمون یعنے تم کہتے ہو اللہ پر وہ بات جس کو تم جانتے نہیں ہو۔ فرمایا جہاں کہ حالت صغر میں کوئی بات کہے اُس سے شرم کریں تو اُس شخص کی خرابی ہے کہ حالت بلوغ میں نالائق باتیں بکے اور نالائق کام کرے شرم نہ رکھے اور یہ بیت فرمائی جو کہ کسی دیوانے سے سُنی ؎

شرم نداری کہ گنہ مے کنی ۔۔۔ نامۂ خود را چہ سیہ مے کنی
سگ نکند با سگ بیگانگاں ۔۔۔ آنچہ تو با حضرت حق مے کنی

فرمایا کہ ان ذنوب بنی آدم علی اقوالھم یعنے گناہ بنی آدم کے ان کی باتوں پر ہیں۔ اور یہ بیت عربی پڑھی ؎

احفظ لسانک لا تقول فتبتلی ۔۔۔ ان البلاء مؤکل بالمنطق

یعنے تو اپنی زبان کو نگاہ رکھ تو نہ کہے کہ مبتلا ہو جائے کیونکہ بیشک بلا مقرر کی گئی ہے ساتھ بات کرنے کے زبان سے کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے۔ کہ کفر لاحق ہو جاتا ہے۔ قولہ تعالیٰ ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم یعنے البتہ مکرر انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور کافر ہوئے بعد اسلام لانے کے۔ فرمایا کہ فرزند من یہ فائدے لکھ لو ایضاً روز مذکور یک شنبہ بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر تھا۔ مخدوم کے پوتے سید حامد اطال عمرہ خدمت میں قرآن شریف کا سبق پڑھتے تھے۔ اس آیت میں پہونچے تھے۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ان اللہ غفور رحیم فرمایا العدُّ

Marfat.com

عبارت از یکان یکان شمردن دال احصاء سر جملہ شمردن یعنے ہ
زبان عربی میں ایک ایک گننے کو کہتے ہیں۔ اور احصار سر جملہ کے
شمار کرنے کو بولتے ہیں۔ یعنے اگر تم اللہ کی نعمتوں کو ایک ایک شمار
کرو تو سر جملہ کو شمار نہ کر سکو گے! اللہ تعالیٰ کی نعمت کی کوئی حد و گنتی
نہیں ہے۔ بسبب اس کی کثرت کے تبھی اس کے فرمایا کہ ان
حرف شرط ہے اور تعدوا فعل شرط ہے۔ اصل میں تعدون ہے
نون کا گرانا علامت جزمی ہے۔ اسلئے کہ ان شرطیہ فعل و جزا کو
جزم دیتا ہے اور نعمۃ اللہ مضاف و مضاف الیہ ہے لاتحصوھا
میں لا نہی کا نہیں ہے۔ لا نفی کا ہے۔ یہ جزا ہے شرط کی اصل
میں لاتحصون تھا۔ نون کو حذف کر دیا۔ کیونکہ شرط کی جزا واقع ہوا
ہے۔ حرف شرط فعل و جزائے فعل کو جزم دیتا ہے اس جگہ
علامت جزمی سقوط نون ہے۔ اسلئے کہ اجمع ہے تاکہ کوئی وہم
کرنے والا وہم نہ کرے کہ یہ لا نہی کا ہے۔ اور ان بھی جازم ہے
اور فعل مجزوم اس نوع کا نہیں ہے فقال بعضھم وان تقدروا
نعمۃ اللہ ای فتینتم اس فقیر سے فرمایا فرزندمن بولیں ایضاً ذکر اس
بات کا نکلا کہ قیامت کے دن فرزندوں کو ماؤں کی طرف
نسبت کریں گے۔ میں نے اس طرف کے محدثوں سے دو قول سنے
ہیں۔ ایک یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جہت سے
بنام والدہ پکاریں گے یا عیسے بن مریم دوسرا قول یہ ہے کہ ولد الزنا

Marfat.com

کا ستر ہو جائے تاکہ کوئی نہ جانے کہ یہ ولد الزنا ہے حق سبحانہ وتعالےٰ حرامزادے کا ایسا ستّار ہے۔ اکثر محدث قول اول پر ہیں پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس کو لکھ لو۔

انیسویں ماہ مذکور روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر تھا عوارف کا سبق فرماتے تھے۔ گفتگو اس میں تھی علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین علم الیقین یہ ہے کہ ایمان بغیب لائے کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور فرشتے اسکے بندے ہیں۔ اور ہرگز گنہگار نہیں ہوتے ہیں۔ سب وقت فرمانبردار رہتے ہیں۔ اور اُس کی کتابیں سچی ہیں۔ اور پیغمبر علیہم السلام خلق کے واعظ و ناصح ہوئے ہیں اور قیامت کا دن آنے والا ہے۔ اور بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان و موجودات کا صانع ہے۔ چھت کی طرف نظر کریں کہ یہ بنائے ربانی ہے۔ اور عین الیقین یہ ہے کہ کائنات کا اُس کو معائنہ و مکاشفہ ہو جائے۔ اُس کو دیکھے جس چیز کو کہ علم سے جانتا تھا اُسکو معاینۃً دیکھے۔ یہ مرتبہ دوسرا بالاتر اول سے ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو ایک دن اپنی دادی کے بہن کے گھر گیا تھا۔ وہ اور ان کے خاوند مولانا عبداللہ دونوں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی گیا۔ اور بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا عبداللہ رح

ناگاہ روبرو سے غائب ہو گئے۔ لحظہ بھر کے بعد پھر ظاہر ہو گئے ان کی بی بی نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے۔ جانے کا دروازہ تو بند کر دیا ہے اگر تم کہہ دو گے تو میں تم کو مہر بخش دوں گی۔ انہوں نے کہا کہ مہر گردن سے اُترتا ہے کہہ دوں کہا کہ میں آسمان پر گیا تھا۔ بہشت عنبر سرشت میں پہونچا اور تخت پر بیٹھا۔ اور تمہارے واسطے بھی بشارت لایا ہوں۔ میں نے سنا کہ یہ محل واسطے تیرے اور تیری بی بی کے ہے۔ تم یہاں ایک جگہ رہو گے۔ دعا گو نے بھی سُنا۔ میں چھوٹا تھا میں نے یہ واقعات بہت کچھ تجربہ کئے ہیں یہ ہے ... کیا ادنےٰ مرتبہ ہے علم کا اُن کے دلوں میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کا الہام ہوتا ہے سوائے اُن معانی کے جو لوح محفوظ میں لکھ رکھے ہیں۔ مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ دعا گو مکہ مبارک میں سات برس مجاور رہا۔ ایک عزیز دانشمند و محدث و فقیہ سات برس ہر روز وعظ کہتا۔ سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کرتا تھا۔ وہ پوری نہ ہونے پائی تھی کہ دعا گو اُس کو ویسا ہی چھوڑ آیا۔

حکایت ایک دن شیخ عارف صدر الحق والدین خدمت میں شیخ کبیر رحمتہ اللہ علیہ کے آئے۔ اور عرض کیا کہ بابا ہر روز جب میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں، تو دوسرے معانی میرے دل میں واقع ہوتے ہیں سوائے اُس کے کہ جو اس سے پہلے تھے۔ اگر حکم ہو تو میں لکھوں شیخ نے فرمایا مت لکھ فتنہ ہوگا۔ لوگ اُن کو نہ سمجھیں گے تو انکار کریں گے۔ اور وہ معانی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ہونگے پس لوگ گمراہی میں پڑ

Marfat.com

جائیں گے۔ حکایت ایک عزیز محدث و فقیہ مسافر آچہ میں اندر خانقاہ مخدوم والد قدس اللہ سرہ کے مقیم ہوا۔ اور چند مدت رہا۔ دعا گو نے اُس سے مصابیح اور کتب دیگر کا سماع کیا۔ اُس نے سات جلد قرآن شریف کی تفسیر معانی من اللہ سے کی اور جب میں نے شیخ صدرالدین کی حکایت اُس سے بیان کی تو اُس نے تفسیر کرنا چھوڑ دیا۔ اور ساتوں جلدیں دعا گو کے دے دیں۔ اور مسافر ہو گیا۔ اب تک وہ جلدیں میرے پاس موجود ہیں۔ فرمایا کہ یہ معانی واسطے ذات عالم کے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عامی شخص ذرا سے علم کے ساتھ مشغول ہوگا۔ تو اُس کو مکاشفہ ہو جائیگا۔ لیکن ان معانی کا الہام نہ ہوگا۔ کیونکہ علم وراثت کا موقوف ہے علم وراثت پر یعنے انبیاء علیہم السلام کا علم موروث اولیائے کرام کو نہیں پہونچتا ہے۔ جب تک کہ اُن میں علم فقہ و اصول فقہ و علم کلام کا نہ ہو۔ معانی کا الہام اسلئے نہیں ہوتا ہے کہ علم طریقت و حقیقت موقوف ہے علم شریعت پر جب تک شریعت کو خوب نہ جانے گا تب تک طریقت و حقیقت کو کہ مرتبے ہیں اس سے بڑھی ہوئی ہیں کب جانے گا ہرگز نہ جانے گا جس وقت یہ علم جان لیا تو انبیاء علیہم السلام کے اتباع و پیروی کرنے والوں کو علم موروث پہونچتا ہے۔ وھو ترک الدنیا مع الاخرۃ واختیار المولی بکلیتہ یعنے علم موروث چھوڑنا دنیا کا ہے مع آخرت کے، اور بالکل اختیار کرنا ہے مولے کا اور علم سلوک علم

موروثی ہے اور علم شریعت ایسا ہے جیسا کہ درخت کا میوہ اور علم طریقت ایسا ہے جیسا کہ مغز میوے کا۔ یہ خلاصہ ہے پس عامی شخص اگر مشغول ہوگا تو صاحب کشف ہو جائیگا۔ لیکن ان مشاق کا الہام اس کو نہ ہوگا، یہ الہام عالم ہی کے ساتھ خاص ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک عامی شخص شیخ عبداللہ کا مرید تھا وہ مشغول ہوا۔ اس کو مکاشفہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک دن کسی قاری نے قصہ اصحاب کہف میں یہ آیت شریف پڑھی وہ یقولون سبعۃ وثامنھم کلبھم یعنے کہتے ہیں کہ اصحاب کہف سات آدمی ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تو اس مرید عامی صاحب کشف نے کہنا شروع کیا کہ یہ ایک غار ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ سات جوان اس غار میں ہیں۔ اور آٹھواں ان کا کتا آگے دروازے پر ہے۔ یہ قاری متعلم یعنے طالب العلم تھا۔ اس نے کہا کہ تو کافر ہو گیا۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے تو یوں فرمایا ہے قل ربی اعلم بعدتھم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو کہہ دو کہ میرا رب ان کی گنتی کو خوب جانتا ہے۔ یعنے دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے۔ شیخ کے پاس خبر کی گئی کہ تمہارا فلاں مرید کافر ہو گیا ہے۔ کفر کا کلمہ بکتا ہے۔ شیخ نے کہا وہ کیا کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا وہ کہتا ہے کہ میں ایک غار دیکھتا ہوں۔ سات جوان اس کے اندر ہیں اور آٹھواں کتا ہے۔ شیخ نے فرمایا وہ کفر نہیں بکتا ہے سچ کہتا ہے۔ اس کو مکاشفہ ہوا ہے۔ اللہ سبحانہ کا قول

Marfat.com

پاک ہے۔ ما یعلمھم الا قلیل یعنے نہیں جانتے ہیں ان کو مگر تھوڑے لوگ، پس یہ مرید بھی منجملہ انہیں تھوڑے لوگوں کے ہے وہ سچ کہتا ہے تیسرا حق الیقین ہے وھو اطلاع القلب علی اللہ تعالیٰ یعنے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو دل کی آنکھ سے دیکھیں۔ یہ حق الیقین ہے اکثر اوقات نماز میں دیکھتے ہیں اور غیر نماز میں بھی اور سر کی آنکھ سے بہشت میں دیکھیں گے۔ کتب تفسیر و علم کلام میں لکھا ہے کہ بعض لوگ تو اللہ تعالیٰ کو بعد ایک ہفتے کے دیکھیں گے۔ اور بعض ہفتے میں دو بار زیارت سے مشرف ہوں گے۔ اور بعض ہر روز ایک بار دیدار فائض الانوار سے شرف اندوز ہوں گے۔ اور بعض اولیائے کرام پروردگار عالم کو ساعت بساعت دیکھیں گے۔ ان کا حظ و بہرہ یہی دیدار پر انوار ہوگا۔ بہشت کے سارے تنعم و عیش و آرام کو بھول جائینگے الادنی متروک بالاعلی یعنے کمتر شے برتر چیز کے سبب سے چھوڑ دی جاتی ہے اور یہ بیت فرمائی ؎

یراہ المومنون بغیر کیف ۔۔۔ وادراک وضرب من مثال
فینسون النعیم اذا رأوہ ۔۔۔ فیا خسران اھل الاعتزال

فرمایا قولہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار اور فرمایا الادراک رؤیۃ الشئی مع الجوانب والجہات واللہ تعالیٰ متعال عن ذلک فیری بغیر الادراک والابصار یعنے اللہ تعالیٰ کو بینائیاں نہیں پاتی ہیں اور وہ پاتا ہے بینائیوں کو ادراک دیکھنا شے کا ہے

Marfat.com

مع جانبوں جہتوں طرفوں کے، اور اللہ سبحانہ اس سے برتر و پاک ہے پس وہ بغیر ادراک و ابصار کے دکھائی دیگا۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکھ لو اس کو کم کوئی جانتا ہے۔

نماز دیدار پر انوار حق سبحانہ و تعالیٰ در خواب

ایضاً فرمایا حدیث صحاح کی ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی بین الظہر والعصر رکعتین فی یوم الجمعۃ مسافرا کان او مقیما صحیحا کان او مریضا عبدا کان او حرا رجلا کان او امرأۃ سواء کان ادرک الجمعۃ او لم یدرک یجب الجمعۃ او لم یجب یقرأ فی الرکعۃ الاولی بعد الفاتحۃ آیۃ الکرسی مرۃ و سورۃ الفلق خمسا و عشرین مرۃ و فی الرکعۃ الثانیۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص مرۃ والناس خمسا و عشرین مرۃ و فی روایۃ فیہما خمس عشر مرۃ و اذا فرغ من الصلوٰۃ یقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لا یخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ اسجگہ اس فقیر نے عرض کیا کہ بندے نے یہ حدیث شریف مخدوم کے روبرو پڑھی ہے اسمیں دیری ربہ فی المنام بھی ہے۔ فرمایا ہاں تو خوب یاد رکھتا ہے۔ یہی حدیث اس بات کی حجت ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیکھنا دنیا میں بحالت خواب ثابت ہے۔ پھر اس فقیر سے اور یاران دیگر سے فرمایا کہ ان دو رکعتوں پر مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرو۔ دعا گو ہمیشہ ان کو پڑھتا ہے۔ ایضاً ایک عزیز پیتل کا پیالہ خدمت میں فتوح

لایا فرمایا کہ ہمارے مذہب پر اس میں کھانا درست ہے۔ خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فانہ یقول کالمذہب والاحتیاط ان لایاکل ولایشرب فیہ یعنے اس میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلاف ہے۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ پیتل مثل سونے کے ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ اس میں نہ کھائیں نہ پئیں۔ دعاگو نہیں کھاتا ہے۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ پیتل کے پیالے میں پانی پیتے تھے۔ ایک دانشمند ان کے مجلس فیض منزل میں حاضر تھا عرض کیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے مذہب میں اس پیالے میں پانی پینا درست نہیں ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ہم اپنے مذہب میں عمل کرتے ہیں۔ یعنے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً فرمایا یکرہ مدّ الرّجل الی القبلۃ لانہ اساءۃ الادب الا ان یصلی المریض لانہ معذور فقہ میں لکھا ہے اذا تعذر علی المریض القعود استلقی ظھرہ وجعل رجلیہ الی القبلۃ واومی بالرکوع والسجود وان استلقی علی جنبہ ووجھہ الی القبلۃ واومأ جاز یعنے قبلے کی طرف پاؤں لمبا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔ مگر بیمار کو قبلے کی طرف پاؤں لمبے کرنا درست ہے تاکہ توجہ حاصل ہو جائے فقہ میں یوں ہے کہ جس وقت بیمار کو بیٹھنا مشکل ہو تو چت لیٹ جائے اور اپنے دونوں پاؤں کو قبلے کی طرف کرے اور رکوع سجدے کا اشارہ کرے اور اگر کروٹ پر سیدھا لیٹے اور

Marfat.com

اور اُس کا منہ طرف قبلہ کے ہو اور اشارہ کرے تو جائز ہے لیکن
دعا گو نے اُس طرف عجیب بات سُنی ہے کہ ہرگز ہندوستان میں
نہیں سنی تھی۔ وہ یہ ہے کہ جس وقت بیمار کو لٹائیں تو اُس کے پاؤں
سمیٹ دیں اسلیئے کہ توجہ حاصل ہے۔ اسی درمیان میں ایک عزیز
استعمال کے واسطے پگڑی لایا۔ بیٹھے ہوئے اُس کو باندھتے تھے
اور فرماتے تھے کہ مجلس میں اگر کوئی شخص اس نیت سے بیٹھ کر
پگڑی باندھے کہ اگر میں کھڑا ہو جاؤں گا تو ساری مجلس والے کھڑے
ہو جائیں گے تو روا ہے ..... ورنہ نہیں چاہیئے پھر
اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھ لو۔ ایضاً روز مذکور اُنیسویں ماہ
ذی قعدہ کو بعد نماز ظہر کے یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر
تھا۔ ایک عزیز قرآن شریف باواز بلند پڑھتا تھا۔ ایک یار نے
پوچھا کہ قرآن شریف کا سننا اور چپ رہنا بر سبیل اطلاق واجب ہے
یا مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا
له وانصتوا یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سنو اور چپ
رہو۔ جواب فرمایا قیل واجب فی الصلوٰۃ قال عبد الرحمن بن
عباس رضی اللہ عنہما انما نزلت هذه الآية للصلوٰة خلف الامام
یعنے کہا گیا ہے کہ نماز میں واجب ہے عبد الرحمن بن عباس رضی اللہ
عنہما نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ یہ آیت اتری ہے واسطے نماز کے
پیچھے امام کے۔ یعنے قرآن شریف کے سننے اور چپ رہنے کو نماز میں

Marfat.com

واجب کہا ہے لیکن دعا گر نے اُس طرف عجب بات سُنی ہے۔
لو قرأ القاری من القرآن وجاء احد بعدہ وجب لہ الاستماع
ولو انصات وفی العکس لا یجب یعنے اگر قاری قرآن شریف پڑھتا
ہے اور کوئی شخص بعد اُس کے آیا تو اس شخص کے واسطے سننا اور چپ
رہنا واجب ہے۔ اور اگر برعکس اس کے ہے یعنے مثلاً قاری بعد
کو آیا اور ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی تو کسی شخص پر واجب نہیں ہے
کیونکہ وہ لوگ قاری سے سابق ہیں۔ لیکن دوست تر یہ ہے کہ چپ
رہیں۔ اور اگر وہ لوگ چپ نہ رہیں گے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اذا
قرأ القرآن واحد لطمع الدنیا لا یجب الاستماع نقل من جامع
الفتاوی یعنے اگر کوئی شخص طمع دنیا کے واسطے قرآن شریف پڑھے
تو سننا واجب نہیں ہے۔ یہ بات جامع الفتاوی سے منقول ہے
پھر اس فقیر نے فرمایا فرزند من ان مسئلوں کو لکھ لو ایضاً فرمایا سبق پڑھو
ترتیب اس میں تھی کہ خلوت اختیار کرنا ایک مسنون فعل ہے اسلئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدائے حال میں کوہ حرا میں خلوت
فرماتے تھے۔ ہفتہ ہفتہ دس دس دن مہینہ مہینہ بھر حتی روی انہ کان
فی جبل حراء یا لخلوۃ اربعینا یعنے یہاں تک روایت کیا گیا ہے
کہ آپ نے جبل حرا میں چالیس دن کا خلوت فرمایا تھا۔ اس فقیر
نے فرمایا کہ جیسے تم نے ہمارے ساتھ دو چلے کئے تاثیر خلوت
کی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل انبیاء اور مرسل یعنے

Marfat.com

پیغمبر اور مقتدا و پیشوا ہو گئے۔ اسی طرح اگر سالک خلوت کرے تو اس کو ثمرہ ولایت میسر ہو جائے کیونکہ نبوت تو ختم ہو چکی پس چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے آور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پہاڑ میں کھانا پانی پہنچتا تھا آپ وہاں بفراغ دل مشغول تھے۔ اس وقت اس پہاڑ میں ایک عورت رہتی ہے وہ ولی ہے مشغول ہے اس کو کھانا پانی پہنچتا ہے۔ بفراغ خاطر مشغول ہے۔ شب جمعہ کو خانہ کعبہ میں آتی ہے۔ اور طواف کرتی ہے۔ دعا کر لے اس عورت کو دیکھا کوہ حرا سے دو کوس ہے۔ وہاں سے آتی ہے آور فرمایا جبکہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور دین ایک ہے اور ایمان ایک ہے اور پیغمبر ایک ہے تو شیخ بھی ایک چاہیئے اس کو سبب رسول اور دین بچ جائے اور دوسرے مشائخ سے اعتقاد رکھے اور اپنے شیخ کو بہتر اعتقاد بہتر جانے جیسے کہ دوسرے پیغمبروں کا منکر نہیں ہوتا ہے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہتر جانتا ہے۔ سارے پیغمبر علیہم السلام اصول دین و ایمان کی جہت سے ایک ہیں۔ تغیر فروع میں ہے یعنی احکام شریعت میں مثلاً چند چیزیں اور پیغمبروں کی امت پر حرام تھیں۔ اس امت پر حلال ہو گئیں اور چند چیزیں حلال تھیں وہ حرام ہو گئیں جیسے کہ غنیمت لڑائی کی پہلے اس سے حرام تھی۔ اس امت پر حلال ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً اس کی مثل اور بہت چیزیں ہیں اگر واسطے وعظ کے مشائخ دیگر سے

پاس جلئے یا خرقۂ تبرک و صحبت و محنت کا پہنے تو درست ہے کیونکہ خرقہ محبت کا خرقہ ارادت نہیں ہے۔ اور شیخ کی ارادت سے مرتد نہ ہو جائے۔ کیونکہ واسطے مرتد طریقت کے رجوع نہیں ہے۔ اور مرتد شریعت کے لئے رجوع ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً شب بستم ماہ ذیقعدہ شب شنبہ تہجد کے وقت

یہ فقیر حجرہ سے خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا۔ حدیث شریف یہ تھی۔ قولہ علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی وقولہ علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء یعنے فضل عالم کا عابد عامی پر مثل فضل میرے کے ہے۔ میری امت پر اور علماء میراث وارث ہیں انبیاءؑ کے یعنے پیغمبروں کے فرمایا کہ مراد اس سے علمائے حقانی ہیں نہ مجرد علماء جو کہ بیع و شرا جانتے ہیں جیسا کہ روایت کیا ہے کہ بعض صحابہ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور پوچھتے تو انسؓ فرماتے سلوا مولانا الحسنؒ فانہ قد حفظ ونسینا لان الادنی متروک بالاعلی یعنے تم مولانا حسن سے پوچھو کیونکہ مگر انہوں نے یاد رکھا ہے۔ اور ہم بھول گئے جبکہ حقائق میں مشغول ہوئے تو شرائع خاطر میں نہ رہی۔ اگر کوئی شخص

Marfat.com

معرفت وحقائق سے پوچھتا تو فی الحال بیان کر دیتے اس لئے کہ
اس کے اہل تھے - فالعلم ثلثۃ علم الاقوال ھو الشریعۃ
وعلم الافعال ھو الطریقۃ وعلم الاحوال ھو الحقیقۃ کما
نطق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشریعۃ اقوالی والطریقۃ
افعالی والحقیقۃ احوالی یعنے علم تین قسم ہے ایک تو علم اقوال یہ
شریعت ہے - دوسرا علم افعال یہ طریقت ہے تیسرا علم احوال یہ حقیقت
ہے - جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ
شریعت میرے اقوال ہیں اور طریقت میرے افعال ہیں - اور
حقیقت میرے احوال ہیں - پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے فرمایا فرزندمن بگیر پایہ -

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ چند حدیثیں فضل عالم کے واسطے "کثیر فائدے کی
یہاں لکھی جاتی ہیں اول (فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی)
قال المناوی قال الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ اراد العلماء باللہ
(والحرث) بن اسامۃ (عن ابی سعید) الخدری رضی اللہ عنہ
دوسری (فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم) ای نسبۃ
شرف العالم الی شرف العابد کنسبۃ شرف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الی ادنی شرف الصحابۃ (ان اللہ عزوجل وملائکتہ

Marfat.com

واهل السموات والارضين حتى النملة فى جحرها وحتى الحوت) فى البحر (ليصلون على معلم الناس الخير) ولا رتبة فوق رتبة من يرحم الله وتشتغل الملائكة وجميع الخلق بالاستغفار والدعاء له (ت عن ابى امامة) وهو حديث حسن تيسيرى (فضل العالم العامل بعلمه وكذا يقال فيما قبله وما بعده (على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب) المراد بالفضل كثرة الثواب الشامل لما يعطيه الله للعبد فى الآخرة من درجات الجنة ولذاتها ومآكلها ومشاربها ومناكحها وما يعطيه الله تعالى للعبد من مقامات القرب ولذة النظر اليه وسماع كلامه (حل عن معاذ) بن جبل چوتھی (فضل العالم على العابد سبعين درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض) لان نفعه متعد بخلاف العابد (ع عبد الرحمن بن عوف) پانچویں فضل المومن العالم على المومن العابد سبعون درجة) فيه الحث على تعلم العلم والاخلاص فيه (ابن عبد البر عن ابن عباس) واسناده ضعيف چھٹی (فضل العالم على غيره كفضل النبى على امته) لانه وارثه وقائم مقامه فى التبليغ والهداية (خط عن انس) رضى الله تعالى عنه ساتویں (فضل العلم احب الى من فضل العبادة) قال المناوى اى نفل العلم افضل من نفل العمل كما ان فرض العلم افضل من فرض العمل

(وخیر دینکم الوراع) ای من ارفع خصال دینکم الورع (البزار طس ک عن حذیفۃ) بن الیمان (ک عن سعد) بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انتہی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی آٹھویں (العلماء ورثۃ الانبیاء یحبہم اہل السماء) ای سکانہا من الملائکۃ (وتستغفر لہم حیتان فی البحر اذا ماتوا الی یوم القیامۃ) وفی حیاتہم ایضاً (ابن النجار عن انس) رضی اللہ عنہ انتہی من شرح جامع الصغیر المذکور ایضاً فرمایا کہ ہنسنا تین قسم ہے۔ القہقہۃ والضحک والتبسم اما القہقہۃ فہا ہو مسموع لہ ولجیرانہ فانہ تحرم من الکبائر واما الضحک فہا ہو مسموع لہ دون جیرانہ وہو اثم واما التبسم ما لم یکن مسموعاً لہ ولا لجیرانہ فانہ مباح وسنۃ یعنی ایک قہقہہ دوسرا ضحک ہے تیسرا تبسم ہے قہقہہ وہ ہنسی ہے کہ ہنسنے والے کو اور اُس کے پڑوسیوں کو سنائی دے۔ سو یہ حرام ہے منجملہ کبائر ہے۔ ضحک یہ ہے کہ اُس شخص کو سنائی دے اُس کے پڑوسیوں کو سنائی نہ دے اور یہ گناہ ہے اور تبسم یہ ہے کہ اُس شخص کو اور اُس کے پڑوسیوں کو سنائی نہ دے۔ پس یہ مباح اور سنت ہے۔ اسی اثنا میں اس فقیر سے اور یاران دیگر سے پوچھا کہ صبح نزدیک ہو تو سونا نہ چاہیئے ورنہ سو جاؤں تاکہ دن کو نیند تکلیف نہ دے۔ صبح کے وقت اونگھنا نہ پڑے ورد نہ پڑھ سکوں گا۔ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام نوم الصبح یمنع الرزق

Marfat.com

یعنے صبح کی نیند رزق کو روکتی ہے۔

پچیسویں ماہ مذکور روز سہ شنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا عبدالرحمٰن طغاری دعوات بزدی کا سبق خدمت میں پڑھ رہا تھا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو حاضر جاننے اُس کو نہ چاہیئے کہ ہو ہو کہے یہ خطاب تو غائب کا ہے۔ اُس کو تو چاہیئے گرانت انت کہے۔ کیونکہ یہ حاضر کا خطاب ہے۔ اسی اثنا میں زائد لوگ پہنچے بعض نے تعلق و پیوند کا التماس کیا۔ فرمایا سبق کو موقوف رکھو کہ میں اُن کو توبہ کی تلقین کردوں۔ میں نے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین سے سنا ہے کہ توبہ میں توقف نہ کرنا چاہیئے۔ جیسے کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو توقف نہ کرے اُسی وقت اسلام پیش کرے۔ اسی طرح اُسی وقت تلقین کرے۔ مگر جبکہ فوت فریضہ کا خوف ہو۔ پس توقف نہ چاہیئے۔ سبق کو موقوف رکھا۔ توبہ کی تلقین کردی۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر بدہ۔

ایضاً تزکیہ نفس کا ذکر نکلا

فرمایا اگر کوئی شخص کسی عالم سے فوق بیٹھ جائے۔ تو وہ کیا کچھ حکم دے یہاں تک کہ اگر وہ فرماندہ یعنے حاکم ہو تو انتقام لے۔ تزکیہ نفس کا ایک یہ ہے کہ جس جگہ بیٹھ جائے صدر و نعال اُس کے دل میں برابر ہو

Marfat.com

شیخ جمال الدین قدس سرہٗ ہمیشہ صف نعال میں بیٹھتے تھے۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے کوئی اور بزرگ ان کی زیارت کو آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اُن کے پہلو میں ایک مست بیٹھا تھا۔ وہ اُٹھا اور چلا گیا۔ ان بزرگ نے کہا کہ تم نے اس مست کو نہی منکر کا وعظ کیوں نہیں کیا۔ اُن بزرگوار نے جواب دینا شروع کیا کہ ہم اس مست سے بھی زیادہ تر مست ہیں۔ وہ مست تو شراب کا مست ہے۔ ہم حب دنیا کے مست ہیں۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی دوستی سر ہے سارے خطاؤں کا۔ اگرچہ اُس کو نہی منکر کیا تھا۔ اور وہ حب دنیا کا مست نہ تھا لیکن تواضع و انکسار کیا۔ بزرگی نہیں کی۔ کہ میں زاہد ہوں۔ کیونکہ تکبر صفت ہے شیطان کی۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے کہ ابیٰ واستکبر یعنے شیطان نے آدم علیہ السلام کے سجدے سے انکار اور تکبر کیا اور خلق کرنا صفت ہے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں یوں خبر دی ہے کہ انک لعلی خلق عظیم اس میں تین تاکید ہیں اول تاکید یہ ہے کہ شروع میں حرف اِنَّ آیا جو کہ واسطے تحقیق و تاکید کے ہے دوسری تاکید یہ ہے کہ حرف علی پر لام تاکید کا آیا تیسری تاکید یہ ہے کہ خلق کی صفت عظیم آئی یعنے بیشک تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ بڑے خلق پر ہو۔

Marfat.com

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ

عرض کرتا ہے کہ رحب الدنیا راس کل خطیئۃ ، فانہ یوقع فی الشبہات ثم فی المکروھات ثم فی المحرمات قال الغزالی رحمہ اللہ تعالی وکیما ان حبھا راس کل خطیئۃ فبغضھا راس کل حسنۃ رھب عن الحسن البصری رضی اللہ عنہ (ھر سلہ) انتھی من شرح الجامع الصغیر للعزیزی ایضاً ایک عزیز نے پوچھا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے - جواب فرمایا لایجوز خاتم الذھب للرجال الا ان تکون الفضۃ غالبۃ او کان من حرف النقرۃ یعنے سونے کی انگوٹھی مردوں کے واسطے جائز نہیں ہے ، مگر یہ کہ چاندی غالب ہو یا خالص چاندی کی ہو جیسا کہ کتاب متفق میں مذکور ہے ؎

خاتم الفضۃ لا باس بہ ... وترکہ حزلۃ فاتبعہ
وجاز للامیر والکتاب ... لحاجۃ الختم علی الکتاب
وخاتم الحدید والنحاس ... والقفص مکروہ لکل الناس

او کان من حرف الفضۃ خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی قید بالرجال حتی یخرج النساء وفی الخبر المشھور ان یوما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی الصحابۃ فاشار الی الذھب والابریسم فقال ھذان محرمان لذکور امتی وحل لاناثھم یعنے خبر مشہور ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ پر

Marfat.com

نکلے پس آپ نے اشارہ کیا طرف سونے اور ریشم کے پھر فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہیں واسطے میری امت کے مردوں کے اور حلال ہیں واسطے ان کی عورتوں کے پھر فرمایا فرزندمن ان فائدوں کو لکھ لو۔

ایضاً بدھ کی رات تہجد کے وقت اکیسویں ماہ مذکور

کہ یہ فقیر حجرے سے خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا ایک عزیز نے مجھ سے قصیدۂ لامیہ کا سبق پڑھتا تھا۔ نظم اس باب میں لکھتی ہے ؎

حساب الناس بعد البعث حق فکونوا بالتحرز عن وبال

الوبال ای العقوبة قوله تعالی ان الینا ایابهم ثم ان علینا حسابهم یعنے حساب لوگوں کا بعد بعث یعنے دوبارہ زندہ کرنے کے ثابت و راست و استوار ہے۔ پس تم عذاب سے ڈرتے رہنا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک طرف ہمارے ہے بازگشت اُنکی پھر بیشک ہمارے اوپر ہے حساب اُن کا۔ بعد اسکے یہ نظم پڑھی ؎

وحق وزن اعمال وجری علی متن الصراط بلا انتحال

وفی نسخة بلا احتمال یعنے راست و درست ہے تولنا اعمال کا اور چلنا پشت پر پل صراط کے بدون محال اور بے احتمال کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا

انفسھم بما کانوا بآیاتنا یظلمون یعنے تولنا اعمال کا اُس دن حق ہے۔ پس جس شخص کے موازین بھاری ہوئے۔ سو وہی لوگ ہیں خلاصی پانے والے، اور جس کے موازین ہلکے ہوئے پس وہ وہی لوگ ہیں کہ نقصان کیا اُنہوں نے اپنی جانوں کا بسبب اُس چیز کے کہ تھے ساتھ نشانیوں ہمارے کے ظلم کرتے۔ فرمایا کہ میں نے اعمال کا تولنا تین طرح سنا ہے احدھا یوزن صحائف اعمالہ کل ما کتبت کرامہ کاتبون من الخیر والشر والثانی للمیزان کفتان یسمی لاحدھما کفۃ الحسنۃ والاٰخر کفۃ السیئۃ وان ثقلت کفۃ الحسنۃ ورجحت فقد افلح وفاز وان خفت کفۃ الحسنۃ وثقلت کفۃ السیئۃ فقد ھلک وخسر والثالث المیزان کفۃ واحدۃ یجعل المرء فیھا ان ثقلت الکفۃ فقد فاز وان خفت الکفۃ خسر یعنے وزن اعمال کے تین طریق بیان فرمائے۔ ایک طریق یہ ہے کہ اُس کے نامۂ اعمال تولے جائیں گے۔ ہر وہ چیز کہ جس کو کرام کاتبین نے لکھا ہے بھلائی اور بُرائی سے، اگر نیکی کے صحیفے بھاری ہوئے تو چھٹ گیا۔ اور اگر ہلکے نکلے تو زیان کار ہوا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ترازو کے دو پلے ہیں جیسے کہ ہوتے ہیں ایک پلے کو نیکی کا پلہ کہتے ہیں اور دوسرے کو بدی کا پلہ، اگر نیکی کا پلہ بھاری ہوا تو نجات پائی اور اگر نیکی کا پلہ ہلکا ہوا اور بدی کا پلہ بھاری ہوا تو ہلاک وزیاں کار ہوا۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ ترازو کا ایک ہی پلہ ہے

Marfat.com

کہ آدمی اُس میں رکھا جائے گا۔ اگر وہی پلہ بھاری ہوا تو نجات پائی اور اگر ہلکا ہوا تو خسارے میں رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ وما ادراک ماھیہ نار حامیۃ پھر یہ بیت پڑھی ؎

ویعطے الکتب بعضا نحو یمنی وبعضا نحو ظھر او شمال

فرمایا کہ بعضاً مفعول اول ہے۔ اور الکتب مفعول ثانی نظم کے واسطے مفعول ثانی کو اول پر مقدم کر دیا ہے۔ تقدیر کلام کی یوں ہوئی۔ یُعطے بعضٌ الکتبَ یعنے بعض لوگوں کو نامہ اعمال سیدھے ہاتھ کی طرف دیئے جاویں گے۔ اور بعض کو بائیں ہاتھ کی طرف یا پیٹھ کے پیچھے فرمایا کہ جن لوگوں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دینگے تو وہ ہاتھ آگے ہوگا۔ لیکن طوق و زنجیر میں کھچا ہوا اور جن لوگوں کو پیٹھ کے پیچھے دیں گے تو ان کے ہاتھ پس پشت کھچے ہوئے ہوں گے پس بضرورت نامہ اعمال کو ہاتھ پر رکھیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت وقولہ تعالیٰ واما من اوتی کتابہ بشمالہ الی قولہ فاسلکوہ وقولہ الآخر فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا یعنے جس شخص کو کہ

Marfat.com

نامہ اعمال اُس کے بیٹے ہاتھ میں دیں گے تو اس کو بشارت بہشت کی ہے۔ اور اُس کا حساب آسان کریں اور لوٹے گا طرف اپنے گھر والوں کے خوش ہوتا ہوا۔ اور جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں یا پس پشت دیں گے تو اس کے گردن میں آگ کے طوق ڈالیں گے اور زنجیر آگ کی پاؤں پر رکھیں گے۔ جو کہ ستر گز کی ہوگی پھر دوزخ میں داخل کریں گے اور جزی معطوف ہے وزن اعمال پر یعنے حق جزی علی متن الصراط یعنے پل صراط کے پشت پر چلنا حق ہے۔ متن ظہر کو کہتے ہیں۔ یعنے پشت یہ پل درمیان دوزخ کے ہے۔ وذلک قولہ تعالیٰ فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا الی قولہ جثیا یعنے نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر وہ دوزخ کا وارد ہونے والا ہے۔ ہے تمہارے رب پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب واستوار و مضبوط کیا ہوا۔ ان نافیہ ہے اسلئے کہ بعد اُس کے الا واقع ہوا ہے۔ ای ما منکم الا واردھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ متحیر رہ گئے اس کے بعد اُن کے تسکین خاطر کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین جثیا یعنے پھر ہم نجات دیں گے اُن لوگوں کو کہ پرہیزگاری کی اور ڈرے اور تقویٰ اختیار کیا۔ اور چھوڑ دیں گے ہم اُس میں ظالموں کو مانند درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ انبیاء بھی اُس میں گزر کریں گے۔ جواب فرمایا کہ یہ خطاب اُن پر نہیں ہے۔ وہ دوسری

راہ جائیں گے۔ پھر اس فقیر سے فرمایا کہ یہ فرزند من یہ فائدہ لکھ لو
ایضاً نیز شب مذکور میں تہجد کے وقت یہ فقیر حجرے سے غائبت
میں حاضر تھا۔ خواجہ محمد ظفار بھی اپنے حجرے سے آئے چونکہ
وہ عربی کہتے۔ انہوں نے عربی زبان میں عرض کیا کہا یا مخدوم
کُنْتُ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اَذْکُرُ اللّٰهَ فَجَاءَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ یَّمِیْنِیْ فَقَالَ
لِیْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
شَجَرَةٌ ثُمَّ هُنَا یَا رَبِّ اَنْتَ اِلٰهُ عَالِمٍ وَاَنَا عَبْدٌ جَاهِلٌ اَسْاَلُكَ
اَنْ تَرْزُقَنِیْ عِلْمًا نَافِعًا حَتّٰی اَعْبُدَكَ بِعِلْمِكَ وَاِلَّا هَلَكْتُ
وَقَالَ لِیْ قُلْ هٰذَا یَا عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَیُّ شَیْءٍ
تَاْوِیْلُ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ یَا مَخْدُوْمُ جواب فرمایا یا اَخِیْ سَیِّدِیْ
حَصِّلِ الْعُلُوْمَ بِاِشَارَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی تَحْصِیْلِ
الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ فَحَصِّلْهَا یعنے اے مخدوم میں اس رات ذکر
خفی کرتا تھا۔ پس ایک مرد میرے داہنے طرف سے آیا۔ مجھ سے کہا
اے اللہ کے بندے نزدیک سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایک درخت ہے۔ اُس کا پھل یہ دعا ہے۔ یعنے اے
رب تو معبود عالم ہے۔ اور میں بندہ جاہل ہوں۔ میں تجھ سے اس بات
کا سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے علم نافع دے۔ تاکہ میں تیری عبادت کروں
ساتھ علم تیرے کے، ورنہ میں ہلاک ہو جاؤنگا۔ اور مجھ سے کہا کہ اے
اللہ کے بندے تو اس کو کہہ مقرر اُس نے اس کو تین بار کہا۔ پس اے

Marfat.com

مخدوم اس واقعے کی کیا تاویل ہے۔ جواب فرمایا کہ اے میرے بھائی
اے میرے بیٹے تو علوم کی تحصیل کر ساتھ اشارے اس واقعے کے یہ
دلیل ہے علوم دینیہ کے حاصل کرنے پر پس تو ان کو حاصل کر۔

اکیسویں تاریخ ماہ مذکور بلدھ کے روز حاضرت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم عوارف
کا سبق خدمت میں پڑھتے تھے لفظ محبت میں تھی۔ فرمایا کہ اگر ایک
شخص محب ہو اور محبوب نہ ہو تو پریشان ہو جائے مثلاً اگر کوئی شخص
کسی معشوقہ پر عاشق ہو اور وہ اُس کو دوست نہ رکھے۔ اور نہ اُس کی
پرواخت کرے۔ تو وہ کس قدر پریشان ہوگا۔ اولیاء نے اس سے
استعاذہ کیا ہے۔ یعنے اس بات سے پناہ مانگی ہے اور یہ نظم پڑھی

انت الحبیب ولکنی اعوذ بہ من ان اکون محبًا غیر محبوب

یعنے تو حبیب دوست ہے لیکن میں ساتھ اُسکے اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں
محب غیر محبوب ہوں یعنی میں اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تو تجھے چاہوں
اور تو مجھے نہ چاہے اور فرمایا کہ محبوبیت جو حاصل ہوتی ہے سو وہ نزدیک
مشائخ قدس سرہم کے پیروی کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول بفعل
وحال یعنے گفتار و کردار و رفتار میں۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ
غفور رحیم یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہہ دو کہ اگر ہو تم محبت

Marfat.com

رکھتے ہو اللہ سے۔ تو تم میری پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا
اور بخشش کرے گا واسطے تمہارے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔
بہت رحم کرنے والا، جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوے کرے تو
وہ اللہ کے پیغمبر کی پیروی اختیار فرمائے تاکہ محبوب ہو جائے جو
شخص اتباع پیغمبر کی مخالفت کرے قول و فعل و حال میں وہ ہرگز محبوب
نہ ہوگا۔ یہ ایک اصل عظیم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اشراق و چاشت و تہجد ہمیشہ پڑھا ہے۔ آپ پر فرض تھا۔ اور امت
پر سنت ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فتہجد بہ نافلۃ لک
اے زائدۃ لک علی خمس اوقات والنفل فی اللغۃ ھو الزیادۃ وقیل
نافلۃ لامتک پھر شیخ مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند
من یہ فائدہ لکھ لو۔ ایضاً فرمایا فرزند من سبق پڑھ۔ میں نے شروع کیا
ترتیب اس میں تھی التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب
یعنے توفیق کردنیا بندے کے فعل کا ہے موافق واسطے خوشی پروردگار
کے۔ پس توفیق خیر میں ہے۔ شر میں نہیں ہے۔ کیونکہ رضا شر میں نہیں
ہے اس فقیر کی طرف اشارہ کیا کہ فرزند من اس کو لو غریب ہے کم
کوئی جانتا ہے ؎

ھر ید الخیر والشر القبیح ولکن لیس یرضی بالمحال

ای بالمعاصی والقبائح ایضاً فرمایا حدیث صحاح ہے عن عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ

Marfat.com

قال من قال اذا اصبح اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَعَافِیَةٍ
وَسِتْرٍ فَاَتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ وَعَافِیَتَكَ وَسِتْرَكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
ثلث مرات اذا اصبح واذا امسی کان حقا علی اللہ عز وجل
ان یتم نعمتہ علیہ یعنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے جبکہ صبح
کرے۔ الٰہی بیشک میں نے صبح کی تیری طرف سے نعمت و عافیت و ستر
میں۔ سو تو پورا کر اپنے نعمتوں کو مجھ پر اور اپنی عافیت و ستر کو دنیا و آخرت
میں۔ اس کو تین بار کہے جب صبح کرے اور جب شام کرے اور
اول و آخر درود شریف پڑھے۔ تو حق ہے اللہ عزوجل پر کہ تمام کرے
اپنی نعمت کو اس پر آت کو بجائے اصبحت کے امسیت کہے وعن
ابی سلام رضی اللہ عنہ قال مر بنا رجل طوال اشعث فقیل
ھذا خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقمت الیہ
فقلت اخادمت النبی علیہ السلام قال نعم فقلت حدثنی عنہ
حدثنا لم تتیل اولد الرجل بینہ وبینک قال سمعت رسول اللہ
یقول من قال حین یصبح وحین یمسی ثلث مرات رَضِیْتُ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَاحِدًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ
یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی ابو سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
کہا کہ گزرا ہم پر سے ایک مرد نے کہ اس کا درازقد تھا اور بالوں کو

Marfat.com

آگے ڈالے ہوئے تھا یعنی باتوں کی آگ نکالی تھی پس کہا گیا کہ یہ خادم ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس میں طرف اُسکے کھڑا ہوا میں نے کہا
کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔
پس میں نے کہا کہ تو مجھے اُن سے ایسی حدیث کر کہ درمیان تیرے اور
درمیان اُنکے کوئی واسطہ نہو خاص تو نے ہی اُنکی زبان مبارک سے سُنی ہو
اُس نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے جو شخص کہے جبکہ صبح کرے اور جبکہ شام کرے تین بار یعنے اس دعا کو
تو حق ہے اللہ پر کہ وہ راضی کرے اُس کو قیامت کے دن۔ دعا کے
معنی یہ ہیں کہ راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے، ایک پروردگار سمجھ کر، اور
ساتھ اسلام کے دین جان کر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نبی جان کر۔ فرمایا کہ حق اس جگہ بایں معنی ہیں کہ کرمًا وعدلًا لان
الالوھیتہ تنافی الوجوب یعنے یہ وعدہ بطریق کرم و عدل کے ہے
نہ بطریق واجب کے کیونکہ الوہیت وجوب کی منافی ہے اور مراد
صبح سے سورج کے طلوع ہونے سے ڈھلنے تک ہے اور مساجبارت
ہے حدیثلیہ سے، یعنے دوگنا ہونا ہر چیز کا سایہ جب تک کہ شفق غائب ہو جائے

ان الغدا ءمن طلوع الفجر الی زوال الشمس قبل الظھر
اما العشاء من صلوٰۃ الظھر الی انصاف اللیل فاعلم وفادر
ثم السحور من مضی الشطر من اللیل الی طلوع الفجر

یعنے غدا فجر نکلنے سے لے کر سورج کے ڈھلنے تک ہے ظہر سے پہلے

Marfat.com

اور عشا نماز ظہر سے لے کر آدھی رات تک ہے۔ تو اس بات کو خوب سمجھ بوجھ لے۔ پھر سجدہ ہے۔ آدھی رات گذرنے سے فجر نکلنے تک۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان فائدوں کو جو میں نے کہے لکھ لو۔ فرمایا کہ اول مبتدی سے خلوت کرائیں اور ذکر کا حکم دیں۔ سنتیں اور فرض بجا لائے اور باقی جب فارغ ہو تو ذکر میں مشغول ہو جائے۔ یہاں تک کہ سارے ظلمانی حجاب دور ہو جائیں۔ پھر نورانی حجاب پیدا ہو جائے جب اس حجاب سے گزر جائیگا تو آگے وصال ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج يده لم يكد يراها ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور۔ اس کے حکایت بیان فرمائی کہ دعا گو گازرون میں تھا۔ شیخ امین الدین گازرونی کی خانقاہ میں حجرے ہیں۔ ان میں طالبین کو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین نے مشغول کیا ہے۔ بعض ہندوستانی لوگ دہلی کے وہاں مشغول ہوئے ہیں۔ ایک دن ایک شخص انہیں خلوتیوں سے نزدیک شیخ امام الدین کے آیا اور عرض کیا میں دیکھتا ہوں کہ میرے آگے پیچھے نور ہے۔ شیخ نے فرمایا تو اس کو دفع کر آگے چل تو وہاں تک پہونچا ہے کہ نور ہی حجاب رہا ہے۔ شیخ نے اس سے فرمایا کہ تو نزدیک پہونچ گیا ہے۔ یہاں تک کہ وصال ہو جائے بعد اس کے فرمایا کہ بے چارہ وہ آدمی کہ اس کے پاس شیخ حاضر نہ ہو کہ اس کو خلوت کا حکم دے۔ یا یہ کہ اس نے علم سلوک نہ پڑھا ہو۔ تو وہ اس لوہ میں رہ جائے۔ جانے

Marfat.com

کہ میں پہونچ گیا اور یہ نور خود حجاب ہے۔ کام تو آگے ہے۔ پہلے مقام وصال سے باز رہ جائے۔ حدیث صحاح ہے الزاھد بلا علم کالحمار فی الطاحونۃ یعنے زاہد بدوں علم کے مثل گدھے کے ہے چکی میں، پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا بھائیو میں تم کو کہتا ہوں۔ کہ تم یہ طریق لو۔ اگر تمہارا کام پیشتر ہو جائے تو تم دعا گو کے پاس آؤ۔ کہو تا کہ میں تم کو خبر کروں۔ اور آگاہ کروں۔ ہم سب نے قدم بوسی کی بعد اس کے فرمایا کہ جس طرح سر کی آنکھ میں سیاہی کے اندر پتلی ہے۔ اسی طرح دل کی آنکھ میں بھی پتلی ہے۔ تصفیہ باطن سے ظاہر ہوتی ہے۔ ان چیزوں سے باطن کو پاک کرے غل و غش و بغض و غضب و کینہ و کبر و حسد و حقد و جفا و جاہ و حب دنیا و طلب دنیا و قبول خلق و مدح خلق و ریا و عجب اور مانند ان کے جب تک کہ ان سے پاک نہ ہوگا۔ تب تک وہ پتلی روشن نہ ہوگی[1] کہ جس سے اللہ عزوجل کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً اگر ظاہر کی آنکھ کو خوار رکھے گا اور اس کی تیمارداری نہ کریگا تو وہ زنگ پکڑ جائے گی۔ اندھی ہو جائیگی۔ پس سالک کو چاہیئے کہ چشم باطن کی تیمارداری کرے۔ کیونکہ وہ بھی پتلی رکھتی ہے۔ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ذکر کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ مریدوں کو کثرت ذکر کا حکم دیتے ہیں ذکر خفیہ کلمۂ لا الہ الا اللہ

---

[1] آسن مارے کیا ہوئے جو لگی نہ من کی آس جوں تیلی کے بیل کو گھر گھر کوس پچاس

کا یوں کرے کہ لائے نفی میں مدّ کرے بائیں طرف سے داہنے طرف
لے جائے پھر اثبات بائیں جانب کرے دل سے نفی کرے اور
دل ہی سے پھر اثبات کا القا کرے۔ کیونکہ دل بائیں طرف مائل ہے
اور حرکت ذکر خفی کی ویسی ہی ہے کہ جیسے ذکر جہر کی حرکت ہوتی ہے
جیسا کہ میں نے بھائیوں کو تلقین کیا ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس
فقیر کے اور یاران خلوتیاں دیگر کے لائے۔ فرمایا کہ ذکر جہری واسطے
تصفیۂ نفس کے ہے۔ اور تصفیہ باطن کا عام تر ہے اور ذکر خفیہ مخصوص
ہے ساتھ تصفیہ باطن کے۔ ذکر بضم الذال ذکر الباطن اعنی القلب
بالخفیۃ وذکر بکسر الذال عام یتناول الظاہر الباطن بالتصفیۃ
جبکہ مرید یعنے طالب صادق خلوت وجلوت میں ذکر کی مداومت ہمیشگی
کرے تو اُس کے دل کا دروازہ کشادہ ہو جائے۔ انوار دیکھے اور اُس
کے سارے اعضا میں خلق صوت ہو جائے۔ وہ بھی ہمراہ اُس کے ذکر
میں موافقت کریں۔ ذکر میں ہو جائیں۔ مناسب اس کے حکایت بیان
فرمائی۔ کہ قاضی شمس الدینؒ برادر قتلغ خان کعبہ مبارک کے مجاور ہو گئے
تھے۔ اُن دنوں میں وعا گو وہیں تھا۔ جب وہ سوتے تو ان کے سینے سے
بسبب کثرت استعمال ذکر کے ذکر کی آواز نکلتی تھی۔ جس وقت انہوں
نے انتقال کیا تو وعا گو ان کے جنازے پر حاضر تھا۔ اور شیخ عبداللہ
یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حاضر تھے۔ اور مشائخ دیگر بھی حاضر تھے۔ جنازے
میں اُن کے وجود سے ذکر نکلتا تھا۔ سب لوگ سنتے تھے۔ اور سارے

Marfat.com

مشائخ و آئمہ و صدور خلائق دیگر ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اور جنازے سے ویسا ہی ذکر نکلتا تھا۔ یہ ہے تاثیر ذکر کی۔ پھر قاضی شمس الدین کو دعا گو کے حوالے کیا۔ کیونکہ وہ تیری ولایت کے ہیں۔ تو گور غریباں میں لے جا دفن کر میں ان کو گورستان غریباں میں لایا۔ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی دادی کے پائینتی نزدیک قبر حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا بعد اس کے فرمایا کہ صحابہ کرام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت کی حاجت نہ تھی۔ وہ تو صحبت مبارک نبوی کے ملازم و مصاحب رہے ہیں۔ وہ اُن لوگوں سے بہتر ہیں جو کہ خلوت اختیار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس خطاب سے مشرف ہوئے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم یعنے میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ تم نے اُن میں سے جس کسی کا اقتدا کیا راہ پالی اور اگر انکار کرو گے اور ان کی مخالفت اختیار کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے صحابہ کی ستاروں کی طرف نسبت کی۔ اسلئے کہ قافلہ شب کے چلنے والے ستاروں سے راہ کی سمت پاتے ہیں اور دریا میں بادبان باندھتے ہیں۔ اسی طرح اُمت کے لوگ دنیا کی تاریکی میں جو کہ رات کے مشابہ ہے۔ عاجز رہے ہوئے ہیں۔ اگر ان دین کی ستاروں سے رستہ لیں تو کبھی بے راہ نہ ہوں گے اسی طرح اگر کوئی مرید اپنے پیر کی صحبت اختیار کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ خلوت کرے۔ اس صحبت سے ہاتھ آئے گا جو کچھ کہ آئے گا۔ پھر روئے مبارک طرف اس

ف۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو خلوت کی حاجت نہ تھی

ف۔ صحابہ رضی اللہ عنہم مثل ستاروں کے ہیں

فقیر کے اور دیگر یاران مصاحب کے لئے فرمایا جیسے کہ یہ بھائی لوگ صحبت دعاگو کے مصاحب رہتے ہیں اور ہمیشہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ مجھ سے طریقت اخذ کرتے ہیں۔ دوسروں کو واجب ہے کہ اُن کا اقتدار کریں تاکہ راہ پائیں ورنہ وہ لوگ کہ جنہوں نے دعاگو سے تعلق و پیوند کیا ہے۔ لاکھوں سے گزر گئے ہیں لیکن مرید یہی چند نفر ہیں کہ جنہوں نے صحبت اختیار کی ہے ہم رب نے خدمت کی یعنے تسلیم عرض کی

ایضاً اکیسویں ماہ مذکور کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم الدین خدمت میں عوارف پڑھتے تھے اور ہم چند یار ملازم سامع تھے۔ بات اس میں تھی کہ بعض لوگ جب سلوک میں پہنچتے ہیں تو سکون و فراغت کے ساتھ کفایت کرتے ہیں اور نوافل و مستحبات کا ترک اختیار کرتے ہیں۔ یہ نقصان ہے۔ کمال یہ ہے کہ جتنی قربت زیادہ تر ہو تو طاعت و عبادت بھی زیادہ ہو۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ کا کام جس وقت کمال قرب کو پہونچا تو انہوں نے زیادہ تر عمل کیا۔ یہاں تک کہ دعاگو نے دیکھا ہے کہ تہجد کے وقت سے دوپہر تک مشغول رہتے تھے۔ بعد اس کے گھر میں جاتے کچھ فتور نہیں ہوتا تھا جس طرح کہ فرشتوں کو فتور نہیں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون ولا یفترون یعنے فرشتے ادا بجا

کی تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ہیں۔

ایضاً بائیسویں ماہ مذکور جمعرات کے دن

یہ فقیر جمعرے کے خدمت میں حاضر تھا شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھتے تھے بات اس میں تھی کہ سالک کو چاہیئے کہ کتاب و سنت یعنے قرآن مجید و حدیث شریف پر عمل کرے۔ اور ادب کی محافظت کو نگاہ رکھے۔ کیونکہ بے ادب کسی جگہ نہیں پہونچتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ کسی شہر میں ایک عزیز مشہور ہو گیا تھا۔ شیخ ابو یزید بسطامی قدس سرہ نے مع یاروں کے اُس کے زیارت کا قصد کیا۔ چنانچہ ایک دن وہ عزیز گھر سے باہر کسی مصلحت کے باہر آیا تھا اس نے کعبہ مکرمہ کے جانب تھوک دیا۔ امام ابو یزید اُس وقت مع یاروں کے لوٹ گئے۔ اور اُس کی ملاقات نہ کی۔ یاروں نے پوچھا کہ آپ نے اُس کی زیارت کا قصد فرمایا۔ اور اُس سے ملاقات نہ کی۔ جواب دیا کہ میں نے اُس سے سنت کی مخالفت دیکھی۔ پوچھا وہ کیا مخالفت تھی۔ فرمایا کہ اُس نے کعبے کی طرف تھوک ڈالا۔ اگر وہ ولی ہوتا تو ہرگز سنت کی مخالفت نہ کرتا ولا یکون ولیا ما لم یکن متبعا لنبیہ قولہ وفعالہ و حالہ یعنے آدمی ولی نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا گفتار و کردار و رفتار میں پیرو نہ ہو مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ جس وقت امام شبلے قدس سرہ کی موت نزدیک پہونچی تو ان کے ہاتھ پاؤں سست

Marfat.com

ہو گئے اُٹھنے کی قوت نہ رہی اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید نماز کا وقت آگیا ایک یار سے فرمایا کہ مجھ کو وضو کرا دے جب اُس نے وضو کرائی تو داڑھی میں خلال کرنا اس کو یاد نہ آیا امام شبلی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی داڑھی کے نیچے لے گئے اور اُس کی انگلیوں کو داڑھی میں گھمایا ہلایا داڑھی کا خلال ہو گیا۔ سنت کا احتیاط ایسا کرنا چاہیئے۔ موت کی حالت میں بھی سنت کے ضائع کرنے کو روا نہیں رکھتے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ مخدوم جہانگ والد میرے اُس رات کہ انتقال کریں گے دعا گو خدمت میں حاضر تھا۔ اور اُس رات عشا کی نماز وقت مستحب میں نہ پڑھ سکے جب آدھی رات ہوئی۔ تو مجھے بلایا۔ پورا وضو کیا۔ عشا کی نماز اور وتر پورا ادا کیا۔ ویسے ہی قبلے کی طرف منہ کر کے جاں بحق تسلیم کی۔ اس جگہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ یاران اعلیٰ نے بھی چشم پُر آب کی۔ ایک وقت تھا فرمایا ایسے بندے ہوئے ہیں۔ اور بعض لوگ خود ہی سنت کی مخالفت کرتے ہیں اور باک نہیں رکھتے ہیں اور اُس کو قربت جانتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے من ترک سنتی لم ینل شفاعتی جس شخص نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری شفاعت کو نہ پائیگا۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر ومن یتول فان اللہ

Marfat.com

هوالغنی الحمید اسوۃ حسنۃ ای اقتداء من یعنے البتہ مقرر ہے
خاص واسطے تمہارے اللہ کے پیغمبر میں اقتدائے نیک واسطے اس
شخص کے کہ وہ اُمید رکھتا ہے اللہ کی، اور پچھلے دن کی اور جو شخص
کہ منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی ہے بے نیاز ستودہ پھر روئے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ تقریریں جو میں نے کیں سب
کو لکھ لیا فرمایا سبق پڑھ۔ ترتیب اس میں تھی کہ جب سالک کو بسبب
خلوت کے مداومت کا ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ باندے سے ترقی ہو جاتی ہے
تو اول یہ بات ہوتی ہے کہ زمین پر نظر پڑتی ہے۔ جو کچھ روئے زمین
پر ہے اُس پر اُس کا مکاشفہ ہو جاتا ہے، بعد اس کے کشف قبور
ہوتا ہے۔ قبروں میں دیکھتا ہے۔ کہ ہر ایک کا کیا احوال ہے بعد
اس کے ارواح طیبۂ انبیاء علیہم السلام کا مکاشفہ ہوتا ہے اور اُن
کو دیکھتا ہے اور سب سے آخر اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھتا ہے۔ اس کو مکاشفہ نہایت کہتے ہیں بعد اس کے اللہ سبحانہ
کا وصال ہوتا ہے اُس کی ذات پاک کو دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے
اکثر نماز میں اور غیر نماز میں بھی مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی
کہ دعا گو شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس سرہ سے سماع رکھتا ہے۔ ایک
دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرماتے
تھے۔ عین وعظ میں منبر سے اُتر آئے اور آخر زینے پر بیٹھ گئے۔ اور
مونہہ منبر کی طرف کیا اور پشت خلق کی طرف اور چپ رہے۔ تھوڑی

Marfat.com

دیر کے بعد اُٹھے۔ خلق کہنے لگی کہ شاید شیخ دیوانے ہو گئے۔ ایک عزیز اُن کا معتقد تھا۔ اُس نے پوچھا کیا تھا کہ اثنائے وعظ میں آپ منبر پر سے اتر پڑے اور آخری زینے پر بیٹھ گئے اور ساکت رہے۔ کتنی بار آپ نے وعظ کہا یہ واقعہ کبھی نہیں ہوا۔ خلق کہتی تھی کہ شیخ دیوانے ہو گئے۔ جواب فرمایا میں نے پیغمبر علیہ السلام کو دیکھا کہ منبر پر آئے اور بیٹھ گئے میری کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں بیٹھا رہوں۔ میں اُتر آیا۔ اُن کی طرف پشت کیونکر کروں۔ میری کیا طاقت تھی کہ آگے رسول علیہ السلام کے بات کروں اور وعظ کہوں۔ اس سبب سے میں چپ رہا۔ بعد ازاں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ جن دنوں میں دعاگو گازرون میں خانقاہ شیخ امین الدین میں تھا تو ان کے بھائی شیخ امام الدین کے پاس چند طالبین ہندوستان کے اور دوسرے ملکوں کے خلوت میں مشغول تھے۔ ایک عزیز جوان عراقی خلوتی حجرۂ خلوت سے خدمت میں شیخ امام الدین کے آیا۔ اور عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ شیخ نے کہا کہ اب تو نزدیک پہنچ گیا ہے کہ مقام وصال سر جائے جب وہ چلا گیا تو دعاگو اس کے حجرے میں گیا۔ میں نے پوچھا۔ عزیزی تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا یا بیداری میں اُس نے کہا میں نے بیداری میں دیکھا۔ عین معاینہ کیا مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ نجم الدین صفانی

Marfat.com

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بیداری میں دیکھا۔ اور التماس کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو کوئی دعا سکھائیں۔ آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ تو خدا کی طرف پہنچے گا۔ اُن بزرگوار نے اس دعا کو مشہور کر دیا ہے۔ اُن کے خلیفہ نے وہ دعا دعا گو کو لکھ کر دی اور خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بطور وکالت کے دی پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرزند من یہ دعا پڑھو اور لکھو ایضاً آہستہ فرمایا کہ اس فقیر نے اور چند دیگر خلوتی یاروں نے سن لیا کہ دعا گو کو سنوایا ہے کہ تو اپنے یاروں کے واسطے دعا کرتا ہے۔ یارب اجعل اصحابی من المقربین لدیك والواصلین الیك ان سے کہہ دے کہ وہ اوراد کو نگاہ رکھیں تاکہ اس کی برکت سے مقرب و واصل ہو جائیں کیونکہ لا وجد لمن لا ورد لہ مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ فرماتے تھے کہ اس زمانے میں مریدوں کو اوراد کا حکم دیتے ہیں تاکہ اُس کی برکت سے واصل و مقرب ہو جائیں اور دعا گو کو بھی اسی کا حکم دیتا ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران خلوتی اعلیٰ کے لائے۔ فرمایا بھائیو اوراد کو نگاہ رکھو۔ مجھ کو حکم ہوا ہے۔ اس سبب سے میں تم کو کہتا ہوں۔ ہم سب نے قدمبوسی کی ایضاً ایک عزیز خدمت میں اوراد پڑھتا تھا۔ بات فجر کی سنت میں تھی۔ فرمایا کہ سنت فجر میں چار اور سنت ہیں احداھا ان یصلی فی اول الصبح والثانی یصلی فی بیتہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام

Marfat.com

من صلی سنۃ الفجر فی بیتہ یوسع لہ فی رزقہ وتقل المنازعۃ
بینہ وبین اھلہ ویختم لہ بالایمان والثالث یقرأ فیھما الم نشرح
والم ترکیف اوقل یاایھا الکافرون والاخلاص والرابع ان لایتکلم
بین ھذہ السنۃ وفریضۃ الفجر ولو تکلم فالافضل ان یعید
یعنے فجر کی سنت میں چار سنتیں یہ ہیں۔ اول یہ ہے کہ فجر کی سنت
شروع صبح میں ادا کرے تاکہ جو دعائیں کہ درمیان میں آئیں ہیں انکو
پڑھ سکے۔ دوسری سنت یہ ہے کہ گھر میں پڑھے۔ اسلئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی صبح کی سنت گھر میں پڑھے
تو فراخی کی جائے واسطے اُس کے روزی اُس کی میں۔ اور جھگڑا
کم ہو درمیان اُس کے اور درمیان اُس کے بی بی کے اور ختم کار
اُس کا ایمان پر ہو۔ یہ تین چیزیں اُس کو کرامت ہوں گی۔ حدیث
صحاح کی ہے۔ تیسری سنت یہ ہے کہ معین سورتیں پڑھے۔ اول
رکعت میں الم نشرح دوسری میں الم ترکیف (اور یہ بھی آیا ہے کہ پہلی
رکعت میں قولوا امنا باللہ تا آخر آیہ اور دوسری میں امنا بما انزلت
تا آخر آیہ پڑھے۔ (خوب ہے) یا یہ کہ اول میں یا ایہا الکافرون
اور دوسری میں اخلاص چوتھی سنت یہ ہے کہ درمیان سنت و فرض
کے بات نہ کرے اور اگر بات کرے تو بہتر یہ ہے کہ پھر پڑھے
ایضاً بائیسویں تاریخ ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو یہ فقیر حجرے سے خدمت
میں حاضر تھا۔ مصابیح کا سبق فرمایا ہے۔ حدیث شریف یہ تھی۔ قولہ

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام للولد علی الوالد حقوق احدھا ان یحسن
اسمہا ویحسن مرضعہا ویحسن تادیبہا یعنے اولاد کے والد پر
کئی حق ہیں ایک یہ ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے۔ کیونکہ حدیث صحاح
میں ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الاسماء ما عبد وحمد
یعنے بہترین نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن یا عبدالرحیم اور مانند ان کے ہیں
اور بہترین ناموں کا محمدؐ یا احمد یا حامد یا حماد یا حمید ہے یہ بہترین نام
ہیں دوسرا حق یہ ہے کہ اُس کی دودھ پلانے والی نیک رکھے۔ میں
سماع رکھتا ہوں کہ اگر دایہ خرید کرے تو چاہیئے کہ صالح و نیک ہو
دوسرے یہ کہ دودھ بہت ہو کہ بھرا دے۔ اور یہ بات ظاہر ہی ہے
تیسری بات یہ ہے کہ دودھ پلانے والے کو برادر رکھے یعنے اچھی طرح
سے رکھے۔ تیسرا حق یہ ہے کہ بچوں کی تادیب اچھی طرح سے کرے
پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو میں نے بیان کئے ان کو لکھ لو
غریب ہیں بعد سبق مصابیح کے عوارف کا سبق شروع ہوا گفتگو ادب
میں تھی۔ یہ سبق مصابیح کے سبق کے ساتھ مناسب ہے۔ اور مکرائے

العبد بالطاعۃ یصل الی الجنۃ وبادب فیہا یصل الی اللہ تعالیٰ
یعنے بندہ بسبب طاعت و عبادت کے بہشت میں پہنچتا ہے۔ اور
طاعت میں ادب نگاہ رکھنے سے خدا کی طرف پہنچتا ہے۔ نماز کا ادب
یہ ہے کہ دائیں بائیں طرف التفات نہ کرے۔ حضور کے ساتھ ادا
کرے۔ یہ ادب وصول کا سبب ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحاح میں ہے

Marfat.com

قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لو علم المصلی بمن یناجی ما التفت والمصلی یناجی ربہ یعنے اگر نماز پڑھنے والا جان لے کہ کس کے ساتھ مناجات کرتا ہے۔ کس سے سرگوشی کرتا ہے۔ کس سے بھید کہتا ہے۔ تو وہ دائیں بائیں طرف التفات نہ کرے اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ اور نماز پڑھنے والا اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اور فرمایا ادب النفس خیر من ادب الدرس یعنے ادب نفس کا تو ایک وقت ہے اور ادب نفس کا ہر حال میں ہے۔ پس بالضرور بہتر ہوگا اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے عوارف کو شیخ مدینہ عبداللہ مغربی سے سنا ہے میں نے اُس کو اُن سے پڑھا ہے۔ ہر روز بعد تہجد کے حجرہ دعاگو میں خود آتے ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے ہاتھ میں کھانا۔ میں نے ان سے عربی زبان میں کہا یا شیخ انا اجیٔ الیک انت المخدوم وانت استاذی یعنے اے شیخ میں تمہارے پاس آؤں آپ مخدوم ہو۔ اور آپ میرے اُستاد ہو۔ انہوں نے فرمایا لا تجیٔ انت قط بل انا اجی الیک واعلمک انت ولد رسول اللہ یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ میں خود تیرے پاس آؤنگا۔ اور تجھے تعلیم کروں گا۔ تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ دعاگو ایک سال اُن کی صحبت کا ملازم رہا۔ میں نے پورے عوارف پڑھے دعاگو مدینہ منیر مبارک مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں معتکف ہوا وہاں کسی کو معتکف اربعین نہیں ہونے دیتے ہیں۔ اخیر عشرے میں ہر ستون کے پاس معتکف ہوتے ہیں۔ کسی ستون کو ضائع

Marfat.com

نہیں کرتے ہیں کیونکہ الاعتکاف فی العشر الاخیر من رمضان سنۃ مؤکدۃ وقیل واجب یعنے عشرۂ اخیر رمضان میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ کسی نے کہا واجب ہے۔ لیکن میں بقوت شیخ مدینہ کے الاربعین کا معتکف ہوا۔ اور ایک عزیز اور تھا۔ پس شیخ مدینہ وقت افطار کے میرے واسطے دو قرص لاتے اور کھلاتے۔ اُس وقت جاتے۔ دعاگو نے عرض کیا یا شیخ ھذا خلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیوکل قلیلا یعنے اے شیخ یہ تو خلوت ہے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ پس کھانا کم کھایا جائے وہ یوں کہنے لگے یا ولد رسول اللہ لاک زوجۃ ولاک والد ولاک الاقرباء وانت تروح الیھم فقد ضعف بدنک فی الطریق فکل یعنے اے فرزند رسول اللہ کے۔ تیری بی بی ہے اور تیرا والد ہے اور تیرے رشتہ دار ہیں اور تو طرف اُن کے جائیگا سو راہ میں تیرا بدن مقرر ضعیف و کمزور ہو جائیگا پس تو کھا۔ اس سے تیرا دین ضعیف نہ ہوگا۔ بلکہ قوی ہو جائیگا۔ ایسی ترغیبیں فرماتے تھے۔ بعنایت خدائے تعالیٰ ان کی برکت سے وہ دو قرص کچھ تشویش نہ دیتے تھے۔ اور طاعت میں مقوی ہوتے۔ فرمایا کہ ایک دن مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کے وقت امام حاضر نہ تھا۔ دعاگو نے امامت کی جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلے تھا۔ میں اُس سے بقدر ایک صف کے پیچھے کھڑا ہوا اور نماز شروع کی۔ چونکہ شیخ عبداللہ مطری حاضر تھے انہوں نے مجھ سے یہ ادب

Marfat.com

ملاحظہ کیا۔ تو تحسین کی اور دعا فرمائی اور کہا ما رایت قط ھذا الادب
الا منك یا ولد رسول اللہ یعنے اے فرزند رسول اللہ کے میں نے یہ ادب
کبھی کسی سے نہیں دیکھا مگر تجھ سے کہ تو نے اس کو نگاہ رکھا ایضاً فرمایا
کہ جس وقت دعا گو مدینے سے مکہ مبارک میں آیا تو شیخ مکہ عبداللہ یافعی
رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تربیتیں فرمائیں۔ اور مصلے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین
کا اور مصلے شیخ نصیر الدین کا بتایا۔ شیخ رکن الدین کا مصلا رسول اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مصلے کے متصل دیوار کعبہ سے متصل ہے اور مصلا شیخ
نصیر الدین کا اس سے اس قدر پیچھے ہے کہ چار آدمی کھڑے ہوں۔ ایک
عزیز نے پوچھا کیا حکمت ہے۔ کہ مصلے شیخ نصیر الدین کا پیچھے ہے۔ جواب
فرمایا کہ شیخ رکن الدین قریب تر تھے۔ پس شیخ مکہ عبداللہ یافعی نزدیک
مصلے کے لے گئے اور فرمایا اجعل ھھنا واشتغل یعنے تو یہاں نماز
پڑھ اور مشغول ہو۔ دعا گو دونوں مصلوں کے پیچھے مشغول ہوا۔ میری کیا
مجال ہے کہ اُن کی جگہ میں نماز پڑھوں۔ جبکہ شیخ مکہ عبداللہ یافعیؒ نے مجھ
سے یہ ادب دیکھا تو تحسین کی اور دعا فرمائی اسلئے کہ میں نے ادب کو
نگاہ رکھا اور فرمایا کہ جن دنوں میں دعا گو واسطے تحصیل علم کے اوچہ سے
ملتان میں آیا۔ تو نزدیک شیخ رکن الدین کے گیا۔ شیخ رکن الدین نے مجھ
کو مدرسہ میں اُتارا اسلئے کہ واسطے تحصیل علم کے آیا ہے۔ خانقاہ میں
نہیں اُتارا۔ جہاں میں اُترا تھا۔ وہ ایک مقام تھا۔ دہلیز کے اوپر دعا گو
کے واسطے ہر روز چار قرص اور ایک پیالہ آشام کا پہنچاتے تھے۔ شیخ نے

Marfat.com

بیٹے کی ماں سے فرمادیا تھا۔ کہ ایک پیالہ آشام کا جو میرے واسطے
بناتے ہو سید کے واسطے بھی دہی بھیجو۔ چند قسم کے میوے اس میں ہوتے
دودھ یا روغن میں جوش دیتے تھے۔ ہر روز دہی بھیجتے۔ میں نے کسی وقت
ویسا نہیں کھایا۔ خادموں سے کہا کہ تم میرے واسطے ایسا نہیں بناتے
ہو اور مسکرائے لیکن چند تنکہ چاہیے تنہا کیونکر کھاؤں۔ ملعون من اکل
وحدہ یعنے جو شخص تنہا کھائے وہ ملعون ہے بعد اس کے فرمایا کہ جن
دنوں میں سلطان محمد نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا تو چالیس خانقاہیں
میرے تصرف میں کردیں میں نے شیخ رکن الدین کو واقعہ میں دیکھا فرمایا
کہ تو چلا جا ہلاک و غرق ہو جائیگا۔ حج کو جا۔ میں نے ترک کیا۔ اور حسب
فرمودہ شیخ چلا گیا۔ کتنی سعادتیں پائیں۔ روئے مبارک طرف ہمارے
لائے تم جانتے ہو کتنا تکبر ہوتا اس زمانے میں اگر کسی کے واسطے
ایک خانقاہ ہو جاتی ہے تو کتنا پندار ہو جاتا ہے۔ خاص کر میری
ملک تو چالیس خانقاہیں تھیں۔ میں نے سب کو ترک کیا۔ اور حسب فرمودہ
شیخ چلا گیا۔ میں نے کتنی سعادتیں پائیں چھ برس مجاور رہا۔ اور صحبت
مشائخ کی ملازمت کی۔ جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعیؒ و شیخ مدینہ
عبداللہ مطری قدس اللہ اسرارہما اور کتب صحاح کی قرارت کی ساتویں
برس عدن میں واسطے زیارت فقیہ یصبال قطب عدن قدس سرہ
کے آیا انہوں نے دعاگو سے فرمایا یا ولد رسول اللہ ارجع الی مکۃ
ولا تخرج من مکۃ حتی یاذن لک من ارسلک وھو الشیخ قطب

العالم رکن الحق والدین یعنے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو طرف مکے کے لوٹ جا۔ اور مکے سے مت نکل یہانتک کہ تجھے اذن دے وہ شخص کہ جس نے تجھ کو بھیجا ہے۔ اور وہ شیخ قطب عالم رکن الدین ہیں میں نے اپنے جی میں کہا کہ ان کو اس حال کی کس نے خبر دی پھر میں نے کہا کہ کرامت سے دریافت کیا ہوگا۔ بعد چند دن کے فقیہ بصال نے وفات پائی وہ بیمار تھے میں نے جو اُن کو پایا تو وہ بستر بیماری پر تھے۔ میں نے تیسری رات وفات فقیہ بصال سے شیخ رکن الدین کو واقعہ میں دیکھا کہ انہوں نے میرے سر پہ خرقہ پہنایا۔ اور فرمایا کہ محل فقیہ بصال کی وفات کو تیسرا دن ہے۔ تو یہ خرقہ فقیہ بصال کے چھوٹے بیٹے کو پہنا دینا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ ٹوپی آگے پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ خرقہ جو کہ شیخ رکن الدین نے پہنایا میں نے اس کو بعینہ اپنے سر پہ پایا۔ تیسرے دن واسطے زیارت فقیہ بصال کے حاضر ہوا۔ سارے مشائخ و ائمہ وصدور واکابر وخلائق حاضر تھے۔ ایک بزرگ اُٹھے اور خاص دعا گو سے کہا یا سید البس الخرقۃ التی البسھا لک الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین فی الواقعۃ وعینھا لھذا الصغیر یعنے اے سید تو پہنا دے وہ خرقہ کہ جس کو تجھے شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے واقعے میں پہنایا ہے۔ اور اس کو واسطے اس چھوٹے لڑکے کے معین کیا ہے میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ عزیز تو اس جگہ حاضر نہ تھا اس واقعہ

Marfat.com

کی کس نے خبر کی میں نے کہا کہ کرامت سے جان لیا ہوگا۔ پس میں نزدیک اس چھوٹے لڑکے کے گیا اور وہ خرقہ میں لے سر سے اتارا اور اس کو پہنا دیا میں نے دیکھا کہ اسی وقت اس کے بڑے بھائی دست بستہ ہوئے۔ اور کہا کہ ہم خادمی کریں گے۔ اس دن وہ لڑکا بالغ تھا۔ اور اب تو وہ شیخ کامل ہو گیا ہے۔ مشائخ و ائمہ چاہتے تھے کہ بڑے بیٹے کو سجادے پر بٹھائیں۔ دعاگو نے چھوٹے بیٹے کو سجادے پر بٹھا دیا۔ ایک یار نے پوچھا کہ وہ مرید مخدوم کا ہوگا۔ جواب فرمایا کہ میں شیخ نہیں ہوں۔ وکیل ہوں۔ دعاگو کے واسطے سے شیخ رکن الدین کا مرید ہوا۔ بعد اس کے فرمایا کہ دعاگو سے فقیہ بصال نے کہا تھا اذہب الی مکۃ ولا تخرج منہا حتی یاذن لک من ارسلک دعاگو عدن سے مکے کو لوٹ گیا ایک سال اور رہا۔ سات برسیں ہو گئیں۔ ان اللہ وتر یحب الوتر بیشک اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے اور اس ایک سال میں شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ ہر رات تہجد کے وقت نزدیک دعاگو کے آتے۔ ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے میں کھانا۔ یہاں تک کہ اگر دعاگو کے تہجد سے کچھ باقی رہ جاتا تو نہ آتے جب تک کہ میں پورا نہ کر لیتا۔ صاحب کشف تھے۔ یہاں تک کہ جب میں تہجد سے فارغ ہو جاتا تو وہ دعاگو کے مقام میں آتے۔ اور سبق کتب صحاح احادیث کا اور عوارف و رسائل سلوک کا دیتے۔ دعاگو نے پورے عوارف ان کے روبرو عرض کی ہے۔

Marfat.com

ایسی شفقت رکھتے اور تربیت کرتے تھے اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مدینہ لڑکا نہیں رکھتے تھے کہ خود کھانا لاتے۔ جواب فرمایا کہ ایک دن میں نے عرض کیا یا شیخ انت استاذی انا اجی الیک یعنے اے شیخ آپ میرے اُستاذ ہیں میں ہی آپ کے پاس آؤں تو فرماتے لا تجی قط بل انا اجئ واُعلمک انت ولد رسول اللہ یعنے تو ہرگز مت آ بلکہ میں خود آؤں اور تجھے تعلیم کروں تو تو فرزند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اس کے شیخ رکن الدین کو میں نے واقعہ میں دیکھا۔ فرمایا تو گھر جا۔ تیرے والد تیرا اشتیاق رکھتے ہیں۔ پس میں رخصت ہوا شیخ مدینہ و شیخ مکہ اور دیگر مشائخ نے بھی دعاگو سے کہا کہ زمین عراق شہر شوکارہ میں خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری قدس اللہ روحہ باقی رہے ہیں تو ان سے ملاقات کر وہ بھی تجھے خرقہ پہنائیں گے۔ اور قطب عالم کی طرف سے پہنانے کی اجازت دیں گے تاکہ تو دوسروں کو پہنائے۔ پس دعاگو لوٹا۔ ویسا ہی زمین عراق میں پہونچا۔ شوکارہ نام شہر میں اُن بزرگوں کو پایا۔ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔ اُن کا نام شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تھا۔ قدس اللہ سرہ جس دن کہ میں نے ان کو پایا ایک سو تیس برس کے تھے۔ جامع مسجد میں عصا ہاتھ میں لے کر پیادہ جاتے تھے۔ دعاگو نے پورے عوارف اُن پر عرض کی ہے۔ درمیان میرے اور اسکے مصنف شیخ شیوخ کے وہی ایک واسطہ ہیں جو شخص دعاگو سے

Marfat.com

سنے تو وداع سطے ہوں گے۔ پس انہوں نے دعا گو کو خرقہ پہنایا اور اجازت دی۔ اور روانہ کیا۔ بعد اس کے میں نزدیک خلیفہ شیخ رکن الدین کے آیا میں نے اُن کو پایا نام ان کا شیخ قوام الدین تھا۔ انہوں نے بھی دعا گو کو خرقہ پہنایا اور پہنانے کا اجازت نامہ اپنے خط سے لکھ کر دیا ایضاً فرمایا کہ فتاوی کامل میں ایک مسئلہ ہے ولو ان واحدا اقعد وبشد المتکا فیا خذہ سنۃ او نوم لا ینقض وضوءہ لان مقعدہ متصل علی الارض وھذا القول ھو الاصح ولو نام بغیر ھذا الطریق ینقض وضوءہ یعنے اگر کوئی شخص بیٹھے اور متکا باندھے پھر وہ اونگھے یا سو جائے تو اُس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ کیونکہ اُس کی دبر زمین سے متصل ہے اور یہ قول صحیح تر ہے۔ اور اگر بغیر اس طریق کے سو جائے گا یعنی اُس کی دبر زمین سے چپکی ہوئی نہ ہوگی تو اُس کا وضو ٹوٹ جائیگا۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزندمن اس مسئلے کو لکھ لو غریب ہے۔

ایضاً چوبیسویں تاریخ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ

بعد اشراق کے یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر ہوا زائر لوگ پہنچے تھے۔ ہر ایک شخص زیارت کرتا تھا۔ فرمایا کہ جس وقت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین دامت برکاتہ ڈولی میں سوار ہوتے تو ہر دو دست مبارک اپنے باہر کر دیتے تھے۔ خلق دست بوسی کرتے تھے اور فرماتے کہ شاید

Marfat.com

کسی مغفور کا ہاتھ مجھ سے لگ جائے تو میں بھی مغفور ہو جاؤں لان من زار مغفورا صار مغفورا یعنے جو کوئی بخشے ہوئے کی زیارت کرے تو وہ بھی بخشا ہوا ہو جائے فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ برادرم حاجی محمد ظفاری کہتے تھے کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے فرزند بایں عبارت کہتے تھے کہ خلق اللہ الکعبۃ فی مکۃ یزار وخلق فی الشام بیت المقدس یزار وخلق فی المدینۃ روضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزار وخلق الشیخ جلال الدین فی الھند یزار یعنے اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو مکے میں پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے۔ اور شام میں بیت المقدس کو پیدا کیا کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے۔ اور مدینے میں روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا ہے کہ وہ زیارت کیا جاتا ہے۔ اور شیخ جلال الدین کو ہند میں پیدا کیا کہ اُن کی زیارت کی جاتی ہے۔ اس جگہ فرمایا کہ جس وقت شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری نے وفات پائی تو اپنے فرزندوں کو وصیت کی کہ تم نزدیک شیخ قطب الدین دمشقی صاحب رسالہ مکیہ کے جاؤ سلوک سیکھو۔ وہ ایک سالک عظیم تھے۔ انہوں نے وفات پائی قدس اللہ اسرارہم ایضاً عوارف کا سبق فرما رہے تھے بات فقر و تصوف میں تھی۔ حدیث شریف یہ تھی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام یدخل الجنۃ فقراء امتی قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام وکل یوم منھا الف سنۃ من الدنیا قولہ تعالیٰ وان یوما عند

Marfat.com

ربك كالف سنة مما تعدون وروى انس ابن مالك رضى الله
عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال اللهم احيني
مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين فقالت عائشة
رضى الله عنها لم يا رسول الله قال انهم يدخلون الجنة
قبل اغنيائهم بار بعين خريفا يا عائشة لا ترد المساكين
ولو بشق تمرة يا عائشة احبي المساكين وقريبهم فان الله يقربك
يوم القيامة اخرجه الترمذي یعنے داخل ہوں گے جنت میں میری
امت کے فقیر پہلے تو انگروں سے پانسو برس، اور ہر دن اُس میں کا دنیا
کے ہزار برس کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ اور بیشک ایک دن
نزدیک تیرے رب کے مثل ہزار برس کے ہے۔ اُس چیز سے کہ
تم شمار کرتے ہو۔ فرمایا کہ درویش صوفی کو چاہیئے کہ نظر تاب پذیر کرے
کہ ذنب حال اہل طریقت کا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین
یعنے نیک لوگوں کی نیکیاں مقرب لوگوں کے گناہ ہیں۔ ثواب تو خود
حاصل ہے۔ براہ کرم وعد الکریم اذا وعد وفا یعنے کریم جب
وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ چاہیئے کہ فقر کو واسطے خدا کے اختیار
کرے نہ واسطے ثواب کے بعض لوگ تصوف کا فقر سے مرتبہ بالا
رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ فقر تو تصوف میں داخل ہے نہ تصوف فقر
میں۔ اسلئے کہ بعض فقرا ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو تصوف نہیں ہوتا محتاج
در بدر پھرتے ہیں اور شاکی رہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فقر تصوف

Marfat.com

دونوں شخص واحد کی صفت ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر فقر ہے تو تصوف رکھتا ہے اسلئے کہ تصوف کمل پہننا ہے اور کمل پوشش ہے فقرا کی نہ پوشش اغنیاء کی اور اس آیت سے تمسک کرتے ہیں قولہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسألون الناس الحافا فی التفسیر الحاحا فاما سمعت فی الیمن ای حیاء من اللہ وھو الیق قال المفسرون کلھم من اھل الشام المتصوفون نزلت ھذہ الآیۃ فی صفۃ اصحاب الصفۃ فانھم کانوا فقراء المتصوفین مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی صفت میں اتری ہے۔ اسلئے کہ وہ فقیر متصوف تھے۔

ایضاً ذکر ادب کا نکلا

فرمایا حدیث صحاح ہے کان رجل یصلی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعبث بثوبہ وبدنہ فقال علیہ السلام ان کان فی قلبہ ادب لادب جوارحہ یعنے ایک آدمی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھتا تھا اور اپنے جامہ وتن سے کھیلتا تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے دل میں ادب ہوتا تو اپنے اعضا کو باادب کرتا۔ ادب ظاہر علامت ہے ادب باطن کی کل اناء یترشح بما فیہ ع می تراود آنچہ در آوند من ست۔ عربی کے معنی اس مصرع

میں ہیں یعنے برتن میں جو ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔

ایضاً ذکر توکل کا نکلا

فرمایا کہ بعض درویش خدا سے بھی کچھ نہیں مانگتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنے نہیں ہے کوئی چلنے والا حرکت کرنے والا زمین میں مگر اللہ پر ہے روزی اسکی فرمایا کہ مراد رزق سے یہی طعام و شراب نہیں ہے بلکہ جو کچھ طرف سے خدا کے پہونچتا ہے اُس کو روزی کہتے ہیں۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنے تم کہہ دو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہرگز نہ پہونچے گی ہم کو مگر وہی چیز کہ جس کو اللہ نے ہمارے واسطے لکھا ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے، اور اللہ ہی پر پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں مومن لفظ عام ہے قل کل من عند اللہ یعنے تو کہہ دے کہ ہر ایک چیز اللہ کے نزدیک سے ہے اور یہ نظم پڑھی ؎

المرزق مقسوم فلا ترحل لہ　　والموت محتوم فلا تحتل بہ
الرزق یاتینا وان لم نأتہ　　ویصیبنا المقدور فی میقاتہ

یعنے رزق قسمت کیا ہوا ہے۔ پس تو واسطے اُس کے سفر نہ کر اور موت یقینی ہے۔ پس تو اُس کے ساتھ حیلہ مت کر۔ رزق ہمارے پاس آئیگا اگرچہ ہم اُس کے پاس نہ آئیں اور پہونچیگا ہم کو مقدور اپنے وقت

مقرر ہیں ع رزقت چو مقدرست مخور چندیں غم۔ روی عمر الفاروق رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا اخرجہ الترمذی یعنے اگر تم توکل کرو اللہ پر جیسا کہ حق ہے اُس پر توکل کرنے کا تو البتہ وہ تم کو رزق دے، جیسے کہ پرندے رزق دیئے جاتے ہیں۔ کہ صبح کو پیٹ خالی جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں۔ ایضاً ایک بوڑھا آدمی مولانا صفی الدین علیہ الرحمۃ کے مُریدوں میں سے خدمت میں آیا خرقے کا التماس کیا۔ فرمایا کہ میں نے اس کے پیر کے پیر شیخ نجم الدین صفاہانی قدس اللہ روحہ سے خرقہ پہنا ہے اور پہنانے کی اجازت رکھتا ہوں۔ پھر اُس کو خرقہ پہنایا۔ اسی درمیان میں شیخ نجم الدین کی صفت فرمائی کہ جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتے تو سلام کا جواب سنتے تھے۔ ایک دن دعا گو خدمت میں شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ سرہ کے حاضر تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ عین مجلس میں اُٹھے اور کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا یا شیخ ایش قصتہ یعنے اے شیخ آپ کیوں کھڑے ہو گئے کہا شیخ نجم الدین یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسیم رد السلام یعنے شیخ نجم الدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کر رہے ہیں اور سلام کا جواب سن رہے ہیں۔ ایسا مرتبہ رکھتے تھے۔ اسی اثنا میں ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چیزیا خلوتی

نے سُن لیا کہ دعا گو جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرتا ہے تو سلام کا جواب پاتا ہے ایک بار ہے کہ وہ بھی یہ جواب سنتا ہے ایضاً ایک زائر خدمت میں آیا اور التماس کیا کہ ایک شخص نے غیبت میں شیخ شرف الدین سے پیوند کیا اور انہوں نے اس جگہ سے خرقہ بھیجا۔ جس کے واسطے بھیجا اس نے نہ پہنا ویسا ہی رکھ چھوڑا۔ چند مدت گزری یہاں تک کہ ایک دن ایک درویش کے پاس گیا اس کا نام علی خلوتی ہے۔ اُس سے اپنا واقعہ کہا۔ علی خلوتی نے کہا کہ بیعت غیبت کی روا نہیں ہے اپنی ٹوپی اُس کو پہنائی اور یہ شخص کارہ یعنی ناخوش تھا۔ جواب فرمایا کہ بیعت غیبت کی اور خرقہ غیبت کا روا ہے۔ دعا گو نے کتاب میں پڑھا ہے اور میں ایسا ہی کرتا ہوں دعا گو کا خرقہ بغیب کہاں کہاں عرب و شام و یمن و خراسان و ہندوستان کو لے گئے ہیں۔ اور میں قبول کرتا ہوں۔ اسلئے کہ اصل قبول شیخ کا شرط ہے لیکن اُس نے تو فساد طریقت کیا ہے۔ ایسے آدمی کو مرتد طریقت کہتے ہیں۔ اس وقت اُسے چاہیئے کہ کسی شیخ کامل کے پاس جائے کہ جس کا وہ معتقد ہو۔ از سر نو توبہ کرے اور بیعت و پیوند کرے ایضاً فرمایا طالب کو چاہیئے کہ جس شیخ سے بیعت کی ہو اسی کو موصل بحق جانے نہ اس کے غیر کو۔ اور اگر کسی دوسرے کی زیارت کو جائے تو روا ہے اور اگر خرقہ ترک کیوے تو اس کو بھی جائز رکھا ہے۔ پس جس وقت طالب کمال کو پہونچتا ہے تو سوا خدا کے کوئی اور دل میں نہیں رہتا ہے

اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا۔ بعض کہتے ہیں کہ شیخ کا نام ہزار وصد بار ورد کرے۔ جواب فرمایا خیر ایں نیست ربط قلب با شیخ امداد مے طلبد یعنے مدد خواہد وہمیں کلمہ لا الہ الا اللہ بامد گوید محمد رسول اللہ اثبات رسالت کردہ است چوں ایمان آوردہ ست وہمیں یکبار فریضہ است تا غیر شاغل نیفتد جہاں کہ پیغمبر کے ذکر کو شاغل کہیں وہاں شیخ کے نام کہنے کو کب فرمائیں گے۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید اسی درمیان میں ایک عزیز سندسے واسطے پیوند کے آیا اور بغایت عامی تھا کچھ نہیں جانتا تھا۔ یہاں تک کہ استغفار و توبہ کہنا زبان پر نہیں آتا تھا۔ بہزار دشواری سندی زبان میں تلقین کی مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو قطب عالم رکن الدین قدس اللہ سرہ سے سماع رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے آدمیوں کو توبہ و استغفار تلقین کرنا کیا ہے۔ حاجت نہیں ہے یہی کلاہ دے دیں وہ اسی کلاہ لینے کو توبہ جانتے ہیں۔ ایضاً فرمایا فرزند من سبق پڑھ سبق میں ترتیب یہ تھی ینبغی للسالک ان لا یغتر باجتماع الناس علیہ وقبولھم لہ لان تسخیر السموات وما فیھا اعلی الملائکۃ افضل من تسخیر الناس وقبولھم لہ یعنے سالک کو چاہیئے کہ مغرور نہ ہو بسبب جمع ہونے لوگوں کے اُس پر اور بسبب قبول کرنے ان کیلئے اُس کو، اسلئے کہ مسخر ہونا آسمانوں کا اور جو کچھ کہ ان میں ہے یعنے فرشتے فاضل تر ہے لوگوں کے مسخر ہونے سے اور اُن کے قبول کرنے سے

Marfat.com

مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ جب کسی ولی کو اولیاء اللہ سے آسمانوں کی ترقی ہوتی ہے تو وہ اوپر چلا جاتا ہے اور ساتوں آسمانوں کو طے کر جاتا ہے بہشت میں پہنچتا ہے لحظہ بھر میں اتنے ہزار بریں کی راہ سے لوٹ آتا ہے۔ جس وقت وہ لوٹتا ہے تو خلق پر نظر پڑتی ہے اطلاع پاتا ہے کہ ہر ایک دنیا و سود و سودا میں مشغول ہو رہا ہے۔ اور اس درجے سے محروم رہا ہے۔ کہ جس کو وہ ولی پہونچا ہے پر شفقت کہتا ہے کہ بیچارے لوگ کس چیز میں مشغول ہوتے ہیں ان فاخر نعمتوں اور ان وافر درجوں سے باز رہے ہیں۔ ان کو ملامت نہیں کرتا ہے بلکہ شفقت کرتا ہے یہ واقعہ دعا گو نے دیکھا ہے مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ دعا گو بچہ تھا ایک دن اپنی دادی کی بہن کے گھر گیا۔ ذرا دیر بیٹھا کہ ان کے خاوند عبدالرحمن نام آگئے سے اوپر گئے پھر آگئے دادی کی بہن نے اپنے خاوند سے پوچھا اے فلاں تم کہاں گئے تھے۔ دروازہ و کنڈی ویسی ہی بند ہے اگر تم کہہ دو تو میں تم کو مہر بخش دوں گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آسمان میں لے گئے تھے بلکہ میں بہشت میں گیا۔ اپنے محل میں تخت پر بیٹھا اور تمہارے واسطے بشارت لایا ہوں۔ کہا کہ تو مع اپنی بی بی کے اس محل میں رہیگا یہ تقریر دعا گو کے روبرو ہوئی ہے میں بچہ تھا مجھ سے نہ چھپایا ایضاً فرمایا بعض اولیاء سے سورج چاند ستارے باتیں کرتے ہیں۔ ایک غلوتی یا لے نے پوچھا کہ وہ تو جماد ہیں۔ وہ کیونکر باتیں کرتے

ہیں۔ جواب فرمایا کہ میں اس باب میں دو وجہیں سماع دیکھتا ہوں ایک وجہ یہ ہے کہ یخلق اللہ لھن الصوت والحرف فینطقون والثانی تنطق الملائکۃ الذین ھم مسلطون علیھن ویجرونھن یعنے اللہ تعالیٰ اُن کے واسطے آواز پیدا کرتا ہے اور الہام فرماتا ہے۔ پس وہ بولتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ جو فرشتے اُن پر مسلط ہیں اور اُن کو کھینچتے ہیں وہ بولتے ہیں ورنہ وہ تو جماد ہیں۔ لیکن وجہ اول پر اکثر لوگ ہیں اسی جہت سے مکروہ رکھا ہے کہ سورج چاند کے مقابل پاخانہ پھرنا نہ چاہیے کیونکہ فرشتوں کے محاذی و برابر بیٹھے گا۔ یہ کراہت واسطے تعظیم فرشتوں کی ہے نہ واسطے تعظیم سورج چاند کے القعود فی المستراح الی الشمس والقمر مکروہ لتعظیم الملائکۃ الذین ھم مسلطون علیھن یعنے پاخانے میں سورج چاند کی طرف بیٹھنا مکروہ ہے واسطے تعظیم فرشتوں کے، جو اُن کے ساتھ مسلط ہیں اسی درمیان میں روئے میر طرف اس فقیر کے اور یاران خلوتی کے لائے فرمایا۔ بھائیو اگر تمہارے درمیان میں کسی کو ترقی ہو جائے تو چاہیئے کہ دعا گو کے پاس آوے اور پیش کرے تاکہ میں تعلیم کروں۔ میں نے عرض کیا کہ ہم بے ادبی کے جہت سے نہیں کہہ سکتے ہیں فرمایا کہ کہو۔ اور اسی طرح بعض خلوتیوں کو کہ میرے ساتھ خلوت میں بیٹھے ہیں ترقی ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ مزید علیہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب نے قدمبوسی کی ایک اچھا وقت تھا۔ اس طرح دعائیں کیں الٰھی اسألک الذین اتخذوا معی خلوۃ واعتکافا

Marfat.com

ان تجعلهم من المقربین لدیك والواصلین الیك وان تختم امورهم بالایمان وان تجعل عاقبتهم بالخیر یعنے اے اللہ میں تجھ سے اُن لوگوں کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے میرے ساتھ خلوت و اعتکاف کیا اس بات کا کہ تو ان کو اپنے مقربان واصلون سے کردے اور اُن کے کاموں کا ایمان پر خاتمہ کرے اور ان کی عاقبت بخیر فرمائے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز مذکور شنبہ بعد نماز ظہر کے

چوبیسویں ماہ مذکور ذیقعدہ کو یہ فقیر حجرے میں خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ عوارف کا سبق فرما رہے تھے۔ بات اس میں تھی کہ سالک کو دو طریق چاہئیں۔ اگر کچھ پہنچے تو خرچ کر ڈالے اور نہ پہنچے تو سکون اختیار کرے۔ جیسا کہ کہا ہے بذل الموجود وعدم طلب المفقود یعنے شے موجود کا خرچ کر ڈالنا اور مفقود کا طلب نہ کرنا اگر سالک کو وسعت ہو جائے تو طرف سے اللہ تعالیٰ کے جانے۔ کارہ نہ ہو ترک کنندو ایثار۔ جیسے ہمارے مخدوم لوگ کہ جو کچھ ہوتا قبول کرتے وسعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے تھے۔ یہاں تک کہ چند گاؤں اپنے ملک سے خریدے اور خانقاہ میں وقف کرتے تھے وہ اب تک ہیں یہ بات بلندی مرید کو نہ چاہیے۔ اس لئے کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور دوست رکھتا ہے اور نیستی کو ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہے مناسب اس
کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین نے آخر عمر میں گاؤں
قبول کیا۔ ان سے پوچھا کہ آپ نے آخر عمر میں گاؤں قبول کیا اب
تک قبول نہ کیا تھا۔ شیخ نے جواب دیا۔ تاکہ مخدوموں کے طریقے
کو نگاہ رکھوں اور اُن کی سیرت یعنے چال چلن پر جاؤں۔ بعد چند سے
وفات پائی۔ اب تک گاؤں کی میراث سے اُن کے فرزندوں کو
پہنچتا ہے۔ لیکن بندی مرید کہے کہ ہمارے پیروں نے قبول کیا ہے
میں بھی قبول کروں۔ زیادہ سعی کریگا تو وہ نیستی نہ ہوگا بلکہ جب دنیا میں
پیچھے چلا جائیگا۔ اور وہ نیستی ہوئے ہیں۔ اُس وقت قبول کیا ہے۔
اور ہونا نہ ہونا دونوں اُن کو برابر تھا۔ پھر روئے مبارک طرف ہمارے
لائے۔ فرمایا۔ جیسے کہ تم عوارف سنتے ہو امید کا محل ہے کہ اُس کے
ثمرات دیوے انشاء اللہ تعالیٰ اور اُس پر عمل کرو۔ ہم میں سے ہر ایک
نے قدمبوسی کی۔ ایک خوش وقت تھا۔ انواع و اقسام کی دعائیں کیں
بعد اس کے فرمایا اگرچہ کسی شخص کا پیر نہ ہو وہ اگر عوارف پڑھے اور اُس
پر عمل کرے تو ولی ہو جائے خاص کر تم تو اس عوارف کو پیر سے سنتے
ہو۔ امید ہے کہ ثمرہ دیوے۔

ایضاً روز مذکور چوبیسویں ماہ ذیقعدہ

کو شکم مبارک زحمت دیتا تھا۔ دو تین بار وا سطے وضو کے اُٹھے آہستہ فرمایا

Marfat.com

ایسا کہ ہم چند خلوتی یاروں نے سُن لیا کہ دعا گو نے واقعہ میں دیکھا کہ آج طعام ثرید لائے ہیں۔ اور مجھ کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ثرید بہشت کا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو میں پیٹ کی زحمت میں بہت تخفیف دیکھتا ہوں۔ مقوی پڑا فرمایا مسئلہ ہے لوان الصائم یری فی رؤیاہ ان یاکل شیئا لا یفطر وکذلک اذا احتلم وجامع فی رؤیاہ لا یفطر ما لم ینزل المنی لانہ یجب علیہ الغسل یعنے اگر روزہ دار اپنے خواب میں دیکھے کہ گویا وہ کوئی چیز کھاتا ہے۔ تو وہ افطار نہ کرے روزہ اُس کا قائم ہے۔ اور اسی طرح جس وقت وہ محتلم ہو اور اپنے خواب میں جماع کرے تو بھی اُس کا روزہ درست ہے۔ جب تک کہ بیداری میں نہ کرے اور جب تک منی نہ نکلے گی تب تک اُس پر غسل واجب نہ ہوگا اور اس جگہ بھی جب تک کہ بیداری میں نہ کھائیگا تب تک اُس کا روزہ تباہ نہ ہوگا یہ بات اس واسطے فرمائی کہ آپ بسبب اعتکاف کے روزہ دار تھے۔ طعام ثرید کا فائدہ بیان فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بالثرید ای الزمروہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لازم پکڑو ثرید کو حسن خادم نے عرض کیا کہ کبھی کبھی واسطے مخدوم کے ثرید بناتیں فرمایا کہ جو کچھ یارلوگ کھائیں گے ہم بھی وہی کھائیں گے۔ پھر روئے منیر طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من اس مسئلے کو اور اس حدیث و فائدے کو جو میں نے بیان کیا لکھ لے غریب ہے۔

ایضاً پچیسویں ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر تھا بات اس میں تھی کہ علم سلوک طریقت کے اصول ہیں۔ شریعت سے مستخرج ہیں۔ جیسے کہ دودھ سے خالص گھی۔ جب تک دودھ نہ ہوگا تب تک گھی کیونکر ہوگا۔ اول دودھ چاہیئے بعد اسکے گھی طریقت اتیان مندوبات ہے۔ یعنے مستحبات کا ادا کرنا اور مباحات کا ترک کرنا کہ جن کے حاجت نہیں ہے۔ اگرچہ حاجت باشد اعراض نماید۔ اس کو طریقت کہتے ہیں۔ شریعت میں رخصت و حیلہ روا ہے۔ اور طریقت میں حیلہ و رخصت روا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے سبب سے ارباب طریقت کو ترقی سے وقوف ہو جاتا ہے۔ اور یہ وصول کا مانع پڑتا ہے۔ اور ان کا ذنب حال ہوتا ہے۔ اصحاب شریعت کو ابرار کہتے ہیں۔ اور ارباب طریقت کو مقربین بولتے ہیں سر اس معنی کا ہے جو کہ کہا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین اگر کسی مسئلے میں حیلہ و رخصت ہو تو اس کو حسنہ شریعت کہتے ہیں اور سیئہ طریقت بولتے ہیں۔ اسلئے کہ ان کو ترقی سے وقوف پڑ جاتا ہے۔ اور وصول سے مانع ہوتا ہے۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔ ایضاً شیخ جمال الدین اچی رحمتہ اللہ علیہ کے مناقب میں فرمایا کہ اگر کچھ شبہ کی وجہ فتوح پہونچتے تو ذرا دیر سر جھکاتے۔ یہاں تک کہ آواز سنتے مَلَّکْتُکَ یعنے میں نے یہ تیری ملک کر دی پس قبول کر لیتے

ایک عزیز نے پوچھا کہ جو چیز شبہ کی ہے وہ بے شبہ کیونکر ہو جائیگی
جواب فرمایا العبد وما فی یدہ مالک لمولاہ یعنے بندہ اور جو کچھ کہ اس
کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اُس کے مالک کے مالک ہے تعالیٰ اس کے فرمایا
کہ اوصاف شیخ جمال الدین کے جو کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے
سنے ہیں اگر اُن کو لکھے تو دفتر ہو جائیں۔ بڑے معظم مرد تھے میں نے
اس طرف کے مشائخ صوفیہ سے سنا ہے۔ جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعی
و شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ اسرارہم کو یہ مرتبہ جو کہ درمیان
مشائخ صوفیہ کے شیخ جمال الدین رکھتے ہیں ہمارے زمانے میں
کوئی آدمی نہیں رکھتا ہے۔ اور میں نے اُس طرف مشائخ سے یہ بھی
سنا ہے کہ شیخ جمال الدین کی لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ ان
کے وفات کے بعد شیخ کے فرزند شبہ کرتے تھے۔ دعاگو نے اس
طرف سنا کہ یہ شیخ کا صحیح فرزند ہے میں نے اُن کے فرزندوں سے کہہ دیا
اُس وقت سے پھر وہ اُس کو دوست رکھتے ہیں اور بھائی کہتے ہیں۔

ایضاً پیر کی رات چھبیسویں ماہ مذکور تہجد کے وقت

یہ فقیر حجرے سے خدمت میں حاضر تھا۔ ایک عزیز اس جگہ سے قصیدہ لامیہ
کا سبق پڑھتا تھا ؎

ومرجو شفاعۃ اھل خیر لاصحاب الکبائر کالجبال

ای شفاعۃ المتطھرین حق ومقبول للمذنبین یعنے بے گناہ لوگوں

Marfat.com

کی شفاعت واسطے گناہگاروں کے حق و مقبول ہے گو بڑے بڑے
مثل پہاڑوں کے ہوں۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعتی لاھل
الکبائر من امتی وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لیدخل
الجنۃ لاھل الکبائر بشفاعۃ الصالحین یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت واسطے کبیرہ گناہ والوں کے ہے
میری امت سے اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ
البتہ داخل کرے گا بہشت میں کبیرہ گناہ والوں کو بسبب شفاعت
نیک مردوں کے۔ بعد اس کے یہ نظم پڑھی ؎

وللدعوات تاثیر بلیغ　　وقد ینفیہ اصحاب الضلال

دعوات جمع دعوۃ اسے للدعوات اثر کلی یعنے واسطے دعاؤں کے
اثر کلی ہے دعا کرنے اس طرف سنا ہے کہ الدعوات مستجابۃ
فی حرف قضاء المعلق دون المبرم ای المحکم یعنے دعائیں مستجاب
ہیں پھیر لیتے ہیں قضائے معلق کے۔ نہ محکم کے کیونکہ محکم کے واسطے
پھیرنا نہیں ہے۔ لا رادلما قضیت یعنے اس چیز کا کوئی رد کرنے والا
نہیں ہے کہ جس کو تو جاری کر چکا ہے۔ بدمذہب لوگ کہتے ہیں کہ دعا
کے واسطے اثر نہیں ہے۔ اور اثر کے منکر ہیں۔ اور جف القلم بما ھو
کائن سے تمسک کرتے ہیں یعنی جو چیز ہونے والی ہے اس سے قلم
سوکھ گئے۔ یعنے اب کچھ نہیں ہوتا جو ہونا تھا سو ہو چکا یہ قول صحیح نہیں
ہے۔ قول صحیح اہل سنت وجماعت ہی کا ہے کہ لا یرد القضاء الا الدعاء

Marfat.com

یعنے قضا کو نہیں پھیرتی ہے مگر دعا والدعاء واجب لان الامر یدل علی الوجوب قولہ تعالیٰ وقال ربکم ادعونی استجب لکم وقال واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون یعنے دعا واجب ہے۔ اسلئے کہ امر دلالت کرتا ہے وجوب پر اور کہا رب تمہارے نے۔ تم پکارو مجھ کو ساتھ دعا کے۔ میں قبول کرونگا تمہاری دعا کو۔ اور جس وقت پوچھیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے مجھ سے تو بیشک میں نزدیک ہوں۔ قبول کرتا ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کو۔ جس وقت کہ اس نے مجھے پکارا۔ پس چاہیئے کہ مجھ سے قبولیت چاہیں اور چاہیئے کہ میرے ساتھ ایمان لائیں۔ تا بدرہ ہدایت پائیں یہ مذہب لوگ دعا سے منکر ہیں جیسے معتزلہ اور کہتے ہیں جف القلم بما ہو کائن اس گروہ کا قول باطل ہے۔ صحیح قول مذہب سنت وجماعت کا ہے بعد اس کے یہ بیت پڑھی ؎

ودینا نا حدیثٌ والھیولیٰ حدیم الکون فاسمع یا جتدالی

ای الدنیا والھیولے محدث وھو اصل کل شئی۔ ہیولی اصل اشیا کو کہتے ہیں کہ جس سے خداوند تعالیٰ اشیا کو وجود میں لایا ہے۔ اور وہ قدیم نہیں ہے۔ محدث ہے۔ جیسے کہ چوب نسبت کرسی کے اور گیہوں اور آٹا نسبت روٹی کے۔ فلاسفہ کہتے ہیں کہ ہیولی قدیم ہے اور وہ کلی ہے کہ حق تعالیٰ نے سارے اشیا کو اس سے پیدا فرمایا ہے۔ یہ گروہ

Marfat.com

اور اس کا قول باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس ہیولیٰ کا پیدا کرنے والا ہے کیونکہ ہیولیٰ ایک شے ہے۔ واللہ تعالیٰ خالق کل شئی یعنے اللہ تعالیٰ ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔ باری تعالیٰ سارے اشیا کو کتم عدم سے طرف وجود کے باہر لایا ہے۔ وقولہ تعالیٰ وقد خلقتك من قبل ولم تك شیئا بعد اسکے یہ بیت پڑھی ؎

وللجنات والنیران کن ۔۔۔ علیہا مرّ احوالٍ حَوَالٍ

ای للجنات الثمانیۃ والنیران السبعۃ وجودھما مخلوقان وموجودان یعنے آٹھ بہشت اور سات دوزخ مخلوق و موجود ہیں۔ فرمایا مر احوال معادہ مضاف و مضاف الیہ ہے۔ مر مصادر ہے اور احوال حول کی جمع بمعنی سال ہے بہشت و دوزخ پر گزرنا برسوں کا ہے جیسے کہ ہم پر برسیں گزرتی ہیں قولہ تعالیٰ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین وانا اعتدنا للظالمین نارا ذکر بلفظ الماضی وھو یدل علی الوجود یعنے جنت و نار کو بلفظ ماضی ذکر فرمایا اور ماضی وجود پر دلالت کرتی ہے۔ بعض اولیا رسائے خدا معاینہ دیکھتے ہیں اور جانے ہیں اس مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن دعا گر نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ اوپر گئے اور زلزلہ زمین پر آگئے۔ میں نے پوچھا تم کہاں گئے تھے۔ کہا واسطے کسی مصلحت کے بہشت میں گیا تھا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خطاب کیا طرف بہشت کے پس وہ موجود ہے قولہ تعالیٰ یا آدم اسکن انت وزوجك الجنۃ وکلا

Marfat.com

منہا رغدًا یعنے اے آدم تو ساکن ہو قرار پکڑ اور تیرا جوڑا بہشت عنبر سرشت
میں اور کھاؤ تم اُس سے جو کچھ چاہو بعد اسکے یہ بیت پڑھی ؎

ولا تفنی الجحیم ولا الجنان وما اھلوھما اھل انتقال

یعنے دوزخ و بہشت فنا نہ ہوں گے اور نہ مومن بعد دخول بہشت کے
اور نہ کافر بعد دخول دوزخ کے فنا ہوں گے۔ طائفہ جہمیہ بد مذہب
اس کے بھی منکر ہیں۔ اُن کا قول درست نہیں ہے۔ باطل ہے قولہ تعالے
خالدین فیھا ابدًا یعنے وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ بیس گے ایک
عزیز نے اس آیت شریف کا پوچھا۔ کل شئی ھالک الا وجھہ جواب
فرمایا کہ اُس طرف سنا ہے کبھی ہندوستان میں نہ سنا تھا۔ ای جھۃ ابقائہ
یعنے جس کو وہ باقی رکھے وذلک قولہ تعالیٰ واذا نفخ فی الصور فصعق
من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ای ھلک من فی السموات
یعنے جس وقت صور میں پھونکا جائیگا تو ہلاک ہو جائیں گے وہ لوگ کہ
آسمانوں میں ہیں۔ اور وہ لوگ کہ زمین میں ہیں مگر جن کو چاہے اللہ
یعنے سارے آسمان والے اور زمین والے ہلاک ہو جائیں گے مگر
جس کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا پروردگار چاہے اور وہ چھ چیزیں
ہیں بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم اور یہ بات حدیث مشہور
میں ثابت ہے۔ بعد اسکے یہ بیت پڑھی ؎

وذو الایمان لا یبقی مقیما بشوم الذنب فی دار اشتعال

فرمایا کہ شوم کو ہمزے سے پڑھتے ہیں۔ اور اشتعال شعلہ برافروختن آتش

Marfat.com

کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایمان پہ مرجائے اور شومی گناہ سے دوزخ میں جائے تو پھر کبھی اس کو نکالیں گے اور بہشت جاوداں میں لے جائینگے یہ بیت پڑھی ؎

از ہیبتِ آں دوراہ خون شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من

قولہ تعالیٰ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر

ایضاً ۲۶ ماہ مذکور ذیقعدہ روز دوشنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت میں حاضر ہوا عوارف کا سبق ہوتا تھا بات ادب میں نکلی۔ اور وہ یہ تھی کہ ان رجلا فی یوم رائی غلام رجل وھو الغلام کان ولیا من اولیاء اللہ عز وجل فقال لھذا الرجل قد بلغک ھنا ای عقوبۃ منذ ستین سنۃ فنسیت القرآن وکنت حافظا یعنے ایک مرد نے کسی دن ایک شخص کے غلام کو بنظر بے ادبی دیکھا اور وہ مالک اس غلام کا ایک ولی تھا۔ اولیائے اللہ عزوجل سے۔ پس اُس ولی نے اس مرد سے کہا کہ مقررہ تجھ کو برسوں کے بعد اس نظر کی عقوبت پہنچے گی جو کہ تو نے اس غلام پر کی۔ اس مرد نے کہا کہ اُس بزرگ کی بات نے بعد ساٹھ برس کے اثر کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ میں قرآن شریف بھول گیا۔ حالانکہ میں حافظ تھا۔ فرمایا کہ مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم اگر راہ میں جاتے ہیں جس وقت کوئی مرد سامنے آتا ہے تو آستین آنکھ پر رکھ لیتے ہیں یا آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ اور نیچے نظر کر کے گزر کر لیتے ہیں۔ اگرچہ انکی

وہ نظر نہیں ہے۔ شیطان لعین گھات میں ہے۔ بلا میں پڑجائے اور اتنے لوگ پڑ گئے ہیں۔ پس سالک کو بالکہ سب مومنوں کو چاہیئے کہ سب حال میں ادب کو نگاہ رکھیں۔ خاصکر سالک۔ اسلئے کہ المؤمن بطاعته یصل الی الجنة وادبه فیها یصل الی اللہ یعنے مومن بسبب اپنی طاعت کے بہشت میں پہنچتا ہے اور طاعت میں ادب نگاہ رکھنے سے خدائے تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ واصلین مقربین سے ہو جاتا ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ مسجد میں پاؤں نہ پھیلائے نہ سوئے خاصکر معتکف۔ فتاویٰ کامل میں ہے یکرہ للمعتکف فی المسجد مدّ رجلیه یعنے مکروہ ہے واسطے معتکف کے مسجد میں دراز کرنا اپنے پاؤں کا پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ اور یہ فوائد جو میں نے بیان کئے لکھ لو۔۔۔ غریب ہیں مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ مسجد کے محراب میں مشغول تھے۔ بعد کچھ دیر کے بیٹھ گئے اور پاؤں لمبا کیا۔ آواز سنا اے بے ادب کیا ادب ہے شیخ جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب سے انہوں نے یہ آواز سنی پھر پاؤں لمبا نہیں کیا نہ سوئے اور ادب یہ ہے کہ بے وضو نہ سوئے۔ خاصکر وہ شخص کہ بے وضو سوئے اسکے واسطے تو تہدید و وعید ہے۔ من نام بلا طهارة لا یفتح له الباب فی السلوك قطّ یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئے ہرگز اسکے واسطے سلوک میں فتح باب نہ ہوئے اور اُس کے سبب سے دروازہ سلوک کا اُس پر بند ہو جائے اسی اثنا میں ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کسی وقت بسبب

Marfat.com

کسی عذر کے مانع ہو تو کیا کرے جواب فرمایا تیمم کر لے لیکن بے طہارت نہ سوئے۔ کیونکہ تیمم طہارت ہے سونے کے واسطے اور واسطے بیداری کے خواب سے اور واسطے مسجد میں داخل ہونے کے اور واسطے جواب دینے سلام کے اور واسطے لینے قرآن شریف اور کتاب کے اور واسطے لکھنے پڑھنے وغیرہ کے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اتنائے راہ میں۔ تو آپ نے پورا وضو کیا۔ سلام کا جواب دیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے تیمم کیا۔ سلام کا جواب دیا۔ اسلئے کہ سلام اسمائے صفات سے ہے السلام اسم من اسماء اللہ تعالیٰ یعنے سلام ایک نام ہے اللہ سبحانہ کے اسماء مبارک سے مناسب اس کے حکایت شیخ جمال الدین قدس سرہٗ کے مناقب بیان فرمائی کہ وہ کسی وقت روانہ رکھتے کہ بے وضو رہیں یہاں تک کہ اگر وہ مسجد میں ہوتے اور وضو کی حاجت ہوتی تو طشت و آفتابہ لاتے۔ وضو کرتے۔ ضعیف ہو گئے تھے۔ ایک دن شیخ جمال الدین کے گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ شیخ نیند سے جاگے۔ تہجد کی نماز میں مشغول ہو گئے۔ کہر یہ نام ایک عزیز شیخ کا مرید گستاخ تھا۔ اس نے ملتانی زبان میں کہا خوند شیخ تم نیند سے جاگے بے وضو نماز پڑھتے ہو۔ ہم کہ تمہارے مرید ہیں ہرگز بے وضو نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ کیا ہے کہ تم یہ کرتے ہو۔ شیخ نے اس کو نزدیک بلایا اور ملتانی زبان میں کہا کہ گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ میں آبیاب میں گیا وضو کر آیا اس دن

Marfat.com

ہیں آبیاب اوچہ سے دُور تھی۔ اب اُوچہ کے نیچے بہتی ہے۔ اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ جب وہ یعنے اولیاء اللہ چلے جاتے ہیں تو اس ولی کی جگہ خالی رہتی ہے یا کیا ہوتا ہے۔ جواب فرمایا کہ خدائے تعالیٰ بصورت اُس ولی کے ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ وہ آتا ہے اُس کی جگہ بیٹھتا ہے۔ ساکت رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آجائے پھر پوچھا کہ اگر کوئی شخص پوچھے تو جواب وہ دیتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں کوئی اُس کی زبان سے کہتا ہے بعد اس کے فرمایا کہ شیخ جمال الدین قدس اللہ روحہ علی الدوام سبق ہدایہ و مُزدوی و مشارق و مصابیح و عوارف وغیرہ کا اور جو کچھ کوئی پڑھتا پڑھاتے تھے۔ انہوں نے آخر عمر تک پڑھایا ہے۔ دعا گو سبق پڑھا لے میں اُن کے طریقے کو نگاہ رکھتا ہے۔ اور اُن کی خدمت میں شیخ قاری مولانا شمس الدین تھے اور شریک شیخ فخر الدین گازرونی تھے۔ ایک سرفرد بزرگ تھے اور ہم سامع تھے۔ یہاں تک کہ ایک دن اثنائے سبق میں شیخ نے سر نیچا کر لیا۔ ذرا دیر تقریر سے باز رہے۔ پھر سر اونچا کیا۔ اور فرمایا پڑھو۔ قاری سبق نے پوچھا مخدوم یہ واقعہ سر نیچا کرنے کا کیا تھا۔ شیخ نے کہا تم تو پڑھو تم کہا پڑھے ہو سبق کو لپیٹو۔ وہ بولا ہم نہ پڑھیں گے جب تک آپ نہ فرمائیں گے۔ شیخ نے کہا طالب العلم سخت گردہ ہیں۔ لو سنو نزدیک عدن کے دریا میں جہاز غرق ہوتا تھا اور اس میں فقیر کے احباب تھے انہوں نے اس درویش کو یاد کیا۔ میں نے اس جہاز کو کھینچا آستین

Marfat.com

پانی سے بھیگی ہوئی دکھائی۔ تاریخ و وقت و ساعت لکھ لی۔ واقعہ ویسا
ہی تھا دعاگو سے اُس طرف کے مشائخ نے جیسے شیخ مکہ عبداللہ
یافعی و شیخ مدینہ عبیداللہ مطری اور مشائخ دیگر نے جیسے فقیہ
بصال قطب صدن نے کہا کہ جب کسی وقت اُس طرف شیخ
جمال الدین آتے تو اس جگہ دریا میں وضو کرتے۔ عدن کا کنارہ اور
وہ جگہ بتائی۔ دعاگو نے دیکھی ہے اس کو طے ارض مطلق کہتے ہیں
زمین کو لپیٹ دیتے ہیں۔ اور کوتاہ کر دیتے ہیں۔ مثل صحن گھر کے۔
دعاگو نے جو چیزیں کہ شیخ جمال الدین کے مناقب میں ہیں مشائخ
سے اُن کو سنا ہے۔ اگر لکھے تو دفتر ہو جائیں اور ہیں نے یہ بھی مشائخ
سے سنا ہے کہ اُس زمانے میں مثل شیخ کے مرتبے میں دوسرا نہ تھا
اسی درمیان میں حسن خادم نے شروع کیا کہ میں نے سنا ہے کہ مرتبہ
مخدوم کا شیخ جمال الدین سے بالاتر ہے۔ وہ قطب نہ تھے اور مخدوم
قطب عالم ہیں۔ فرمایا میں کون ہوں میں اُن کے نزدیک کہاں
پہونچوں۔ میں تو اُن کے تشبہ کو نگاہ رکھتا ہوں حکایت بعد اسکے
فرمایا کہ ایک دن اوچہ میں ملک مردان کا بیٹا دعاگو کے پاس آیا
کہا آپ دعا کریں ملک پر میں نے بادشاہ کی خفگی سنی ہے۔ ایک
یا دو عزیز میرے نزدیک بیٹھا ہوا تھا۔ مکاشف ہے اور اُس نے
بواسطہ دعاگو کے شیخ کبیرؒ کا خرقہ پہنا ہے۔ اور اور کو نگاہ رکھتا ہے
اس لئے دعاگو سے کہا کہ مخدوم میں دیکھتا ہوں کہ ملک مردان پر رحمت

Marfat.com

بادشاہ کی بہت ہے۔ اور اس وقت اُس نے خاص صحنک پائی ہے
اور بادشاہ نے اپنے کپڑے اُس کو دئے ہیں۔ دیکھ رہا ہوں۔ یہ ہے
جیسے کہ کوئی شخص گھر کے صحن میں اشارہ کرتا ہے۔ کہاں دہلی اور
کہاں اوچہ کی بُعد مسافت۔ بلکہ واسطے اولیائے خدا کے یہاں تک
ہو جاتا ہے کہ سارے عالم کا مقدار اُن کے گھر کے صحن کا ہوتا ہے
پس دعاگو نے مردان کی بیٹی کو بلایا اور کہا کہ کسی نے جھوٹ کہا ہے
اور میں نے کہا کہ ایک درویش نے دعاگو سے واقعہ ایسا کہا ہے۔
کہ ملک پر بادشاہ کی مرحمت ہے۔ اُسنے صحنک خاص اور کپڑے پائے
ہیں۔ اُنہوں نے تاریخ وقت ساعت و روز لکھا۔ واقعہ ویسا ہی تھا۔
اور وہ یار بھی اسی جگہ نزدیک دعاگو کے ہے۔ لیکن اُس نے مجھ کو منع
کر دیا ہے۔ کہ جب تک میں زندہ ہوں میرا نام کسی سے مت کہو۔
ایسا پوشیدہ رکھتے ہیں ایضاً اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑھو ترتیب
اس میں تھی الطہور نصف الایمان فرمایا کہ یہ سبق عوارف کے سبق
کا مؤید ہے۔ وضو کے بیان میں فرمایا کہ الطہور بضم الطاء الطہارۃ
وبفتح الطاء صفۃ الماء قال اللہ تعالیٰ وانزل من السماء ماء
طہورًا ای طاہرًا ومطہرًا یعنے طہور بضم طائے مہملہ بمعنی طہارت ہے
یعنے پاکی اور بفتح طاء پانی کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
اور اُتارا آسمان سے پانی پاک اور پاک کرنے والا طہارت نصف
ایمان کیوں ہے۔ دعاگو نے اُس طرف محدثوں سے سنا ہے کبھی ہندوستان

ف۔ معنے طہور

میں نہیں سُنا تھا۔ معنی یہ ہیں کہ جس وقت کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو دو چیزیں اُس سے محو کر دیتے ہیں۔ ایک تو کفر دوسرے گناہ الکفار یخاطبون بالامور الشرائع فی حق الاخرۃ اتفاقاً یعنے کفار امور شرائع کے ساتھ مخاطب ہیں۔ حق آخرت میں باتفاق۔ پس جب مومن وضو کرتا ہے تو اُس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ اور وہ کفر نہیں رکھتا ہے۔ پس بالضرور اُس کو آدھا ایمان لانے کا ثواب دینگے کہ کافر ایمان آوردہ ہیں معنی اور یہ آیت پڑھی قولہ تعالیٰ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المتطھرین وضو والوں کو مرد کہتے ہیں۔ یعنے مرد ہیں کہ وہ دوست رکھتے ہیں کہ باوضو باطہارت رہیں۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے باوضو رہنے والوں کو فرمایا کہ یہ آیت شریف اتاری گئی ہے حق میں صفت اصحاب صفہ کے اور جس جگہ کہ وہ وضو کرتے تھے یا بیت مبارک میں دعا گو نے اُس کو دیکھا ہے۔ اور اُس کی زیارت کی ہے۔ وحق متابعان ایشاں نیز درست آید پھر دوئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرزند من ایں تقریرات کہ گفتم غریب است بگیر یدا یضاً سبق فقیر کا اس جگہ پہنچا جس وقت سالک کا فتح باب ہو جاتا ہے اور ملکوت کا دروازہ اس پہ کھول دیتے ہیں۔ تو انوار اُس کے باطن میں وارد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُس انوار کا عکس ظاہر بھی پیدا ہوتا ہے۔ منہ اور ناک اور آنکھ اور کان سے باہر آتا ہے جن چیزوں کو کہ دن میں نہیں دیکھتا تھا ان کو

Marfat.com

اندھیری رات میں دیکھتا ہے۔ اور یہ ویسی بات ہے کہ جیسے کوئی شخص آئینہ دیکھے تو اپنی صورت کو آئینے میں دیکھتا ہے۔ اس جگہ بھی نور کے عکس کو جو کہ اُس میں ہے دیکھتا ہے۔ اور یہ بات وہ آدمی جانتا ہے کہ اُس کو واقع ہے۔ ہر آدمی کیا جانے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر قدس اللہ سرہ کے خانقاہ میں ایک شخص خلوت میں مشغول تھے اور خانقاہ کے حجرے میں چراغ نہ تھا فراش آیا چاہتا تھا کہ چراغ لے جائے۔ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ نے فراش کو منع کیا۔ کہا کہ تو چراغ مت لے جا فراش نے عرض کیا کیونکر نہ لے جاؤں۔ حجرہ تو تاریک ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ اُن کا نور عکس ایسا طالع ہوا ہے کہ اس نے سارے حجرے کو گھیر لیا ہے۔ تو مت جا تو بے ہوش ہو جائیگا۔ تاب نہ لا سکے گا۔ وہ نور تو خدا کا ہے اگر بال کا تار یا سوئی گم ہو جائے تو فی الحال اُس کو دیکھ لے۔ اور لے لے۔ فرمایا کہ خانقاہ عہد شیخ رکن الدین میں ایسے خلوتی لوگ ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ نزدیک دعا کے کے ہزار نفر سے زیادہ وظیفہ والے ہوں گے سب کو وظیفہ پہونچتا ہے[1]۔ خدائے عزوجل کسی کو نہیں چھوڑتا ہے۔ اُس نے بادشاہ کے دل میں ڈال دیا ہے وجہ خوب سے اُس نے تعین کر دیا ہے۔ ہر ماہ کے اتنے ہزار ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک جو پانی کہ ہے۔ برتن سے خالی ہو جاتا ہے اور ذخیرہ نہیں رہتا ہے۔ جو کچھ پہونچتا ہے بانٹ دیا جاتا ہے واقع

---

[1] مناقب حضرت شاہ رکن الدین منہ

میں ایسا ہی تھا۔ کیونکہ درویش کو ذخیرہ نہیں چاہیئے یوم جدید رزق جدید یا دن نئی روزی قوت القلوب میں ذکر کیا ہے لا تجوز الذخیرۃ للسالک الا لاھل نفقۃ عیالہ او لاھل قضاء دیونہ یعنے سالک کے واسطے ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے مگر واسطے خرچ عیال کے یا واسطے ادائے قرض کے ذخیرہ کرنے کے باب میں وعید قرآنی ہے۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے جو لوگ کہ خزانہ کرتے ہیں سونے اور چاندی کو، اور خرچ نہیں کرتے ہیں اُسکو اللہ کی راہ میں پس تو خوشخبری دے اُن کو ساتھ عذاب دردناک کے جب دن قیامت کا ہوگا تو اس کو دوزخ کی آگ میں گرم کریں گے پھر اُس سے اُن کی پیشانیوں کو داغ دیں گے۔ وہ سوراخ کردیگا۔ گدی کے پیچھے سے نکلے گا۔ اور اُن کے پہلو پر رکھیں گے سوراخ کردیگا۔ دوسرے پہلو سے نکلے گا۔ اور اُن کی پیٹھ پر رکھیں گے سینہ شکم کی طرف نکل آئے گا۔ ایسی عقوبت چکھائیں گے۔ فرشتے کہیں گے یہ خزانہ ہے کہ جس کو تم نے اپنی جانوں کے واسطے ذخیرہ کیا تھا پس تم چکھو عقوبت اس چیز کی کہ جس کو تم خزانہ کرتے تھے وہ کیا فائدہ رکھتا ہے۔ مناسب اس کے حکایت شیخ

Marfat.com

جمال الدین اچی قدس سرہ کے مناقب کی بیان فرمائی کہ وہ کچھ
ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ جو کچھ پہنچتا ہے خرچ کر ڈالتے۔ نگاہ نہیں
رکھتے تھے۔ ایک دن اُن کے گھر میں فاقہ گذرا۔ یہاں تک کہ رات
آگئی۔ شیخ کی قوم نے کہنا شروع کیا کہ تو اہل ہے۔ تو شیخ ہے ان
چھوٹے بچوں کا کیا حال کریگا۔ وہ بھوک کے مارے ہلاک ہو جائینگے
ملتانی زبان میں تقریر فرمائی۔ کہ دروازے کے آگے جاؤ اور دروازہ
کھولو۔ شیخ کی قوم نے کہا کہ نوبت بجادی ہے۔ پہر رات گزر چکی ہے
میں کہاں جاؤں۔ شیخ نے فرمایا جاؤ۔ تو جب گئے تو دیکھتے ہیں۔
کہ چند عورتیں کھانے کا خوان لائے ہیں۔ اور انا لہ آئیں اور کہا کہ
ہم نے شیخ کے واسطے نذر کی تھی۔ جبکہ ہماری حاجت روا ہو گئی
تو ہم نے اپنی نذر وفا کی۔ شیخ نے فرمایا بچوں کو بیدار کرتا کہ کھالیں
خدائے عزوجل کسی کو نہیں چھوڑتا ہے۔ لیکن ہر وہ چیز کہ موقوف ہے
جب اُس کا وقت ہو جاتا ہے تو وہ چیز موجود ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا و علی اللہ
فلیتوکل المتوکلون یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہہ دو کہ ہرگز
ہم کو نہ پہنچے گی مگر وہ چیز کہ جس کو اللہ نے ہمارے واسطے لکھا
ہے۔ وہی ہمارا مولیٰ ہے اور اللہ ہی پر بس چاہیئے کہ بھروسہ
کریں بھروسا کرنے والے۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یا لیفا
ایک عزیز نے پوچھا کہ کل مدع کذاب حدیث ہے جواب فرمایا

Marfat.com

حدیث ہے پھر پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں اور لفظ کل کا احاطہ
ہر افراد کا ہے فرمایا من ادعی نفسہ قولہ تعالی ان النفس لامارۃ
بالسوء اگر وہ کسی چیز میں ہوتا تو ہرگز دعوے نہ کرتا بلکہ انکساری بہت کریں جیسا کہ کہا ہے "اگر یافتی دم مزن اگر نیافتی فریاد چیست"
یعنے اگر تو نے پایا ہے تو دم مت مار اور اگر نہیں پایا ہے تو فریاد
کیوں ہے یہ بھی پوچھا کہ الا کل شئ ما خلا اللہ باطل حدیث ہے
جواب فرمایا حدیث ہے یعنے جو چیز کہ سوا خدا کے ہے اور اُسکا دل
خدا کے ذکر سے خالی ہے تو وہ باطل ہے پھر روئے سخن طرف فقیر
کے کیا فرمایا فقیر نے من سبق پڑھو۔ میں نے شروع کیا ترتیب اس
میں کہی۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من احد یصلی الفجر ثم یقول
حین ینصرف لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا حِیْلَۃَ وَلَا اِحْتِیَالَ
وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سبع مرات الا دفع
اللہ عنہ سبعین نوعا من البلایا اس فقیر نے پوچھا حین
ینصرف کے کیا معنی ہیں جواب فرمایا ای حین یفرغ اور یہ بھی
میں نے پوچھا کہ حیلہ و احتیال ایک معنی ہیں تکرار کیوں ہے
جواب فرمایا کہ احتیال ابلغ ہے یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے نہیں ہے
کوئی شخص کہ پڑھے نماز فجر کی، پھر کہے جبکہ فارغ ہو جائے دعا سے

ذکر کو سات بار مگر اللہ عزوجل دفع کرے اُس سے ستر قسم کی بلا
کو ما من احد میں من زائدہ ہے ای ما احد ما نفی کا ہے۔ احد
اسم ہے ما کا یصلی فعل مستقبل خبر ہے ما کی روئے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور یاران دیگر کے فرمایا بھائیو اس دعا کو یاد کر لو لیے
ناغہ پڑھو۔ ہر صبح کو لیجو۔ فراغ کے فرض سے رات یا پڑھو۔ دس
بلاؤں کو دفع کرے گا۔ سات کو دس میں ضرب دو ستر ہوتے ہیں یہ
عظیم دعا ہے بھائیو دعا کو یاد کر لو۔ اس حدیث شریف کے سبب
اس فقیر کا اس حدیث شریف میں پہنچا عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ انہ قال من قال فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
مَرَّةً وَاحِدَةً ثم قال اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَهَا لِوَالِدَیَّ لِيَبْقٰى
لِوَالِدَيْهِ عَلَيْكَ حَقٌّ اِلَّا اَدّٰى اِلَيْهِمَا وَاَتَمَّ بِرَّهُمَا فَاِنْ قَالَهَا ثلٰث
مرات وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَى الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ الضِّيَاءَ وَالنُّوْرَ وَالْفَسَحَةَ وَمَنْ زَادَ
فَعَلٰى قَدْرِ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ یعنے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس
دعائے مذکور کو ایک بار پڑھے اور اس پڑھنے کا ثواب حاضر ہاں

Marfat.com

باپ کو بخشے تو باقی نہ رہے گا واسطے اُس کے ماں باپ کے اُس پر کوئی حق مگر اس نے ادا کر دیا اس حق کو طرف ماں باپ کے، اور پورا کر دیا اُن کے تئیں کو اور جو کوئی اس دعا کو تین بار پڑھے اور اُسکے پڑھنے کا ثواب مومن مردوں اور عورتوں کو بخشے تو داخل کرے اللہ تعالیٰ اُن موحدوں کی قبروں پر مثل روشنی سورج اور چاند کے اسلیے کہ ضیاء عبارت ہے سورج سے اور نور عبارت ہے چاند سے اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا معنی ضیاء و نور کے ایک ہیں لیکن ضیاء ابلغ ہے اسلئے کہ یہ صفت ہے سورج کی اور سورج زیادہ تر روشن ہے چاند سے اور اُن موحدوں کی قبروں کو فراخ کر دے موحدین کی قبر اسلیے لگائی تاکہ کفار خارج ہو جائیں کیونکہ اُن کو بھی قبر میں دفن کرتے ہیں اور جس کو قبر میں دفن نہیں کرتے ہیں تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے تو وہ ہوا کو حکم دیتے ہیں کہ اُس خاک کو جمع کر دے پھر فرشتے قبر میں دفن کرتے ہیں۔ اسلیے کہ وعدہ بعث کا قبروں سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان اللہ یبعث من فی القبور یعنے بیشک اللہ اُٹھائیگا اُن لوگوں کو جو قبروں میں ہیں۔ اور جو کوئی اس دعا کو تین بار سے زیادہ پڑھے تو اُس کے اندازے پر ثواب ہوگا پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو ایک بار یقین کر کہ ہم پڑھیں ماں باپ کو ثواب بخشیں اور تین بار اور یقین کر کہ سارے اہل اسلام

Marfat.com

کو ثواب بخشیں۔ اسلئے کہ اُس طرف محدث حدیث بیان کرتے ہیں،
چوں عامل می افتد تا عمل نمیکند بیشتر نمے رود دعا گو بھی اُن کے طریقہ
و رسم کو نگاہ رکھتا ہے پس اس فقیر نے تلقین کی ہم سب یاروں نے
پڑھا اور ثواب بخشا پھر روئے مبارک طرف یاروں کے لائے فرمایا
فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے۔ نزدیک دعا گو کے مجد رہتا ہے
یعنے خوب سعی و کوشش بجا لاتا ہے۔ اور دو نو اربعین کا ہمارے پاس
اعتکاف کیا اور ملفوظ فوائد جمع کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بمراد ثمرہ دیگا
یہ فقیر اس امیر کے قدم مبارک میں گر پڑا فرمایا فرمائید فرزند من۔

ایضاً ستائیسویں ماہ ذیقعدہ منگل کے دن چاشت کے وقت

یہ فقیر خلوت کے حجرے سے خدمت میں حاضر تھا عوارف کا سبق
ہوتا تھا بات تجلی میں تھی قولہ تعالیٰ وکان قاب قوسین او ادنیٰ یہ
آیت حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے بواسطہ لامکان
کے ہے پس نسبت اس مکان کی طرف رسول خدا کی ہے نہ طرف
خدا کے یعنے قاب قوسین کے مکان سے خدا کو دیکھا بلا مکان
جبکہ مکان ممکن مخلوق ہے تو بالضرور مکان سے دیکھتا ہے اور
لامکان صفت ہے خداوند کی رایت ربی فی قلبی وسبق
البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہیں قولہ تعالیٰ
قل ھذا سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی

Marfat.com

اور بصر آنکھ کی بینائی کو کہتے ہیں وذلک قولہ تعالیٰ وما زاغ البصر
وما طغیٰ یعنے سر کی آنکھ کو ملایا۔ دل کی آنکھ سے دیکھا۔ ادب کو
نگاہ رکھا۔ پس سر کی آنکھ کو کھولا۔ جب یہ ادب نگاہ رکھا تو دوسری
بار بھی دکھلایا وذلک قولہ تعالیٰ ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ ای تارۃ
اخریٰ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر لے
جاتے تھے تو آپ پر ساری چیزوں کو پیش کر لے گئے تھے۔ آپ اُن
کے تماشے میں مشغول نہ ہوئے یہاں تک کہ قاب قوسین کے
قرب میں پہنچے۔ خدائے تعالیٰ کو دیکھا جب پھرے تو جملہ
اشیاء کو کہ نہ دیکھا تھا بطفیل اُس کے دیکھا۔ مارے غایت رشک
کے زبہ ہے علو ہمت قولہ تعالیٰ وما زاغ البصر وما طغیٰ فرمایا کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متابع و پیرو کو بھی چاہیئے کہ یہی ادب
نگاہ رکھے۔ جس وقت کہ اُس پر اشیا کا مکاشفہ معائنہ ہو جائے
تو نظر نہ کرے۔ ان کی طرف نہ دیکھے۔ یہاں تک کہ مشاہدہ کو پہنچے
پس بطفیل مشاہدہ کے دیکھے۔ جیسا کہ بعض مشائخ صوفیہ رضوان اللہ
علیہم نے فرمایا ہے۔ رایت اللہ قبل کل شئ یعنے میں نے خدا
کو ہر چیز سے پہلے دیکھا۔ یعنے رشک کے مارے اشیا کا مکاشفہ
ہوا تو ہم نے طرف اُن کے نظر نہ کی۔ یہاں تک کہ ہم نے وصال
پایا۔ پھر بطفیل اُس کے دیکھا۔ بعض درویشوں نے رشک کیا ہے
جب تک کہ بادشاہ کے پاس نہ پہنچیں۔ تب تک دہلیز و بارگاہ کی

Marfat.com

طرف نہ دیکھیں تعداس کے حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیہ
کا ذکر چلا کہ انہوں نے دیدار کی درخواست کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
رب ارنی انظر الیک یعنے اے پروردگار میرے تو مجھے دکھا
کہ میں طرف تیرے نظر کروں۔ غایت اشتیاق سے درخواست
کی۔ جلدی فرمائی۔ ادب نگاہ نہ رکھا چونکہ قضا ویسے ہی لکھی تو یہ
جواب سُنا کہ لن ترانی ای فی الدنیا بعین الراس یعنے تو ہرگز
مجھے نہ دیکھے گا۔ دنیا میں سر کی آنکھ سے اگر کوئی سائل سوال
کرے کہ لفی تابید کی ہے۔ دنیا و آخرت دونوں میں ہوگی۔ تو ہم
جواب دیں گے کہ تابید دنیا میں ہے۔ آخرت میں نہیں ہے
جیسے کہ اس قول باری تعالیٰ میں ہے۔ فتمنوا الموت ان کنتم
صادقین ولن یتمنوہ ابدا یعنے بندے ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے
یہ دنیا میں ہے۔ رہی آخرت سو اُس میں شدت عذاب کے
مارے موت کو طلب کریں گے۔ قول ہے اللہ پاک کا یا مالک
لیقض علینا ربک یعنے اے مالک تو کہہ کہ حکم کرے ہم پر موت
کا پروردگار تیرا ہم عقوبت کی تاب نہیں لا سکتے ہیں۔ پس یہ لفی
تابید کی ہے۔ دنیا میں نہ آخرت میں۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند
من بگیر ید محبت تمام ست نیز اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضرت
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو پیغمبر مرسل تھے۔ ان پر یہ امر خوب واضح
تھا کہ دیدار دنیا میں سر کی آنکھ سے نہیں ہے انہوں نے اسکی درخواست

کیوں کی تو اس کے جواب میں دو قول کہے ہیں ایک یہ ہے
کہ انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح وہ مجھ سے بات کرنے کا دریغ
نہیں کرتا ہے بلے واسطہ مجھ سے بات چیت فرماتا ہے۔ اسی طرح
اگر میں اس سے دیدار کا سوال کروں تو شاید ارزانی فرمائے۔ دوسرا
جواب یہ ہے کہ حق کے ساتھ کلام کرنے میں ایسے مستغرق ہوئے
اور فرحت و بہجت ان میں پیدا ہوئی کہ انہوں نے جانا کہ یہ خوشی
دنیا میں تو نہیں ہوتی ہے۔ شاید میں بہشت میں پہونچ گیا اور
بہشت سے دیدار سر کی آنکھ کے ساتھ روا ہے۔ اسلئے درخواست
کی۔ یہاں تک کہ جواب لن ترانی سنا تو بیدار ہو گئے۔ سوچا کہ میں
تو دنیا میں ہوں۔ پس لمعذرت و توبہ پیش آئے قال انی تبت
الیک وانا اول المؤمنین یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے کہ
بیشک میں نے توبہ کی طرف تیرے اور میں اول ہوں مومنین کا
اگر کوئی سائل سوال کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیدار کا فیض الاوا نصیب ہوا یہ کیونکر ہے تو جواب دیں
کہ آپ نے دنیا میں نہیں دیکھا۔ قاب قوسین سے دیکھا۔ اور
وہ نہ دنیا ہے نہ آخرت ہے۔ وہ مقام قرب کا ہے۔ کوئی شخص
اس جگہ پر نہیں پہونچتا ہے۔ مگر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کہ
صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنے میرے لئے ساتھ خدائے تعالیٰ

کے ایک محل ہے کہ اُس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ پہنچتا ہے نہ کوئی
پیغمبر مرسل وہ خاص مقام ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو نکہ
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادب کو نگاہ رکھا اور قضائے
حق تعالیٰ بھی ایسی ہی تھی تو آپ نے بار دیگر بھی دیکھا وذلک
قولہ تعالیٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے جواب لن ترانی کی حکمت یہ تھی کہ جب تک
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکھیں تب تک
حضرت موسیٰ اور اُن کے سوا اور کوئی نہ دیکھے جیسا کہ کلمات
قدسیہ میں آیا ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو نہ ہوتا میں آسمانوں کو اور آسمان
والوں کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی خدائی کو آشکارا کرتا۔ مناسب
اس ادب کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ شیخ
کبیر میں شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ اسرارہما کی
خدمت میں ایک عرب درویش فروکش ہوئے۔ شیخ نے خادم
کے ہاتھ اُن کے واسطے کھانا بھیجا خادم نے کہا کہ تم شیخ کو دیکھو گے
وہ درویش کہنے لگے کہ میری کیا مجال ہے کہ میں شیخ کو دیکھ سکوں
جب خادم لوٹ کر گیا تو اس نے یہ واقعہ شیخ سے عرض کیا شیخ
نے خادم سے فرمایا کہ ہم ان کے پاس جائیں گے جس وقت وہ
درویش خدمت سے فارغ ہوئے تو شیخ تشریف لے گئے اور ان سے

Marfat.com

ملاقات فرمائی اور ذرا دیر میں اُن درویش کو طرف مقصود کے پہنچا
دیا اور اُسی وقت رخصت فرما دیا۔ روئے مبارک طرف اس
فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا۔ برادران بگیریا۔ جہاں
کہ مخلوق ہیں ادب کا یہ حال ہے تو خاص کر خالق کا بھی اسی پہ
قیاس کرو اور ادب کو نگاہ رکھو جب سالک سے ادبی کرتا ہے
توفیض ہو جاتا ہے اُس سے زیادہ کر بسط ہوا ہو۔ وھذا
نوع من الابعاد الی ان یتوب یعنے یہ ایک قسم ہے دوری کی
یہاں تک کہ اُس سے رجوع کرے۔ بر سر ادب آئے جیسے
کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بر سر ادب آئے تبت الیک
وانا اول المؤمنین کہا تو حکم ہوا کہ یا موسی انی اصطفیتک
علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من
الشاکرین یعنے اے موسیٰ بیشک میں نے تجھ کو برگزیدہ کیا لوگوں
پر ساتھ اپنی رسالتوں کے۔ اور ساتھ اپنے کلام کے پس لے
جو کچھ کہ میں تجھ کو دوں اور تو شکر کرنے والوں سے انہی اتنا
میں سادات عراق سے واسطے زیارت خدمت کے پہونچے
اور ایک قطعہ جاگے کا فتوح لائے قبول فرمایا۔ انہوں نے
عرض کیا کہ خاص کر ہم بوجہ اشتیاق مخدوم کے آئے ان کا اکرام
کیا۔ اور حسن خادم سے فرمایا کہ ان کے واسطے شیرینی لا اور یہ حدیث
شریف پڑھی من زار حیا ولم یذق منه شیئا فکانما زار میتا

یعنے جو شخص کہ کسی زندے آدمی کی ملاقات کرے اور اس سے کوئی
چیز نہ چکھے تو گویا اُس نے کسی مردے کی زیارت کی۔ بعد اس
کے اُن سے فرمایا کہ تم کو دو ذوق حاصل ہو گئے ذوق معنوی تو یہ
ہے کہ تم نے عوارف کا سبق سنا اور ذوق صوری بھی حاصل ہوا
کہ تم نے شیرینی کھائی اور تبسم فرمایا۔ اور فرمایا کہ جو شخص روزہ دار نہ ہو
وہ کھائے صائم نہ کھائے حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ ما دام یاکلون یعنے روزہ دار کہ جس وقت کھانا کھایا جائے نزدیک اُسکے
تو مغفرت مانگتے ہیں واسطے اُس کے فرشتے جب تک کہ وہ کھاتے
ہیں۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ اس کا کیا سبب ہے یہ ہے کہ اُس کا دل
تو چاہتا ہے اور وہ اُس کو روکتا ہے یہ ثواب بسبب روکنے کے
ہے ایضاً مولانا حسام الدین ضوفی شیخ شیوخ قدس سرہٗ
کے اوراد خدمت میں پڑھتے تھے پوچھا کہ تم نے بواسطہ دعا گو
کے خرقہ پہنا ہے جواب دیا کہ میں نے چشتیوں سہروردیوں دونوں
کے پہنے ہیں فرمایا خوب نہیں ہے ایک جگہ تو بیعت کریں اور
دوسری جگہ خرقہ تبرک پہنیں وہ بولے کہ میں نے چشتیوں کا تو خرقہ
بیعت پہنا ہے اور سہروردیوں کا خرقہ تبرک فرمایا تم کو واجب ہے
کہ تم اُن کے اوراد کو نگاہ رکھو وہ بولے کہ میں چشتیوں کے اوراد
کو کناز سے پڑھتا ہوں فرمایا کہ جس شخص کے مرید ہوں اُسکے اوراد

کو کنارے پر ڈالیں انہوں نے عرض کیا کہ چشتیوں کے اوراد چھوٹے ہیں فرمایا کہ وہ جس مقدار کے ہوں انہیں کو نگاہ رکھو اور اُن کی رعایت کرو اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک لڑکا مراہق یعنے قریب ببلوغ تھا بالغ نہیں ہوا تھا۔ بیعت کے واسطے نزدیک دعاگو کے آیا میں نے پوچھا جیسا پوچھتا ہوں کہ تو کس کا خرقہ پہنیگا سہروردیوں کا یا چشتیوں کا تو اس لڑکے نے ہندی زبان میں کہا فارسی نہیں جانتا تھا۔ تم مجھے اُس آدمی کا خرقہ دو کہ جس کے اوراد بڑے ہوں میں نے دلیل کی کہ یہ لڑکا عالی ہمت ہوگا۔ میں نے اُس کو شیخ شیوخ کا خرقہ پہنایا اسلئے کہ ان کے اوراد بڑے ہیں۔ ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھتا تھا۔ گفتگو صوف و صوفی میں تھی۔ قال بعضهم سمی صوفیا للبسه الصوف وبعضهم قالوا للبسهم الصوفة وبعضهم قالوا لصفاء بواطنهم وبعضهم قالوا نسبت لاصحاب الصفة یعنے بعض نے کہا کہ صوفی کو صوفی اسلئے کہتے ہیں کہ وہ صوف پہنتا ہے۔ یعنے گلیم کمل بعض نے کہا اسلئے کہتے ہیں کہ وہ صوف پہنتے ہیں۔ اُن کی نسبت طرف صوفہ کے کرتے ہیں جیسے کہ منسوب بکوفہ کو کوفی بولتے ہیں۔ عرب میں صوفہ پارۂ گلیم یعنے کمل کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ فارسی صوفہ کی ژندہ ہے اور صوفی ژندہ پوش ہوا۔ اور یہ اسی سے ماخوذ ہے کہ مرد در گلیم ست یعنے وہ مقرب

ف۔ طفل عالی ہمت

ف۔ تحقیق صوفی

ہے خود کو گلیم سے پوشیدہ رکھتا ہے بعض لوگ اُس کے اہل نہیں ہیں۔ اُس کو پہنتے ہیں تاکہ تم جانو کہ وہ مثل اُس قوم کے ہیں

؎ لیعرفنا من کان من جنسنا وکل الناس لنا منکر

یعنے ہر آئینہ پہچانتا ہے ہم کو وہ شخص کہ ہمارے جنس سے ہے۔ اگرچہ سارے لوگ ہمارے منکر ہیں۔ معنی صوفی و مقرب کے ایک ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت مہد میں صوفی نہیں لکھتے تھے۔ مقرب بولتے تھے۔ یہ نام عہد تابعین رضی اللہ عنہم میں رکھا گیا۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم بعض نے کہا کہ اُن کی صفائی باطن کی جہت سے صوفی کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے۔ یہ نسبت ہے طرف اصحاب صفہ کے ایک یار نے پوچھا کہ لفظ صفہ کا تو مضاعف ہے اور صوفی مثل عین ہے پس وجہ اشتقاق کے کیونکر درست ہوگی جواب فرمایا کلام عرب میں رسم ہے کہ مضاعف کو حرف علت سے بدل کرتے ہیں۔ جیسے تظنی کہ اصل میں تظنن تھا قد افلح من زکیہا وقد خاب من دسیہا اصل میں دسسہا تھا۔ دوسرے سین کو حرف علت سے بدل کیا وھذا لا یقال لہ صحیح لصیرورۃ احد حرفیہ حرف العلۃ یعنے خاص اس مضاعف کو صحیح نہیں کہتے ہیں اسلیئے کہ اس کے دو حرفوں میں سے ایک کو حرف علت سے بدل کرتے ہیں جیسے تقضی البازی کہ

اصل میں تَقَضَّضَ تھا۔ حرف ثانی کو حرف علت سے بدل کر دیا
ومثل هذا فی کلام العرب کثیر یعنے اس کے مثل کلام عرب
میں بہت ہے۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ایں تقریر را
اس کے فرمایا کہ صوفی کو صفہ سے لیا ہے اور اصحاب صفہ جماعت
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
کلام مجید میں ان کی صفت یوں بیان فرمائی ہے للفقراء الذین
احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم
الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسألون
الناس الحافا تفاسیر میں بیان کیا ہے الحافا ای الحاحا۔
الحاح کہتے ہیں گڑگڑانے کو یعنے یہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم
فقیر تھے۔ نادان لوگ جانتے کہ وہ تونگر ہیں وہ خود کو لوگوں کی
نظر میں تونگر بتاتے تھے۔ اس لئے کہ ان اللہ یحب الفقیر الغنی
یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے درویش تونگر کو۔ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پہچانتے ہو انہیں اصحاب صفہ کو جو کہ
فقیر ہیں ان کے چہرے کے نشان سے وہ نہیں مانگتے ہیں
لوگوں سے بالحاح لیکن دعا گو ہے اس طرف الحافا کے عجب
معنے نے ہیں کہ ہرگز کبھی ہندوستان میں نہیں کہنے تھے۔ اور نہ
کسی تفسیر میں ہیں وہ یہ ہیں کہ لا یسألون الناس الحافا ای حیاء
من اللہ تعالیٰ یعنی ان اصحاب صفہ کی یہ صفت ہے کہ خدا تعالیٰ

Marfat.com

کی شرم کے مارے لوگوں سے نہیں مانگتے ہیں تو نہیں دیکھتا ہے کہ اس زمانے میں اگر بادشاہ مجازی کا کوئی بندہ ہوتا ہے تو وہ شرم و ننگ کے مارے دوسرے سے نہیں مانگتا ہے۔ پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من ایں معنی بگیرید غریب است۔ پھر اصحاب صفہ کے باب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ ان کے بیٹھتے اور اُن کے ساتھ کھانا تناول فرماتے اور اگر فتوح آتی تو اس میں سے ان کو حصہ دیتے۔ اور اگر اُن سے مصافحہ فرماتے تو اپنے دست مبارک کو نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہ نہ کھینچ لیتے تھے۔ چنانچہ ایک دن عرب کے رئیس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ آپ سب وقت انہیں ژندہ و دلق پوش درویشوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ہم ان سے نیچے بیٹھتے ہیں۔ کوئی دن تو ایسا ہو کہ آپ ہم کو اپنے نزدیک جگہ دیں اور ان کو نیچے بٹھائیں ہم سے خوشبو آتی ہے۔ ہم عطر ملتے ہیں اور اُن سے کمل و پسینے کی بدبو آتی ہے اسی بات چیت میں تھے کہ وحی نازل ہوئی جبریل امین علیہ السلام یہ آیت شریف لائے۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شئی وما من حسابک علیھم من شئی فتطردھم فتکون من الظالمین یعنے اے محمد تم ان مٹھی بھر رئیسوں ریاست جو کے کہنے سے میری دوستوں کو

مت ہنکالو جو کہ پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو صبح و شام اور چاہتے ہیں اُسی کی ذات خاص کو نہ دنیا ان کی نظر میں آتی ہے نہ عقبیٰ۔ نہ تم پر (ان) کے حساب سے ہے کچھ نہ تمہارے حساب سے ہے اُن پر کچھ۔ اگر تم اُن کو ہنکالو گے تو ظالموں تم گناروں سے ہو جاؤ گے۔ حالانکہ تم ہرگز تم گناروں سے نہیں ہو۔ ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه یعنے تم اطاعت مت کرو اُن لوگوں کی کہ جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی ہوا کی پیروی کی ہے یعنے تم ان غافل دل والوں کا کہا مت مانو کیونکہ وہ تو ہوا کے پیرو ہیں۔ اور ہوا کے بندے ہیں افرایت من اتخذ الٰهه هواه یعنے کیا پس دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ ٹھہرایا اس نے معبود اپنا اپنی ہوا کو

؎ ازیں مشت ریاست چوئے دغا ہیچ نکاہد

مسلمانی ز مسلم جوئے درد دین ز بونان دردا

؎ من ملك النفس فحر ما هو والعبد من يملكه هواه

یعنے جو شخص کہ اپنے نفس کا مالک ہے سو مرد آزاد وہی ہے۔ اور غلام وہ ہے کہ جس کی ہوا اُس کی مالک ہوتی ہے۔ اس طائفہ اصحاب صفہ کی صفت یہ ہے لا الی ضرع ولا الی زرع ولا الی تجارة ویحملون الحطب ویاکلون البقر کانوا متوکلین علی اللہ و مستغرقین فی اللہ یعنے نہ ان کی گائیں بکریاں تھیں کہ انکو دوہیں

نہ ان کی کھیتی تھی کہ اُس کو جوتیں بوویں۔ نہ ان کی تجارت تھی کہ اُس سے قوت بسری کریں۔ بیشتر اوقات اپنا اپنا ہی آپ لاتے اور کھجور کھاتے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے اور اُس کی ذات میں غرق رہتے تھے۔ اُن کا قوت خرما تھا۔ یہاں تک کہ بعض اصحاب صفہ آئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ احرقتنا التمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تعلمون ان التمر طعام المدینۃ فنرسل الیکم ما نا کل ثم صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر فقال والذی نفس محمد بیدہ ان فی بیتی شھرین لا یرفع فیھما الدخان فھو اولی یعنی اے رسول خدا کھجور نے ہم کو جلا دیا۔ یعنے اسلئے کہ کھجور گرم ہے۔ پس آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ کھجور کھانا ہے مدینے کا یعنی اسی کو کھاتے ہیں دوسرا کھانا کمتر ہے۔ پس ہم بھی تمہارے طرف وہی بھیجتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں۔ دوسرا کھانا کمتر ہے۔ پس ہم بھی تمہارے طرف وہی بھیجتے ہیں جو ہم کھاتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے۔ پس فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے کہ بیشک دو مہینے ہیں کہ میرے گھر میں دھواں بلند نہیں ہوا ہے فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا فقر تھا۔ فقر و فاقہ کا دھواں نکلتا تھا کبھی کھجور پر کفایت فرماتے۔

Marfat.com

پھر اصحاب صفہ کا عدد بیان فرمایا کہ وہ ایک سو چار نفر تھے گھر نہیں رکھتے تھے۔ مسجد میں رہتے بستے۔ انہیں کے حق میں ہے کہ المسجد بیت کل تقی یعنے مسجد گھر ہے ہر پرہیزگار کا۔ کپڑے پورے اور درست نہیں رکھتے تھے۔ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے۔ وقت سے پہلے مستعد و تیار ہو جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل الموت یعنے جلدی کرو تم نماز کی فوت سے پہلے اور جلدی کرو توبہ کی موت کے پہلے انہیں اصحاب صفہ کا کپڑا ایسا ہوتا کہ زانو پر بدشواری پہنچتا۔ یہاں تک کہ نماز میں درست نہیں باندھ سکتے کپڑے کو زانو پر پکڑتے اور نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن اُن میں سے ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کچھ کام تھا۔ آپ گھر میں تشریف لے گئے۔ اُس کی پروا نہیں فرمائی تو عتاب آیا۔ جبریل علیہ السلام یہ آیت شریف لائے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی یعنے تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس لئے کہ اُس کے پاس اندھا آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے معذرت کی اور فرمایا کہ تمہارے گروہ سے عتاب کی برق آئی اور یہی آیت مذکور اُن پر پڑھی اور یہ آیت شریف بھی انہیں کے حق میں ہے۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ اس جہت سے کہ وہ لوگ عالی ہمت ہیں۔ اس سے نہیں چاہتے ہیں مگر

Marfat.com

اُسی کی ذات پاک کو دعا گو نے مدینہ مبارک میں ان کی زیارت کی ہے۔ نام ان کا معلوم ہے۔ قبر ان کی معلوم نہیں ہے انہیں اہل صوفہ و صوف پوش کے مناسب حکایت بیان فرمائی وکلم اللہ موسیٰ تکلیما کان علیہ جبۃ من الصوف وقلنسوۃ من الصوف وکساء من الصوف یعنی جس وقت کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خداوند تعالیٰ نے کلام کیا تھا تو اُن پر صوف کا جبہ صوف کی ٹوپی صوف کا کمل تھا۔ صوف کے معنے از روئے لغت کے گلیم و پشم کے ہیں۔ یعنے کمل و اون فرمایا کبۃ بالتاء القلنسوۃ وبغیر التاء آستین جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

ولا تطلب من الدنیا نصیبا سوی خبز المشعیر و کوخداء
ولا تلبس لبا سا دون صوف فان الصوف لبس الانبیاء

یعنی تو طلب مت کر دنیا سے کوئی حصہ مگر جو کی روٹی اور آبخورہ بھر پانی اور سوائے صوف کے اور کوئی لباس مت پہن کیونکہ صوف انبیاء علیہم السلام کا پہناوا ہے۔ یعنی وہ لوگ نزدیک خداوند تعالیٰ کے قرب رکھتے ہیں۔ اور مقرب لوگ اسی سے قرب پاتے ہیں۔ ولہذا قال الشیخ العارف صاحب عوارف المعارف الصوفی ھو المقرب یعنے صوفی مقرب کو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت میں مقرب کو کہتے تھے اور

Marfat.com

یہ نام صوفی کا زمانۂ تابعین میں رکھا گیا۔ وقال البعض تسمیۃ الصوفی لانھم کانوا فی الصف الاول بین یدی اللہ عزوجل یوم القیامۃ یعنی صوفی کا نام مقرب اسلئے رکھا ہے۔ کہ مقرب پہلی صف میں ہوں گے۔ روبرو اللہ عزوجل کے روز قیامت کو ہوں گے یعنی صفیں ہوں گے جیسا کہ تفاسیر میں کہتے ہیں۔ ویصف الانبیاء ثم العلماء ای الصدیقون اولئک المقربون قولہ تعالیٰ اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا والعالم ھو الصدیق لاجل ھذا قال ثم العلماء ثم الشہداء ثم الصلحاء ثم الامثل فالامثل یعنے پہلی صف پیغمبروں کی ہوگی پھر علماء صدیقین کے اسلئے کہ وہ مقرب صوفی ہیں، پھر شہداء ہوں گے۔ والمراد من الشہداء الحاضرون[1] بین یدی اللہ لا غائبون عنہ ساعۃ یعنے ان شہداء سے مراد وہ لوگ ہیں کہ حضرت رب العزت میں حاضر رہتے ہیں۔ گھڑی بھر اُس سے غائب نہیں ہوتے۔ یعنے سب حال میں خداوند تعالیٰ کو خود پر حاضر و ناظر و قادر و قاہر جانتے ہیں۔ ایک وقت بھی اُس کو غائب نہیں سمجھتے۔ قولہ تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو، اور ہم قریب تر ہیں طرف بندے کے اسکی رگِ جان سے پھر صالح نیک مرد لوگ ہوں گے ان کے بعد دوسرے

---

[1] شہداء کا عجیب معنی

مومن ہوں گے اور دانشمندان معنوی صدیقین ہیں اور یہ قول موافق
قول خدائے عزوجل کے ہے اولئك الذين انعم الله عليهم
من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك
رفيقا اس کے فرمایا کہ اس طرف دعا گو نے صدیق کی وجہ
اشتقاق دو سنی ہیں کہ ہر گز ہندوستان میں نہیں سنی تھیں قال
بعضهم الصديق فعيل من الصداقة وهو المحبوبية وفعيل
للمبالغة وهو كثير المحبة وشدتها يعني المحب لله والله محبه اى
المحب والمحبوب وقال بعضهم من الصدق وهو كثرة التصديق
بان لا يشك فى شئ جاء من الله ونطق رسوله وهذان
الصفتان كانتا فى وجود ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه فانه كان
محبا ومحبوبا ومصدقا لما جاء من الله ونطق رسوله یعنے ایک
قول یہ ہے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے مشتق ہے صداقت سے،
اسلئے کہ فعیل کا وزن واسطے مبالغے کے ہے اور صداقت کثرت
محبت کو کہتے ہیں۔ یعنے وہ خدائے تعالیٰ کو بہت سخت دوست رکھتا
ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کو بہت سخت دوست رکھتا ہے یعنے
وہ محب بھی ہوتا ہے اور محبوب بھی اولیائے کرام نے محب غیر محبوب
ہونے سے پناہ مانگی ہے ؎

انت الحبيب ولكنى اعوذ به من ان اكون محبا غير محبوب

یعنے تو دوست ہے لیکن پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں محب ہوں

Marfat.com

اور محبوب نہ ہوں اس لئے کہ محب مثلاً اگر محبوب نہ ہوگا تو فتنے میں پڑیگا اور اسی لئے تو نہیں دیکھتا ہے کہ اگر کوئی عاشق کسی معشوقہ کا محب ہو گیا تو جب تک وہ معشوقہ اُس کو دوست نہ رکھے گی تب تک وہ پریشان رہے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ صدیق مشتق ہے صدق سے اور صدق عبارت ہے کثرت تصدیق سے، بایں طور کہ اصلاً شک نہ لائے کسی چیز میں جو کہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے آئے۔ اور اُس کے رسول نے فرمائی۔ جو کچھ سُنے اُس کو راست و درست جانے۔ اسلئے کہ صدیق صیغہ مبالغے کا ہے۔ یہ دونوں صفتیں وجود مبارک امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں موجود تھیں۔ یعنے وہ محب و محبوب حق تھے اور مصدق بھی تھے پھر دستے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دونو جہاں صدیق کی اور فوائد جو میں نے بیان کئے ان کو لکھ لو۔ غریب ہیں۔ میں نے اُس طرف سُنے ہیں مرگز من و تن میں نہیں سُنے تھے۔ ایضاً فرمایا کہ عسل یعنے شہد انگبین کو چاہیئے کہ آب باراں کے ساتھ پیئیں۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس و انزلنا من السماء مبارکا یعنے نکلتی ہے شہد کی مکھی سے ایک شراب یعنے پینے کی چیز کہ جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں شفا ہے واسطے لوگوں کے اور اتارا آسمان سے مبارک پانی پس شفاء

Marfat.com

برکت دولت ایک جگہ جمع ہو جائیں تو ساری خیریت ہے بھائیو اس کو لو۔

اٹھائیسویں ماہ ذیقعدہ بدھ کے دن اشراق کے بعد

یہ فقیر حجرۂ خاص سے خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ زادہ معظم حاجی بخارا سے خدمت میں پہنچے شرف پا بوسی حاصل کیا۔ ان کی تکلیم و تکریم فرمائی۔ اُن کو بغل میں لیا۔ تیس اور چند نفر برابر تھے۔ خاص شیخ زادے پوچھا کہ کس مصلحت کے واسطے اس طرف قدم مبارک لائے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ خاص خدمت میں مخدوم کے آیا ہوں، تاکہ شرف پا بوسی حاصل کروں۔ اور تربیت پاؤں فرمایا مبارک ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اول تم شیخ الاسلام کے پاس اترو وہ مخدوم زادے ہیں۔ اور جملہ مشائخ کے سردار ہیں۔ یہ بات میں ادب کی جہت سے کہتا ہوں، نہ اسلئے کہ میں تم کو اپنے پاس سے ہٹکاتا ہوں۔ جہاں تمہارا انشراح خاطر ہو وہیں نزول فرماؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو اسی جگہ زیر قدم مخدوم کے اُتروں گا پس حسن خادم سے فرمایا کہ کچھ وجہ کرو اور ان کو دو ہم تو دولہ والے ہیں۔

ایضاً دعاؤں کا ذکر نکلا

فرمایا دعا مستجاب ہے یعنے دعا قبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا قول

Marfat.com

پاک ہے قال ربکم ادعونی استجب لکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے کہ تم مجھ کو پکارو یعنی دعا کرو۔ میں تمہاری دعا کو قبول کرونگا۔ لیکن دنیا میں تعجیل نہیں ہوتی ہے۔ اس میں ایک بھید ہے۔ اگر آدمی سالک ہے تو دعا حاجت دنیاوی کی دنیا میں اور دین میں بھی مزید ترقی درجات ہوتی ہے۔ اور یہ اُس کی خیریت ہے۔ اور اگر عامی آدمی ہے تو ذخیرہ کرتا ہے اُس کو آخرت میں دینگے۔ قیامت کے دن ندا کریں گے۔ اور کہیں گے کہ فلاں فلاں کی بیٹی یہ تیری دعا ہے کہ تو نے دنیا میں کی تھی۔ ہم اُس کو قبول کر چکے تھے اب تو لے یہاں باقی ہے۔ اور وہاں فنا ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ادعونی استجب لکم یہ امر ہے واللام یدل علی الوجوب یعنے لام وجوب پر دلالت کرتا ہے پس دعا واجب ہے استجب خبر ہے امر ادعونی کی یعنی تمہاری طرف سے تو دعا ہے۔ اور ہماری طرف سے قبولیت پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر مایہ ایضاً اسی درمیان میں چند درویش پہنچے قدم بوسی کی۔ بیعت کا التماس کیا۔ فرمایا کون خاندان میں۔ انہوں نے عرض کیا کہ سیدی احمد کبیرؒ کی خاندان میں۔ فرمایا کہ دعا گو نے ان کا خرقہ پہنا ہے اور پہنانے کی اجازت بھی رکھتا ہے۔ اور جس شخص سے کہ میں نے خرقہ پہنا ہے وہ مرد صوفی تھا۔ بطریق سنت کپڑے پہنتا تھا۔ اور عرب کا تھا۔ عرب کی رسم ہے کہ سیدی بزرگ کو کہتے ہیں۔ اور فرمایا کہ سیدی احمد بھی صوفی تھے۔ مولہ نہ تھے ہم نہیں

Marfat.com

جانتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہاں سے لیا ہے کہ سر کو منڈ کرتے ہیں یعنے سر کو منڈے کی طرح بناتے ہیں۔ یہ غیر مشروع ہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے قول پر اُن کی جنابت ویسے ہی جنابت رہتی ہے اور ہمارے قول پہ پاک ہو جاتی ہیں۔ جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔ لیکن ایک شخص سید ی احمد کبیر کے پاؤں سے مجذوب دیوانہ تھا۔ اپنی خبر نہیں رکھتا تھا۔ اُس کا نام بھی دادا کا نام سید ی احمد کبیر تھا۔ اُس کے سر کے بال منڈ ہو گئے تھے۔ چونکہ وہ خود سے بے خبر تھا۔ تو سر کون دھوئے، کنگھی کون کرے، سر کون منڈائے۔ وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ تو دیوانہ تھا یہ لوگ ہوشیار ہیں۔ وہ اپنے اختیار سے سر کو منڈ نہیں رکھتا تھا۔ المجانین والصغائر لا یخاطبون بالخطابات یعنے الاوامر والنواھی لا نھم لا عقول لھم والخطاب بالاوامر والنواھی انما ھو للعقلاء یعنے دیوانے اور بچے مخاطب بخطاب نہیں ہیں۔ اسلئے کہ خطاب اوامر و نواہی کا خاص واسطے عاقلوں کے ہے۔ اس بات کو لازم تم کو چاہیئے کہ دیوانے کا اتباع نہ کرو وہ تو دیوانہ تھا۔ سنت کی پیرو ہونا چاہیئے اور ان درویشوں سے فرمایا کہ تم کو چاہیئے کہ تم شریعت کا علم پڑھو۔ اور سنت پر رہو۔ اور بدعت سے بچو اور دعا گو کی وصیت کو نگاہ رکھو۔ پھر توبہ کی تلقین کی اور خرقہ پہنایا ایضاً اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑھ ترتیب اس میں تھی ینبغی للسالک ان یکون عالی الھمۃ ولا ینظر بالکاشفات

اذا کشف علیہ من عالم الملکوت السماویۃ وامثالہ ولا یلتفت
لشئ منھا فمقصود السالک ومطلوبہ ھو اللہ تعالیٰ لقولہ علیہ السلام
ان اللہ یحب معالی الھمم وکان السلف مشغولین باللہ لا لاجل
المکاشفۃ وکانوا صادقین فی طلبہ وبطفیل صدقھم کوشف
لھم اذا زکت نفوسھم وصفت قلوبھم مثل المرآۃ من الصداء
یعنے سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو مکاشفات کی طرف نظر نہ کرے
جبکہ اُس پر کشف کیا جائے۔ جیسے کشف قبور، وکشف ملکوت آسمان
وکشف ارواح اور مانند اُس کے اُن پر کچھ التفات نہ کرے اسلئے
کہ اُس کا مطلوب و مقصود حق تعالیٰ ہے۔ جب وہ ان میں رہے گا
تو وصال کو کب پہنچے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اللہ تعالیٰ عالی ہمتوں کو دوست رکھتا ہے کیونکہ اُس کے دوسرے
کی طرف ملتفت نہیں ہوتے ہیں۔ اور درویش سلف کے رضی اللہ
عنہم خدا کے واسطے مشغول ہوئے ہیں نہ واسطے مکاشفہ کے
اور اُس کے طلب میں صادق ہوئے ہیں۔ اس کے طفیل میں وہ
سب اُن کو حاصل ہوتا تھا۔ جبکہ اُن کے نفوس نے تزکیہ پایا
اور اُن کے دل مثل آئینے کے زنگ سے صاف پاک ہو گئے
مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک ولی عورت نے
سے اُچھ میں دعا گو کے پاس واسطے زیارت کے آئی روتی اور
کہتی تھی زبان سندی میں کہ تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے میں کیا

Marfat.com

کروں گی میں تو تیری شیفتہ ہوں نے عالی ہمت اور یہ بیت پڑھی ؎

مرا ہمتے پس بلند روزی کن، کہ ہمیں من از تو ترا خواہم

جیسے اصحاب صفہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ مصابرت کرنے کا حکم فرمایا ہے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ یعنے تو روک اپنی جان کو ہمراہ ان لوگوں کے کہ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں اُس کی ذات کو نہ واسطے طمع جنت کے، اور نہ واسطے خوف دوزخ کے، اُسی کی ذات کے واسطے اُسکی طاعت کرتے ہیں ؎

چوں گلشن بہشت نیاید بچشم شاں کے سرو روں گلخن دنیا در آورند

فرمایا ینبغی للمحب ان یراعی مخاطبات محبوبہ ای الاوامر والنواھی ولا یقصر فیھا بنوع ما وان ادعی المحبۃ ولم یحافظ مخاطبات محبوبہ لا یکون محبا قط یعنے محب کو چاہیئے کہ اپنے محبوب کی مخاطبات یعنے اوامر و نواہی کو نگاہ رکھے اُن کی مراعات فرمائے اُن کو بجا لائے کسی نوع کا ان میں قصور و فتور نہ کرے۔ اور اگر محبت کا مدعی ہو، اور اپنے محبوب کی مخاطبات کو بجا نہ لائے انکی محافظت نہ کرے تو وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے کبھی محب نہ ہوگا مناسب اس کے حکایت فرمائی کہ تو نہیں دیکھتا ہے کہ اگر کوئی کسی معشوقہ کا عاشق ہو جائے تو جو کچھ معشوقہ کہے وہی کرے۔ اگر وہ اُس کے

Marfat.com

کہے کہ نہ سنے گا تو معاملہ قطع ہو جائیگا۔ اور اگر وہ معشوقہ کنارہ کر لگی
خصوصاً باری تعالیٰ کا محب و دوست کہ جس کی عبادت ہم پر واجب
ہے۔ اگر ہم نہ کریں تو لائق عقوبت کے ہو جائیں وہ تو ہمارا
خداوند ہے۔ اور ہم اس کے گنہگار بندے ہیں قولہ تعالیٰ
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے لیطیعونی حذف
الیاء لدلالۃ الکسر علی حذفھا مثل یا رب یا قوم کان فی الاصل
یا ربی ویا قومی ومثل ھذا کثیر فی کلام العرب یعنی نہیں پیدا
کیا میں نے جن و انس کو مگر اسلئے کہ وہ میری اطاعت و فرمانبرداری
و عبادت و بندگی کریں۔ اس لئے ہم کو اپنے کرم سے دوست
کیا ورنہ ہم کیا اس کے لائق ہیں۔ ان اولیاؤہ الا المتقون
ان نافیۃ بمعنی ما النافیۃ بدلالۃ استثناء الا یعنے اسکے
دوست نہیں ہیں۔ مگر متقی پرہیزگار لوگ، فرمایا کہ ایک مخاطبات
سے یہ ہے قولہ تعالیٰ اطیعوا اللہ بالفرائض والواجبات
واطیعوا الرسول بالسنن والمستحبات واطیعوا اولی الامر
بالشرائع والمعاملات حتی لو امر اولوالامر غیر مشروع لا یطاع
وفی التقصیر فی اولی الامر قولان فی قول الفقہاء وفی قول
الولاۃ حتی ان من لا یطیع اللہ ولا یطیع رسول لا یقبل منہ
طاعۃ ولا یطیع الرسول ولا یطیع اولی الامر علی وفق الشرائع
لا یقبل منہ طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند

Marfat.com

من یہ تقریر غریب ہے۔ اس کو لو۔ یعنے تم اطاعت و فرمانبرداری
کرو اللہ کی فرائض و واجبات میں اور تخلق باخلاق ہیں یعنے
اللہ سبحانہ کے اخلاق و عادات کو اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا قول مبارک ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنے تم
اللہ تعالیٰ کے اخلاق و عادات کی عادت کرو اور اطاعت
کرو رسول کی سُنن و مستحبات میں موافق اُن کے پیروی کے گفتار
و کردار و رفتار میں اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ وما اٰتاکم الرسول فخذوہ
وما نھاکم عنہ فانتھوا یعنے جو کچھ کہ بجا لایا رسول تم اُس کو لو۔
اور جس چیز سے وہ باز رہا اور باز رکھا تم اس سے باز رہو اور باز
رکھو۔ قول ہے اللہ پاک کا والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم
وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علمہ
شدید القوی ای ورب النجم یعنے قسم ہے خدا و نگہبر تارے
کی کہ اے یاران محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بے راہ نہیں ہے
یار تمہارا یعنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، اور وہ بات نہیں کرتا ہے
اپنی ہوا سے، نہیں ہے وہ مگر وحی جو وحی کی جاتی ہے تعلیم کیا
اس کو سخت قوتوں والے نے اور اطاعت کرو اولی الامر کی موافق
شریعت و معاملت کے، یہاں تک کہ اگر اولوالامر غیر مشروع حکم فرمائے
تو اس کو نہ کریں اگر کرینگے تو لائق عقوبت کے ہوں گے۔ اس لئے
کہ اولوالامر معصوم نہیں ہے۔ اور پیغمبر معصوم تھے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم،

یہاں تک کہ اگر کوئی شخص خالق کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور رسول کی اطاعت نہ کرے تو اُس کی وہ اطاعت قبول نہیں ہے اور اگر ایک شخص خدا کی اطاعت کرے اور رسول کی اطاعت کرے اور اولوالامر کی اطاعت نہ کرے تو وہ سب اُس سے قبول نہ ہو فائدہ عطف قرینہ کا یہ ہے کہ عطف معنی میں مثل معطوف علیہ کے ہے سب کے مطیع ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس ساری طاعت میں خدا کی اطاعت ہے۔ کیونکہ اسی کا فرمودہ ہے۔ کتاب تفسیر میں ہے کہ مفسرین نے اولوالامر میں دو قول کیے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ فقہا مراد ہیں یعنے علمائے فقیہ، دوسرا قول یہ ہے کہ ولاۃ مراد ہیں یعنی والی حاکم لوگ اور ایک قول میں فقہا بھی مراد ہیں اور ولاۃ بھی وقال بعضھم من امر بالمعروف ونھی عن المنکر فھو اولوالامر یعنے بعض نے کہا کہ جو شخص نیک بات کا حکم کرے اور بُری بات سے منع فرمائے تو وہ اولوالامر ہے۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ جس زمانے میں دعاگو مکہ مبارکہ سے شیراز میں پہونچا تو ہر آدمی دعاگو کے پاس سبق پڑھتا تھا۔ بات اولوالامر میں پہونچی یہ وجہ بات بادشاہ شیراز کو پہنچائیں کہ سید جلال الدین کی سے ٹوٹا ہے۔ اور یہ وجہ بات تفرقہ کرتا ہے۔ بادشاہ واسطے زیارت دعاگو کے آیا دو طشت چاندی کے فتوح لایا۔ ایک طشت تو تنکہائی زر سے اور دوسرا تنکہائے نقرہ سے بھرا ہوا تھا۔ اور کہا کہ بیت المال سے تمہارا حق ہے۔

Marfat.com

قبول فرمائے۔ معذرت کی تو میں نے قبول کر لیا۔ پھر اُس بادشاہ نے کہا یہ تقریرات وجہات جو میں نے تم سے سنیں کسی وقت ہرگز ہم نے نہیں سنی تھیں غریب ہیں دعاگو نے کہا یہ وجہات جو میں نے تقریر کیے ان کو میں نے مکہ معظمہ میں مفسرین و فقہاء و مشائخ سے سنا ہے۔ پھر وہ بادشاہ لوٹ گیا۔ میں نے اس کی تعظیم و تکریم کی اُس دن خادم دعاگو کا برادر اوودی تھا۔ سید شمس الدین خوش ہوتے ہوئے اُٹھے کہ ان تنکوں کو جمع کریں۔ اتنے میں سید شمس الدین مسعود کے والد سید جمیل الدین آئے اور دعاگو سے کہا کہ ایک سید ہے اُس نے کہا کہ مجھ پر چار سو تنکہ کا قرض ہے چار سو تنکہ تو اس کو دیئے۔ باقی کو خود لے گئے۔ اور دعاگو سے کہا کہ تم کو بہت فتوح پہنچے گی۔ واقع میں اس برادر بزرگوار کی برکت ویسی ہی ہے کہ اب تک بہت فتوحات پہنچتی ہے۔ ایضاً اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑھ ترتیب اس میں کتبی ینبغی للسالک ان یصلی الصلوات الخمس اجماعا واتفاقا فی الفرائض یعنے سالک کو چاہیے کہ پانچوں نمازیں فرائض میں باتفاق و اجماع پڑھے۔ یعنی ایسی نماز پڑھے کہ چاروں مذاہب کے فرائض اس میں متفق ہو جائیں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کی کوئی سنت برعایت سنت اپنے مذہب کے ترک کر دے تو روا ہے۔ جیسے کہ نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارسال ید یعنے ہاتھ چھوڑنا

نماز میں سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرض
سرزانو اُٹھیں فرمایا فتاوی کابل میں مسطور ہے یجوز فی العبادات
ان یعمل فی مذاھب غیرہ حتی یصیر اتفاقا وفی المعاملات
لا یجوز الا فی مذھبہ یعنی عبادات میں جائز ہے کہ اپنے غیر
کے مذاہب میں عمل کرے تاکہ اتفاق ہو جائے اور معاملات
میں روا نہیں ہے کہ دوسرے کے مذہب میں عمل کرے مگر
اپنے مذہب میں، یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ؎

وکل ما وجوبہ مختلف ۔۔۔ فعلہ اولیٰ ولا یخلف
کی یخرج المرء بلا ارتیاب ۔۔۔ عن عھدۃ التکلیف والایجاب

یعنے عبادت میں روا ہے کہ اختلاف کو اتفاق کرلے تو نہیں
دیکھتا ہے کہ دعا کو اسی جہت سے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے
اور فرمایا کہ عوارف میں ایک دعا درمیان فاتحہ اور ضم سورت
کے مروی ہے اُس کو اتنی دیر میں پڑھیں کہ فاتحہ پڑھ سکیں کیونکہ
قرآن کا سننا واجب ہے۔ امام اگرچہ رکوع میں چلا جاتا ہے
میں جب تک فاتحہ کو تمام نہیں پڑھ لیتا ہوں تب تک رکوع نہیں
کرتا ہوں یہ مسعود درویش دیوانہ ہے وہ نہیں جانتا ہے سمجھتا ہے
کہ دعا کو امام کے حال کی خبر نہیں ہے تبھی آواز میں کہتا ہے کہ
میں سُن لوں تو رکوع کروں۔ اُس کو اس حال کی خبر نہیں ہے کہ جب
تک میں فاتحہ پوری نہیں پڑھ لیتا ہوں رکوع نہیں کرتا ہوں جس وقت

Marfat.com

لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں اُس وقت مسعود دیوانہ کہتا ہے
کہ اس کی کیا عقل ہے۔ دعوی تو فیضی کا کرتا ہے اور اتنی غفلت کو
بیچارہ نہیں جانتا ہے اور تبسم کرتے تھے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
کے قول پر پوری سورت مع سورۂ فاتحہ کے نماز میں فرض ہے اور
اس حدیث صحاح سے تمسک کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معہا
یعنے نماز نہیں ہے مگر ساتھ فاتحہ کے اور ملا لے ایک سورت کے
ساتھ اُس کے دعا کرنے امام کو حکم دیا ہے کہ نماز میں سورۃ مع فاتحہ
کے پڑھے تاکہ جواز نماز کا باتفاق ہو جائے اور ہمارے نزدیک
اولی یہ ہے کہ سورۃ کو فاتحہ کے ساتھ ملائے۔ کتب فقہ میں ہے
ویقرأ الفاتحۃ وینضم سورۃ مع الفاتحۃ او ثلاث ایات من
ای سورۃ شاء والاول اولی لان ثلاث ایات ملحق بضم سورۃ
ومعطوف علیہ وقال الشافعی فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ فرض
للمقتدی وللمقتدی وفی روایۃ عندنا قراءۃ الفاتحۃ خلف
الامام مستحق کما قال فی المتقی ؎

وکل ما وجوبہ مختلف فعلہ اولی ولا یختلف

یعنے سورۃ فاتحہ پڑھی جائے اور ایک سورۃ فاتحہ کے ساتھ ملائی
جائے یا تین آیتیں جس سورۃ سے چاہے، اور قول اول اولی ہے
اسلئے کہ تین آیتیں ملحق ہیں ساتھ ملانے سورت کے اور مختلف ہیں

اس پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب نماز میں
فرض ہے۔ امام و مقتدی دونوں پر اور ایک روایت میں نزدیک
ہمارے پڑھنا فاتحہ کا پیچھے امام کے لائق ہے۔ جیسا کہ متفق ہیں
کہا ہے۔ ہر وہ چیز کہ اس کا وجوب مختلف فیہ ہے پس کرنا اس کا
بہتر ہے۔ یعنے جو فعل کہ عبادت میں مختلف فیہ ہے تو اسکا بجالانا
اولیٰ ہے۔ یہ بھی چاہیئے کہ اتفاق اوقات کو نگاہ رکھے پھر روئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان فائدوں
کو لے۔ اور چاہیئے کہ ہر چار دل مذہب پر باتفاق عمل کرے۔ دعا کرو
بھی اتفاق کی رعایت کرتا ہے۔ کیف یقبل تطوع مالم تکن
فرائضہم اتفاقا یعنے لوگوں کے نوافل کیونکر قبول ہوں جب
تک کہ ان کے فرائض کا جواز باتفاق نہ ہو۔ نمازی جس وقت
نماز کا وقت آتا ہے تو ہزار کام چھوڑتا ہے۔ احتیاط سے استنجا کرتا
ہے۔ احتیاط سے وضو کرتا ہے۔ پس نماز بھی ایسی ادا کرے کہ
جیسا کہ اس کو حکم دیا ہے ایضاً رسالہ مکیہ کے بیان میں گفتگو
تقلیل طعام میں تھی۔ ینبغی للسالک تقلیل الطعام یعنے سالک
کو کھانا کم کھانا چاہیئے فرمایا کہ اس تقلیل سے وسط مراد ہے یعنے
نہ زیادہ کھائے نہ کم، اوسط درجہ کھائے۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے خیر الامور اوساطھا یعنے بہترین
کاموں کے میانہ کام ہیں۔ نہ تو نہایت تھوڑا کھائے نہ بہت کھائے

اگر تھوڑا کھائیگا تو گراں ہو جائیگا۔ عبادت نہ کر سکے گا۔ پس حرج کریگا اور اگر بہت کھائیگا تو بھی گراں ہو جائیگا۔ کاہل و سستی لائیگا۔ آسودگی ہو گی۔ عبادت نہ کر سکے گا۔ پس اسراف کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین یعنے تم کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو۔ بیشک اللہ نہیں چاہتا ہے اسراف کرنے والوں کو یعنی کھانے پینے میں حد سے مت بڑھ جاؤ۔ اس میں کئی قول ہیں ایک یہ ہے کہ ایسا نہ کھائے کہ ڈکار آئے دوسرا یہ ہے کہ اگر تین روٹی کی انتہا ہے تو دو کھائے تیسرا یہ ہے کہ ایسا نہ کھائے کہ کاہلی لائے اور پوری لائے۔ اوسط درجہ کھائے ایسا کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الحکمۃ لتفی قلب جائع ولو کان کافرا لا سیما اھل الایمان یعنے بیشک حکمت ہر آئینہ بھوکے دل میں ہے۔ اگرچہ وہ کافر ہو۔ خاص کر ایمان والے یعنی ایمان دار لوگ جن کے دل گرسنہ رہتے ہیں ان میں تو حکمت بالخصوص ہو گی فرمایا سالک کو چاہیئے کہ اکثر احوال میں روزہ دار رہے کیونکہ روزے کی فضیلت حدیث صحاح میں ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ سے حکایت فرماتے ہیں کہ بیشک روزہ واسطے میرے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ حضرت مخدوم روزا لینے بیٹھے جس وقت حدیث شریف اور کلمات قدسیہ آتے ہیں تو اس طرف حدیث روزا الوبا ادب

Marfat.com

بیٹھتے ہیں اور یاروں سے کہتے ہیں اُرکضوا رکابکم تعظیما لکلمات القدسیۃ لانہا حکایۃ عن اللہ تعالیٰ یعنی تم اپنے گھٹنوں کو نیچا کر کے بیٹھو واسطے تعظیم کلمات قدسیہ کے اسلئے کہ وہ حکایت ہے طرف سے اللہ تعالیٰ کے صدر دویست نفر طالب العلم اُستاد کے پیچھے باادب بیٹھتے ہیں اور سر جھکاتے ہیں۔ دعا گو بھی ان کا طریقہ نگاہ رکھتا ہے دعا گو نے اُس طرف محدثوں سے اس حدیث شریف کے معنی سنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا روزہ خاص واسطے میرے ہے اور خاصہ میرا ہے لام تخصیص کا ہے۔ اور میں اُس کی جزا ہوں۔ یعنی ذات میری نہ جنت وغیرہ اور اگر یہ معنی کہیں کہ میں جزا دونگا تو سارے اعمال کی وہی جزا دیگا۔ یہ تخصیص کیوں ہے۔ پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا یہ معنی لو کیونکہ اُس طرف محدث کہتے ہیں والمعنی ھذا فی الحدیث لا غیر یعنے معنی یہی ہیں حدیث میں نہ غیر اسکے، اور جو کچھ محدث کہتے ہیں اُس کا اثبات کرتے ہیں۔ کیونکہ محدث عن عن کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسناد رکھتے ہیں۔ فرمایا اسی جہت سے کہ روٹی کھانا میری صفت نہیں ہے۔ جبکہ کم خوار ہو جائیگا تو کم خوار ہوگا۔ اور میری صفت لے گا۔ تخلقوا باخلاق اللہ اور حدیث صحاح کو لو اجیعوا بطونکم واظمئوا اکبادکم وعاروا اجسادکم لعل قلوبکم تری ربکم عیانا فرمایا میں محدثوں سے سماع رکھتا ہوں عیانا ای دنیا یعنے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف الاوصیاء خیر الخیر

القلب یعنے دنیا ہی میں خدائے تعالیٰ کی ذات کو دل کی آنکھ سے دیکھے گا۔ ایک عزیز نے یاروں میں سے پوچھا۔ عین ذات کو دیکھتا ہے تبسم کیا۔ اللہ عین ذات کو دیکھتا ہے جیسا کہ میں نے حدیث صحاح میں کہا اور یہ تو سنت و جماعت کا مذہب ہے کہ الرؤیۃ بعین القلب حق ای ثابت یعنی اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھ سے دیکھنا ثابت ہے بعد اس کے فرمایا کہ بالکل ترک طعام نہ کرے اسلئے کہ ترقی سے وقوف ہو جائیگا مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ عماد الدولہ کا ایک مرید تھا۔ چار برس اُس نے کچھ نہ کھایا یا اُس کے پیر شیخ عماد الدولہ کو اس کی خبر پہنچی انہوں نے کہا کہ وہ بیچارہ کیا کرے گا ترقی سے رہ گیا۔ لیکن لوح محفوظ میں لکھا ہوا تھا کہ چار برس اس کو ترقی سے وقوف ہو جائیگا۔ بعد چوتھے برس کے پیر اس کو بلائے گا اور کھانا کھلائے گا۔ جس وقت اُس نے کھانا کھا لیا تو اُسی دم ترقی کا حکم ہوا ایک یار نے یاروں میں سے پوچھا کہ روٹی نہ کھانا تو فرشتوں کی صفت ہے۔ جواب فرمایا کہ اس مرتبے سے ایک اور عالی مرتبہ ہے۔ وہی جو میں نے کہا۔ تم اس کو لو اپنا موازنہ دیکھو۔ مثلاً اگر چار روٹیاں کھاتا ہے تو دو کھائے۔ اگر ایک کھائیگا اور حرج ہوگا تو ضعیف ہو جائیگا۔ کام سے رہ جائیگا۔ مگر وہ آدمی کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت ہوگی تو اس کو اتنا کھانا ضعف نہ لائیگا۔ آج کی رات میں نے سحری میں چند لقمے زیادہ کھائے

Marfat.com

اس جہت سے کہ افطار کے وقت میں نے تھوڑا کھایا تھا تاکہ موازنہ ہو جائے۔ جبر نقصان ہو گیا اور یہ بھی چاہیئے کہ رسوم میں اُس کو زیاں نہ ہو بلکہ ساری عبادات و طاعات میں اخلاص واجب ہے۔ کیونکہ عبادت بمنزلہ درخت کے اور اخلاص بمنزلہ ثمر کے ہے ورنہ درخت بے ثمر ہو گا۔ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے اعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اخلاص میں عجب نہیں ہوتا ہے۔ و آنچہ بدیں ماند کہ پندارد من چنیں مخلصم اخلاص می ورزم تا مبطل عمل نیفتد۔ سب حال میں سب طاعتوں میں توفیق من اللہ جانے۔ کیونکہ اگر توفیق نہ ہوتی تو بندے سے کچھ نہ بنتا پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران عالی کے لائے فرمایا بگیرید۔ ایضاً

بعد ظہر کی نماز کے بدھ کے دن اٹھائیسویں ماہ ذیقعدہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں اُس امیر کبیر کے حاضر تھا۔ اور یاران عالی بھی۔ سر مبارک پر پگڑی نہ تھی۔ ٹوپی پہنے ہوئے تھے خلوت کا وقت تھا۔ ہم چند یار خلوتی تھے، روئے مبارک ہم پر لائے فرمایا بھائیو سنو کیا بھید ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں نے پگڑی دور کر دی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ ہم نے التماس کیا کہ آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا کہ ایک عزیز اپنے لڑکے کو مکتب میں بٹھاتا تھا شروع کرنے کو میرے پاس لایا۔ میں نے تختی پر الف با لکھ دیا اور تعلیم کر دی

حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے یوں کہنا شروع کیا کہ خونہ پاک
فنجب پسر بہلوخانجہاں جس کے سو نفر داخل ہیں۔ یعنی سو آدمی اُس
کے متعلق ہیں۔ وہ شخص کپڑے لایا تھا۔ اس پر فرمایا کہ ہاں میں نے
اُن کپڑوں میں سے پگڑی باندھ لی۔ تو یہ آواز سنی کہ ھذا احرام
الق من راسك یعنے یہ حرام ہے اس کو سر سے دور کر ڈال میں
نے دور کر ڈالی۔ اس سے پہلے جس شخص کی پگڑی تھی وہ لے گیا۔
برکت کے واسطے لایا تھا میں اس سبب سے بغیر پگڑی کے رہ
گیا اور فرمایا کہ کپڑے میں ایسا تار حرام سے یا وجہ حرام سے
ہووے یا کھانے میں ایک لقمہ حرام سے ہووے تو اُس شخص
کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا کیونکہ قبولیت کے واسطے تقویٰ شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمة قولہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے تقویٰ کی شرطیں بڑی ہیں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ قبول نہیں کرتا ہے مگر متقی پرہیزگار
لوگوں سے کلمہ انما حصر کے واسطے ہے منجملہ یاران عالی کے ایک
یار نے پوچھا کہ یہ آواز جو سنتے ہیں اللہ کی طرف سے ہے جواب فرمایا
کہ میں نے دو طریق سنے ہیں۔ اگر تیرے دل کے اوپر سے آواز نکلے
تو بے واسطہ مخلوق صوت ہوگی اور اگر دائیں یا بائیں جانب سے نکلے
تو اس طرح کہلاتا ہے کہ وہ شخص جس پیر کے نزدیک تعلق پیوند رکھتا ہے
یہ آواز اُس سے نکلتی ہے اور اگر آواز قریب سے نکلتی ہے تو اللہ

Marfat.com

کی طرف سے ہے۔ قولہ تعالیٰ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید
یعنے ہم تو رگ جان سے بھی نزدیک تر ہیں طرف جان بندے کے، رگ جان بندے
سے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ من اللہ ہے خلق صوت ہو جاتا ہے اکثر
لوگ کبھی اس پر ہیں کہ خلق اللہ صوتا یعنے اللہ پاک ایک آواز پیدا
کر دیتا ہے۔ پھر پوچھا کہ جو کلام کہ ذات کے ساتھ قائم ہے اُسکے
ساتھ بھی کسی سے باتیں کرتا ہے۔ جواب فرمایا کہ خدائے تعالیٰ
حروف و اصوات سے منزہ ہے۔ خلق صوت ہو جاتا ہے۔ پوچھا
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو کلام کیا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
تو اس وقت ایک بات کی خلق صوت کر دیا۔ اسی جگہ ہم نے یہ
بھی التماس کیا کہ مخدوم اُس آواز کو سنتے ہیں جواب فرمایا من
اللہ تعالیٰ بے واسطہ پوچھا یہ کیونکر معلوم ہو کہ آواز اللہ کی
طرف سے ایسی ہوتی ہے اور اُس کے غیر سے ایسی جواب
فرمایا کہ جس شخص کا دل روشن ہے وہ معلوم کر لیتا ہے۔ اس کام
کو نیز لوگ جانتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ آواز من اللہ غیر اللہ
میں ہوتی ہے۔ اگرچہ ظاہر میں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے منع
کیا اور واقع میں وہ کام خیر تھا جبکہ بیان کر دیا یعنے حضرت خضر نے
قولہ تعالیٰ وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا
شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ یقیناً رسالہ کا یہ
کا سبق فرما رہے تھے۔ ذکر اس بات میں تھا کہ ینبغی للعبد ان یعتقد

Marfat.com

علی شیخہ ولا یعتمد ان لہ موصلا الی اللہ غیرہ یعنے مرید کو چاہیئے
کہ اپنے شیخ پر اعتقاد رکھے۔ اور غیر پیر کو موصل الی اللہ اپنا نہ جانے
اگر اپنے پیر کے سوا اور کوئی اس کا موصل ہو جائے تو بھی اس کو اپنے
پیر کے برکت سے جانے۔ اور اُسی کو پیر و مرشد سمجھے۔ اُس کا منکر
نہ ہو جائے۔ اگرچہ مرشد بہت ہوں ان کو بھی مرشد جانے اور اگر مرید
معتقد اپنے پیر کو خواب میں دیکھے تو کوئی شیطان نہ ہوگا اور اگر یہ عکس ہوگا
تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شیطان ہو۔ اصحاب خلوت میں سے ایک یار نے
پوچھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
میں دیکھے تو کوئی شیطان نہ ہوگا۔ جواب فرمایا آرے یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا برحق ہے۔ اس باب میں حدیث
صحاح وارد ہوئی ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَانِیْ فَقَدْ رَأَی
الْحَقَّ فَانَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِصُوْرَتِیْ وَالْمُرَادُ مِنَ الْحَقِّ ضِدُّ الْبَاطِلِ
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ کو
خواب میں دیکھے پس تحقیق اُس نے مجھے سچ دیکھا ہے۔ کیونکہ
بیشک شیطان میری مثل و صورت نہیں ہو سکتا ہے۔ کلمۂ فَقَدْ رَأَی
تحقیق کے ہے۔ لیکن میں نے اُس طرف کے محدثوں سے سنا ہے۔
ہندوستان میں کبھی نہ سنا تھا کہ شیطان اور صورت ہو سکتا ہے اور
کہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ لیکن مثل حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اسلئے واجب یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کو حفظ رکھے یاد کر لے۔ تاکہ سچ جھوٹ معلوم ہو جائے اگر حلیۂ مبارک سے ایک بات بھی نہ ہو گی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوں گے۔ کیونکہ شیطان قدیم راہزن ہے پھر اس فقیر سے اور یاران دیگر سے فرمایا۔ بھائیو جو میں نے بیان کیا اس کو لو۔ نادر بات ہے اسی درمیان میں فرمایا کہ شیخ مدینہ عبد اللہ سطری نے اپنے بھائی کو اور شیخ عبد اللہ یافعی رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنے فرزند کو وقت انتقال کے یہ وصیت کی کہ ہم نے تمہاری پوری تربیت نہیں کی ہے۔ تم کو چاہیئے کہ تم دمشق میں شیخ قطب الدین مصنف رسالہ مکیہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری تربیت کریں گے یہ شخص ایک مرشد عظیم تھے۔ ایک برس ہوا کہ انہوں نے بھی انتقال کیا۔ یہ رسالہ پورا دعا گو کے پاس بھیجا قدس اللہ اسرارہم رسالہ مکیہ اسلئے کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں اس کی تصنیف شروع کی تھی کچھ باقی رہ گیا تھا جب دمشق میں گئے تو وہاں تمام کیا پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑھو۔ میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی کہ حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من صوت احب الی اللہ من صوت عبد مذنب تائب اذا قال یا رب یقول من فوق عرشہ لبیک عبدی سل تعط انت عبدی کبعض ملائکتی انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک سل تعط

ف۔ وجہ تسمیہ رسالہ مکیہ

اُشہدُ کہ یا ملائکتی آتی قد غفرت لہ فرمایا کہ مالفی کا ہے۔ من زائدہ یا اسم و خبر چاہتا ہے اپنے اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے صورت اسم ہے ما کا۔ احب خبر ہے ما کی، تقدیر یہ ہے ای ما صوت اَحَبَّ یعنے نہیں ہے کوئی آواز دوست تر طرف اللہ کے بندہ گنہگار تائب کی آواز سے۔ تائب یعنی گناہ سے رجوع کرنے والا جبکہ وہ کہتا ہے یارب یعنی اے میرے خداوند پروردگار اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر سے فرماتا ہے۔ اور وہ مکان و جہات سے منزہ ہے کہتا ہے لبیک عبدی یعنے میں تیرے جواب کے واسطے کھڑا ہوں اے میرے بندے خلق صوت ہو جاتا ہے تو مانگ۔ تو کیا مانگتا ہے تا کر دیا جائے۔ تو میرا بندہ ہے مثل بعض فرشتوں میرے کے ایک بار نے پوچھا کہ اس سے ملائکہ مقربین مراد ہیں یا عوام جواب فرمایا کہ مقرب فرشتے مراد ہیں۔ کبعض ملائکتی فرمایا لان المحبوب ھو المقرب یعنے اللہ عزوجل نے دوست محبوب کہا اور محبوب مقرب فرمایا پس وہ مقرب فرشتوں سے ہوگا۔ تو نہیں دیکھتا ہے کہ جس شخص کی آواز جب دوست تر ہوتی ہے وہ محبوب ہوتا ہے وھذا یوافق قولہ تعالیٰ فی کتابہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین یعنے یہ بات موافق قرآن مجید کے ہے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو جو کہ گناہ سے پھرتے ہیں۔ اور پاک لوگوں کو جو کہ اصلاً گناہ پر قادر نہیں ہوتے ہیں اس فقیر نے پوچھا کہ انا عن یمینک وعن شمالک ومن فوقک ومن تحتک کیا

ہے جواب فرمایا کہ اس سے حفظ و علم مراد ہے لیکن خدا وند تعالیٰ جہات
سے منزہ ہے یعنی انا حافظ و عالم عن یمینک و عن شمالک و من
فوقک و من تحتک یعنی میں تیرا حافظ و نگہبان ہوں تو مانگ تاکہ تجھے
دیا جائے۔ تو کیا چاہتا ہے۔ میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے فرشتو حرف
قد واسطے تحقیق کے ہے۔ کہ بیشک میں نے تحقیق بخش دیا اپنے
بندے کو پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر کو لو غریب ہے
اس کو میں نے اس طرف کے محدثوں سے سنا ہے۔ یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔ ایضاً

اونتیسویں ماہ مذکور ذی القعدہ روز چہار شنبہ چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرہ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا جلال دیوانہ آیا بیٹھ کر
کفر کے کلمے بکنے لگا کہ گرد مادر و خواہر بر آمدن حلال ست فرمایا اسکو
باہر کرو۔ جب باہر کر دیا تو چہرہ مبارک کو ہمارے طرف کیا کہ جہاں
کہیں جاہل بے علم مشغول ہو جاتا ہے تو اس کا یہ حال ہوتا ہے اس
اطراف میں مشائخ کبار جاہلوں کو مشغول نہیں کرتے ہیں۔ اور حجرہ معین
نہیں فرماتے ہیں کیونکہ وہ خراب ہو جائے گا۔ جس وقت آنے والا طالب
آتا ہے تعلق پیوند کرتا ہے اگر وہ عالم ہے تو حجرہ معین کرتے ہیں
مشغول فرماتے ہیں اور داد دیتے ہیں اور اگر عامی ہے تو ہر خانقاہ میں
چاروں مذہب کے چار مدرسے ہیں۔ جو مذہب وہ رکھتا ہے اسی کا

Marfat.com

علم سیکھے۔ بعد اُس کے حجرہ دیتے ہیں۔ اوراد میں مشغول کرتے ہیں
اُس اطراف میں خواجگان تجار کی خانقاہیں ہیں۔ وجہ حلال سے نہ
ملک بادشاہوں کی جو کہ بیت المال ہے اور خانقاہ کے نیچے دکان
وقف کرتے ہیں۔ اسلئے کہ اول راہ سلوک کی لقمہ حلال ہے اگر کھانے
میں ایک لقمہ اور ایک تار کپڑے کا وجہ حرام سے ہوگا تو کوئی طاعت
قبول نہ ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین
ایضاً عوارف کا سبق فرماتے تھے۔ گفتگو اس آیت کریمہ میں تھی
کہ اللہ تعالیٰ ما زاغ البصر وما طغی فرمایا کہ بیشک البصر علی البصیرۃ
بصر اور بصیرت میں فرق ہے۔ بصر عبارت ہے سر کی آنکھ سے اور بصیرت
دل کی بینائی کو کہتے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کے اس قول مبارک میں
ہے۔ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی فرمایا
یہ خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ اول دل کی آنکھ
سے دیکھا بعد اس کے سر کی آنکھ سے دیدار فرمایا واسطے رعایت
ادب کے جیسا کہ حدیث صحاح میں آیا ہے۔ رایت ربی فی قلبی
یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے دل میں دیکھا یعنے اول میں نے
اپنے خداوند کا دیدار دل کے آنکھ میں کیا ہی۔ آپ کی امت کے
اولیاء کرام سو اُن کو بھی بصیرت ہوتی ہے یعنے اللہ عزوجل کی عین
ذات کو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور اکثر نماز میں ملاحظہ فرماتے
ہیں سر کی آنکھ سے آخرت میں دیکھیں گے۔ یہ فرق ہے درمیان نبی و ولی کے

شب معراج کا ذکر تکرار

فرمایا کہ براق نزدیک قدم رکھتی ہے اور اگر نظر دور پڑتی تو قدم دور رکھتی تھی ایسی باگ امت و فرمانبردار براق تھی پر براق برق سے ماخوذ ہے یعنے جھنڈہ آپ وہاں تک پہنچے کہ سارے پیغمبروں کو دیکھا صلوات اللہ علیہم اجمعین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں رب ارنی انظر الیک پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق سے اترے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ ہر ایک مرحبا کہتا تھا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح یعنے مرحبا ہے برادر صالح نیک مرد پیغمبر نیک کو پھر اُن سب نبیوں نے صف باندھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت فرمائی اور نماز پڑھائی اسی جگہ سے آپ کو امام الانبیاء کہتے ہیں جیسا کہ لامیہ میں کہا ہے ؎

امام الانبیاء بلا اختلاف وتاج الاصفیاء بلا احتمال

یعنے آپ بالاتفاق سب نبیوں کے امام پیشوا ہیں اور بلاشک برگزیدہ لوگوں کے تاج ہیں پھر آپ وہاں سے چلتے رہے یہاں تک کہ عرش سے گزر گئے مقام قاب قوسین اوادنیٰ میں پہنچے یہاں تک کہ دولت وصال جمال جلال لایزال سے مشرف و مکرم ہوئے یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ ای سبق البصیرۃ علی البصر یعنی دل کی بینائی آنکھ کی بینائی پر سابق ہو گئی جب

آپ نے یہ ادب نگاہ رکھا تو دوسری بار بھی مشرف ہوئے۔ وہ یہ قول ہے اللہ پاک کا ولقد راٰہ نزلۃ اخری اے رای ربہ تارۃً اُخریٰ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس کو لو غریب کلام ہے بعد اس کے عوارف کی صفت میں فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ گو پیر نہ ہو اور نہ پیر کو دیکھا ہو اگر اس پر عمل کرے تو بھی کتاب موصل ہو جائے۔ خاص کر وہ آدمی کہ اس کو پیر سے سُنے اور اس پر عمل کرے تو جلد واصلین سے ہو جائے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران اعلیٰ کے لائے جیسے کہ تم عوارف کو سُنتے ہو میں اُمید رکھتا ہوں کہ تم کو ثمرات دیگی سلوک کے باب میں نہایت موجہ کتاب ہے اور معتبر اعتقاد ہے۔ ہم سب نے قدمبوسی کی ایضاً فرمایا کہ ایک صوفی ہے دوسرا متصوف تیسرا متشبہ بمتصوف صوفی نام ہے مقرب کا وضع المقرب وترک ذکر الصوفی قولہ تعالیٰ فاما ان کان من المقربین ای من الصوفیین یعنے قرآن شریف میں مقرب سے مراد صوفی ہے متصوف نام ہے ابرار کا قریب اس کے ہے کہ صوفی یعنی مقرب ہو جائے متشبہ اس سے مراد تشبہ معنوی ہے جہت سیرت سے نہ صوری یعنی صوفی کا کام کرتا ہے لیکن تمام نہیں کر سکتا ہے۔ قصور رکھتا ہے۔ اگر یہ متشبہ صادق سچا ہو جائے کوئی قصور نہ کرے۔ تو صوفی ہو جائے۔ یہ وہی قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من تشبہ بقوم فھو

Marfat.com

منھم یہ حدیث صحاح ہے میں نے اُس طرف کے محدثوں سے سُنا
ہے کہ اس سے معنوی تشبہ مراد ہے۔ بایں دلیل کہ آپ نے فھو منھم
فرمایا۔ یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتھ تشبہ کرے تو وہ اُسی قوم سے
ہے اگر اس سے صوری تشبہ مراد ہوتا تو منافقوں کو اخلاص ہوتا
یہاں تشبہ معنوی مراد ہے۔ پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس تقریر
کو اغریب ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے عہد مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو صوفی نہیں کہتے تھے۔
صوفی کا نام زمانہ تابعین میں رکھا گیا وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن امام
حسن بصری رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے صوفی کہا۔ یا انہوں نے
کسی کو صوفی کہا۔ راوی کا شک ہے۔ صحابہ کو صحابہ اس لئے کہتے
ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت بابرکت کا شرف
حاصل ہے۔ یہ نسبت ان کے حق میں صوفی سے زیادہ تر اشرف ہے
ولھذا افضل الخلائق بعد الانبیاء الصحابۃ یعنے چونکہ نسبت صحابہ
اُن کا شرف ہے اسلئے بعد انبیاء علیہم السلام کے ساری خلق سے بہتر
صحابہ کبیر ہے والصحیح انہ من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ولو واحدۃ فی الیقظۃ فھو من الصحابۃ ولزمہ ان یقال علیہ
رضی اللہ عنہ یعنے فاضل ترین جملہ اولیاء جملہ خلائق کے بعد
پیغمبروں کے صحابہ ہیں صحیح قول یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ایک بار بیداری میں یعنی حیات میں دیکھا وہ منجملہ صحابہ

Marfat.com

ہے۔ اور واجب ہے کہ اُس پر رضی اللہ عنہ کہیں پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً ترک و تجرید و محبت کا ذکر نکلا

فرمایا ترک و تجرید یہ ہے کہ دعا گو کے پاس اتنی فتوح پہونچتی ہے رات تک کچھ نہیں رہتا ہے، یہاں تک کہ پانی بھی نہیں رہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو وظیفہ دار لے جاتے ہیں۔ بارہا قرض بھی کیا جاتا ہے اور یہی ترک و تجرید دوستان نو نیاز کے مشام باطن میں محبت و دوستی کی بو پہونچاتی ہے۔ ترک دنیا کے وقت سے مال و منال و جاہ کو بلکہ آخرت کو نہیں چاہتی ہیں محض محبوب کی خواہاں ہوتی ہیں۔ اور خلق ظاہر اُن کو دیوانہ کہتے ہیں۔ اسلئے کہ انہوں نے دنیا و منال کا ترک اختیار کیا ہے اور فقر و مسکنت کو پسند فرمایا ہے۔ بھید اس بات کا حدیث صحاح میں آیا ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کامل نہیں ہوتا ہے ایمان آدمی کا یہاں تک کہ لوگ اس بات کا گمان کریں کہ وہ دیوانہ ہے یعنی دنیا کو ترک کیا ہے۔ آخرت پر متوجہ ہوا ہے دیوانہ ہے جیسا کہ قائل نے کہا ہے ؎

لَیَعْرِفُنَا مَن کان مِنْ جنسنا وکلُّ الناسِ لنا مُنْکِر

ہر آئنہ پہچانتا ہے ہم کو ہر وہ شخص جو ہمارے جنس سے ہے اور سارے

لوگ ہمارے منکر ہیں۔ اور اسی لئے تو نہیں دیکھتا ہے کہ حضرت یعقوب
صلوات اللہ علیہ نے اپنے بیٹوں پر اول سے کہا کہ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ
یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یعنی جس وقت مقام یعقوب علیہ السلام میں
بوئے یوسف علیہ السلام پہونچائی تو حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں
لوگوں سے کہا کہ بیشک میں بوئے یوسفؑ پاتا ہوں۔ اگر تم مجھ کو ملامت
نہ کرو۔ اللہ پاک نے اُن کا جواب یوں نقل فرمایا کہ قالوا تاللہ انک
لفی ضلالک القدیم یعنے قسم ہے اللہ کی اے داود بیشک تم وہی
ہو اور پرانی گمراہی میں ہو۔ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا وہ کہاں ہے کہ ہوا
اُس کی بو لائی اور تم اُس کو پاؤ۔ تم کو تو ہوائے یوسف میں جو کچھ خوش
آتا ہے وہ کہہ دیتے ہو تم اپنی خبر نہیں رکھتے ہو۔ حضرت یعقوب
علیہ السلام کو غسوب بدیوانگی کیا۔ یہاں تک کہ بشیر پیراہن یوسف علیہ السلام
لایا اور خوشخبری دی تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انی اعلم
من اللہ ما لا تعلمون یعنی میں خوب جانتا ہوں اللہ سے جو تم نہیں جانتے
ہو۔ اس پر وہ لمعاذرت پیش آئے کہ یا ابانا استغفر لنا ذنوبنا انا کنا
خاطئین قال سوف استغفر لکم ربی انہ ہو الغفور الرحیم یعنے
اے ہمارے باپ تم ہمارے واسطے ہمارے گناہوں کی بخشش مانگو بیشک
ہم سے خطا کار۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا سر انجام کو میں تمہارے
واسطے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا۔ بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا
ہے۔ ایضاً فرمایا کہ ایک عزیز دونی لونڈیاں واسطے لونڈی بنانے کے

پانسو تنکہ فتوح لایا ہے۔ حسن خادم سے فرمایا بحفاظت رکھو تاکہ خانگی چور نہ دیکھے، ورنہ بالکل لے جائے گا یعنے میرا فرزند ناصر الدین محمود درویش و وظیفہ خوار ضائع رہ جائیں گے۔ اور وہ دونی لونڈیاں میں اپنے واسطے رکھوں گا تاکہ استنجا و وضو کرائیں۔ میں ضعیف ہو گیا ہوں۔ شاید کچھ سیکھ لیں میں ان کو اوپر کھینچ سکوں گا۔ یا وہ مجھے اوپر کھینچیں گی اور بطور خوش طبعی مسکراتے تھے۔ شیخ زادہ فخر الدین گازرونی رخصت ہوا چاہتا ہے۔ روانہ ہوتا ہے وہ پانسو تنکہ اُس کو توشہ دوں گا کہ گھر تک پہنچ جائے۔ ایضاً ایک عزیز نے مسئلہ پوچھا کنوئیں میں چوہا گر پڑا تھا اور اُس کو کھینچ لیا اور تیس ڈول جو کہ چوہے کے گرنے میں معین ہیں وہ بھی کھینچ ڈالے۔ پھر ہر چند کھینچتے ہیں بال باہر آتے ہیں جواب فرمایا کہ کنواں پاک ہو گیا شعر المیتۃ وعظمہا طاہران ان لم یکن بہما دسم یعنے مردار کے بال اور ہڈی دونو پاک ہیں اگر اُس پر گوشت و چربی چپکی ہوئی نہ ہو۔

ایضاً تاثیر محبت کا ذکر نکلا

ان یوما جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی قیام الساعۃ فقال علیہ السلام ماذا اعددت للقیامۃ حتی تسأل عنہا فقال الرجل محبۃ اللہ تعالیٰ ومحبۃ رسولہ علیہ السلام فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المرء مع من احب او انت مع من

اجیبت بالخطاب شاگرد راوی بیشک ایک دن ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا پس عرض کیا یارسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی۔ آپ نے فرمایا اے شخص تو نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے کہ تو اس کو پوچھتا ہے اس نے عرض کیا کہ محبت اللہ تعالیٰ کی اور محبت اس کے رسول کی، پس آپ نے فرمایا کہ آدمی ہمراہ اس شخص کے ہے کہ جس کو اس نے دوست رکھا پس اسے شخص سے خطاب فرمایا کہ تو ہمراہ اس شخص کے ہے کہ جس کو تو نے دوست رکھا راوی کا شک ہے محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے اگر کوئی شخص محبت کرے تو کس قدر تاثیر ہوگی۔ منجملہ یاران ایک یار نے التماس کیا کہ یہاں معیت کے کیا معنی ہیں جواب فرمایا کہ اس معیت سے قرب مراد ہے جس طرح کہتے ہیں کہ جاء زید مع عمرو ای قریبہ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یاد القصا

منجملہ اصحاب ایک یار خلوتی نے مسئلہ میں التماس کیا کہ اگر کوئی شخص معتکف ہوا اور کپڑے دھلوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر ایک مسئلہ حیلے کا ہے بعض فتاویٰ میں کہا ہے لو خرج المعتکف للوضوء ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ وامثال ذلک لا یفسد اعتکافہ عند ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وھذا حیلۃ وبعکس ذلک یفسد الاعتکاف فی الحال ولو کان زمانا قلیلا وعند ابی

یوسف و محمد رضی اللہ عنہما لو خرج المعتکف وھو فی مصلحتہ اقل من نصف النہار او نصفہ لا یبطل اعتکافہ وان کان اکثر النہار یفسد بالاجماع ولکن الفتوی علی قول صاحب المذہب یعنے اگر معتکف وضو کے واسطے باہر نکلے پھر بیمار کی بیمار پرسی کر لے یا جنازے کی نماز پڑھ لے اور مثل اُس کے کوئی کام کر لے تو اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے، اور یہ ایک حیلہ ہے اور اُس کے عکس میں اگر بغیر نیت وضو کے باہر نکلے گا تو اُس کا اعتکاف فاسد ہو جائیگا فی الحال گو زمانہ ذرا ہی سا کیوں نہ ہو اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے اگر باہر نکلے واسطے کسی اپنی مصلحت کے نصف دن سے کمتر یا نصف دن تو اُس کا اعتکاف باطل نہ ہوگا اور اگر اکثر ہوگا تو بالاجماع فاسد ہو جائیگا۔ لیکن فتوی صاحب مذہب کے قول پر ہے یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس حیلے کو لکھ لے نادر ہے۔

ایضاً آخر شب جمعہ اول شب ماہ ذیحجہ کو

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے نکل کر خدمت میں حاضر تھا۔ روئے منیر طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے پوچھا بھائیو کوئی شخص جانتا ہے کہ ہلال شفق سے پہلے غائب ہوا یا بعد شفق کے بعض یاروں نے کہا

Marfat.com

کہ شفق کے بعد غائب ہوا۔ فرمایا کہ فتاوی کاملی میں ایک مسئلہ ہے کہ
الھلال اذا غاب قبل الشفق فیحکمانہ من اول اللیل وان کان
یغیب بعد الشفق فیحکمانہ من اللیلۃ الماضیۃ یعنے جب ہلال شفق
سے پہلے غائب ہو جائے تو ہم حکم کریں گے کہ اول رات کا ہے
اور اگر بعد شفق کے غائب ہو جائے تو حکم کریں گے کہ شب گذشتہ
کا ہے۔ اور یہ بعد شفق کے غائب ہوا تو ہم نے حکم کیا کہ دوسری
رات کا ہے پھر اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس مسئلے کو لکھ لو غریب
ہے اسی رات تہجد کے وقت یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں
حاضر تھا خواجہ محمد ظفار ی نے خدمت میں عرض کیا یا مخدوم
اُرید ان اخذ الطی فی ھذا العشر فرمایا یا سیدی من کان فی قلبہ
محبۃ الدنیا لو طی اربعین لا یفید و ان لم یکن فی قلبہ محبۃ الدنیا
فاکلہ و طیہ سواء والاصل ترک الدنیا لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام
ترک الدنیا راس کل عبادۃ و حُبُّ الدنیا راس کل خطیئۃ کل یا
سیدی ما تکون معنا یعنے خواجہ محمد ظفار ی نے التماس کیا اور اجازت
چاہی کہ عشرۂ ذی حجہ کو طے کرے یعنے شب و روز کا روزہ رکھے
فرمایا اے سیدی جس شخص کے دل میں محبت دنیا کی ہے اگر وہ ایک
چلہ طے کرے تو فائدہ نہ دیوے اور اگر محبت دنیا کی نہیں ہے
تو اس کا کھانا اور طے کرنا دونو برابر ہے۔ اصل دنیا کا ترک ہے
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترک دنیا

سرہے سادی عبادت کا اور دوستی دنیا کی سرہے ہر گناہ کا کیونکہ
فنا ہے یا بیدی، نرکھا جب تک کہ تو ہمارے ساتھ ہے پس خواجہ
محمد ظفار دی نے طے کی نیت فسخ کر ڈالی۔

ایضاً اُسی رات اول ماہ ذیحجہ میں

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا جو دعا کہ تہجد کے بعد
اوراد میں آتی ہے۔ اُس کو پڑھتے تھے۔ اس جگہ پہنچے مارا از
یاد خود معدول گردان و ما را بقہر خود مخذول گردان منجملہ اصحاب
ایک یار نے پوچھا۔ یہ کیا عبارت ہے سب لوگ اُس کی یاد میں
ہیں جواب فرمایا کہ میں نے ایک عجیب چیز سُنی ہے یہ خطاب ہے
اللہ تعالیٰ کو مناجات کرتا ہے کہ خلا و ملا میں ہم کو اپنی یاد میں رکھ۔
کہ ہم ایک لحظہ تیری یاد سے غافل نہ رہیں اور تیرے غیر کی یاد کو
ترک کردیں۔ اسلیئے کہ اللہ پاک نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یوں خطاب فرمایا ہے واذکر ربک اذا نسیت یعنے تو یاد کر
اپنے رب کو جبکہ تو بھول جائے اور یہ مضمون منبطہ ہے حدیث قدسی
سے جو کہ منجملہ صحاح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ
سے یوں حکایت کیا ہے کہ من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی
ومن ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہ۔ یعنے جو شخص یاد کرے
مجھ کو اپنے جی میں یعنے مخفیہ و آہستہ و تنہا یاد کروں میں اُس کو اپنے

نفس میں یعنے خفیہ اور جو کوئی مجھ کو یاد کرے مجمع میں بلند میں یاد کروں
اُس کو مجمع میں بلند جو کہ اُس سے بہتر ہے۔ یعنے ہمراہ فرشتوں
کے عرش سے فرش تک فرشتے کہتے ہیں خداوندا کون بندہ بلند
یاد کرتا ہے۔ وہ سب اللہ پاک کے واسطے اُس کی یاد میں ہو
جاتے ہیں یہ ذکر اُس ذکر سے بہتر ہے جو خفیہ کیا کرتا تھا پس
ذکر بلند اور مجمع کے ساتھ کی یہ تاثیر ہے حدیث صحاح میں آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَخَیْرُ الخیرِ
الخیرِ المتعدی یعنے بہترین خیر خیر متعدی ہے۔ یعنے وہ خیر جو
دوسرے کو پہونچائے مذاکرہ ہو اس ثواب کی حد کہاں ہے
معنی مذکور سے یہ مطلوب ہے کہ ہم کو تو ہمراہ جماعت فرشتوں
کے یاد کرے کہ تو بھی یاد کرے اور مقرب فرشتے بھی یاد کریں
یہ ذکر ذکر خفی سے بہتر ہے والذکر بالجہر طرد الشیطان وجنودہ
یعنے بلند ذکر کرنا بھگانا ہے شیطان کا اور اس کے لشکروں کا۔
جہاں تک ذکر کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک شیطان اور اس
کے لشکر کو قدرت نہیں ہوتی ہے کہ گرد پھٹک سکے بعض نے کہا
ہے یہ بات کہ بندہ اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہے اس کی یہ حکمت
ہے کہ اللہ عزوجل اُس کو یاد کرتا ہے قولہ تعالیٰ واذکرونی اذکرکم
یعنے یاد کرو تم مجھ کو تاکہ میں یاد کروں تم کو یعنے بتوفیق صاحب مناجات
کا مطلوب و مقصود یہ ہے کہ تو مجھ کو توفیق کے ساتھ یاد کر تاکہ میں

Marfat.com

تجھ کو ثنا کے ساتھ یاد کروں پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے فرمایا فرزند اور بھائیو اس کو لو۔ جو میں نے بیان کیا فرمایا یہ مناجات بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر میں ہے اُس طرف بعض درویشوں نے اس کو یاد کر لیا ہے۔ فارسی میں پڑھتے ہیں اس کو سیکھ لیا ہے بعد تہجد کے پڑھا کرتے ہیں۔ اور اُس طرف مکہ مبارک و مدینہ مشرف میں درویش لوگ شیخ کبیر کے اوراد کے بعمل رعایت کرتے ہیں اور معتبر جانتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ سب اوراد حدیث شریف سے مستنبط ہیں۔ سارے ادعیہ و صلوات منقول و مروی ہیں ان کی اوراد کی رعایت عمل کے ساتھ نہیں کر سکتا ہے مگر وہی شخص جو کہ ولی ہوتا ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان اوراد کی رعایت کرو ثمرات کلی رکھتے ہیں۔

ایضاً دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

کے یہ فقیر حجرہ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا ایک سید خدمت میں آیا ہوا تھا۔ اُس نے جامہ کفن کا التماس کیا۔ فرمایا کہ کپڑا موجود نہیں ہے۔ اور وجہ یعنی دام بھی موجود نہیں ہیں۔ بستر کا کپڑا اُس کو عطا فرمایا کہا کہ موسم سرما چلا گیا ہے، خادموں سے فرمایا کہ روئی کھینچ لو۔ وظیفہ درویشاں و اصحاب کے واسطے بیچ ڈالو اور کپڑا اُس کو دیدو کیونکہ وہ کفن طلب کرتا ہے۔ خواجہ حسن خادم نے کہنا شروع کیا کہ ہے

Marfat.com

قطب عالم کیا تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ آیت پڑھی قولہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپ نے نماز شروع کر دی تھی۔ توڑ ڈالی اور فرمایا کہ یہ خاص حق ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے انہیں کو خطاب ہے آپ کی اولاد اس میں داخل نہیں ہے اللہ پاک نے وما ارسلناک واولادک نہیں فرمایا ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ تم متابع پیغمبر کے ہو۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نزدیک حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے گئے۔ امیر المومنین امام زین العابدین خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور رو رو کے جا لے تھے۔ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو امام حسن بصری نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ بینک وبین جدک ابوک حسین بن علی رضوان اللہ علیہم ما یبکیک ولم تبکے فقال زین العابدین یا حسن انسیت القرآن فاذا نفخ فی الصور فلا انساب فسکت الحسن عن کلامہ یعنے اے فرزند شائستہ دین یہ رسول خدا آپ کیوں روتے ہیں آپ کے درمیان اور آپ کے نانا کے درمیان جو کہ رسول خدا ہیں یہی آپ کے والد ماجد حسین بن علی ہیں۔ پس امام زین العابدین نے جواب دیا کہ اے حسن کیا تو قرآن بھول گیا اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ یعنی جس وقت صور پھونکی جاوے گی تو کوئی نسب نفع نہ دے گا۔ پس امام حسن بصری بات کرنے سے ساکت

Marfat.com

ہے اور مناسب اس کے حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو پیچھے ڈالا اس کے عمل نے اگے نہ
بڑھے گا اس کو نسب اس کا۔ فرمایا کہ اس آیت کریمہ اور اس حدیث
شریف پر سادات کو چاہیئے کہ عمل کریں اس بات کا پندار اور گھمنڈ
نہ کریں کہ ہم صحیح النسب ہیں۔ اپنے دادا امام زین العابدینؒ کی
متابعت کریں تب اس کے حسن خادم نے یہ آیت کریمہ پڑھی قولہ
تعالیٰ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنے جس شخص سے
نفع وسود آدمیوں کا ہوتا ہے وہ زمین میں مکث کرتا ہے یعنے
دیر تک رہتا ہے دراز عمر پاتا ہے فرمایا کہ بہت جینا کیا مصلحت
ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جلد تر وفات پائیں اور یہ حدیث صحاح پڑھی
قولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت
ایک پل ہے کہ پہنچا دیتا ہے دوست کو طرف دوست کے بیان
اس کے حکایت بیان فرمائی کہ جب شیخ قطب عالم رکن الحق
والدین قدس اللہ سرہ پر رحلت کی زحمت پڑی تو آخر کو خادم پوچھنے کو آیا
کہ کچھ صدقہ کریں اس طرح کہ ہر بار صدقہ دیتے تھے۔ حالت زحمت
میں بھی خادم بر رسم قدیم آیا شیخ نے فرمایا اے خادم چند فراق کشیم
ہمیں بات یعنے کب تک فراق کے صدمے سہیں کچھ صدقے کا حکم
نہ دیا آخر کو اسی زحمت میں رحلت فرمائی اس جگہ چشمہ پر آب کی

Marfat.com

اور اصحاب اعلیٰ بھی روئے۔ پھر لوٹے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر بیا ایں تقریر امام زین العابدین بن حسن بصری رضی اللہ عنہما و آیت و ایں احادیث جملہ نویسید۔

ایضاً خلوت و اعتکاف کی فضیلت کا ذکر نکلا

فرمایا کہ سالک کے واسطے ابتدا میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ خلوت میں مشغول ہو تاکہ ثمرہ دے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع میں ظہور نبوت سے پہلے کوہ حرا میں بخلوت رہتے تھے۔ ہفتہ ہفتہ عشرہ عشرہ ایک ایک ماہ یہاں تک کہ ایک ایک چلہ مردی ہے۔ وظہرت ثمرات النبوۃ ونزل جبریل بامر اللہ وحیاوعانقہ وقال اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق الی ما لم یعلم۔ یعنی ثمرات نبوت ظاہر ہوئے جبریل علیہ السلام بامر الٰہی وحی لے کر آئے اور آپ سے معانقہ کیا۔ اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ باسم ربك الذی خلق مالم یعلم تک فرمایا کہ اول یہ سورت نازل ہوئی یہ ایک حجت ہے خاص واسطے حنفیوں کے اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن سے ہوتی تو اس سے بھی تعرض ہوتا بسملہ درمیان ہر سورت کے فاصلہ ہے حجت درست ہے۔ منجملہ اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ظہور نبوت سے پہلے مشغول ہوتے تھے کس چیز

Marfat.com

کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ جواب فرمایا میں نے سُنا ہے تم سنو آپ انبیاء گزشتہ کے اوراد کی رعایت فرماتے تھے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ و انبیاء دیگر علیہم السلام والتحیۃ۔ جس طرح کہ حدیث صحاح میں آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیونی کو ضموا الی نبیاء من قبلی یعنے آپ نے فرمایا کہ وصیت میرا مثل وصیت پیغمبروں کے ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے الہام سے انہیں کی ترتیب کو نگاہ رکھتے اوراد و ذکر میں مشغول ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی عمل کا حکم ہوا۔ اولیاء اُمت کو بھی یہی حکم ہے کہ مرید لوگ پیروں کے اوراد کی رعایت کریں۔ اور بعمل مقرون ہوں۔ چونکہ نبوت ختم ہو چکی ہے اسلئے ثمرہ ولایت ظاہر ہوگا۔ فرمایا ذکر کے واسطے خلوت چاہیئے۔ حجرہ ایسا تاریک ہو کہ کوئی روزن اس میں نہ ہے۔ تاکہ دیوار کے نقش پر نظر نہ پڑے۔ ذکر اللہ میں مشغول ہو جائے سرًا و جہرًا اور پیر مرید کے سر پر چاہیے جیسا کہ تم لے نزدیک دعا گو کے خلوت اختیار کیا ہے۔ روئے مبارک ہماری طرف لائے اور یہ فرمایا کہ امید ہے کہ مراد کو پہنچو ابتدا میں لا الٰہ الا اللہ کو بصوت و حرکت بدن کہنا چاہیئے اور اگر شیخ مرید کو بخفیہ مشغول کرے تو جائز و صحیح ہو جائے

طریق ذکر

مروی یہ ہے کہ حالت ذکر میں مربع یعنے چار زانو بیٹھے بائیں پاؤں

Marfat.com

کو سیدھے پاؤں پر رکھے اور دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھے اور نفی
لا الہ الا اللہ میں مد شروع کرے۔ پھر اثبات بائیں طرف کرے
وہاں تک کہ سانس یاری دے اسلئے کہ دل بائیں طرف ہے پس
دل سے غیر حق کی نفی کرے۔ پھر حق کا اثبات دل میں القا کرے
جس طرح کہ میں نے تم کو تلقین کیا ہے۔ آپ خود چار زانو بیٹھے اور کلمہ لا الہ
الا اللہ تین بار بمد صوت کہا۔ اول و آخر میں درود شریف پڑھا
اور فرمایا کہ ذکر خفی میں بھی حرکت بدن کا طریق یہی ہے۔ لیکن زبان
سے نہ کہے۔ ساتھ شدت حرکت وجود کے دل سے کہے۔ چند
دانشمند مفتیان کبار واسطے زیارت کے آئے ہوئے تھے۔ انہوں
نے عرض کیا ہم چاہتے تھے کہ ذکر کی تلقین حضرت مخدوم سے سنیں
آپ نے بکرامت تلقین فرما دی۔ پہلے اس سے کہ ہم التماس کریں
فرمایا کہ یہ تو ادنیٰ ہے۔ والفرق بین المعجزۃ والکرامۃ
ان الکرامۃ تحتمل الاستدراج اتفاقاً والمعجزۃ لا تحتمل
الاستدراج اتفاقاً یعنے درمیان معجزہ و کرامت کے فرق یہ ہے
کہ کرامت باتفاق استدراج کا احتمال رکھتی ہے۔ اور معجزہ باتفاق
استدراج کا احتمال نہیں رکھتا ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ اور وہ
کیا بقا رکھتی ہے۔ ضرورت کو تو ادنےٰ کہتے ہیں۔ اور کرامت خارق عادت
ہے۔ جو چیز کہ ہوئی نہ ہو وہ پیدا ہو جائے اس ذاکر کے دل میں انوار
پیدا ہو جائیں۔ اس کے دل کو منور کر دیں۔ پس ایسا ہو جائے کہ

Marfat.com

جس چیز کو دو تنائی میں نہیں دیکھتا تھا۔ اُس کو تنائی میں معائنہ کرے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی سوئی اس کے حجرے میں گم ہو جائے تو اندھیری رات میں اُسی دم اُس کو لے لے مناسب اُس کے حکایت بیان فرمائی کہ مرتبے کرامت کے اس سے فوق اور ہیں۔ سیر ہوتا ہے۔ ساتوں آسمانوں پر جاتے ہیں۔ اور ایک لحظہ میں لوٹ آتے ہیں۔ آسمان مثل زینے کے ہو جاتے ہیں اللہ پاک کے حکم سے مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ سفر میں ایک روز نزدیک ایک درویش کے اُترا ذرا دیر میں کھیرا کہ میں نے دیکھا کہ وہ سامنے سے غائب ہو گیا۔ پھر ذرا دیر میں آگیا آنکھ اُس کی پُر آب تھی میں نے پوچھا تو کہاں تھا۔ کہا میں بمصلحت ملکوت یعنے آسمانوں کے ملک میں گیا تھا۔ میں نے کہا یہ تیری آنکھ پر آب کیوں ہے۔ کہا کہ میں خلق کے احوال پر مطلع ہوا۔ میں نے دیکھا کہ سب کے سب خلائق دنیا کی غرقاب میں غرق ہوتے ہیں۔ اس کی خبر نہیں رکھتے ہیں۔ مجھے شفقت آئی اسلئے میں آنکھ بھر لایا۔ بیچارے چند روزہ حیات کے واسطے ایک مردار پر اُترے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب یعنے دنیا مردار ہے۔ اور اس کے طالب کتے ہیں بعد اس کے فرمایا کہ میں نے جو کہا یہ بھی خلوت کی تاثیر ہے بلکہ انجام کار

لہ بکسر خار معجمہ گل دلائے کہ در راہ ہائے آب پیدا شود یعنے کیچ

وہاں تک ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کی عین ذات کو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں فرمایا یہ بھی خلوت ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے نفس کو حبس کیا ہے اصحاب عالی نے عرض کیا کہ مخدوم نے تو خلوتیں کی ہیں اس وقت منتہی ہو گئے ہیں۔ آرام پا چکے ہیں۔ اب آپ ارشاد فرماتے ہیں فرمایا جس شخص کے واسطے یہ شرط ہے وہ وصال پاتا ہے قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم الطھارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم یتفصل فی الطھارۃ عن الکونین لم یصل الی صاحب الکونین یعنے مشائخ صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے فرمایا ہے کہ وضو فصل ہے اور نماز وصل ہے۔ پس جو شخص کہ وضو میں کونین یعنی دنیا و آخرت سے جدا نہیں ہوتا ہے وہ نماز میں صاحب کونین یعنی اللہ پاک کے طرف نہ پہنچے گا۔ فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ دنیا میں وصال حق بچشم دل ہوتا ہے۔ اس پر کونسی حجت ہے۔ جواب فرمایا کہ اس باب میں حدیث صحاح وارد ہے منجملہ اصحاب صفہ ایک صحابی کے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا کہ یا ابا ذر زین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزر فی اللہ فانہ من زار فی اللہ شیعہ سبعون الف ملک ویقولون اللھم وصلناہ فیاک فصلہ دل ھذا الحدیث علی کینونۃ الوصال بین العبد وربہ تعالی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی کو اس حدیث شریف کے

ساتھ تلقین فرمائی۔ اس صحابی کا نام ابورزین رضی اللہ عنہ تھا اے ابورزین جس وقت تو خلوت میں ہو تو اللہ کا ذکر بہت کر اور زیارت کر واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ فی اللہ کے معنی ہیں۔ لاجل اللہ یعنے فی بمعنی لام ہے پس تحقیق جس شخص نے زیارت کی واسطے اللہ کے تو مشایعت کرتے ہیں اُس کے ستر ہزار فرشتے اور کہتے ہیں۔ اے اللہ ملایا ہم نے اس بندے کو واسطے تیرے پس تو اس کو ملا یعنے تو اپنا وصال اُس کو روزی کر فرمایا اگر کوئی سائل سوال کرے کہ یہ وصال شاید آخرت میں ہو دنیا میں وصال ہونے کا ذکر نہیں ہے تو اس کا یہ جواب دیں کہ فصلہ فرمایا اسلئے کہ حرف فا واسطے تعقیب کے ہے۔ تراخی کے لئے نہیں ہے اگر تراخی ہوتی تو ثم صلہ فرماتے۔ اس صورت میں وصال آخرت ہوتا۔ سمیت الاٰخرۃ اٰخرۃ لاجل التراخی یعنے آخرت کو آخرت اس لئے کہتے ہیں کہ تراخی رکھتے ہیں۔ چونکہ حرف فا صلہ میں واسطے تعقیب کے ہے تو یہ وصال بھی دنیا میں ہوگا۔ یعنے جو کوئی ایسا کرے تو اُس کے عقب میں ایسا ہو جس طرح کہتے ہیں ضربنی زید فضربتہ یعنے زید نے مجھ کو مارا پس اُس کے عقب میں اس کو میں نے مارا پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ حدیث صحاح کی پوری حجت ہے مع لوازم و لواحق و جملہ اقوال مشائخ و سوال و جواب جو میں نے بیان کئے سب کو لکھ لو۔

ایضاً سبق عوارف شیخ زادہ نجم الدین کا

خدمت میں ہو رہا تھا گفتگو اس آیت کریمہ میں تھی۔ قولہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات سئل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ھم قال کلھم فی الجنۃ لقولہ تعالیٰ اصطفینا من عبادنا فرمایا کہ میں نے اس آیت میں ہزار قسم کے قول سنے ہیں۔ ان میں سے چند قول تم سن لو۔ الظالم المتشبہ بالصوفیۃ سمی ظالما لقصورہ وفتورہ لا من جھۃ المعصیۃ والمقتصد المتصوف والسابق الصوفی وقال بعضھم الظالم الزاھد سمی ظالما لقصورہ وفتورہ من ترک الدنیا بلا ترک الاخرۃ لا من جھۃ المعصیۃ والمقتصد طالب الاخرۃ والسابق طالب اللہ وقال بعضھم الظالم طالب غیر اللہ والمقتصد طالب اللہ والسابق واصل اللہ وقال بعضھم الظالم محب غیر اللہ والمقتصد الولی والسابق النبی یعنی ہمارے برگزیدہ بندے تین گروہ ہیں سو اُن میں سے بعض تو اپنے جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض میانہ رو ہیں اور بعض سابق ہیں پیش دستی کرنے والے۔ اس کے بیان میں بہت قول ہیں۔ بعض نے کہا کہ ظالم تو متشبہ بصوفیہ ہے۔ پورا کام نہیں کر سکتا ہے۔ قصور و فتور کی جہت سے اُسکا نام

Marfat.com

ظالم رکھا ہے نہ معصیت کی جہت سے، مراد اس تشبہ سے معنوی ہے۔ نہ یہ کہ ظاہر کو آراستہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم اگر تشبہ صوری مراد ہو تو روز قیامت میں منافق لوگ مومنوں سے اور مومنوں کے ساتھ ہو جائیں۔ حالانکہ وہ ان کے ساتھ نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ پیچھے سے پیچھے دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور میانہ رو متصوف ہے۔ اور سابق صوفی ہے۔ بعض نے یوں کہا کہ ظالم نرا ہوا ہے اس کے قصور و فتور کے جہت سے اس کا نام ظالم رکھا کہ اس نے ترک دنیا سے بدول ترک آخرت کے قصور و کم ہمتی کی۔ یعنے آخرت کو ترک نہ کیا۔ معصیت کی جہت سے اس کا نام ظالم نہیں رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سیر وا سبق المفردون قالوا یا رسول اللہ من ھم قال المستھترون بذکر اللہ یہ حدیث صحاح ہے یعنے تم چلو کیونکہ سابق ہو گئے تفرید کرنے والے غیر حق کے یعنے سبکبار لوگ ع

یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست

التجرید عن العلائق والتفرید بالخلائق العلائق سوی اللہ تعالیٰ والخلائق مع اللہ من اللہ یعنے علائق تعلقات سے مجرد ہونا چاہیئے۔ پھر تفرید بخلائق ہونا چاہیئے۔ علائق تو غیر خدا ہے اور خلائق ساتھ خدا کے ہیں۔ اور خدا سے ہیں۔ قلب المؤمن حرم اللہ تعالیٰ فحرام

Marfat.com

علی حرم اللہ تعالیٰ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے دل مومن کا حرام ہے اللہ پاک کی۔ سو اللہ تعالیٰ کے حرم پر حرام ہے کہ اُس میں غیر اللہ داخل ہو۔ پس اول اس راہ کا یہ ہے کہ صغیرہ و کبیرہ سے سبکبار ہو جائے بعد اس کے جو کچھ کہ غیر خدا ہے اُس سے سبکبار ہونا چاہیئے۔ ولہذا اگر از بار راہ نتواند رفت حاضر راہ طلب خداوند تبارک و تعالیٰ سر این معنی است لقولہ علیہ السلام سیروا سبق المفردون اُس اطراف میں دعا گو نے دو وجہ سنی ہیں۔ المستھترون بفتح التا الثانیۃ باسم المفعول المولعون ای خائفون و بکسر التاء الثانیۃ باسم الفاعل المتحیرون یعنے شوق حق کے وَلہ زدہ لوگ اور اسی لئے سائر و مفرد ایک قافلے میں چلتے ہیں لیکن چونکہ مفرد لوگ سبکبار ہلکے پھلکے ہیں اس لئے منزل کو پہونچ گئے۔ اور باقی نوع کے لوگ چونکہ بوجھ رکھتے ہیں معصیت کا بوجھ مراد نہیں ہے قصور و فتور کم ہمتی و کاہلی کا بوجھ مراد ہے جس وقت سبکبار ہو جائیں گے تو البتہ منزل کو پہنچ جائیں گے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم سر ہے اس معنی کا باقی نوع کے لوگ تشبہ رکھتے ہیں از جہت چوں میرود بخسپد و یا بماند۔ چوں بمنزل میرسد ہرگز نرسد پس روئے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من ایں حدیث صحاح و وجوہات کہ تقریر کردم غریب ست بنویسید مایہ سالک ست ایضاً ایک عزیز آپ کے روبرو آیت کریمہ پڑھتا تھا۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا

نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ سو اُس نے بسکون میم پڑھا فرمایا کہ
تو نے خطا پڑھا۔ بسکون میم کوئی قرأت نہیں آئی۔ شاذ بھی نہیں ہے
ولو قرأ فی الصلوٰۃ تفسد صلوتہ لتغیر المعنی من الفاعل الی
المفعول لان الجمعۃ جامع لا مجموع یعنے اگر کوئی شخص نماز
میں اس طرح پڑھے گا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسلئے
کہ معنی تغیر ہو جاتے ہیں فاعل سے طرف مفعول کے، جمعہ جامع
ہے مجموع نہیں ہے۔ اولہ اسی لئے مسجد جامع کہتے ہیں نہ مجموع بعد
اس کے فرمایا علم صرف میں کہا ہے الفعلۃ بضم الفاء والعین
للفاعل، وبسکون العین للحالۃ وبفتح الفاء والعین واللام
للمصدر کرھیۃ ورغبۃ قولہ تعالی یدعوننا رغبا ورھبا پھر دیئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ان پانچ ترکیبوں
کو لکھ لو کیونکہ اگر اس علم کو نہ جانے گا تو خطا کرے گا۔ اور اصحاب
اعلی سے بھی فرمایا کہ بھائیو لو غریب بات ہے۔ اور اس فقیر سے
فرمایا فرزند من سابق پڑھو میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب
میں تھی حدیث صحاح ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صلی المغرب ثم صلی
بعدھا ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی
عشرۃ سنۃ ای قبل ان یتکلم من الدنیا یعنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

Marfat.com

نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے نماز مغرب کی پھر پڑھے بعد اُس کے چھ رکعت پہلے اس سے کہ بُری بات بولے۔ تو لکھی جائے گی اس کے واسطے عبادت بارہ برس کی۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ ان چھ رکعتوں میں کیا نیت کرے۔ فرمایا تکمیلاً للفرائض یعنے فرائض کے کامل کرنے کی نیت کرے۔ سنن کنز میں ہے وندب الست بعد المغرب وندب الاربع قبل العصر وقبل العشاء وبعد العشاء یعنی مسنون ہے چھ رکعت بعد نماز مغرب کے اور چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے اور بعد عشاء کے اس سنت میں متابعاً لرسول اللہ کے اور مغرب کے بعد چھ رکعتوں میں تکمیلاً للفرائض کی کیوں نیت کرے جواب فرمایا القیاس متروک بالمنقول یعنی یہ بات مروی ہے اسی طرح نیت کرے۔ فرزند من گیریا۔ وہ چھ رکعتیں یہ ہیں جن کو شیخ کبیر نے اوراد میں ذکر کیا ہے دو رکعت صلوٰۃ الفردوس، دو رکعت صلوٰۃ النور، دو رکعت صلوٰۃ الاستجاب بات نہ کرے جبتک ان تین دوگانوں کو ادا نہ کرلے جیسا کہ تم دیکھتے ہو، دعاگو کا معمول ہے مولانا فریدالدین سلمہ اللہ نے التماس کیا کہ مخدوم بعد دو رکعت سنت مغرب کے دو رکعت ہدیہ رسول کی ادا کرتے ہیں۔ جواب فرمایا کہ دو رکعت ہدیہ رسول زائدہ ہیں۔ دعاگو نے ان کو اختیار کیا ہے۔ شیخ کبیر کے اوراد میں نہیں ہیں۔ میں نے جو بیان کیا تم اس کو پھر عرض کیا کہ اوراد مخدوم میں جس کو مولانا نظام الدین نے جمع کیا ہے یہ ہے کہ صلوٰۃ الحمد کو متصل سنت مغرب کے ادا کرتے ہیں جواب فرمایا کہ خطا کیا ہے۔

صلوٰۃ الحرز آخر صلوٰۃ ہے۔ بعد میں کو فراغ اوابین اور دو رکعت اخیار قلب کی صلوٰۃ الحرز کو پڑھتا ہوں اور اشراق میں بھی آخر کو ادا کرتا ہوں اسلئے کہ یہ آخری نماز ہے۔ واقع میں ایسا ہی ہے کہ صلوٰۃ الحرز کو آخر میں ادا کرتے ہیں۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ یہ چھ رکعتیں بعد مغرب کے مع سنت کے ہیں۔ یا بغیر سنت کے، جواب فرمایا کہ غیر سنت کے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ صلوٰۃ فردوس صلوٰۃ کرد صلوٰۃ استجاب وعنہ علیہ السلام روی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عادہ واتاہ عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ بابی وامی ای الکلام احب الی اللہ عز وجل قال ما اصطفاہ اللہ تعالیٰ لملائکتہ سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ یعنے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی عیادت فرمائی۔ اور اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ ماں آپ پر سے قربان ہوں اللہ عز وجل کو کون بات دوست تر ہے۔ فرمایا وہ بات جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے واسطے برگزیدہ کیا وہ یہ تسبیح ہے سبحان ربی وبحمدہ اس فقیر نے التماس کیا کہ اس سے کل فرشتے مراد ہیں یا بعض جواب فرمایا کہ سب فرشتے مراد ہیں۔ اسلئے کہ لام تخصیص کا ہے۔ کوئی فرشتہ نہیں ہے کہ یہ تسبیح

Marfat.com

کہے۔ اور محبوب و مقرب ہو جائے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز مذکور شنبہ دوم ماہ مذکور ذیحجہ

کو قاضی ابراہیم برادر شیخ خضر مع فرزند و چند یار دیگر واسطے زیارت مخدوم
کے آئے چونکہ اس فقیر کو اُن سے معرفت تھی۔ اسلئے اسی فقیر کے
حجرے میں اُترے میں نے حضرت مخدوم کی خدمت میں ان کو پیش
کیا۔ اور پھندوا دیا۔ تعظیم و اکرام بقیام کیا۔ حسب رسم قدیم پوچھا کہ کون
خاندان کے ہو۔ سہروردی کے، یا چشت کے، اس فقیر نے عرض
کیا کہ اس فرزند کا باپ شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ روحہ کی خدمت
میں تعلق و پیوند رکھتا ہے۔ فرمایا ہم ازاں خاندان تعلق شود و با دیگر،
نیز ہر دو تعلق و پیوند کردند و خرقہ پوشانیدند۔ وصیت کی کہ علم پڑھو اور
آخر شب کو زندہ رکھو اور تہجد ادا کرو۔ وقت سونے کے تین بار استغفار
بعد آمن الرسول کے پڑھتے رہو۔ ساری آفتوں سے بچے رہو گے
یہ بات حدیث صحاح میں ہے۔ اور اور ایام شیخ نصیر الدین کو نگاہ رکھو
قاضی ابراہیم کو ایک چیز مشکل تھی اس کو عرض کیا۔ وہ یہ بات تھی کہ
جس وقت دعا گو کے والد نے شیخ نصیر الدین سے حلق یعنے سر منڈانے
کا التماس کیا تو شیخ نے ذرا دیر مکث فرمایا اور سر جھکایا یہ مکث کیا تھا
جواب فرمایا کہ شاید بی بی یاباں ہوں گی کہ ان کا اذن چاہیئے۔ قاضی

Marfat.com

ابراہیم نے عرض کیا کہ بی بی وہاں نہ تھیں فرمایا کہ یہ مکث تمہاری خیریت کا دیکھا کہ فرق یعنے مانگ نکالنے میں خیر ہے۔ یا سر منڈالے میں حکمت مکث کے یہ لکھی اور کتاب متفق کی یہ نظم پڑھی ؎

وخیر الرجال بین الحلق من غیر تقزیع وبین الفرق

یعنے مردوں کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق کے بدوں تقزیع کے اور درمیان فرق کے رجال کی قید لگائی تاکہ عورتیں نکل جائیں کیونکہ اُن کے واسطے حلق نہیں۔ تقزیع یہ ہے کہ بعض سر منڈائیں بعض کو رہنے دیں یہ بدعت ہے۔ یا تو سارا سر منڈائیں یا تمام سر کے بال رکھیں۔ اور مانگ نکالیں وذر شعرک یسجد معک یعنے تو اپنے بالوں کو آگے چھوڑ دے تاکہ تیرے ساتھ سجدہ کریں۔ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وکل ما سوی الحلق والفرق فھو عقص والعقص مکروہ وبدعۃ یعنے فرق وحلق کے سوا جو کچھ ہے پس وہ عقص ہے اور عقص مکروہ وبدعت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی صحابی نے عقص نہیں کیا ہے نہ کسی تابعی نے نماز عقص کے ساتھ مکروہ ہے بقبول نہیں ہے۔ باتفاق ہر چہار مذہب بسبب مخالفت سنت اور عورتوں کے واسطے یہ حکم نہیں ہے۔ اُن کیلئے روا نہیں ہے کہ سر منڈائیں واہذا در حج قصر ہم نمے کنند مگر آنکہ محرم باشند[1]

---

[1] اس عبارت میں شاید کچھ رہ گیا ہے کیونکہ عورتیں جس وقت حج کا احرام کھولیں تو انکو یہ حکم ہے کہ سر نہ منڈائیں تقصیر نہ کریں یعنے بال کتروائیں واللہ اعلم ۱۲

تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو چاشت کے وقت

یہ فقیر حجرہ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھ رہا تھا۔ گفتگو تجلی و معراج میں تھی۔ قولہ تعالیٰ فلما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین ای لن ترانی فی الدنیا بعین الرأس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی درخواست کی کہ اے میرے پروردگار تو مجھے دکھائے کہ میں تیری طرف دیکھوں۔ حکم ہوا کہ تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔ دار دنیا میں سر کی آنکھ سے، اسلیے کہ تو تاب نہ لا سکیگا۔ ولیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ، سو اگر وہ اپنی جگہ ٹھیرا رہے تو تو مجھے دیکھے گا۔ پس جس وقت تجلی کی ان کے رب نے واسطے پہاڑ کے تو کر ڈالا اس کو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسیٰ بے ہوش ہو کر پھر جب ہوش میں آئے تو بولے تو پاک ہے۔ میں نے توبہ کی طرف تیری اس کہنے سے اور میں ہوں اول گردن رکھنے والوں کا خبر میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر مرسل تھے۔ اس بات کو جانتے تھے کہ دنیا میں دیدار سر کی آنکھ سے نہیں ہے۔ پھر کیوں درخواست کی یہ وجہ اس کی

یہ ہے کہ انہوں نے جانا کہ اللہ پاک بے محابا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے
اور میں بے واسطہ اُس کی بات سنتا ہوں۔ بخت آزمائی کروں دیدار
کی درخواست کروں۔ شاید ارزانی فرمائے دوسری وجہ یہ ہے کہ کلام
میں ان کو ایسی لذت و خوشی ہوئی کہ گمان کیا کہ بہشت ہے کیونکہ
دنیا میں شادی و خوشی نہیں ہے، اور دیدار بہشت سے ہے اسلئے
دیدار کی درخواست کر بیٹھے۔ عاشق کچھ اندیشہ نہ کیا جس وقت
ہوش میں آئے تو لن ترانی سنا بولے انی تبت الیک وانا اول
المسلمین جب باریں معذرت پیش آئے تو یہ حکم آیا قال یا موسی
انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اٰتیتک
وکن من الشاکرین یعنے اے موسےٰ میں نے تجھ کو اپنے واسطے
پیدا کیا ہے تو میری یاد سے غافل مت رہ پیشک میں نے تجھ کو
برگزیدہ کیا لوگوں پر ساتھ اپنی رسالت کے۔ اور ساتھ اپنے کلام
کے۔ سو تو لے اُس چیز کو جو میں نے تجھے دی یعنے کتاب تورات،
اور ہو تو شکر کرنے والوں سے منجملہ یاران ایک یار نے پوچھا کہ
تجلی خاص واسطے پہاڑ کے تھی یا خاص واسطے حضرت موسیٰ کے جواب
فرمایا کہ خاص واسطے پہاڑ کے۔ قولہ تعالیٰ فلما تجلی ربہ للجبل
لام تخصیص کا ہے پھر پوچھا کہ پہاڑ تو جماد ہے خاص اُس کے واسطے
تجلی کیوں تھی۔ جواب فرمایا کہ پہاڑ کے واسطے حیات پیدا کر دی تھی
میں اسی طرح سماع رکھتا ہوں۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من نگہ بدہ

Marfat.com

ایضاً رسالہ مکیہ کا سبق پڑھا رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ ایک موجز یعنے عمدہ رسالہ ہے کہ مکہ میں اس رسالے کو عبداللہ یافعی شیخ مکہ رضی اللہ عنہ کے روبرو درویشان طالب پڑھتے تھے۔ دعاگو سامع تھا کاغذ کے دام نہ تھے کہ اس کو لکھتا۔ اس وقت وہ سننا کام آتا ہے۔ اس رسالے کے مصنف شیخ قطب الدین دمشقی رحمہ اللہ تعالےٰ نے جس وقت اس رسالے کو تمام کیا تو آنے والوں کے ہاتھ دعاگو کے پاس بھیج دیا۔ گفتگو مشیخیت میں کہتی الشیخ الذی یکون عالما بالعلوم الثلاثة شریعة وطریقة وحقیقة وکان عالما بکتاب اللہ وسنة رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتبعهما ولا یکون کل عالم شیخا لان الشیخ سلک الطریق وابصر المحمود والمذموم فی عینه ولا یکون المجذوب شیخا لانه مغلوب العقل ای المجنون فان المجذوب لا یسلک الطریق ولا یری المحمود والمذموم ولا یصلح للمشیخة والتربیة والاقتداء ولکن الناس یعتقدونه یعنے شیخ کی شرط یہ ہے کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت علم طریقت علم حقیقت اور علم معانی کتاب کا عالم ہو یعنے تفسیر واحکام فقہ کو جانتا ہو اور علم سنت کا عالم ہو یعنی احادیث کو جانتا ہو۔ محدث مستند ہو اسناد اس کے سماع کا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہو۔ ہر عالم شیخ نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ شیخ وہ شخص ہے جو کہ سالک طریقت ہو اور اس نے راہ سلوک میں محمود و مذموم کو دیکھا

Marfat.com

ہو اور تجربہ کیا ہو یعنے راہ کے نیک و بد امن و خوف کو پہچان چکا ہو۔ امن کی راہ کو اختیار کیا ہو۔ خوف کی راہ کو ترک کیا ہو یعنے انبیاء علیہم السلام کی راہ کیونکہ یہ راہ سیدھی اور جائے آرمیدہ ہے یعنے بے خوف اورا خوف بدرقہ گویند و بدرقہ رہبر پختہ و ماہر را کہ آنرا رہبر [1] و شیخ نیز رہبر ست چنانکہ رہبر کسے ست کہ در راہ امن و خوف [2] بیاض دریافتہ باشد اورا بدرقہ کنند و شیخ آنرا گویند کسی کہ معائنہ چیزے نباشد اورا غیب بیند بے آنکہ معائنہ کند و ایں محض کرامت ست ویرا ینچنین کہ شاید مرید شوند اور اس کو شیخ حقانی کہتے ہیں اسلئے کہ حق کی طرف پہونچاتا ہے اور جو شخص کہ شیخ کا وکیل ہوتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ دعا گو چند مشائخ سے وکالت رکھتا ہے۔ ایسے شخص کی بھی چاہیئے کہ مرید ہوں کیونکہ جس شخص کی طرف سے یہ وکیل ہے۔ شیخ وہی شخص ہے۔ پس براہ نظر بر اصل حقیقت میں شیخ کا مرید ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بسبب مرنے موکل کے وکیل سے وکالت مرفوع ہو جاتی ہے۔ مسئلہ شرعی ہے۔ کہ جب تک موکل زندہ ہے تب تک اُس کے وکیل کو وکالت کا تصرف ہے جس وقت مرگیا تو وکالت جاتی رہے اس سوال کا یہ جواب دیں گے فی المعنی اولیاء اللہ زندہ ہیں دلیل اُس کی یہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ان اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینقلون من دار الی دار یعنے بیشک دوستان خداوند تبارک و تعالیٰ

Marfat.com

نہیں مرتے ہیں۔ لیکن قتل کئے جاتے ہیں ایک گھر سے طرف دوسرے گھر کے، یعنے سرائے فانی سے سرائے باقی کی طرف چلے جاتے ہیں پھر لوسئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من فوائد مشیخیت و وکالت و حدیث صحاح کو لکھ لو۔ پاری محبت پس جبکہ وہ زندہ ہیں۔ تو ان کی وکالت سے باز نہ رہیں۔ مجذوب یعنے مغلوب العقل شیخ نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ مجنون ہے گو اس کو جاذبہ ہوا ہو۔ اسلئے کہ مجذوب سالک طریقت نہیں ہے۔ اس لئے رستہ نہیں چلا ہے اور رستے میں اس کے امن و خوف کو نہیں پہچانتا ہے۔ محمود و مذموم یعنے راہ راست و راہ مخالف کو نہیں دیکھا ہے۔ ناگاہ جاذبہ آگیا اس کو مجذوب کر دیا۔ اور چھیڑ لیا۔ بدون اس کے کہ مقامات پر گذر کر کے مقصود اصلی کو پہنچا ہو۔ اس نے تو ان مقامات کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ تو وہ اُن کو کیا جانے اور دوسرے کو کیونکر پہنچا سکے کیونکہ اسکو تو جاذبہ نے پہنچایا ہے۔ ابتر کے رسانا اس کے واسطے تو ایسا شیخ چاہیئے کہ اس نے راہ مقامات کو خوب دیکھا ہو۔ اور منزل مقصود کو پہنچا ہو وہ دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ اُس نے خوب دیکھا بھالا ہے۔ مجذوب اس لائق نہیں ہے کہ شیخ ہو۔ نہ تربیت و اقتدا کے واسطے لیاقت رکھتا ہے، اسلئے کہ وہ تو مغلوب ہو گیا ہے۔ لیکن لوگ اُس کے حق میں اعتقاد کریں اور مرید نہ ہوں اور فرمایا کتاب میں ہے کہ ان الشیخ المرشد یجھم فی العبادات نیتہ الارشاد

Marfat.com

یجوز فان اصحابہ ومتبعیہ یاخذون العمل ولا یکون ذلک
ریاء لان المطلوب منہ اخذ الاوراد للاصحاب قولہ تعالیٰ وأمر
اھلک بالصلوٰۃ یعنے اگر شیخ مرشد بہ نیت ارشاد عبادات میں
یعنے قرارت ونیات صلوات میں بآواز پڑھے تو روا ہے کہ اس
کے یار ومرید وپیرو اُس سے عمل اخذ کرتے ہیں۔ اور یہ کام ریا نہیں
ہوتا ہے۔ کیونکہ مطلوب اس سے لینا اوراد کا اور برانگیختہ کرنا اصحاب
کا ہے۔ اور اسی لئے تو نہیں دیکھتا ہے کہ دعاگو رات کی نمازیں
بآواز بلند پڑھتا ہے۔ اور بیت بلند کرتا ہوں۔ اور دعائیں اور تسبیحیں
بھی بلند پڑھتا ہوں۔ اور سارے وظیفے درمیان یاروں کے ادا
کرتا ہوں۔ کوئی عمل خلوت میں پوشیدہ نہیں کرتا ہوں تہجد اشراق
وچاشت وظہر یہ واوّابین سب درمیان یاروں کے ادا کرتا ہوں
تاکہ وہ سیکھ لیں۔ اگر آہستہ پڑھوں اور عبادت خلوت میں
پوشیدہ کروں تو یارلوگ کہیں کہ ہمارا پیر کبھی کرتا ہے اور کبھی نہیں
کرتا ہے۔ مداومت نہیں ہے۔ تو وہ بھی عمل ترک کریں اور جس وقت
کہ دعاگو کو اس طرح دیکھیں تو کہیں گے کہ ہمارا پیر پیرانہ سالی میں
سارے وظائف ادا کرتا ہے۔ ہم تو جوان ہیں ہم کیونکر ادا نہ کریں
پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید حجت است ایضاً خلق کثیر
توبہ وپیوند کردہی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کسی ایک گناہ سے
باز آئیں گے تو وہی نجات ہے مرید مصاحب کو کہتے ہیں اور

Marfat.com

اور ان لوگوں کو متعلق کہتے ہیں۔ یہ لوگ تعلق و پیوند کرتے ہیں صحبت
کو اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی
عوارف میں لکھا ہے شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ضیاء الدین ابو النجیب میرے چچا اور میرے شیخ اور شیخ محمد احمد
غزالی قدس اللہ ارواحہم دونو بغداد میں ایک زمانے میں تھے
فرمایا کہ بغداد اصل میں بذال معجمہ ہے۔ بدال مہملہ بھی کہتے ہیں۔
ایک دن ایک عزیز ابنائے دنیا سے خدمت میں شیخ ضیاء الدین
کے آیا ارادہ تعلق و پیوند کا کیا شیخ نے اس کو شیخ محمد غزالی کے
پاس بھیجا کہ ان سے تعلق و پیوند کریں جس وقت وہ عزیز شیخ محمد غزالی کے
پاس آیا تو انہوں نے اس کے واسطے مریدی کی شرطیں بیان کیں
کیں۔ اس کا دل شکستہ ہو گیا فَفَرَّ منہ یعنے وہ شخص ان کے پاس سے
بھاگا۔ دل کو جما نہ سکا پھر شیخ ضیاء الدینؒ کے نزدیک آیا عرض کیا کہ
آپ نے مجھ کو ایسے شخص کے پاس بھیجا کہ اس نے اتنی چیزیں بیان
کیں کہ میں تو یہ سے گم ہو گیا۔ پس شیخ ضیاء الدین نے شیخ محمد غزالی
کو کہلا بھیجا کہ تم نے کیوں ان چیزوں کا بیان کیا کہ یہ آنے والا متنفر
ہو گیا اور دل نہ جما سکا۔ اس زمانے میں تو ایسی قلت رغبت ہے کہ
کسی گناہ سے باز آئیگا تو وہی اس کی نجات کا سبب ہو جائیگا مریدی
صحبت کے اعلے مرتبے کا ہر ایک خریدار نہیں ہے اس کے لئے
تو عالی ہمت لوگ ہوتے ہیں۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے

Marfat.com

اور یاران اعلیٰ کے لائے۔ فرمایا جیسے یہ چند برادر مصاحب دعا گو کے مسجد میں ملازم رہتے ہو اور سبق پڑھتے ہو اور سنتے ہو تمہارے واسطے امید ہے کہ صحبت ثمرات دیوے پھر شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب قدس اللہ روحہ نے اُس کو تعلق و پیوند کا خرقہ عطا کیا۔ کوئی شرط شرط مریدی کی اُس پر پیش نہ کی اور صحبت کا حکم نہ دیا مناسب اس کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک شیخ رکن الدین قدس اللہ روحہ کے ایک دانشمند یعنے عالم بیٹھا ہوا تھا۔ شیخ مرید کر رہے تھے۔ اس دانشمند نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم جو کوئی آتا ہے آپ اُس کو خرقہ دے دیتے ہو۔ خرقہ کے واسطے اہلیت بھی چاہیئے شیخ نے فرمایا بھائی اگر بسبب میری ایک ٹوپی کے گناہ سے باز آئیں۔ تو اس شخص کی نجات کا سبب ہو جائے۔ یہ بات تواضع و انکسار کی جہت سے فرمائی پھر روئے منبر طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً شب دوشنبہ چہارم ماہ مذکور ذیحجہ وقت تہجد

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا۔ عوارف کا سبق فرما رہے تھے گفتگو **اخلاص** میں تھی۔ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام سِرٌّ من سِرّی اودعتہ قلبا احببتہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت فرمائی کہ اخلاص ایک سر ہے میرے سر سے سِر

Marfat.com

پوشیدہ بات کو کہتے ہیں۔ جو کی ضد ہے امانت رکھتا ہوں اخلاص کو
خاص اُس دل میں کہ جس کو میں دوست رکھتا ہوں اور سراس بات
کا یہ قول ہے اللہ پاک کا عبادنا المخلصین فرمایا دو قراءتیں
آئی ہیں بکسر لام بصیغہ اسم فاعل دوسری بفتح لام بصیغہ اسم مفعول،
اول قرارت کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے بندے اخلاص کرنے والے
ہیں۔ دوسرے کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے بندے اخلاص دیئے
ہوئے ہیں۔ یہ قرأت احسن ہے۔ بہتر ہے اسلئے کہ اللہ کی طرف
سے اُن کو اخلاص حاصل ہوا ہے یعنے وہ خالص ہیں اور وہ اخلاص
جو اللہ پاک کا دیا ہوا ہے اُس کو شرف ہے اُس اخلاص پر جو ہمارے
جانوں کے طرف سے ہے۔ کیونکہ اس اخلاص کو بقا ہے بدول
کسی اختمال کے، اور اس اخلاص کے لئے اختمال ہے۔ اخلاص
کئے گئے بہتر ہیں اخلاص کرنے والوں سے۔ اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر یعنے اس کے فرمایا الاخلاص عن الاخلاص کے
کیا معنی ہیں اخلاص سے اخلاص کے یہ معنی ہیں کہ خود کو درمیان
میں نہ دیکھے اور خود سے نہ جانے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جاننے
تاکہ کوئی پندار و خودگی اُس میں ظاہر نہ ہو کہ میں اخلاص رکھتا ہوں
اگر اللہ عزوجل اخلاص عطا نہ فرمائے تو بندہ کب مخلص ہوئے۔
اخلاص سے اخلاص کے یہ معنی ہیں جو میں نے بیان کئے بگیر یا۔
ایضاً ایک عزیز اپنے دو فرزند واسطے تعلق و پیوند کے خدمت میں

Marfat.com

لایا۔ پیوند کا التماس کیا۔ قبول فرمایا۔ ایک لڑکا بالغ تھا۔ دوسرا مراہق، یعنے قریب بلوغ۔ بالغ نے تعلق و پیوند کیا۔ مراہق نے نہ کیا۔ فرمایا کہ ایک ذمی زیارت کے واسطے آیا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ایک چھوٹا لڑکا مراہق تھا اس نے دعا گو سے کہا کہ آپ میری ہدایت کے واسطے دعا کریں۔ میں نے ہندی زبان میں دعا کی اور ایک مراہق یہ ہے کہ پیوند نہیں کرتا ہے۔

ایضاً پیر کے دن چوتھی تاریخ ماہ مذکور ذیحجہ کو بعد نماز ظہر کے

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا عوارف کا سبق پڑھا رہے تھے گفتگو اخلاص و ریا میں تھی۔ ریاء العارف اخلص من اخلاص الابرار یعنی دکھاوا عارف کا اخلاص ہے۔ عبادت میں، جیسے روزہ و نماز و زکوٰۃ و حج و تسبیح و ادعیہ۔ سو یہ ریا عارف کی خالص تر ہے۔ اخلاص ابرار سے۔ کیونکہ یہ عارف کامل ہے۔ ریا اس جہت سے کرتا ہے تاکہ عجب میں نہ پڑ جائے۔ کہ میرے مثل کون ہے۔ میں تو خلوت میں کام کرتا ہوں واسطے انکسار کے، دفع عجب کے لئے باہر نکلتا ہے۔ اور درمیان خلق کے عمل کرتا ہے۔ تاکہ اُس سے عمل اختیار کریں خلق اُس سے عمل دیکھے تو اُن کو نفع ہو۔ اُس سے عمل کرنا

Marfat.com

سیکھیں۔ گویا عارف حقیقت میں معلم ہوتا ہے اور یہ ابرار لوگ گوشے میں کام کرتے ہیں۔ اور معجب ہیں عجب کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مثل کون ہے۔ ہم تو گوشہ خلوت میں کام کرتے ہیں۔ یہ عجب طریقت کا گناہ ہے حسنات الابرار سیئات المقربین۔ جو کہا ہے سو بھید اس کا یہی بات ہے۔ یعنی ابرار کی نیکیاں مقرب لوگوں کی بدیاں ہیں۔ کیونکہ ابرار شارع ہے اور مقرب طارق اہل حقائق ہیں فرمایا جبکہ حضرت آدم صفی صلوات اللہ وسلامہ علیہ مقرب تھے۔ تو نسیان ذنب حال ہو گیا ـــ بھول کر گیہوں کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد له عزما یعنے البتہ مقرر ہم نے عہد کیا تھا آدم سے سو آدمؑ اُس عہد کو بھول گیا۔ وہ عہد یہ تھا کہ ان کو منع کیا تھا کہ درخت گندم کے قریب نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تقربا هذه الشجرة جبکہ انہوں نے بنسیان عصیان کیا۔ تو اُن کا ذنب حال ہو گیا۔ نہ ذنب شرعاً اور یہ خطا ہو گئی وعصی آدم ربه فغوی اور جو کہے کہ کسی پیغمبر نے عمداً گناہ کیا ہے تو وہ شخص کافر ہو جائے قصیدہ لامیہ کی یہ نظم پڑھی ؎

وان الانبیاء لفی امان ۔۔۔ عن العصیان عمداً والغزال

وما کانت نبیا قط انثی ۔۔۔ ولا عبد وشخص ذو افتعال

یعنے بیشک پیغمبر علیہم السلام البتہ امن میں ہیں یعنے معصوم ہیں عمداً گناہ کرنے سے، اور نبوت سے معزول ہونے سے اور کبھی

کوئی عورت نبی نہیں ہوئی، نہ کوئی غلام کسی کا مملوک نہ کوئی شخص بیکار
کہ اُس نے گناہ سے توبہ کی ہو۔ بلکہ انبیا نبوت سے پہلے معصوم ہوتے
ہیں۔ تو نبوت میں بطریق اولیٰ معصوم ہیں۔ پس پیغمبروں کی زلت کو
کہ ذنب طریقت کہتے ہیں۔ نہ ذنب شریعت، فارسی میں زلت
اس کو کہتے ہیں کہ بغیر بدن شتر بے قصد نہ آنکہ بیفتاد در زمان خود را
گرد آرد۔ یعنے بے ارادے اونٹ کا پھسلنا۔ بغیر اس کے کہ گر پڑے
اُسی دم خود کو سنبھال لے۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی
اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے
اور ہم پر رحم نہ کرے تو البتہ ہم ہو جائیں زیاں کاروں سے۔ فتاب
علیہ واجتبٰہ پس اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی آدم کی اور برگزیدہ کیا
اُن کو اور اسی لئے اگر کوئی شخص بھول کر بے قصد گناہ کر لے تو
اتنا مواخذہ نہ ہوگا جتنا کہ عمداً گناہ کرنے پر ہوگا۔ جس شخص نے بھول
کر لے قصد گناہ کر لیا ہے تو وہ اُسی وقت باز آتا ہے اور انابت
کرتا ہے اسلئے کہ النسیان مرکب علی الانسان والانسان مشتق
من النسیان وفی الحدیث من الصحاح ان ابراھیم خلیل اللہ صلوٰۃ
اللہ وسلامہ علیہ تفکر لیلۃ من اللیالی فی امر آدم علیہ السلام
فقال یارب خلقتہ بیدک ونفخت فیہ من روحک وامرت لہ
ملائکتک واسکنت الجنۃ بلا عمل ثم نزلۃ واحدۃ نادیت علیہ

بالمعصیۃ واخرجتہ من الجنۃ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا ابراھیم
اما علمت ان مخالفۃ الحبیب علی الحبیب شدید یعنے حدیث
صحاح میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات فکر کی
حضرت آدم صفی علیہ السلام کے کام میں پس مناجات کی۔ عرض کیا
یا رب تو نے آدمؑ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ اور تو نے
اُس میں جان پھونکی اپنی قدرت سے، اور سجدہ کرایا اُس کو اپنے
فرشتوں سے اور بسایا اُس کو بہشت عنبر سرشت میں بدون کسی
کام کے جس کو اُس نے کیا ہو۔ پھر بسبب ایک زلت کے یعنے
بسبب ایک لغزش کے جو کہ نسیان و فراموشی سے ہو گئی تو نے
نافرمانی کی اُس پر ندا کی یعنے عصی آدمؑ ربہ فغوی اور باہر
نکالا اُس کو بہشت سے پس اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو وحی کی کہ اے ابراہیمؑ کیا تو نے نہ جانا کہ بیشک مخالفت دوست
کی دوست پر سخت ہے۔ دوست کو بالکل ایذا نہیں دیتے ہیں۔
اور یہ بیت پڑھی ؎

نزدیکاں را بیش بود حیرانی ۔۔۔ الیشاں دانند ریاست سلطانی

حسنات الابرار سیئات المقربین اس بات کا بھید ہے مناسب
اس کے حکایت بیان فرمائی کہ اُچہ میں بخمار مریدان شیخ جمال الدین
قدس سرہ ایک مرید صائم الدہر تھا جس وقت الاضحیٰ میں معتکف ہوتا
تو عید کے دن کھانا کھاتا تھا۔ شیخ کے بعض مریدوں نے شیخ جمال الدین

کہ یہ بات پہونچائی کہ تمہارا فلاں مرید کبر و عجب کرتا ہے۔ اور مریدوں سے استعظام چاہتا ہے۔ یعنے بڑائی و تعظیم طلب کرتا ہے پندار کرتا ہے۔ کہ میں صائم الدہر ہوں میری مثل کون ہے دوسرے سب لذیذ کھانا کھاتے ہیں۔ میں بہتر ہوں پس شیخ نے اُس مرید کو بلایا اور ہر روز کنداوری[1] پر اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلاتے اور کھانا کھاتے میں جہد کرتے تھے۔ پیر کی شرمندہ بات کو کیونکر نہ سنے صوم الدہر کو ترک کر دیا کھانا کھانے لگا۔ پھر شیخ نے دوسرے مرید کو بلایا۔ فرمایا دیکھو کھانا کھاتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ تکبر و عجب اُس کے سر سے دماغ سے جاتا رہا۔ خالص و مخلص ہو گیا۔ ایسا مربی چاہیئے کہ تربیت کرے۔ حسنات الابرار سیئات المقربین بھی ہے اس بات کا ظاہر میں صوم دہر حسنات تھا۔ لیکن باطن میں از روئے طریقت کے سیئات تھا یعنے عجب و پندار کہ بہ راہ تو خود سے فنا ہونا ہے خود کو کچھ بھی درمیان میں نہ دیکھنا ہے اور دوست کے ساتھ باقی ہونا ہے۔ جبکہ سب کچھ اُسی کی طرف سے جان لیا قل کل من عند اللہ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی اسی اثنا میں شیخ زادہ نجم الدین نے عرض کیا۔ کہ سید محمد ظفاری چاہتا تھا کہ عشرہ ذی حجہ میں سطے کرے۔ یعنے رات دن کا روزہ رکھے۔

---

[1] کنداوری بروزن رنجوری چرمی سفرہ و دسترخوان کو کہتے ہیں ۱۲ برہان

مخدوم نے منع کیا خیریت اُس کی یہی تھی شاید اُس کو عجب و پندار ہوتا۔ آپ نے اس کی تصدیق کی۔ اور فرمایا پس عارف کی ریا ابرار کے خلوت سے بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ عارف لوگ ملتہی ہیں۔ خلا و ملا یعنی تنہائی و جمع میں یکساں ہیں۔ اور نیت اُن کی قوم کی تعلیم ہے کہ وہ عمل کو اختیار کریں۔ اور یہ ابرار ابتدائی ہیں۔ کیونکہ عجب و پندار میں ہیں۔ ہماری ایسی قرار ہے کہ ہم اپنے عمل کو ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ خلوت و تنہائی میں کرتے ہیں۔ یہ تصور اُن کا حسنات ہے۔ اور مقرب لوگوں کا سیئہ ہے پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ۔ ایضاً رسالہ مکیہ کا سبق پڑھا رہے تھے گفتگو اس میں تھی کہ ینبغی للطالب ان یبصر شیخا ثم یتعلق فلو رأی ان بعض العلماء یعتقادونہ ویقبلونہ ویقتدون بہ وان لا لیعنی طالب کے لئے لائق یہ ہے کہ اول شیخ کو دیکھے۔ بعد اس کے مرید ہو۔ پس اگر وہ دیکھے کہ بعض علماء اُس کے معتقد ہیں۔ اور اُس کو شیخی واقتدا کے وسطے قبول کرتے ہیں، اس کو مقتدا جانتے ہیں تعلق و پیوند واردات اُس سے کرتے ہیں، تو وہ طالب اُس شیخ کا اقتدا کرے۔ ورنہ غیر مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ مولانا وجیہ الدین بائلی رحمۃ اللہ علیہ علامہ تھے شیخ نظام الدین قدس سرہ کے مرید ہو گئے۔ بڑے شیخ تھے کہ ایسا علامہ اُن کا مرید ہو گیا۔ یہ شرط نہیں ہے کہ سارے علمائے زمانہ مرید ہو جائیں یہ چاہیئے کہ بعض علماء زمانہ مرید ہو جائیں۔ تصرف ولایت کا ذکر نکلا۔

Marfat.com

فرمایا کہ قصبہ اودیپور دران سے کیچ مکران اقصے بلاد تک شیخ کبیر کے تصرف ولایت پر ہے۔ اور قصبہ مذکور دریت لکھنوتی اقصی فروہ سے تصرف ولایت شیخ فریدؒ کا ہے۔ اور خاندان کی حد باندھ دی ہے۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن مسافر لوگ قصبہ اجودہن میں پہونچے شیخ فریدالدین قدس سرہ العزیز کی خانقاہ میں اُترے۔ بعد چندے ملتان کی طرف سفر کا ارادہ کیا۔ عرض کیا کہ راہ مخالف ہے ہم ڈرتے ہیں۔ آپ ممد ہیں۔ شیخ نے فرمایا کہ قصبہ اودیپور تک تو تم کو یہ درویش جانے گا۔ جس وقت وہاں سے گزر جاؤ گے تو شیخ کبیر بہاءالدین کی حد ہے۔ اگر دشواری پہونچے تو اُن کو یاد کرو اور مدد چاہو۔ کیونکہ وہ حد اُن کے تصرف کی ہے۔ پھر وہ مسافر روانہ ہوئے جب قصبہ اُودے پور مذکور کی حد سے گزر چکے تو سارق و رہزن پیش آئے چاہا کہ ان کو کوئی نکبت و ایذا پہونچائیں پس ان مسافروں کو اُس جگہ شیخ فریدالدین کی بات یاد آئی۔ تو شیخ کبیر شیخ بہاءالدین کو یاد کیا۔ اور مدد چاہی۔ دیکھا کہ سارے چور اور رہزن منہزم ہو گئے، اور چھپ گئے۔ گویا نہ تھے۔ اس کو محض تصرف ولایت کہتے ہیں۔ اور جس شخص کو کہ ولایت رکنی ہوتی ہے اُس کو قطب کہتے ہیں۔ اور اس کے سر پر بھی قطب اقطاب ہوتا ہے تمام عالم میں شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک تصرف اس کا ہے۔ اس کا نام قطب عالم ہے پھر روئے مبارک طرف اس

Marfat.com

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید ایضاً برادرم مولانا حسام الدین صوفی سلمہ اللہ تعالیٰ جو کہ اصحاب حجرۂ خلوت اس فقیر سے ہیں شیخ شیوخ کے اوراد کا سبق خدمت میں پڑھ رہے تھے۔ گفتگو اس ادعیہ میں تھی اللھم اقل عثراتنا وامن روعاتنا واستر عوراتنا واستجب دعواتنا فرمایا کہ جمع فعلۃ بسکون عین کے ہے۔ اور اگر باب صحیح و ناقص سے ہو تو جمع اس کی بروزن فعلات بفتح عین آتی ہے۔ جیسے عثراتنا جمع عثرۃ کی ہے باب صحیح سے اور دعواتنا جمع دعوۃ کی ہے باب ناقص سے اور اگر فعلہ باب اجوف سے ہو تو جمع اس کی فعلات بسکون عین کلمہ آتی ہے۔ جیسے کہ امن روعاتنا واستر عوراتنا جمع ہے روعۃ اور عورۃ کی دونو بسکون واو ہیں پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لائے۔ فرمایا بھائیو یہ تقریر غریب ہے۔ تصریف تصنیف شیخ عارف صدر الحق والدین سے ہے۔ قدس اللہ روحہ۔ تم اس کو لو اسی حکم پر کام کرو جہاں کہیں کہ مشکل پڑے۔ ایضاً شب سہ شنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ وقت تہجد یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من سبق پڑھو۔ میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس بات میں تھی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ یقول لما خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ وھو یرید جبل حراء واتبعہ قریش لیقتلوہ ویاخذوا دمہ ویلطخوا بہ

ف۔ دعا نفیس

اَصْنَامَهُمْ فهبط اليه جبريلُ صلوات الله وسلامه عليه وقال يا محمد ان الله تعالىٰ يقرئك السلام وقد عَلَّمنى دُعاءً تدعو فيجعل الله بينك وبينهم سِتْرًا فقال عليه السلام لجبريل يا حبيبى علمنى فقال له جبريل يا محمد ان هذا الدعاءَ من كتبه ثم علقه فى منزله اودعا به فى سفره لم يتخوف من الشيطان ولا سلطانٍ جائرٍ ورفع الله عنه آفات الليل ويزيد الله فى رزقه ويُذهب السهو من قلبه فلما علمه جبريل قال له ابوبكر الصديق رضى الله عنه يا نبى الله علمنى هذا الدعاء فقال له صلى الله عليه وآله وسلم قل يَا اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ كَبِيْرٍ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ يَا عِصْمَةَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ يَا رَازِقَ الطُّفَيْلِ الصَّغِيْرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ يَا قَاصِمَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسَامِى الثَّمَانِيَّةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَفْعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا

یعنے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے اور آپ ارادہ رکھتے تھے کوہ حرا کا اور آپ کے پیچھے چلے کفار قریش تاکہ آپ کو قتل کر ڈالیں، اور آپ کا خون لیویں، اور اس کو اپنے بتوں پر لتھیڑیں۔ پس جبریل علیہ السلام آپ کی طرف اترے

Marfat.com

اور عرض کیا اے محمدؐ بیشک اللہ تعالیٰ آپؐ پر سلام پڑھتا ہے اور اُس نے مجھے ایک دعا سکھائی ہے تاکہ آپؐ دعا کرو۔ تو اللہ کر دیگا درمیان آپؐ کے اور درمیان ان کے ایک پردہ بسبب برکت اس دعا کے۔ اور وہ آپ کو نہ دیکھیں گے پس آپ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے میرے دوست تو مجھے یہ دعا سکھا دے پس حضرت جبریلؑ نے آپؐ سے کہا اے محمدؐ بیشک اس دعا کو جو کوئی لکھے پھر اُس کو اپنے گھر میں لٹکائے یا اُس کو اپنے سفر میں پڑھے تو وہ نہ شیطان سے ڈرے۔ نہ کسی ظالم بادشاہ سے۔ اور دور کرے اللہ اُس سے رات کی آفتوں کو، اور زیادہ کرے اللہ اُس کی روزی میں۔ اور لے جاوے فراموشی کو اُس کے دل سے۔ پس جب حضرت جبریلؑ نے آپ کو وہ دعا سکھائی تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپؐ مجھے یہ دعا سکھائیں پس آپؐ نے اُن سے فرمایا کہ کہہ الخ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً شب مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ ذیحجہ

کو بعد فراغ کے تہجد سے یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا سبق منظومہ پڑھا رہے تھے نظم اس باب میں تھی ؎

یکبر القوم مع الامام لا بعدہ فی اول القیام

یعنے مقتدی لوگ امام کے ساتھ تکبیر کہیں نہ بعد تکبیر امام کے کیونکہ حضرت

Marfat.com

امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر سنت یہی ہے اسلئے کہ سبحانک اللھم وبحمدک الخ کہہ سکیں اس واسطے کہ یہ بھی سنت ہے۔ جب امام نے قرارت شروع کردی تو مقتدی کو سکوت واجب ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون جبکہ امام کے ساتھ تکبیر کہے گا تب اس سب کی رعایت کرسکے گا۔ نہیں تو نہ کرسکے گا اور جب کوئی شخص اس پر نہ پہنچے تو سبحانک اللھم نہ کہے مگر ایک طریق ہے وہ یہ ہے کہ امام کے ہر سکتہ میں ایک کلمہ پڑھے اور اگر پہلی رکعت میں نہ پڑھ سکے تو دوسری رکعت میں پڑھ لے کیونکہ اس کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کے ترک کرنے سے نماز مکروہ ہے۔ قبول نہیں ہے۔ مگر سہو اور جو حکم کہ اس میں ہے ساری سنتوں کا یہی حکم ہے فرمایا کہ امام کی متابعت میں اختلاف نہیں ہے وبالقول الصحیح اذا بدأ الامام الف اللہ بدأ المأموم ایضاً بالالف وفی الاصح اذا بلغ الامام بجاء اللہ بدأ القوم بالف اللہ وھو الاصح وعلیہ الفتوی وقال صاحباہ ابو یوسف ومحمد رحمھما اللہ اذا بلغ الامام براء الکبر بدأ القوم بالف اللہ وقال بعضھم الفتوی علی ھذا القول یعنے صحیح قول یہ ہے کہ جب امام اللہ کے الف کو شروع کرے تو مقتدی بھی الف کو شروع کریں اور صحیح تر قول میں یہ ہے کہ جس وقت امام اللہ کے ہا پر پہنچے تو مقتدی اللہ کے الف کو شروع کریں۔ اصح یہی قول ہے

Marfat.com

اُس کے عمل سے پس نیت فرض ہوئی اور ہمارے نزدیک نیت فرض نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور استحسان فرمایا ہے نہ بطور فریضہ پس نیت فرض نہیں ہے مستحسن ہے اگر زبان سے نیت نہ کرے تو آثم و گنہگار نہ ہوگا۔ نیت دل سے فرض ہے۔ کیونکہ یہ ارکان احکام نماز سے ہے۔ اگر نیت زبان سے کہے گا تو ثواب پائیگا اور جو شخص امام کے ساتھ عمداً تکبیر نہ کہے گا تو آثم و گنہگار ہوگا۔ بسبب مخالفت سنت کے اور فرمایا صحاح میں ہے اور یہ حدیث شریف پڑھی تکبیرۃ الاولیٰ خیر من الدنیا وما فیھا[1] اور ایک تکبیرۃ الاولیٰ المتبدأ المضاف فیہ محذوف و اقیم المضاف الیہ مقامہ یعنے بتدأ کے مضاف محذوف ہے اور مضاف الیہ کو مقام بتدا میں قائم کیا۔ اور اولےٰ مضاف الیہ ثانی ہے۔ معنے حدیث شریف کے یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبیر اول امام کے ساتھ کہنا بہتر ہے۔ دنیا سے اور جو کچھ کہ اس میں ہے مع الامام کہنا بعد الامام نہ کہنا۔ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک حجت متین یہ حدیث ہے تکبیر امام کے ساتھ کہنا چاہیئے۔ ایک یار نے پوچھا کہ تکبیر اولیٰ کی حد کہاں تک ہے جواب فرمایا بان یکبر مع الامام وقال بعضھم حتی لا یفرغ الامام من الفاتحۃ یعنی

---

[1] یہ لفظ حدیث شریف مذکور میں نہیں ہے۔ شاید رہ گیا اگر ہے تو تمام سے ورنہ خیر اللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

الماموم ثواب تکبیرۃ الاولی لا بعد ولا یجب بعینہ الا بالطریق
المذکور وھو ان یکبر مع الامام متصلا قبل ان یقرأ الامام سبحانک
اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک
یعنے تکبیر اولیٰ کی حدیث ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ تکبیر کہے بعض
نے کہا جب تک کہ امام فاتحہ سے فارغ نہ ہو جائے تب تک
مقتدی تکبیر اولیٰ کا ثواب پائیگا نہ بعد اس کے اور نہ عین تکبیر اولیٰ کا
ثواب نہ پائیگا مگر بطریق مذکورہ یہی ہے کہ امام کے ساتھ متصل
تکبیر کہے پہلے اس سے کہ امام سبحانک اللھم پڑھے اور بعد اسکے
تکبیر اولیٰ کو نہ پاسکے گا اس بات کی رعایت کرنا طریق مسنون ہے
ایک یار نے پوچھا کہ خیر من الدنیا وما فیھا کے کیا معنی ہیں جواب
فرمایا کہ لفظ ما عام ہے ہر شے کو شامل ہے پس جو کچھ ہے اس کو
شامل ہو جائے۔ بعد اس کے یہ بیت پڑھی ؎

ویکتفی الامام بالتسمیع فی رفعہ الراس من الرکوع

یعنے امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے ساتھ کفایت کرے ربنا لک
الحمد کہنے کی حاجت نہیں ہے رکوع سے سر اٹھانے میں وھذا
القول اصح والمختار وعلیہ الفتوی والاعتماد لان الامام معلم
القوم لقولہ ربنا لک الحمد والمعنی سمع اللہ لمن حمدہ ای قبل اللہ
حمد من حمدہ والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذالک المتنفل
وعلی قول صاحبیہ ابی یوسف ومحمد رحمھما اللہ تعالی یجمع بینھما

Marfat.com

مقتدیا کان اومتنفلا اماما کان اومقتدیا لکن الفتوی علی قول
ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی یعنی صحیح تر و مختار قول یہ ہے۔ اور اسی
پر فتوی و اعتماد ہے۔ کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنے پر کفایت کرے اسلئے
کہ امام قول کا معلم ہے۔ اُن کو تعلیم کرتا ہے۔ اور ان کو اللہ تعالے
کی حمد پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اگر خود امام ربنا لک الحمد کہے گا تو جو مقتدی
لوگ کہ اُس کے پیچھے ہیں یہ قول اُن کا ہو جائیگا معنی سمع اللہ لمن حمدہ
کے یہ ہیں کہ اللہ عزوجل حمد کو قبول کرے اُس شخص سے جو اُس کی
حمد کرتا ہے ولھذا الاتری بان یقال فلان سمع قول فلان ای قبل
یعنے محاورے میں بولتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں کی بات سُنی۔
یعنے اُس کی بات قبول کی۔ فرمایا والمنفرد یجمع بینھما فی الاصح وکذلک
المتنفل یعنے جو آدمی تنہا نماز پڑھتا ہے تو وہ درمیان دونوں کے جمع
کرے صحیح تر قول میں یہی ہے۔ اور اسی طرح نفل پڑھنے والے کا حال
ہے۔ اگرچہ بجماعت نماز ادا کرے۔ یعنے وہ بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور ربنا لک الحمد بھی کہے۔ اور یہ قول اصح ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے، اور فتوی بھی اسی پر ہے۔ اور صاحبین رح یعنی
امام محمد و امام ابو یوسف قدس اللہ اسرارہم و ارواحہم کے قول پر نماز
پڑھنے والا درمیان دونوں کے جمع کرے فرض پڑھتا ہو یا نفل امام ہو یا
منفرد سمع اللہ لمن حمدہ بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی، لیکن فتوی صاحب
مذہب کے قول پر ہے یعنے حضرت امام اعظم قدس سرہ اسی

Marfat.com

درمیان میں فرمایا کہ دعا کرو اُس طرف درویشوں سے سماع رکھتا ہے کہ جب امام دوسرے کو حکم دیتا ہے تو چاہیئے کہ خود بھی اُس پر عمل کرے۔ یہ قول درویشوں کا موافق قول صاحبین کے ہے۔ برادران بگیریہ۔ اللہ پاک فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ یعنے کیا تم حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور بھولتے ہو اپنی جانوں کو اور تم پڑھتے ہو کتاب۔ کیا پس تم عقل نہیں رکھتے ہو۔ درویش کہتے ہیں کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی جب دوسرے کو تعلیم کرتا ہے تو چاہیئے کہ خود بھی کہے تاکہ معلم ہو جائے ولہذا جب تک معلم پہلے نہ کہے گا تب تک متعلم کیونکر کہے گا۔ بعد اس کے یہ بیت پڑھی ؎

ولو اکتفی بالانف فی سجدتہ جاز بلا عذر فی جبھتہ

یعنے اگر نماز پڑھنے والا سجدے میں ناک پر کفایت کرے تو جائز ہے اگر چہ اُس کی پیشانی میں کوئی عذر نہ ہو یہ بات حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ ولکن یکرہ لمخالفۃ السنۃ ولا یقبل وعلی قول صاحبیہ ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالی لا یجوز السجدۃ بالانف الا من عذر حتی لو سجد المصلی علی کورعمامتہ او فاضل ثوبہ جاز عند ابی حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالی خلافا لابی یوسف والشافعی لان وضع الجبھۃ فی السجدۃ عندھما فرض فلا یجوز الصلوۃ بترکھا لان الجبھۃ من شرائط الصلوۃ لان السجدۃ

فی سبعۃ الجبہۃ مع الانف والیدین والرکبتین والرجلین حتی لو رفع المصلی فی سجدۃ واحدۃ منہا لا یجوز الصلوٰۃ عندہما وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ لا من عذر لان کل ذلک عندہما فریضۃ وعند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ یجوز ویکرہ لان کل ذلک عندہ سنۃ والاصح ذلک یعنے اگر مصلی بغیر عذر پیشانی پر سجدہ نہ کرے ناک پر کرے تو روا ہے۔ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر لیکن بسبب مخالفت سنت کے مکروہ ہے اور قبول نہیں ہے اسلئے کہ نزدیک اُن کے سنت یہ ہے کہ پیشانی پر مع ناک کے سجدہ کرے اور امام قاضی ابو یوسف و امام محمد بن حسن شیبانی و امام شافعی قدس اللہ ارواحہم فرماتے ہیں کہ سجدے میں ناک پر سجدہ کرنے سے نماز جائز نہیں ہے۔ اگر ساتھ پیشانی کے اگر پیشانی میں کوئی عذر ہو کہ سجدہ نہ ہو سکے تو باجماع و اتفاق درست ہے۔ یہاں تک کہ اگر مصلی تہ دستار پر سجدہ کرے یعنی دستار ایسی باندھے کہ پیشانی چھپ جائے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر نماز جائز ہے لیکن بسبب مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ پیشانی پر مع ناک کے سجدہ کرے۔ اس میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلاف ہے کیونکہ اُن کے قول پر پیشانی رکھنا مع ناک کے فرض ہے پس اس فرض کے ترک سے درست نہیں ہے۔ سایہ کہ پیشانی شرائط نماز سے ہے کیونکہ سجدہ سات عضو میں ہے۔ پیشانی مع ناک دو ہاتھ

Marfat.com

دونو زانو دونو پاؤں - اگر مصلی سجدے میں اُن میں سے ایک کو اُٹھا لیگا تو درست نہ ہوگا - صاحبین و امام شافعی قدس اللہ اسرارہم کے قول پر نماز فاسد ہو جائے گی - مگر بعذر اس لئے کہ اُن کے قول پر یہ بھی فرض ہے - اور حضرت امام اعظم قدس روحہ کے قول پر یہ سب سنت ہیں - نماز جائز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی قبول نہ ہوگی پس اس بات میں کوشش کریں کہ پیشانی پر مع ناک کے سجدہ کریں - احتیاط یہی ہے کہ باجماع و اتفاق عمل کریں عالی ہمتی یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو مومن مصلی کام چھوڑ دے اولہ نہایت احتیاط سے استنجا و طہارت و وضو کرے، جب نماز میں داخل ہو اگر باجماع و اتفاق عمل کریگا تو اُس کو عالی ہمت لوگوں سے شمار کریں گے - اولہ اگر کسی قول و روایت پر عمل کریگا - اولہ باجماع و اتفاق نہ کر سکے گا تو اس کو مقصرون سے لکھیں گے بسبب بے ہمتی و سستی کے معلوم نہیں کہ روز قیامت کون سے مجتہد کے قول کو درست رکھیں گے جبکہ اتفاق پر عمل کریگا تو جس مجتہد کے قول کو درست رکھیں گے تو وہ اُس میں داخل ہوگا خارج نہ ٹھیریگا - اسلئے کہ صاحب شریعت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مجتہدوں کو بسبب اجتہاد کے رخصت ہے جیسا کہ خبر صحاح میں ہے اور یہ حدیث شریف پڑھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المجتھد یصیب و یخطی فان اصاب فلہ اجران وان اخطأ فلہ اجر یعنے بسبب الاجتہاد وھذا فی الفروع ای فی الشرائع

Marfat.com

لا فی الاصول ای فی التوحید فاما الواخطأ فی الاصول ای فی التوحید
فھو ضال ومضل یعنے مجتہدِ دین جو کہ شریعت و معاملات میں مسائل کا اجتہاد
کرتا ہے کسی جگہ صواب پر ہوتا ہے کسی جگہ خطا بھی کھا جاتا ہے۔ اگر
مسئلے میں صواب کو پہونچتا ہے، تو اُس کو دو اجر دیتے ہیں۔ ایک
تو مشقت اجتہاد کے جہت سے دوسرا اس پر کہ صواب کہا، یہ دو
اجر ہوئے۔ اور اگر مجتہد نے خطا کھائی کسی مسئلے میں، تو اُس کو
ایک اجر دیتے ہیں۔ اس جہت سے کہ اجتہاد مسئلے کی مشقت اُٹھائی
ہے۔ یہ رخصت فروع میں ہے۔ اصول یعنی توحید دین میں نہیں ہے
سارے انبیاء علیہم الصلاۃ والتحیۃ کا دین ایک ہے۔ اور شرائع میں
کسی جگہ موافق ہے۔ اور کسی جگہ اختلاف ہے۔ پس اگر مجتہد اصول
یعنے توحید میں خطا کھا جائے تو گمراہ ہو جائے۔ اور دوسرے
کو بھی گمراہ کر ڈالے اور یہ رخصت اجتہاد کی خاص واسطے مجتہدوں
کے شریعت میں یعنی فروع میں ہے توحید میں رخصت نہیں ہے۔
پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ سارے فوائد
و بیان حدیث صحاح و مسائل جو میں نے بیان کئے ان کو لوغریب ہیں
اور اس بات میں کوشش کرو کہ باتفاق عمل کرو۔

ایضاً پنجم ماہ ذیحجہ روز سہ شنبہ بعد اشراق

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں حاضر تھا۔ مصباح صبح کا سبق پڑھا گیا

Marfat.com

کہے۔ حدیث شریف اس بیان میں تھی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ
المساکین فرمایا ولم یقل احشر المساکین فی زمرتی تعظیما للمساکین
وتعلیما للامۃ یعنے اے بارخدایا زندہ رکھ مجھ کو مسکین، اور مار مجھ کو مسکین،
اور اٹھا مجھ کو زمرہ مساکین میں، فرمایا یعنی حضرت مخدوم نے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہ فرمایا کہ اٹھا مسکینوں کو میرے زمرے
میں، اگر آپ اس طرح فرماتے تو بجا تھا۔ لیکن مسکینوں کی تعظیم وشرف
کے لئے اور امت کے تعلیم کے واسطے یوں ارشاد فرمایا کہ مساکین
ایسے معظم ہیں کہ میں جو محمد ہوں یہ دعا کرتا ہوں۔ تم جو کہ امت محمد ہو
بطریق اولیٰ یہ دعا کرو اور اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مسکین
لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں پس امت پیغمبروں
کے زمرے میں ہوگی۔ فائدہ بیان فرمایا کہ احینی صیغہ امر ہے اجیار
سے اور ہمزہ قطعی ہے اور اسی طرح امتنی کا ہمزہ بھی قطعی ہے۔ وصل کرنا
روا نہیں ہے تاکہ درمیان فعل متعدی و فعل لازم کے فرق ہو جائے
واحشرنی امر ہے فعل لازم[1] باب حشر یحشر سے اگر اس کے ہمزے
کو وصل کریں تو درست ہے۔ کیونکہ ہمزہ قطعی باب افعال میں ہوتا ہے

---

[1] اصل میں اسی طرح ہے مگر اس میں کاتب سے سہو ہوا ہو تو تعجب نہیں ہے کیونکہ حشر
متعدی ہے لازم نہیں ہے شاید لازم کے بجائے فعل مجرد ہوگا کیونکہ باب مجرد
کے امر میں ہمزہ امر کا قطعی نہیں ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲

بعد اسکے فرمایا کہ فقیر و مسکین میں فرق ہے وتکاموا فی الفقیر
والمسکین قال الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ الفقیر من لہ ادنی
شئ وھذا القول اعم وقال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ وعلی العکس
لہ المسکین من لہ ادنی شئ والفقیر من لا شئ لہ یعنے حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس
ادنی شے ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ فرمایا اگر کوئی
سائل سوال کرے کہ قصہ حضرت خضر و حضرت موسیٰ علیہما السلام میں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر
فاردت ان اعیبھا وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا
یعنے کشتی مسکینوں کی تھی۔ وہ لوگ دریا میں کام کیا کرتے اور اُس سے
قوت بسری کیا کرتے تھے۔ پس یہ قول کیونکر ٹھیک ہوگا کہ المسکین
من لا شئ لہ ولھما دنی شئ یعنے مسکین وہ شخص ٹھہرا کہ جس کے پاس
کوئی چیز نہ ہو۔ حالانکہ اللہ پاک نے کشتی والوں کو مساکین کہا اور اُن
کے پاس کشتی تھی اور اُس کے کرایہ سے قوت بسری کرتے تھے فرمایا
کہ دعا گو اُس طرف کے مفسروں سے سماع رکھتا ہے۔ ہرگز میں نہیں جان
میں نہ کسی مفسر سے سُنا نہ کسی تفسیر میں دیکھا تھا کہ وہ کشتی ان
مسکینوں کی ملک نہ تھی بلکہ وہ اُس کا کرایہ کیا کرتے تھے، وہ کشتی
دوسرے لوگوں کی ملک تھی بعد اس کے فرمایا یہ سوال وارد ہوتا ہے
کہ کانت لمساکین فرمایا ہے لام واسطے تملیک و تخصیص کے ہے

پس وہ کشتی اُن کی ملک ٹھیری جواب فرمایا کہ یہ لام تخصیص کا ہے اسلئے کہ وہ کشتی اُن کے قبضے میں تھی والقبض یدل علی الملک یعنی قبض دلیل ملک کی ہوتی ہے۔ عین ملک کی دلیل نہیں ہوتی پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من فوائد ایں حدیث اللھم احینی مسکینا و تقریر نحو و فائدہ ایں آیہ کہ مقرر شد بگیرید غریب ست اسی درمیان میں زائر لوگ آپہونچے۔ بعض سجدہ کرنے لگے فرمایا کہ غیر حق کو سجدہ کرنا درست نہیں ہے۔ اور نہ چاہیئے وسجدۃ التحیۃ منسوخۃ عندنا وعند الشافعی یجوز للشیخ والاستاذ والوالدین واب الزوجۃ فاما الصحیح قولنا یعنے ہمارے مذہب میں سجدۂ تحیت منسوخ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب میں سجدۂ تحیت واسطے پیر و استاد اور ماں باپ اور سسر کے درست ہے لیکن صحیح ہمارا ہی قول ہے پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید بعد اس کے نماز چاشت ادا کرنے کو اُٹھے اور نیت اس طرح فرمائی نویت اَنْ اُؤَدِّیَ صَلٰوۃَ الضُّحٰی اربع رکعاتٍ متابعًا لِرَسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجھًا الی جھۃِ عرصۃِ الکعبۃِ اور فرمایا کہ نیت اس طرح کرنا چاہیئے۔ کتاب میں لکھا ہے یَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ یَّنْوِیَ جِھَۃَ عَرْصَۃِ الْکَعْبَۃِ لِاَنَّ بِنَاءَ الْکَعْبَۃِ قَدْ یَحُوْلُ لِزِیَارَۃِ الْاَوْلِیَاءِ عَلٰی طَرِیْقِ الْاِسْتِحْبَابِ .....

.....

ف۔ سجدہ غیر اللہ ناجائز ہے

ف۔ سجدہ تحیت

ف۔ طریق نیت

..... یعنے مصلی کو چاہیئے کہ عرصۂ کعبہ کے
جہت کی طرف نیت کرے، اسلیئے کہ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بنائے
کعبہ کو واسطے زیارت یعنی اولیاء کے لے جاتے ہیں۔ اور وہ عرصہ یعنی
میدان احاطہ کیا ہوا باقی رہ جاتا ہے۔ اسلیئے عرصۂ کعبہ کی نیت کرے
شاید کوئی ایسا وقت ہو کہ کعبہ کو واسطے زیارت ولی کے لے گئے ہوں
تو نیت ٹھیک پڑے۔ اور یہ بات بطریق مستحب ہے اسی میان
میں ایک یار نے پوچھا کہ درمیان عرصہ و بقعہ کے کیا فرق ہے جواب
فرمایا کہ عرصہ محوطہ کو کہتے ہیں یعنے میدان احاطہ کیئے کو اور بقعہ پارہ
زمین کو بولتے ہیں ایں بگیرید فائدہ نماز چاشت کا فرمایا کہ حدیث
صحاح میں ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ
فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کوئی پڑھے بارہ رکعت ہر دن میں تو بنائے
اللہ واسطے اس کے ہر دن ایک محل بہشت میں۔ فرمایا کہ دعا گو
نے اس طرف محدثوں سے کہا ہے کہ اس سے مراد نماز چاشت
ہے۔ اگر سنت مراد ہوتی تو یوم ولیلۃ فرماتے کیونکہ بارہ رکعتیں
جو سنت ہیں وہ رات دن میں ہیں۔ بگیرید یہ محکم دلیل و حجت ہے
اور فرمایا کہ اگر کسی کے ساٹھ یا ستر برس کی عمر ہو اور ہر روز بارہ رکعتیں
چاشت کی پڑھے۔ تو تم جانتے ہو کہ ہر برس کتنے محل بنائے جاتے
ہیں۔ ایک یار نے پوچھا۔ کہ اتنے محلوں کو کہاں پہونچ سکے گا۔

Marfat.com

جواب فرمایا کہ جو چیز فنا پذیر نہ ہوگی اور حیات ابدی و خالد مخلد ہوگی تو پھر بخش سکتا ہے۔ ابن بگیر یہ اُس اطراف میں دھاگہ لئے دیکھا ہے کہ عوام بازاری بھی چاشت کی نماز ادا کرتے ہیں اور ایسا اہتمام رکھتے ہیں اور چاہیے کہ بیٹھ کر نہ پڑھے کیونکہ چھ رکعتیں ہوں گی۔ مگر بسبب ضعف کے بنا بر حکم حدیث صحاح قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ القاعد علی نصف علی صلوٰۃ القائم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی آدھی ہے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے پر یعنے اگر باوجود قدرت قیام کے نفلوں کو بیٹھ کر پڑھیں تو روا ہے۔ ولیکن بے ہمتی ہے کیونکہ اعمال میں آدھا لکھیں گے۔ ثواب کو کیوں پورا نہیں کرتا ہے۔ علو ہمت آنست کہ نفلوں کو کھڑے ہو کر ادا کریں۔ مگر بسبب ضعف کے پس آں امیر روئے منبر بریں فقیر آوردہ فرمود نافرزند من ایں فائدہ نیست کہ تقریر کردم فائدہ نماز چاشت با حدیث صحاح جملہ بنویسید۔ جب نماز چاشت سے فارغ ہوئے تو شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت میں پڑھنے لگا۔ گفتگو اخلاص و مخلص کے باب میں تھی کہ متصوف یعنے طالب ہے طلب کرتا ہے ہنوز کامل نہیں ہوا ہے اور صوفی واصل و مقرب ہے اُس کو خلا و ملا یکساں ہے کیونکہ وہ بسبب وصول مقصود کے کامل ہے۔ مناسب اُس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس اللہ روحہ کا ایک مرید تھا۔ شیخ

کا پوتا خدمت میں حاضر تھا۔ روئے مبارک طرف اُس کے لائے
کہ وہ مرید جمعہ میں بظاہر حاضر نہ ہوتا تھا۔ اُچہ کے خلق نے شیخ سے
شکایت کی کہ تمہارا فلاں مرید نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا ہے شیخ نے
فرمایا کہ وہ حاضر ہوتا ہے لیکن خلق سے ڈرتا ہے۔ اُن کی تاب نہیں
لاسکتا ہے۔ خلوت و تنہائی چاہتا ہے۔ ابھی تک کامل نہیں ہوا ہے
وقت نہیں جمعہ کے آجاتا ہے۔ میرے پیچھے نماز فرض ادا کرتا ہے اور
چلا جاتا ہے۔ سنت گھر میں ادا کرتا ہے۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ اُس
کا گھر تو مسجد سے دور ہے۔ تکبیر کے وقت کیونکر آجاتا ہے۔ شیخ نے فرمایا
کہ مردان خدا در ہر زمانہ کہ می روند طواف کعبہ و زیارت مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و قدس خلیل و انبیاء و اولیاء را زیارت مے کنند و زمانے
از ہشت آسمان میگذرند بہشت می رسند ترقی شود مہمان زمان باز
گردند یعنی مردان خدا ایک وقت میں سب کو چلے جاتے ہیں۔ کعبے کا
طواف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں۔ اور قدس
خلیلؑ و انبیاءؑ و اولیاءؒ کی زیارت فرماتے ہیں۔ اور ایک وقت میں ساتوں
آسمانوں سے گذر جاتے ہیں۔ بہشت میں پہنچتے ہیں۔ ترقی ہو جاتی ہے
اُسی وقت لوٹ آتے ہیں۔ دعاگو نے یہ واقعہ معائنہ کیا ہے۔ شیخ
جمال الدین بڑے تشخص تھے یہ خود کیا چیز ہے۔ اُس نسبت پر ایک
گروہ بھی نہیں ہے۔ جب وہ کامل ہو جائے گا تو تصوف مقام صوفی
..... یعنی مقرب میں ہو جائیگا۔ اُس کو خلا و ملا یکساں ہوگا۔ اُس

بات کے مناسب دوسری حکایت بیان فرمائی کہ جس زمانے میں دعاگو سفر میں تھا تو ایک کمین میں ایک پہاڑ میں پہنچا تین روز اوپر گیا اور تین روز نیچے آیا۔ ایک ہفتہ ہوا۔ اُس پہاڑ کے درمیان میں ایک غار دیکھا اور آواز اذان کی سُنی۔ میں نے کہا کہ جاؤں۔ اُس قوم کے ساتھ نماز پڑھوں۔ میں نے دیکھا کہ ایک جماعت کثیر نماز پڑھ رہی ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دعاگو نے ان سے مصافحہ کیا۔ ہر شخص چلا گیا۔ ایک آدمی باقی رہا۔ میں اُس کے نزدیک گیا۔ میں نے پوچھا کہ میں اس جگہ یہی غار دیکھتا ہوں اتنے آدمی کہاں سما گئے ہیں اور کوئی دوسرا غار نہیں دیکھتا ہوں۔ اُس خلوتی نے کہا کہ میں تنہا اس غار میں رہتا ہوں۔ یہ جماعت ابدال کی ہے۔ میرے سبب سے آتے ہیں واسطے جماعت کے تاکہ نماز تنہا نہ پڑھی جائے۔ میں نے دیکھا کہ وہ خلوتی ایک علامہ دانشمند ہے۔ میں نے کہا کہ تو شہر و آبادی میں کیوں نہیں رہتا ہے۔ تاکہ خلق تجھ سے نفع لیویں۔ میں نے پوچھا کہ تو نے اس جگہ پہاڑ میں غار کو کس لئے اختیار کیا ہے۔ ایک اچھا جواب دیا۔ کہ میں کُتا نگاہ رکھتا ہوں۔ اُس کو میں نے قید کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کھائے۔ جب بدخوئی چھوڑ دیگا نیک ہو جائے گا تو آبادی میں لے جاؤں گا۔ یعنے اُس نے اپنے نفس کو بُرا کہا۔ لوگوں کو نہ کہا کہ وہ بد ہیں۔ اس جہت سے میں نے خلوت اختیار کیا ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنی تم مومنوں سے نیک گمان رکھو۔

Marfat.com

وقولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض
الظن اثم یعنے اے ایمانداردتم بہت سے گمان سے بیشک
بعض گمان گناہ ہے۔ جس جگہ کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام
نے فرمایا ہے۔ قولہ تعالیٰ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء
یعنی بری نہیں کرتا ہوں میں اپنے نفس کو، بیشک نفس البتہ بہت حکم
کرنے والا ہے برائی کا۔ امارہ صیغہ مبالغہ ہے امر سے جیسا کہ لوامہ لوم
سے ہے۔ پس وہ خلوتی جس کا ذکر ہو چکا ہے متصوف تھا صوفی نہیں
ہوا تھا، معنی صوفی کے مقرب و واصل کامل کے ہیں۔ ایسا شخص خلائق
و مخلوقات سے نظر قطع کرتا ہے۔ اُس کے نظر میں سوائے بار تعالیٰ
کے اور کوئی نہیں رہتا ہے۔ بلکہ وہ تو خود کو بھی درمیان میں نہیں دیکھتا
ہے۔ تو دوسرے کو بطریق اولیٰ نہ دیکھے گا۔ اپنے وجود سے فانی
بوجود محبوب باقی ہوتا ہے۔ پس اُس کو خلا و ملا وزور برابر ہیں جیسا کہ
کسی قائل نے کہا ہے ؎

فانی ز خود و بدوست باقی ۔۔۔ ایں طرفہ کہ نیستند و ہستند

بعد اس کے فرمایا کہ سرّ اس معنی کا یہ قول ہے اللہ پاک کا الا اللہ
الدین الخالص یعنے کہ خدا کو جانے اور دوسرے کسی کو نہ جانے
اور تیری نظر میں یہ آیت کریمہ رہے کل شئی ھالک الا وجھہ ای
کل شئ فان الا ذاتہ ولمن شاء دعا گیا نے اُس طرف مفسروں
نے اس آیت کے ایسے معنی کئے ہیں کہ ہرگز ہندوستان میں نہ کئے

تھے۔ ای جہۃ ابقائہ وھذا یوافق قولہ تعالیٰ فاذا نفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ تعالیٰ سب چیز فانی ہو جائے گی۔ مگر وہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ وہ چھ چیزیں ہیں عرش[1] کرسی[2] لوح[3] قلم[4] جنت[5] دوزخ[6]۔ جب کوئی چیز پیش نظر نہ رہے گی۔ تب خالص و مخلص ہو جائیگا۔ ایضاً فرمایا ینبغی للسالک ان یقطع من الخلائق کلھم ابتداءً لاسیما من اھل الدیوان لا یبقی فی بیت المال وجہ خالص وصاف الا کدر خذ ما صفا ودع ما کدر یعنے سالک کو چاہیئے کہ اول ساری خلق سے قطع کرے خصوصاً اہل دیوان سے، کیونکہ بیت المال میں کوئی وجہ خالص وصاف باقی نہیں رہی ہے۔ دعا گو نے سنا ہے کہ بعض متعلموں کو خمار خانہ کی چھٹی دیتے ہیں اور بعض کو طریا باد میں۔ ایسی وجہ کھاتے ہیں۔ قساوت دل میں کیا شبہہ رہا۔ اور استحقاق متعلموں کا یہی وجہ ہے۔ پس ایسی وجہ سے پرہیز واجب ہے۔ قال امیر المؤمنین علی المرتضی القلب اذا قسی لا یبالی اذا عصی یعنے دل جب سخت پڑ جاتا ہے تو کوئی باک نہیں رکھتا ہے۔ جبکہ نافرمانی کرتا ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من تقریرات دو جوہات کہ گفتم بگیرید یعنی بنویسید غریب ست۔ پھر اصحاب عالی سے فرمایا سابق کون ہے وہی سبق پڑھے۔ یہ فقیر سابق تھا فرمایا فرزند من سبق پڑھ۔ ترتیب اس باب میں

Marfat.com

تھی۔ حدیث صحاح ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان القلوب صدء کصدء الحدید الخ وجلاءھا الاستغفار یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک دلوں کے واسطے ایک زنگار ہے۔ جیسے آئینے کی زنگار ہوتی ہے۔ اور روشن کرنے والی اس کی استغفار ہے یعنی استغفر اللہ کہنا۔ فرمایا کہ صحاح کی دوسری حدیث شریف میں ہے من استغفر اللہ دبر کل صلوۃ غفر اللہ لہ یعنے جو شخص کہ مغفرت چاہے اللہ سے بعد ہر نماز کے۔ تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے پھر امیر کبیر رضی اللہ عنہ طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بعد ہر نماز کے ستر بار استغفر اللہ کہہ ہمیشہ بے ناغہ۔ زنگ بالکل دل سے دور ہو جائیگا۔ اور روشن ہو جائیگا۔ دعا کو ہمیشہ بعد ہر نماز کے باواز بلند کہتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو ذاکر ہوتا ہے۔ میں نے قدمبوسی کی اور قبول کیا۔

ایضاً ذکر سفر کا نکلا

حدیث صحاح اس باب میں تھی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال لم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفرا قط الا قال حین ینھض من جلوسہ اللھم بک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم انت ثقتی وانت رجائی

Marfat.com

اللھم اکفنی ما اھمنی من امری وما لا اھتم بہ وما انت اعلم بہ
منی عن جمالک وجل ثناءک ولا الہ غیرک اللھم زودنی التقوی
واغفر لی ذنبی ووجھنی للخیر ایما توجھت ثم بخروج یعنے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ نہیں ارادہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سفر کا کبھی مگر فرمایا اس وقت کہ اٹھتے اپنے
بیٹھنے سے، یعنے دعائے مذکورہ کو پڑھتے پھر واسطے سفر کے باہر
نکلتے روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب عالی کے لاتے
فرمایا بھائیو جس جگہ تم باہر نکلو یا کسی حاجت کے واسطے جاؤ تو دعائے
مذکورہ پڑھو۔ اس وقت گھر سے باہر نکلو کیونکہ سنت ہے اس فقیر
نے عرض کیا کہ حین نھض کے کیا معنی ہیں۔ جواب فرمایا ای حین
یقوم اور یہ بھی پوچھا کہ عن جارك کی کون اضافت ہے جواب فرمایا
کہ یہ اضافت قرب ہے ای عن مقربك وواصلك اس فقیر سے فرمایا
فرزند من بگیر یہ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں
اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ پنجم ماہ مذکور دیجہ

بعد نماز ظہر کے یہ فقیر خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا۔ اور اصحاب عالی
بھی حاضر تھے۔ شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق خدمت میں پڑھ
رہا تھا۔ گفتگو قلندریہ کی باب میں تھی۔ زبان پہلوی میں قلندر تارک

Marfat.com

کو کہتے ہیں نہ یہ قلندر لوگ جو کہ مبتدع ہیں۔ اہل بدعت ہیں۔ داڑھی تراشتے ہیں، اور لوہا پہنتے ہیں۔ واللہ کتاب میں ہے قلندر اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے واسطے لکڑی کا پیالہ بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور جس قدر کہ اس کی ہتھیلی میں سمائے اُسی قدر کھاتا ہے زیادہ نہیں کھاتا ہے۔ آج کل نا قلندر لوگ نام قلندر کا لیتے ہیں۔ اور کیا کیا کرتے ہیں۔ قلندر کے معنی تارک کے ہیں۔ اس فقیر سے اور اصحاب اعلیٰ سے فرمایا برادران بگیرید ایضاً ایک عزیز زائر لشکر سے واسطے زیارت مخدوم کے آیا۔ شرف پائبوس حاصل کیا۔

شب ششم چہار شنبہ ماہ مذکور ذیحجہ

بعد ادائے نماز عشا یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں اس امیر کے حاضر تھا، اور اصحاب اعلیٰ بھی حاضر تھے۔ وظیفہ داروں کا وظیفہ دے رہے تھے۔ وظیفہ خوار دعا دیتے جاتے تھے۔ خدا باقی رکھے اور فرماتے تھے کہ حدیث صحاح میں ہے قولہ علیہ السلام اَدِرُّوا علی اصحاب الوظائف الوظائف فانھم یتمنون لکم البقاء یعنی تم جاری رکھو وظیفے والوں پر وظیفوں کو، پس بیشک وہ تمنا کرینگے واسطے تمہارے باقی رہنے کو، یعنے وظیفہ دینے والے کی بقا طلب کریں گے تاکہ وہ دیر تک باقی رہے کہ ہمارا وظیفہ پہنچے۔ الادرار دادہ داشتن پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من اس حدیث صحاح کو

Marfat.com

لکھ لیا۔ اس فقیر نے لکھ لیا۔ شیخ زادہ نجم الدین نے خدمت میں عرض کیا کہ سید علاء الدین زبان گہر فشاں مخدوم سے جو کچھ سنتا ہے بعینہٖ وہی تقریر لکھتا ہے۔ کچھ تفاوت نہیں ہے۔ احادیث ہوں یا اشعار مسائل ہوں یا شرائع خواہ حقائق، فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین اہل علم ہے اور مستعد مشغول اور متبع ہے اپنے جد حضرت رسالت صلعم کا اور مصاحب مجد ہے دعاگو کا سبق پڑھتا ہے۔ اور اصحاب کا مسلک رکھتا ہے۔ دعاگو کا طریق اختیار کرتا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ امید ہے کہ کرامات دیوے، اس فقیر نے قدم بوسی کی فرمایا فرمائید فرزند

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز چہارشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حجرۂ خلوت سے خدمت میں اس امیر کبیر کے حاضر تھا تلقین صوفیہ کا سبق ہو رہا تھا۔ حدیث شریف یہ تھی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قولہ علیہ السلام رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ عز وجل لابرہ یعنے بہت سے گدا پریشان بال گرد آلود دروازے پر آنے والے ہیں اُن کو نکال دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ولی ہوتے ہیں۔ اگر وہ اللہ کو قسم دیں کہ تو ایسا کر تو اللہ اُن کی قسم کو قبول کرے۔ اصحاب اعلیٰ نے عرض کیا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے کوئی نظیر فرمائیں۔ فرمایا کہ بھائیو سنو۔ حکایت جس زمانے میں کہ دعاگو مکہ

مبارک میں تھا۔ بارش رُک گئی۔ پانی نشک ہو گئے۔ کھیتیاں نہ رہیں
غلہ اُس جگہ گراں ہے۔ زیادہ تر گراں ہو گیا۔ بہت سے اکابر مکہ
نے دعا کی۔ پانی نہ برسا۔ شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ
زندہ تھے۔ ایک آدمی کو طلب کیا اور فرمایا کہ تو فلاں مکان میں
جا۔ اور فلاں مونہ دونڈ کو بلا لا۔ وہ نہ آیا۔ جب دعا کر گیا تب آیا۔
شیخ مکہ نے فرمایا سیدی ادع اللہ لنا ینزل المطر علینا اے
میرے سید تو ہمارے واسطے اللہ سے دعا کر تاکہ تیری دعا
کی برکت سے اللہ ہم پر پانی برسائے اُس ولی نے دعا کی ہاتھ
بلند اٹھائے۔ اور منہ جانب کعبہ و آسمان کیا۔ شیخ مکہ اور دعا کر
اور چند اکابر اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ہم آمین کہتے
تھے۔ اس نے دعا بلند کی اور اللہ تعالیٰ کو اس طرح کعبے کی قسم
دی کہ الٰہی بیتیک الذی عظمتہ ان تُنزل المطر الساعۃ علینا
یعنے اے میرے خداوند بعظمت اپنے گھر کے، جس کو تو نے اپنی
اضافت سے معظم کیا ہے۔ یعنے کعبہ کرمہ کی برکت سے ہم
چاہتے ہیں کہ تو ہم پر ابھی پانی برسا۔ فرمایا کہ وہ شخص ہنوز دکان میں نہ
پہونچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسا دیا۔ ہمارے بیٹھنے کی واسطے
جگہ نہ رہی غلے کی ارزانی ہو گئی۔ خوب پانی ہوا بعد اس کے فرمایا
کہ کسی گدا کو دروازے سے ہنکالنا نہ چاہیے۔ شاید وہ ولی ہو کسی
مصلحت کے لئے گدائی کرتا ہو۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے

لائے فرمایا برادران بگیرید غریب ست بعد اس کے رسالہ مکیہ کا سبق شروع ہوا گفتگو رویت و ادراک میں تھی فرمایا الرؤیۃ تحقیق الشئ بالبصر کما ھو فان کان فی جھات یری فیھا وان کان فی غیر جھات یری فی غیرھا والادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعال عن ذلک وھو معنی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار فی الجوانب والجھات والحدود یثبت ادراکھا واللہ تعالی منزہ عن الجوانب والجھات فلا یثبت ادراکہ یعنے رؤیت عبارت ہے اس بات سے کہ تحقیق کرنا شے کا ساتھ دیکھنے کے جس طرح کہ وہ شے ہے پس اگر وہ شے جہات میں ہے۔ تو وہ دیکھی جائے گی جہات میں، اور اگر وہ غیر جہات میں ہے تو غیر جہات میں دیکھی جائیگی اور اللہ تعالی نسبت جہات سے منزہ ہے تو وہ غیر جہات میں دیکھا جائے یہ بات ممکن ہے۔ پس رؤیت عقلاً و نقلاً جائز ٹھیری اور ادراک عبارت ہے اس سے کہ دیکھنا شے کا ساتھ جوانب و جہات کے اور خداوند تعالی جوانب و جہات سے منزہ ہے پس اُس کا ادراک جائز نہیں ہے۔ اور اُس کی رؤیت از روئے عقل و نقل جائز ہے۔ عقلاً تو وہی حجت مذکور ہے اور نقلاً یہ ہے کہ اس باب میں احادیث صحاح و آیات کریمہ وارد ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے منہ اس دن تر و تازہ

ف۔ فرق میان رؤیت و ادراک

Marfat.com

ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھتے صحیحین میں حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فنظر الی القمر لیلۃ البدر وقال علیہ السلام انکم
سترون ربکم عیانا لا تضامون فی رؤیتہ من الجنۃ کما ترون
ھذا القمر لیلۃ البدر مراد وجہ سے ذات ہیں۔ کما یقال
وجہ اللہ ای ذات اللہ یعنے جس طرح کہ وجہ اللہ سے مراد ذات
اللہ ہے۔ معنی آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ ذاتہائے مومناں سوئے
خداوند ناظرہ اند یعنے خود مومنین اللہ پاک کی طرف دیکھتے ہوں گے
معنی حدیث شریف کے یہ ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے
پس آپ نے چاند کی طرف دیکھا۔ چودھویں رات میں، اور آپ
نے فرمایا بیشک تم اسے مومنو عنقریب اپنے رب کو ظاہر طور پر
دیکھو گے کشمکش نہ کرو گے اس کے دیکھنے میں حجت سے جس طرح
کہ تم دیکھتے ہو اس چاند کو چودھویں رات میں ——— چودھویں
رات کی تشبیہ اسلئے دی کہ عام و خاص اس کو دیکھتے ہیں بہشت
سے بھی عام و خاص اللہ پاک کی ذات کو دیکھیں گے اور اس
جگہ دنیا میں بعض بندے اولیائے خدائے عزوجل اس کی عین ذات
کو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اور اکثر زمانہ میں، کما قال
امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی ما لم ارہ

ای بعین القلب وھذا مقام المقربین والواصلین یعنے حضرت
امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نہیں پوجتا ہوں میں
اپنے رب کو جب تک کہ نہ دیکھوں میں اس کو یعنے دل کی آنکھ سے۔
یہ مقام مقرب و واصلین لوگوں کا ہے۔ ہر آدمی اس مقام کو نہیں
پہنچتا ہے اول بچشم سر آخرت میں بہشت سے دیکھیں گے۔ مگر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں بچشم سر بھی دیکھا۔
وھو قولہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی ای لم یسبق البصر علی البصیرۃ
بصر عبارت ہے چشم سر کی بینائی سے اور بصیرت عبارت ہے دل
کی بینائی سے۔ وھو قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہہ
دو کہ یہ میری راہ ہے۔ میں بلاتا ہوں طرف اللہ کے دل کی بینائی
پر وہ لوگ اولیاء ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اول خداوند تعالیٰ کو دل کی آنکھ سے دیکھا بعد اس کے
چشم سر سے، جب آپ نے ایسی رعایت ادب کو نگاہ رکھا تو دوسرے
یا دیکھی دیدار فائض الانوار ہونے کی فرمایا وھو قولہ تعالی ولقد راٰہ
نزلۃ اخری ای لقد رأی ربہ تارۃً اخری یہ مرتبہ جو حاصل ہوتا ہے
کہ ذات خدا کو چشم دل سے دیکھتے ہیں اس پر حاصل ہوتا ہے
جیسا کہ مشائخ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے قال المشائخ الصوفیۃ
الطھارۃ فصل عن الکونین والصلوۃ وصل الی صاحب الکونین

Marfat.com

یعنے وضو کرنا جدا ہوتا ہے دنیا سے اور اُس کے کام سے اور آخرت سے
اور نماز ملتا ہے حضرت حق سے، پس جو شخص وضو میں دو جہاں و غیر
خدا سے جدا نہ ہوگا وہ نماز میں صاحب دو جہاں کی طرف نہ پہنچے گا۔
یعنی خداوند تعالیٰ، پس چاہیئے کہ وضو کرنے کے وقت میں دنیا و آخرت
کو اور جو کچھ کہ غیر حق ہے اُس کو دل میں نہ لائے۔ تاکہ خداوند عزوجل
کی ذات پاک کو دیکھے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے
لائے۔ فرمایا فرزند من این جملہ تقریرات و احادیث صحاح و بیان آیت
و این قول جملہ نزدیک۔ فائدہ و حجت تمام ست مناسب اس کے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن این راقم حال میں شیخ
قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہ وضو کر رہے تھے جب
وضو سے فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا۔ کسی نے عرض کیا کہ آپ نے
الحمد للہ کہا۔ جو وضو کہ بعد وضو کے آتی ہے اُس کو نہ پڑھا۔ شیخ نے
جواب دیا کہ میں نے الحمد للہ اسلئے کہا کہ وضو میں غیر حق کا خطرہ نہ
گزرا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آج نماز میں میرے وصال کا روز ہے
کیونکہ کہا ہے الطہارۃ فضل والصلوٰۃ وصل فمن یتفضل فی الطہارۃ
عن الکونین لم یصل فی الصلوٰۃ الی صاحب الکونین یعنی اسکے
فرمایا کہ اگر کوئی جاہل بے علم مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان لعنہ اللہ
آتا ہے، اور راہ سے اُس کو لے جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ شخص خدا
ہے اُس کو عجائب دکھاتا ہے۔ چونکہ یہ جاہل علم نہیں رکھتا ہے

Marfat.com

شیطان کو دفع نہیں کر سکتا ہے۔ تو گمراہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الشیطان عدو مضل مبین پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا تم خوب کرتے ہو۔ دعا گو کے مصاحب رہتے ہو۔ عمل اخذ کرتے ہو۔ سبق پڑھتے ہو۔ اور سنتے ہو سلوک طریقت کی راہ دریافت کر لے۔ اب امید ہے کہ ثمرہ دے۔ اول علم سیکھنا چاہیئے پھر اس راہ میں آنا چاہیئے۔ بے علم کیا جانے اور کیا کرے اُس اطراف میں جاہلوں کو مشغول نہیں ہونے دیتے ہیں۔ جس وقت کوئی آنے والا طالب آتا ہے، اگر وہ عالم ہے تو مشائخ کبار اُسی وقت خانقاہ میں اُس کو حجرہ دے دیتے ہیں۔ اور مشغول کرتے ہیں۔ اور اگر علم نہیں رکھتا ہے، تو ہر خانقاہ میں چار مدرسے چار مذہب کے ہیں جس مذہب کا وہ ہوتا ہے اُسی مذہب کے مدرسہ میں اُسکو بھیج دیتے ہیں۔ وہاں وہ علم پڑھتا ہے۔ جس وقت عالم ہو جاتا ہے تو پھر اُس کو مشغول کرتے ہیں۔ اُس اطراف میں خانقاہیں ملک تجارہ کی وجہ حلال سے ہیں بیت المال کی وجہ سے نہیں ہیں۔ خانقاہوں کے نیچے دکانیں وقف کی ہیں۔ ان کے محاصل کو وقف کیا ہے۔ اُن دوکانوں کا خراج خانقاہ میں خرچ ہوتا ہے۔ جاہل عامی کو چاہیئے کہ مشغول نہ ہو اپنے کسب و کار میں رہے۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھ لے ذکر کرے اور خیر کرے بعد اسکے فرمایا اگرچہ کسی شخص کا مقام عالی ہو جائے مقرب بن جائے تکالیف شرعیہ

ہرگز اُس سے اُٹھا نہیں لی جاتی ہیں بلکہ اور زیادہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ تکالیف یعنے امر و نہی کو پیغمبروں سے تو اُٹھایا ہی نہیں جو کہ افضل خلائق ہیں۔ تو جو لوگ اُن سے کم رتبہ ہیں اُن سے کب اُٹھاوینگے

التکالیف لا ترفع عن المحب بالمحبة بل یزداد تطوعاته ولا یبلغ الولی قط مبلغ نبی من الانبیاء لان واحدا من الامة لا یکون ولیا الا بمتابعة نبیه قولا و فعلا و حالا ولو خالف نبیه بواحد منها لا یکون ولیا قط بل یکون مبتدعا یعنے محب سے بسبب محبت کے اوامر و نواہی اُٹھا نہیں لئے جاتے ہیں۔ بلکہ اُس کے نوافل روزہ و نماز و تسبیح و تلاوت و خیرات و حسنات وغیرہ اور زیادہ ہو جاتے ہیں اور کوئی ولی کسی نبی کے درجے کو کبھی نہیں پہنچتا ہے اسلئے کہ امت میں سے کوئی شخص ولی نہیں ہوتا ہے۔ مگر بسبب پیروی اپنے پیغمبر کی گفتار و کردار میں، اور اگر ان میں سے کسی بات میں اپنے پیغمبر کی مخالفت کرے تو وہ ہرگز ولی نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ بدعتی ہوتا ہے اور اہل بدعت کو ولایت کا مرتبہ نہیں دیتے ہیں۔ زیرا نچہ نبی در قول و فعل و حال بود[1] سے جلی ست و یا بوحی خفی پس ہمہ صواب بود پس ایں فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید ایضاً نبیرۂ مخدوم سید حامد اطال اللہ عمرہ اپنے دادا کی خدمت میں باب حج سے ہدایہ کا سبق پڑھ رہا تھا۔ الحج واجب علی المسلمین

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے شاید بوحی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

ف: تکالیف شرعیہ انبیاء کرام سے مرفوع نہیں ہوتیں

الاحرار العقلاء البالغين اذا قدروا على الزاد والراحلة
وكان الطريق امنا فرايا الحج واجب اى فرض ويجوز استعمال
الواجب مقام الفرض لكن بمعنى الفرض لان بعض الواجبات
هذا البعض فرض كتعديل الاركان وامثاله يعنے حج کو واجب
کہا یعنی فرض استعمال واجب کا بجائے فرض کے جائز ہے لیکن
بمعنی فرض کیونکہ بعض کے نزدیک بعض واجبات فرض ہیں جیسے تعدیل
الارکان اور مثل اس کے وقید بالاحرار حتی یخرج العبید وقید
بالعقلاء حتی یخرج المجانین وقید بالبالغین حتی یخرج الصغار
ولو کانوا مراهقین لانه لا خطاب لهم فلا فرض لهم وقید
بالزاد والراحلة وامن الطریق تمسکا بقوله تعالی ولله علی الناس
حج البیت من استطاع الیه سبیلا ای الزاد والراحلة وامن
الطریق ونفقة الاهل لو کان الاهل وعند الشافعی رحمه الله
تعالی ان کان بحیث استطاعة القدوم فعلیه الحج فرض
یعنے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمین کی قید لگائی تاکہ کافر خارج
ہو جائیں احرار کی قید اس لئے لگائی کہ غلام نکل جائیں یعنے
حج آزاد لوگوں پر واجب ہے۔ غلاموں پر نہیں ہے۔ عقلاء کی قید
لگائی تاکہ مجنون و دیوانے نکل جائیں۔ یعنے حج عقل والوں پر فرض ہے
دیوانوں پر نہیں ہے۔ اصحاء کی قید اسلئے لگائی کہ بیمار لوگ خارج ہو جائیں
بالغوں کی قید لگائی تاکہ چھوٹے عمر کے نکل جائیں۔ اگرچہ مراہق قریب

Marfat.com

بہ بلوغ ہوں یعنے حج خاص بالغوں پر فرض ہے نابالغوں پر فرض نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مخاطب نہیں ہیں زاد وراحلہ کے، اور امن طریق کی قید اسلئے لگائی کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تمسک کیا ہے کہ واسطے اللہ کے ہے حج خانہ کعبہ کا لوگوں پر جو شخص کہ استطاعت وطاقت رکھے۔ طرف اُس کی راہ کے، مفسرین نے استطاعت کی تفسیر زاد وراحلہ کے ساتھ کی ہے یعنے اس سے مراد توشہ وسواری ہے، جو کہ قابل سوار ہونے کے ہو، جیسے گھوڑا، خچر، اونٹ، گدھا گورخر، گاڑی، پالکی، ڈولہ اور مانند اسکے دوسری شرط امن طریق ہے یعنے چوروں رہزنوں وغیرہ سے راہ کا امن ہو ایک یار نے اصحاب عالی میں سے عرض کیا کہ دریا کی راہ امن ہے یا نہیں جواب فرمایا کہ راہ دریا کی امن نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

ثلثة لیس لها امانٌ البحر والسلطانُ والزمان

یعنی تین چیزیں ہیں کہ اُن سے امن وامان نہیں ہے ایک تو دریا میں جہاز وکشتی کا چلنا شاید کوئی مخالف ہوا مارے تو خراب کر ڈالے سب کو ڈبو دے دوسرے بادشاہ کہ اُس سے بھی امن نہیں ہے۔ اگرچہ قرب ہو کبھی خفگی کرے کبھی لت کرے کبھی بے نوا کر دے کبھی شغل سے معزول کر ڈالے اور مثل اس کے تیسرے زمانہ کہ اس سے بھی ایمن نہ ہونا چاہیئے۔ شاید کسی وقت میں غنی ہوں۔ کوئی اور وقت آئے تو فقیر کر دے یا جدائی ڈال دے اور مثل اسکے جیسا کہ

Marfat.com

کسی قائل نے کہا ہے ؎

کنا کزوج حمامة فی ایکة　　متمتعین بلذة وشباب
جاء الزمان بنا وفرق بیننا　　ان الزمان مفرق الاحباب

یعنے ہم ایسے تھے جیسے جوڑا کبوتر کا گنجان درختوں میں۔ لذت و جوانی سے متمتع و منتفع ہو رہے تھے کہ زمانہ آیا اُس نے ہمارے درمیان میں جدائی ڈال دی۔ بیشک زمانہ احباب کا جدا کرنے والا ہے بعد اس کے فرمایا کہ فقیر پر حج واجب نہیں ہے خلافاً للشافعی۔ لیکن جب قصد کرے۔ باہر نکلے۔ تو واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ فقیر ہو۔ اسلئے کہ نذر ہو گئی اور نذر واجب ہے۔ بسبب ترک کے آثم و گنہگار ہوگا۔ جس وقت چلا جائے تو حج ادا کرلے۔ گردن سے فرض ساقط ہو جائیگا۔ ہدایہ میں نقل کیا ہے۔ اسلئے کہ نفس استطاعت موجود نہ تھے۔ اور وہ فریضہ ہے اور جب یہ فقیر تونگر ہو جائیگا تو پھر اُس پر واجب نہیں ہے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ایں تقریر غریب و اشعار عربی کہ گفتم بنویسید۔

ایضاً روز مذکور چہار شنبہ ششم ماہ مذکور ذیحجہ

کو یہ فقیر حجرۂ خلوت سے وقت چاشت کے خدمت میں اُس امیر کے حاضر تھا۔ نبیرہ مخدوم سید حامد طال عمرہ خدمت میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ آیت کریمہ یہ تھی انہ من یأت ربہ مجرما فان لہ جہنم

Marfat.com

لا یموت فیہا ولا یحیی بندے نے عرض کیا کہ لا یموت ولا یحیی کے کیا معنی ہیں جواب فرمایا لا یموت حتی لو مات خلص من العذاب ویفنی ولا یجوز ذلک کما قیل ؎

ولا تفنی الجحیم ولا الجنان وما اھلوھما اھل انتقال

یعنے دوزخ و جنت فنا پذیر نہ ہوگی اور نہ اُن کے لوگ وہاں سے انتقال کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خالدین فیہا ولا یحیی من جہۃ شدۃ العذاب والعقوبۃ ولا یکون العیش لہ فیہا لا یموت کے یہ معنی ہیں کہ اگر دوزخی مر جائے تو عذاب و عقوبت سے خلاصی پا جائے اور فنا قبول کرے، حالانکہ فنا روا نہیں ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ولا یحیی کے یہ معنی ہیں کہ عیش نہ ہوگا بلکہ شدت عقوبت ہر روز سخت تر ہوگی ایں معنی بگیرید

ایضاً گفتگو محبت میں تھی

فرمایا کہ جس وقت محب محبوب کی محبت میں مغلوب ہوتا ہے تو خود سے فانی دوست کے ساتھ باقی ہو جاتا ہے ؎

فانی ز خود و بدوست باقی ایں طرفہ کہ نیستند و ہستند

مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ کسی نے مجنوں سے کہا یا مجنون ما اسمک قال لیلی یعنے اے مجنوں تیرا کیا نام ہے تو کہا لیلی میرا نام ہے۔ خود نہ رہا مغلوب ہو گیا۔ دوست کی جان

Marfat.com

باقی رہی۔ بعد اس کے فرمایا کہ منصور حلاج کے انا الحق کہنے میں
ایک قول یہ ہے کہ وہ مغلوب ہوا۔ خود سے فانی ہو گیا۔ نام محبوب
کا کہتا تھا۔ کہ انا الحق، اس طرف میں نے منصور کے انا الحق کہنے
میں تین قول سنے ہیں۔ ایک قول تو یہی تھا جو میں نے کہا دوسرا
قول یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے حکایت کرنے والا تھا اس
کا نام لینا تھا۔ یہ درست ہے کیونکہ اتنی احادیث صحیحہ نبوی کلمات
قدسیہ کی حکایۃ عن اللہ ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کان المنصور علی
المنبر واعظا للناس سمع هذا النداء من یفدی لنا روحه
فقال انا الحق ای انا الثابت بفداء روحی بهذا المعنی وهذا القول
وافق قول الفقهاء یعنی ایک روز منصور حلاج منبر پر خلق کو وعظ و نصیحت
کہہ رہے تھے۔ اثنائے وعظ میں یہ ندا سنی۔ اللہ تعالیٰ نے
آواز پیدا کر دی۔ کیونکہ وہ صوت والحان سے منزہ ہے۔ وہ ندا
یہ تھی۔ کون ہے کہ ہمارے واسطے اپنی جان نازنین کو قربان کرے
منصور نے بآواز کہا کہ انا الحق اے الثابت یعنی میں اپنی جان
کے فدا کرنے سے ثابت ہوں۔ حق بمعنی ثابت بھی آیا ہے۔ جس طرح
کہ اللہ پاک کے اس قول میں وارد ہوا ہے وحق اللہ الحق بکلمہ
ولو کرہ المشرکون ای یثبت اللہ الحق یہ عجیب قول ہے فقہاء
قول کے بھی موافق ہے بعد اس کے فرمایا کہ اس وقت کے مشائخ
پوچھا جیسے حضرت جنید بغدادی و حضرت معروف کرخی و حضرت

Marfat.com

ذوالنون مصری اور مشائخ دیگر منجملہ سالکان طریقت ان سب نے
یک قلم فتوی دیا۔ ان سے پوچھا کہ تم نے کیوں منصور کے دار کے
کا فتوی لکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس واسطے فتوی دیا
کہ اس کا دعوی راست و درست ہو جائے۔ کیونکہ اس نے کہا
انا الحق ای الثابت بفنا روحی یعنے میں ثابت ہوں اپنی جان
کے فنا کرنے پر اور فنا نہیں ہوتا ہے۔ مگر ساتھ مارنے کے فرمایا
کہ آیہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے اس طرف میں نے
عجب معنی سنے ہیں۔ کہ کسی تفسیر میں نہیں ہیں۔ نہ کوئی مفسر جانتا ہے
وہ یہ ہیں لن تنالوا لقاء اللہ تعالی حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاہدۃ
یعنے تم ہرگز نہ پہونچو گے۔ اللہ تعالی کے دیدار کو، یہاں تک کہ
صرف کرو اپنے عزیز نازنین جانوں کو خنجر مجاہدے سے ولا
یحصل اللقاء الا بالموت لقولہ علیہ السلام الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب یعنے لقا حاصل نہیں ہوتی ہے مگر موت سے اور
جس شخص کا نفس دنیا ہی میں مرجاتا ہے تو وہ دنیا ہی میں دل کی آنکھ
سے اللہ تعالی کو دیکھتا ہے۔ روحانی مرجانا ہے۔ نفسانی بالکل
مرجانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت ایک
پل ہے وصال کرتا ہے دوست کا طرف دوست کے حکایت
بعد اس کے فرمایا کہ ایک دن مجنوں کا باپ مجنوں کو خانہ کعبہ میں لے
گیا اور کہا یا نبی قل یارب بحق ھذا البیت الحرام و بحق ھذا الحجر

کیونکہ نفس بالکل مرجاتا ہے۔

الاسود از ح عن قلبی حب لیلی قال المجنون علی عکس ذلک یارب
لا تزح عن قلبی حُبَّ لیلی بل زدہ یعنے بیٹا تو یوں کہہ کہ اے میرے
رب نکال اس خانہ کعبہ کے اور نکال اس حجر اسود سے میرے دل سے
لیلی کی محبت کو دور کر دے۔ مجنوں نے برعکس اس کے کہا کہ اے
میرے رب تو میرے دل سے لیلی کی محبت کو دور مت کر بلکہ اس کو
زیادہ کر۔ اس کا باپ بے چارہ حیران ہو کر لوٹ آیا بعد اس کے فرمایا
یہ تو مجاز میں ہے کہ مجنوں لیلی کی محبت زیادہ چاہتا ہے اگر کوئی
شخص حقیقت میں باری تعالیٰ کی محبت پر کہ جس کا بندہ ہے اور
عدم سے وجود میں اس کو لایا ہے زیادہ محبت چاہے تو کچھ عجب
نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین امنوا اشد حبا للہ
روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من این فوائد
کہ تقریر کردم دریں سہ قول انا الحق گفتن منصور و بیان آیہ لن تنالوا البر
و قول مجنوں کلمہ کہ گفتم کدام غریب است یقیناً مولانا شرف الدین
مختسب نے مع فرزند کے مخدوم کے پاس بوسی حاصل کی۔ ذرا دیر
بعد عرض کیا کہ بندہ زادے مشارق کی ایک حدیث شریف واسطے
برکت کے خدمت میں پڑھیں۔ قبول کیا اور فرمایا پڑھیں شروع کیا
حدیث اول کی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من امن باللہ
و رسولہ و اقام الصلوٰۃ و صام شھر رمضان ادخلہ الجنۃ و ھاجر
فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا قرایا المرادی

Marfat.com

ھاجر من مکۃ الی المدینۃ الی الرسول اولم یھاجر من مکۃ
الی المدینۃ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان
لاوے اللہ اور اُس کے رسول پر اور قائم رکھے نماز کو اور روزے
رکھے ماہ رمضان کے تو داخل کرے اُس کو اللہ بہشت میں ہجرت
کرے اللہ کی راہ میں یا بیٹھا رہے اپنی اُس زمین میں کہ جس میں
پیدا کیا گیا ہے۔ مراد اس سے ہجرت ہے مکے سے طرف مدینہ
منورہ کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، نہ یہ کہ مسافر
ہو فرمایا اس کا کیا بھید ہے کہ وحج البیت واتی الزکوٰۃ نہ فرمایا یعنی
اور حج کرے اور زکوٰۃ دے حالانکہ یہ دونو بھی فرض ہیں۔ دعا گو نے
اس طرف کے محدثوں سے ایک بات سنی ہے کہ ہندوستان میں ہرگز
نہ سُنی تھی۔ وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث
شریف شروع اسلام میں فرمائی ہے۔ اُس وقت نماز روزہ فرض
تھا۔ زکوٰۃ و حج اُس زمانے میں فرض نہ ہوا تھا یہ دونو آخر اسلام میں
فرض ہوئے ہیں جبکہ اسلام نے قوت پائی اور جم گیا۔ اس لئے
آپ نے صرف نماز و روزے کا ذکر فرمایا قاری یعنی پڑھنے والے
نے عرض کیا کہ اس حدیث شریف کے حاشیہ پر اس کتاب کی شرح
سے شارح نے بایں عبارت لکھا ہے۔ ھذہ الثلثۃ یعنی الایمان
باللہ والصلوٰۃ والصوم علی کل مسلم تتناول الفقیر والغنی والحج
والزکوٰۃ مقید بشروطھما لتعلق الیسار یعنے یہ باتیں اللہ و رسول

Marfat.com

پر ایمان لانا نماز پڑھنا روزہ رکھنا ہر مسلمان پر ہیں۔ فقیر و غنی دونوں کو شامل ہیں رہا حج و زکوٰۃ سو وہ مقید بشرط غنا ہیں۔ جواب فرمایا کہ یہ قول کسی نے اجتہاد سے بقیاس لکھا ہے۔ رہا قول منقول، سو دعا گو اُس طرف کے محدثوں سے سماع رکھتا ہے۔ انکا اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث شریف فرمائی شروع اسلام تھا اور اُس وقت وہی ایمان و نماز و روزہ فرض تھا۔ زکوٰۃ و حج آخر کو فرض ہوا ہے۔ جبکہ اسلام نے قوت پائی اور جم بیا ان دونوں کے اول فرض نہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ تونگر لوگ سنتے کہ زکوٰۃ دینی چاہیئے اور حج کرنا چاہیئے تو وہ ایمان نہ لاتے، مشکل سمجھتے، یہ قول منقول ہے، اور وہ قول قیاس ہے والقیاس متروک بالمنقول اجماعاً یعنے جب نقل مل جاتی ہے تو قیاس متروک ہو جاتا ہے جس وقت نقل نہیں ہوتی ہے تو قیاس و اجتہاد مجتہدوں کا درست ہے باجماع۔ بھائیو اس قول کو لو۔ چاہیئے کہ اس قول کو حاشیہ و شرح میں لکھو۔ حدیث شریف مذکور میں ایک فائدہ بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جس وقت لفظ ایمان کا تعدیہ حرف با سے ہوتا ہے، تو اس کے معنی تصدیق فی حق اللہ کے ہوتے ہیں جیسے من آمن باللہ و تومن باللہ اور جب تعدیہ اُس کا حرف لام سے ہوتا ہے تو اس کے معنی تصدیق فی حق غیر اللہ ہوتے ہیں

Marfat.com

پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من ایں
تقریر و قول منقول ایں حدیث بگیر و یاد بگیر بعد اسکے فرمایا
فرزند من سبق پڑھ ترتیب اس باب میں کہتی۔ عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من
صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ ام الکتاب وقل ھو اللہ احد ست
مرات یحسن رکوعھا وسجودھا بنی اللہ تعالی لہ قصرا فی الجنۃ
من لؤلؤ بیضاء علی عمود من یاقوت احمر فیہ سبعون الف
غرفۃ ومن قرأھا خمس مرات وھو فی سوقہ اوفی حاجتہ
بنی اللہ تعالی لہ قصرا من لؤلؤ بیضاء علی عمود من یاقوت احمر
فیہ اربعۃ عشر الف غرفۃ ومن قرأھا مرۃ بنی اللہ تعالی لہ قصرا
فی الجنۃ یعنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر شخص کہ پڑھے دو رکعتیں
ہر رکعت میں فاتحہ ام الکتاب (ایک نام ہے فاتحہ کے ناموں
سے) اس کے سات نام ہیں۔ اللہ پاک کا قول ہے ولقد اتیناک
سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور سورۃ اخلاص چھ بار پڑھے۔
اچھا کرے اُسکے رکوع و سجود کو یعنی تعدیل ارکان کرے، جس طرح
کہ سنت نماز ہے۔ تو بنائے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ایک
محل جنت میں سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت سرخ سے، اس
میں ستر ہزار حجرے ہوں اور جو کوئی پڑھے سورۃ اخلاص کو پانچ بار

Marfat.com

اور وہ اپنے یا زائرین یا اپنی حاجت میں ہو تو بنائے اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے ایک محل سفید موتی سے ایک ستون پر یاقوت زرد کے اُس میں چودہ ہزار حجرے ہوں فرق اس قدر ہے کہ اُس میں ستون یاقوت سرخ کا اور ستر ہزار حجرے اور اس میں ستون یاقوت زرد کا اور چودہ ہزار حجرے ہوں گے اور جو کوئی پڑھے سورۂ اخلاص کو ایک بار تو بنائے اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے ایک محل جنت میں یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے بھی اسی درمیان میں میسر ہوئی مخدوم بسیار عاجز طال عمرہ خدمت میں پہنچا۔ شرف یابی حاصل کیا۔ اور بعبادت قدیم مصحف شریف خدمت میں پڑھنے لگا۔ اور قرارت مخدوم سے صحیح کرتا تھا۔ اور آیت کریمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں تھی جو کہ نمرود و نمرودیوں کے ساتھ گزرا ہے۔ قولہ تعالیٰ أأنت فعلت هذا بآلهتنا يا ابراهيم قال بل فعله كبيرهم هذا یعنے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ ڈالا تو اُنکو حاضر کیا نمرود نمرودیوں علیہم اللعنہ نے پوچھا اے ابراہیمؑ کیا تو نے کیا یہ کام ہمارے خداؤں کے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نہیں کیا ہے بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے اُس کو الزام دینے کے واسطے سالم چھوڑ رکھا تھا۔ پس وہ بولے اے ابراہیمؑ بیشک تو خوب جانتا ہے کہ اُن سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے حضرت ابراہیم نے حجت کی کہ جس شخص سے کوئی کام

Marfat.com

نہ بنے اُس کو کیا پوجیں۔ اُن کو الزام دیا۔ مقصود یہی تھا۔ یہ قصہ مشہور ہے۔ نبیرہ مخدوم سید حامد نے عرض کیا۔ بل واسطے نفی اول کلام کے اور اثبات ثانی کے ہے۔ پس یہ کیونکر دروغ نہ ہوگا حالانکہ پیغمبر معصوم ہیں جواب فرمایا کہ چار چیزیں کذب مستحسن ہے الکذب قبیح وقد یحسن عند مصلحة عظیمة بل ثواب وھو الزام شخص یکون علی الباطل حتی یثبت الحق کالزام ابراھیم علیہ السلام اولدفع ظلم شخص یکون علی الباطل اولارضاء الزوجة او فی الحرب یعنے جھوٹ قبیح ہے، اور کبھی حسن ہوتا ہے۔ وقت کسی مصلحت عظیم کے، بلکہ ثواب ہے یعنے چار چیزوں میں مستحسن ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ الزام دینا ایسے شخص کو جو کہ باطل پر ہے تاکہ حق کو ثابت کرے۔ جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرودیوں کو الزام دیا۔ دوسرے واسطے دفع کرنے ظلم کسی شخص کے جو کہ باطل پر ہے، مثلاً اگر ایک شخص کسی ظالم کے خوف سے چھپ گیا ہے اور دوسرے شخص کو اُس کا علم معلوم ہے۔ اس سے اگر پوچھیں کہ فلاں کہاں ہے۔ یا فلاں کو تو نے دیکھا ہے۔ وہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں، تاکہ اُس ظالم سے امن پائے۔ تیسرا واسطے راضی کرنے بی بی کے مثلاً کسی شخص نے ایک لونڈی خریدی اور کسی جگہ اُس کو رکھا اگر اُس کی بی بی نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ تو نے لونڈی خریدی ہے۔ خاوند کہے کہ میں تو تیرے عشق حسن

ف۔ چار چیزیں کذب مستحسن ہے

Marfat.com

میں ایسا بے خود ہوں کہ دوسرے کی مجھے یاد نہیں آتی ہے۔ اور تبسم فرمایا چوتھا لڑائی میں مثلاً لڑائی میں اگر کوئی شخص کسی کافر عاصی کو فریب دے کہ آ میں نے عہد کیا۔ میں تجھے نہ ماروں گا۔ اور قید نہ کروں گا۔ جس وقت وہ آجائے۔ اگر مصلحت دیکھے تو مار ڈالے۔ دروغ نہ ہوگا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایسا کیا ہے یہ چار چیزیں از روئے ظاہر دروغ ہیں۔ لیکن معنی میں مستحسن ہیں۔ بلکہ ثواب ملے گا۔ چاہیئے کہ ان چار چیزوں کو چار محل میں نگاہ رکھے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بنویسید اور اصحاب اعلیٰ سے فرمایا برادران بگیرید نیکو غریب است و بریں عمل کنید تا ثواب یابید۔

روز عرفہ وقت چاشت

اس فقیر کو حجرہ خلوت سے طلب فرمایا۔ خرقہ شیخ کبیر بتجدید پہنایا۔ بعد اس کے خواجگان چشت کا خرقہ تبرک پہنایا۔ اور یہ دعا فرمائی الٰہی توجہ بتاج السعادۃ والکرامۃ والتوفیق بالطاعۃ وانواع العبادۃ اور قصر بھی کیا۔ اور یہ دعا فرمائی الٰہی قصر امله وحسن عمله وحاله وطول عمره مولانا فرید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ سید علاء الدین مجد مصاحب مخدوم کا ہے۔ اور مشغول واہل علم ہے، اور اوراد شیخ کو نگاہ رکھتا ہے۔ فرمایا میں خوب جانتا

Marfat.com

ہوں۔ دعا گو کے پاس صاحب رہتا ہے۔ سبق بھی پڑھتا ہے اور سنتا ہے۔ اور دو اڑھائی گھنٹے خلوت ہمارے ساتھ ادا کئے فرزند ارجمند سید علاء الدین اہل علم ہے، پھر اس فقیر کو تبرک کثیر دیا۔ اور فرمایا لے لے۔ کل عید کا دن ہے۔ نجم ہوگا۔ اس فقیر نے تبرک لیا۔ اور حجرہ خلوت میں لوٹ آیا ایضاً یہ فقیر روزہ عرفہ وقت چاشت کے خدمت میں حاضر تھا۔ دو گانہ نماز جو کہ عرفے کے دن مروی ہے چاہتے تھے۔ کہ اس کو شروع کریں۔ اور ادھر بھی تلاش کیا۔ تو اس کو پایا۔ اور یہ حدیث شریف صحاح پڑھی۔ قولہ علیہ السلام من صلی رکعتین یوم عرفۃ وقرأ فیھما فاتحۃ الکتاب سبع مرات وسورۃ قل یا ایھا الکافرون ایضاً سبع مرات وقل ھو اللہ احد سبعمائۃ مرۃ غفر لہ ثقل من المشارق یعنے آپ نے فرمایا کہ جو کوئی دو رکعت نماز عرفے کے دن ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ سات بار اور قل یا ایھا الکافرون بھی سات بار اور قل ہو اللہ احد سات سو بار پڑھے تو وہ بخشا جائے۔ مغفور لوگوں میں سے ہو جائے بعد اس کے فرمایا کہ تکرار فاتحہ کی نہ چاہیئے۔ مگر یہ کہ مروی ہو جیسے اس جگہ اس نماز میں اور صلوٰۃ اسمٰعیل بھی شب جمعہ میں مروی ہے۔ کہ سات بار فاتحہ دو رکعتوں میں پڑھیں پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یا ایھا الکافرون ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص ایک بار پھر اس فقیر سے فرمایا

فرزند من این حدیث صحاح است بنویس اور اس نماز کو ادا کریں۔
اور خود بھی شروع کی۔ یہ فقیر حجرۂ خلوت میں لوٹ آیا ایضاً روز مذکور
عرفہ میں نماز ظہر سے جس وقت فارغ ہوئے تو بعض اصحاب
اعلیٰ خدمت میں حاضر تھے۔ جیسے خواجہ طیب طیب اللہ وقتہ،
اُن سے پوچھا کہ اوراد میں نماز تعریف کو مخدوموں نے کس طرح
ادا کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ نماز تعریف کی سر برہنہ مروی
ہے۔ فرمایا کہ اس سے پہلے دعا گو کبھی کبھی ہاتھ باندھ کر پڑھتا تھا۔
اس واسطے کہ بعض عوام لوگ غیبت میں پڑیں اب میں نے جبکہ
خوب دیکھا کہ مخدوموں نے اس نماز تعریف کو سر برہنہ پڑھا ہے
فرمایا این نماز ہم برین جملہ مکشوف الراس مروی ست روایت میں
ہے لو یصلون مکشوف الراس للاستخفاف والحقارۃ والاستراحۃ
من الصیف یکرہ فی جمیع الصور المذکورۃ وان کان مشکوف
الراس للتضرع والابتہال والمسکنۃ والمخافۃ لا یکرہ وھذا
عندنا فاما عند المذاھب الاخر لا یکرہ مکشوف الراس لاسیما
صلوۃ التعریف فانہا بکشف الراس وفیہا التضرع والخشوع
والخضوع والابتہال والبکاء والمسکنۃ والمخافۃ وقد روی
ان ابن عباس رضی اللہ عنہما صلے التعریف یوم عرفۃ مع الناس
فی البصرۃ اس فقیر سے فرمایا فرزند من روایت لو لکھ لو۔ یعنی اگر سر
برہنہ نماز پڑھیں واسطے ہلکا سمجھنے اور حقیر جاننے نماز کے اور

Marfat.com

واسطے راحت لینے اور سردی حاصل کرنے کے ہوا کے تابستان
سے تو ان ساری صورتوں میں مکروہ ہے اور اگر سر برہنہ نماز پڑھیں
واسطے تضرع وزاری وخشوع وبیچارگی وشکستگی ومسکنت وبکاء وخوف
کے تو مکروہ نہیں ہے یہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے
اور دیگر مذاہب کی بنا پر ہر حال میں اگر فرض ونفل کو سر برہنہ پڑھیں
تو مکروہ نہیں ہے اور یہ مکروہ اتفاقی نہیں ہے مکروہ اتفاقی سے
حذر واجب ہے خاص کر نماز تعریف کہ وہ تو سر برہنہ ہی مروی ہے
اور اس میں تضرع وابتہال وزاری وبکاء وشکستگی ہے بعد اس کے
اصحاب سے پوچھا وقت وسیع ہے ہم توقف کریں تاکہ شہر کی
خلق پہونچ جائے اس وقت تک ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑھیں
روز عرفہ میں یہی مروی ہے من قرأ یوم عرفۃ سورۃ الاخلاص
الف مرۃ فکانما حج واعتمر یعنے جو شخص عرفے کے دن سورۂ اخلاص
کو ہزار بار پڑھے تو گویا وہ ایسا ہے کہ حج وعمرہ بجا لایا ہو۔ اصحاب
سے فرمایا بھائیو اس کام کو مہم جانو۔ نہ چاہیے کہ ہزار بار سورۂ
اخلاص کا پڑھنا فوت ہو جائے۔ جب تمام کر لیں گے تو نماز
تعریف میں شروع کریں گے بآواز بلند قل ہو اللہ کو شروع کیا۔
اصحاب کے ساتھ پڑھا۔ جب تمام کر لیا اور اصحاب سے پوچھ لیا
کہ تم نے تمام کیا تب نماز تعریف میں شروع فرمایا۔ سر مبارک سے
پگڑی اوتار کر آگے رکھی۔ سر کو برہنہ کیا۔ سارے اصحاب نے بھی سر کو

ف۔ روز عرفہ ہزار بار قل ہو اللہ

برہنہ کیا۔ بہت شوق وذوق سے نماز شروع کی جس طرح کہ اوراد میں ہے۔ چھ رکعتیں اس طریق سے پڑھیں کہ اول رکعت میں سورہ انبیاء دوسری میں سورہ حج، اور چار رکعتوں میں پچاس بار سورہ اخلاص۔ جب سلام پھیرا تو ویسے ہی سر برہنہ جانماز پر کھڑے ہوئے۔ عرفے کے دن جو دعائے مطول کہ بعد نماز تعریف کے اوراد میں ہے، اس میں مشغول ہوئے۔ اور اصحاب سے فرمایا کہ جس شخص نے حج نہیں کیا ہے۔ تو وہ بجائے اَنْحَنَا کے سَنَحِجُّ پڑھے اور بجائے حَجَجْنَا کے سَنَحِجُّ کہے۔ اسلئے کہ لفظ ماضی کا ہے محتمل کذب ہوگا۔ بلفظ استقبال پڑھے۔ بمعنے دعا یا اس نیت سے کہ میں حج ادا کرونگا اور جس شخص نے حج کرلیا ہے وہ ویسا ہی انحنا وحجنا پڑھے بھائیو امین کہو اور ایسا ہی پڑھو دعا کے پڑھنے میں تضرع وبکا وشوق وذوق وہ جا بہت تھا۔ اور اُن کے برکت سے اصحاب کو بھی تھا۔ جب مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے دعا تمام فرمائی تو اول وآخر ذکر شروع کیا۔ ہاتھ باندھ کر باادب تمام جس طرح کہ نماز میں باندھتے ہیں کلمہ لا الہ الا اللہ کو مد کے ساتھ۔ اس طرح کہ دم بدم لا الہ کو کھینچتے تھے اور با بیں جانب سے یہ بھی جانب کو لے جاتے تھے اور الا اثبات الا اللہ کو با یمیں طرف القا کرتے تھے۔ اور اصحاب عالی بھی متابعت کرتے تھے۔ جس طرح کہ بعض اصحاب کو تلقین ذکر کی فرمائی تھی۔ اسی طریق سے ۳۳ بار کہا۔ بعد اس کے کلمہ لا الہ الا اللہ

Marfat.com

بسرعت شروع کیا۔ بعد چند بار کے اللہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہوئے ایک شور اُٹھا۔ یہ فقیر دیکھتا تھا۔ اور طریقہ مخدوم کے ذکر کرنے کا سیکھنا تھا۔ البتہ بکاء و جنبش و شوق و ذوق و وجد ذکر میں تھا۔ نرم نرم جنبش کرتے تھے۔ نہ ویسے کہ بعض لوگ اُس جگہ کر رہے تھے دیر تک ذکر کیا۔ بعد اس کے اپنی جگہ بیٹھے۔ اور وہاں سے تجاوز نہ کیا۔ چند بار ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ کا با مد ہمراہ اصحاب کے بطریق طرق کیا، یعنی سر نیچا کر کے اور محمد رسول اللہ پر ختم کیا اور ہاتھ اونچے اُٹھائے۔ اور یہ دعا پڑھی بعد صلوات کے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا ذَاکِرِیْنَ وَاَمِتْنَا ذَاکِرِیْنَ وَابْعَثْنَا ذَاکِرِیْنَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ الذَّاکِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَحْیِ قُلُوْبَنَا بِذِکْرِکَ وَاَنْ تَجْعَلَنَا مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْکَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ وَاَنْ تَخْتِمَ اُمُوْرَنَا بِالْاِیْمَانِ وَاَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَۃَ اُمُوْرِنَا بِالْخَیْرِ وَاَنْ تَقْضِیَ حَوَائِجَنَا وَحَوَائِجَ الْمُحْتَاجِیْنَ الْمَشْرُوْھَۃَ رَبَّنَا اِذَا تَوَفَّیْتَنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ وَالتَّابِعِیْنَ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا مَوْلَانَا وَسَیِّدَنَا ایضاً بقرعید کی رات میں بعد ادائے نماز عشا کے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھی۔ جس طرح کہ اوراد میں ہے ہر رکعت میں فاتحہ و اخلاص و معوذتین ایک ایک بار۔ بعد فراغ کے سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر ستر بار کہا۔ و در شب دوگانی اولی ست اور فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ سرہ کی خانقاہ

Marfat.com

میں بھی یہ نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اور عید کی رات میں اعتکاف سے باہر نہیں آئے اور فرمایا کہ اپنے واسطے اور یاروں کے واسطے عیدی مانگتا ہوں۔ اور سال کی خبر چاہتا ہوں۔ رسم ہے کہ ہر شخص اپنے والے سے عیدی مانگتا ہے۔ ہم اپنے مولے سے مانگتے ہیں۔ جب نماز تہجد سے فارغ ہوئے تو بارگاہ الٰہی سے اس طرح عیدی کی درخواست کی اور اول و آخر درود شریف پڑھا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنَا مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ لَدَيْكَ وَالْوَاصِلِيْنَ اِلَيْكَ وَالَّذِيْنَ اعْتَكَفُوْا مَعِيْ وَاَصْحَابِيْ اَنْ تَجْعَلَهُمْ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ لَدَيْكَ وَمِنَ الْوَاصِلِيْنَ اِلَيْكَ وَاَنْ تَخْتِمَ اُمُوْرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَاَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ اُمُوْرِهِمْ بِالْخَيْرِ وَاَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجَهُمْ وَحَوَائِجَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُحْتَاجِيْنَ وَالْمُحْتَاجَاتِ الْمَشْرُوْعَةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا مَوْلَانَا وَسَيِّدَنَا جس وقت عید اضحیٰ کی صبح صادق ہوئی تو صبح کی نماز ادا کی جب نود و نہ نام کے ورد سے فارغ ہوئے تو طلوع آفتاب سے پہلے مصلے سے اٹھے۔ اندر گئے۔ اور غسل کیا۔ جلد باہر آ گئے۔ آفتاب کسی قدر بلند ہو گیا تھا۔ پس پالکی پر سوار ہوئے۔ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ فقیر اور برادر فقیر و اصحاب اعلیٰ دام علوہم ہمرکاب سعادت آں صاحب سیادت روانہ ہوئے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ اور یاروں کو تکبیر کہنے پر برانگیختہ فرماتے تھے۔ اور راہ میں آہستہ چلتے تھے۔ یہاں تک کہ

نماز گاہ کے نزدیک پہنچے۔ اُتر پڑے تازہ وضو کیا۔ ریش مبارک میں کنگھی فرمائی۔ بعد اس کے مسجد نماز گاہ میں حاضر ہوئے۔ کچھ ہجوم نہ تھا۔ چند لوگ پہونچ گئے تھے۔ محراب کے روبرو اول صف میں بیٹھے جو اوراد کہ بعد ادائے نماز صبح کے مروی ہیں اُن کو پڑھتے تھے۔ پڑھتے پڑھتے مسبعات عشر میں پہونچے۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور اصحاب اعلےٰ کے لائے۔ ایک فائدہ بیان فرمایا بھائیو سُنو شروع میں استعاذہ پڑھو اور فاتحہ و چار قلوں میں ہر بار بسم اللہ پڑھو اور آیۃ الکرسی میں ہر بار استعاذی پر کفایت کرو بسم اللہ کہنے کی اُس میں حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں خطاب فرمایا ہے واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور تسمیہ یعنے بسم اللہ ہر سورۃ کے سر پر نازل ہوا ہے۔ نہ سر پر ہر آیت کے فرمایا برادران ایں بگیرید و بدیں عمل کنید خطیب دیر کے بعد نکلا بے وقت ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ پہر بھر دن چڑھ گیا۔ فرمایا عجلوا الاضحے لاجل ضحایاکم یعنے عید کی نماز جلد پڑھو واسطے اپنے قربانیوں کے۔ کیونکہ وہ بیچاریاں قید میں بندھی ہوئی ہیں۔ جلد کرو کہ مراد کو پہونچیں اور اپنی چراگاہوں میں خرام کریں جن کو ان کے واسطے بنایا ہے اسی درمیان میں حسن خادم کو طلب کیا اور فرمایا کہ داروغہ مطبخ سے کہہ دو کہ جس وقت سلام پھیریں تو جلد جائے اور قربانی کر ڈالے۔ اور کھانا تیار کر لے تاکہ اُس قربانی سے ہمراہ

Marfat.com

بازوں کے افطار کریں اسلئے کہ یہ مستحب ہے۔ اسی اثنا میں خان جہاں
پہنچا۔ پائبوسی حاصل کی پوچھا کہ قبا مشروع ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ
مشروع ہے پھر پوچھا کہ موئے تبار سونی ہے یا ریشمی۔ اُس نے جواب
دیا کہ سونی ہے۔ فرمایا کہ نماز کے وقت جبہ چوڑے کو کھول کر آگے ڈال
دینا ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پاک
ہے کہ دَعْ شعرك يسجد معك یعنے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے بال کو
چھوڑ دے۔ کہ وہ تیرے ساتھ سجدہ کریں اور عنقص مت کر، یعنے بالوں
کو مت باندھ بعض نادان ابریشم پہن کر نماز پڑھتے ہیں ایسی نماز مکروہ ہے
قبول نہیں ہے۔ ایسی نماز کو اُس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ نماز
پڑھ رہا ہے اور استغفار و توبہ یا دوسرا کام کر رہا ہے۔ جب تک کہ
وہ پہنے ہوئے ہے تب تک کراماً کاتبین فرشتے معصیت لکھتے ہیں
اُس نے واسطے تبرک کے لیا یچہ بھیجا تھا اُس کو ملبوس کیا۔ اور اُس کو
دے دیا اسی درمیان میں صدر جہاں پہنچا۔ شرف پائبوس
حاصل کیا۔ اور عرض کیا کہ بعد ادائے نماز عید کے میرے گھر میں
قدم مبارک لائیں اس بات کو قبول فرمایا بعد اس کے نماز شروع کی
دوسری رکعت کی تکبیروں میں خطیب نے سہو کیا اُٹھتے ہی فاتحہ پڑھنا
شروع کر دیا تھا فراغ کے سارے ائمہ و صدور نے مخدوم کی طرف
توجہ کی کہ اب کیا کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اعادہ کریں۔ کیونکہ عید کی

لہ کذا فی الاصل

Marfat.com

تکبیریں واجب ہیں۔ والفتوی علیہ یعنے فتوی اس پر ہے لیکن چونکہ مجمع کثیر ہے اعادہ نہ کریں کیونکہ خلق فتنے میں پڑے گی۔ اگر جماعت قلیل ہوتو اعادہ کریں۔ اور یہ وہ محل ہے کہ مجمع کثیر ہے یعنے اسلئے اعادہ نہ کریں۔ لیکن نقصان ہے۔ مگر جو آگے ہے، پھر خطیب منبر پر چڑھا اور خطبہ پڑھا اور اُتر آیا۔ مخدوم اوام اللہ برکاتہ نے اس فقیر کو اور اصحاب اعلی کو اور لوگوں کو برانگیختہ کیا کہ چار رکعت نماز بعد نماز عید کے ادا کریں۔ اسلئے کہ سنت ہے جس طرح کہ اور اوقات میں ہے پہلی رکعت میں بعد سبح اسم اور دوسری رکعت میں والشمس، اور تیسری میں والضحی، اور چوتھی میں الم نشرح، اور ایک روایت میں اخلاص و معوذتین ایک ایک بار پڑھے مخدوم نے یہ چار رکعتیں بدشواری پڑھیں۔ اور اس فقیر نے بھی، چونکہ مخدوم کے پیچھے تھا عقب مخدوم میں ادا کیں خلق نے قیامت کے واسطے ایسا شور کیا کہ منزل میں نفیر عام ہوگیا۔ اُسی دم پالکی لائے، اُسی جگہ نماز گاہ کے اندر ہی سوار ہوئے۔ اور میرزا اوپر ڈال دیا، باوجود اس کے بھی خلق ویسے ہی دوڑتی تھی۔ بعض لوگ تو ڈولہ کو چومتے اور بعض ڈولہ اٹھانے والوں کو چومتے تھے۔ مخدوم کے بعض خدام خلق کو ہنکالتے تھے تاکہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ آخر جہاں رکاب سعادت میں تھا اپنے گھر میں اُتارا۔ یہ فقیر و اصحاب اعلی ہمرکاب سعادت تھے ہم کو اندر لے گئے۔ وہاں تمام آئمہ و صدور و قضاۃ و علماء و خطباء و حکماء و مفتی

لوگ اور اکابر اور عزیزان دیگر حاضر تھے۔ یہ فقیر و برادران فقیر اور اصحاب اعلیٰ خدمت مخدومی میں بیٹھے۔ ہر آدمی مجلس میں سے کہتا تھا کہ عید کی نماز میں کیا سہو ہوا۔ فرمایا کہ النسیان مرکب مع الانسان والانسان مشتق من النسیان پھر صدر جہان وصدر دیگر پر متوجہ ہوئے۔ فرمایا سنو۔ ان کبروں کو منع کرو۔ اس لئے کہ یہ لوگ اکبار لما کہتے ہیں الف پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ لفظ کفر کا ہے اور اگر جان بوجھ کر کہتے ہیں تو خود بھی کافر ہوئے۔ ورنہ لفظ تو کفر کا ہے۔ نمازان کی بے شبہ تباہ ہوتی ہے۔ بسبب تغیر معنی کے اور وہ نہیں جانتے ہیں۔ لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے ناموں سے۔ کوئی افعل تفضیل افعال کی وزن پر نہیں آیا ہے اور جبکہ یہ افعل تفضیل ہے تو اللہ اکبر کہیں، اکبار نہ کہیں اور تم سنتے ہو مانع نہیں ہوتے ہو۔ کتنی بار چلا کر دعا کو منع کرتا ہے بعض مواضع میں تو سیکھ لیا ہے۔ اکبر اچھی طرح کہتے ہیں جیسے کہ شک نگار ولایت سندھ اچھ و ملتان میں۔ کیا مجال کہ کوئی اکبار کہہ سکے۔ دعا گو نے سب کو منع کر دیا ہے۔ اس جگہ ہیں چند جہال کو مکتر موذن کر لئے ہیں جن کو علم کی خبر نہیں ہے۔ اگر علم ہو تو ہرگز ایسا نہ کہیں اگر متعلمون یعنے طالب علموں کو موذن کریں تو وہ ترتیب اذان و اقامت کی جانتے ہیں۔ فرمایا بعض فتاوی میں مذکور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے مستحب یہ ہے کہ موذن مفتی ہو اور ایسا اعلم ہو کہ فتوی

دے اسی درمیان میں فرمایا کہ مدینہ مبارک میں مسجد مبارک حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن شیخ مدینہ عبداللہ مطری قادری اللہ
رو حضرت تھے۔ یہ بزرگوار دعاگو کے اُستاد تھے۔ میں نے چند کتابیں اُن سے
پڑھی ہیں۔ سات صحاح احادیث اور عوارف۔ وہ مرتی تھے۔ جس میں
دعاگو کے ترتیب بہت کیا کرتے تھے۔ جس وقت کہ مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دعاگو نے اعتکاف الربعین کیا۔ اور ایک اور
شخص نے بمنت شیخ مدینہ یعنے اُن کے لحاظ و سفارش سے۔ کیونکہ
دوسرے کسی آدمی کو اعتکاف الربعین کا وہاں نہیں کرنے دیتے ہیں
مگر اعتکاف عشرۂ اخیر رمضان کا اسلئے کہ وہ سنت ہے۔ ساری مسجد
شریف دس دن میں بھر جاتی ہے۔ ہر ستون کے نیچے ایک معتکف ہوتا
ہے۔ اعتکاف کا ایسا احیا کرتے ہیں۔ یعنی ساری مسجد کو اعتکاف سے
پُر کر دیتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ شیخ مدینہ ہر رات دو قرص افطار کے
دعاگو کے واسطے لاتے۔ اُن بزرگوار سے دعاگو نے کہا عربی زبان
میں، کیف اکل وانا اریدان اجاهد نفسی وهذا مسجد رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم تعظیمه واجب قال یاولد رسول الله ان
لك ابا وولك زوجة وانت تریدان تروح الی وطنك فان لم تاكل
هذا فتصیر ضعیفا یعنے میں نے عرض کیا کہ میں دو قرص کیونکر کھاؤں
حالانکہ میں تو چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کا مجاہدہ کروں۔ تھوڑا کھاؤں اور
یہ مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کی تعظیم واجب ہے

انہوں نے جواب دیا کہ اے فرزند رسول اللہ تیرے باپ زندہ ہیں اور تیری بی بی ہے۔ اور تو چاہتا ہے کہ اپنے وطن کو جائے راہ دور ہے۔ پس اگر تو یہ نہ کھائیگا تو کمزور ہو جائے گا۔ اور اگر کھائے گا تو راہ چل سکے گا تہجد کے بعد سحر کے وقت ایک ہاتھ میں چراغ دوسرے ہاتھ میں سحری کا کھانا لاتے، اور سبق پڑھاتے ایسی شفقتیں رکھتے تھے۔ بعد اس کے فرمایا کہ چند اور بدعتیں بھی اس دیار میں پڑ گئی ہیں۔ دعا گو چاہتا ہے کہ دور ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جائیں گی۔ جیسے ایک یہ ہے کہ قبر کے ـــــ نزدیک کھانا فرمایا بعض فتاوی میں مسطور ہے اکل الماء عند القبور حرام وقیل مکروہ یعنے قبروں کے پاس پانی پینا حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے۔ لیکن مکروہ تحریمی ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں سیوم کے روز میت کی زیارت کے واسطے شربت و برگ و میوہ لے جاتے ہیں۔ اور کھاتے ہیں۔ اور کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اور کوئی باک نہیں رکھتے ہیں۔ یہ جگہ تو عبرت کی ہے۔ عبرت کے واسطے اس کام کو ممنوع رکھا ہے اور فرمایا کہ صندوق لے جاتے ہیں۔ اور سیپارہ خوانی بھی کرتے ہیں۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ بلکہ اور چیز بھی کرتے ہیں۔ ایک عمل حدیث صحاح کا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کو سو ہزار یعنے ایک

ف۔ قبر کے پاس کھانا پینا حرام ہے ف لا الہ الا اللہ لاکھ بار واسطے میت کے

لاکھ بار کہے اور اُس کا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جائے
اگرچہ لائق عقوبت ہی کیوں نہ ہو فرمایا کہ مدینہ منورہ میں سو تسبیح ہزار ہزار
دانے کی بنا کر صندوق میں رکھی ہیں۔ سو آدمیوں کو دیتے ہیں وہ لوگ
کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اور میت کو ثواب بخش دیتے ہیں۔ ذرا دیر میں
تمام ہو جاتا ہے دعا گو نے بھی ہزار دانے کی تسبیح جمع کی ہے اس
جگہ جو میں بعض زیارتوں میں گیا تو اسی پر عمل کیا مجرب ہے۔ انشاء اللہ
تعالیٰ اس جگہ بھی معمول ہو جائے گا۔ حاضرین مجلس نے عرض کیا
جبکہ قدم مخدوم کی برکت اس دیار میں پہونچی ہے تو جو بات زبان
دُربار گہر نثار سے نکلی ہے وہ ہو جائے گی۔ بعد اس کے صدر جہاں
کے خالو سے پوچھا کہ جہت قبلہ کون طرف ہے۔ اُس نے بتا
دی۔ تو اُٹھے۔ اشراق کی نماز شروع فرمائی اسلئے کہ عید کے دن
نماز اشراق کے بعد عید کی ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ عید مقدم ہے
وھذہ النوافل قبل اداء العید مکروھۃ سواء کان فی المصلی او فی
البیت بعد فراغ کے صدر جہاں شربت کا پیالہ لایا۔ فرمایا کہ عید اضحیٰ
کے دن گوشت قربانی سے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ سنت ہے
پھر دوسری چیز کھاتے ہیں۔ صدر جہاں نے ایک سیخ کباب کے
سکوائی کسی قدر اُس سے اُٹھایا اور افطار کیا۔ اور فرمایا سب یاروں
کو پہونچاؤ۔ سب کو پہونچ گیا۔ پھر دسترخوان بچھایا گیا۔ جب بعد
فارغ ہونے کے اُٹھے تو معذرت ہوئی اس بار اربعین موسیٰ علیہ السلام

ف۔ نماز اشراق روز عید بعد نماز عید

خدمت میں بجا لایا گیا۔ اس فقیر کا اور یار فقیر کا بھی مقصود حاصل ہوا
اپنے وجود مبارک کے استعمالی کپڑے عطا فرمائے اور تبرک کثیر
دیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

ایضاً شب سہ شنبہ دوازدہم ماہ مذکور وقت تہجد

یہ فقیر اور اصحاب اعلیٰ الہی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا بھائیو دعا کو
نے واقعہ میں دیکھا اور سنا کہ تو اپنے یاروں کے واسطے دعا کرتا ہے
اجعلھم من المقربین لدیاک ومن الواصلین الیاک سب مقرب
ہو گئے۔ اور سب کو مقام شفاعت کا ہوا تیری دعا مستجاب ہوئی اور
اسی رات میں اس فقیر نے بھی دیکھا تھا جب ہم نے یہ بشارت پائی
تو ہم سب نے قدم بوسی کی۔ الحمد للہ۔

ایضاً بستم ماہ مذکور روز چہار شنبہ وقت چاشت

سلطان فیروز واسطے زیارت مخدوم کے آیا۔ اور ملاقات کی اور تعظیم
تکریم بہت کی۔ یہاں تک کہ جس جگہ مخدوم تھے وہاں سے تجاوز کرنے
نہ دیا۔ اور نیچہ میں بٹھایا۔ وہذا غایۃ التعظیم یعنی یہ نہایت درجے
کی تعظیم ہے۔ مخدوم دامت برکاتہ نے یہ حدیث صحاح پڑھی قولہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام یا ابا رزین اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ وزر فی اللہ
فانہ من زار فی اللہ شیعہ سبعون الف ملک ویقولون وھبنا الیہ

Marfat.com

فیک فضلہ یعنے آپ نے ابورزین سے فرمایا یہ ایک صحابی تھے۔ اصحاب صفہ سے اے ابورزین جبکہ تو خلوت میں ہو تو خدا تعالیٰ کی یاد بہت کر۔ اور زیارت کر کسی بھائی کی واسطے خدا کے، پس بیشک جو شخص کہ زیارت کرتا ہے واسطے خدا کے تو مشایعت کرتے ہیں اس کی ستر ہزار فرشتے، اور نزول رحمت طرف اُس کے دوڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اس بندے کی طرف برحمت پہونچے تیرے واسطے، پس تو اس کو وصال دے فرمایا کہ اللہ کے واسطے زیارت کرنے کی یہ جزا ہے۔ تم دعا گو کی زیارت کے واسطے آئے۔ خدا تعالیٰ تمہاری جزا وصال دیوے۔ الکریم اذا وعد وفی ان وعد اللہ حق پس سلطان نے عرض کیا کہ یہ حدیث شریف مع ترجمہ کے مرحمت فرمائیں لکھی اور دے دی پھر مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے جو کہنا تھا سب کہہ دیا۔ اور جن عزیزوں کے لئے توقع روٹی کی تھی وہ بھی سب فرما دیا۔ جو کچھ فرمایا سب قبول کیا اور تیس اور چند آدمیوں کو کپڑے پہنائے بے حد استوار تھے پھر لوٹ گیا۔ اور مخدوم کو آستانہ نردبان سے نیچے نہ آنے دیا اور قدم بوسی کی۔

ایضاً بست و سوم ماہ مذکور وقت نماز ظہر

شرف پائبوس حاصل ہوا۔ خدام تعریف دادند یعنے فلاں شخص آیا ہے فرمایا کہ فرزند من سید علاء الدین ہے اس فقیر کا ہاتھ چوما اور قیام کیا۔ اور

Marfat.com

بغل میں لیا۔ فرمایا آج سلطان دعا گو سے کہتا تھا کہ آپ کو وطن مبارک سے آئے دیر ہوئی ہے۔ میں آپ کو رخصت کر دونگا۔ بسلامتی آپ باز گشت فرمائیے گے۔ میں نے کہا حدیث صحاح میں ہے قولہ علیہ السلام لا تسافروا والقمر فی المحاق یعنے آپ نے فرمایا کہ تم سفر مت کرو جبکہ چاند نقصان و کمی میں ہو۔ یعنی اول ماہ میں سفر کرنے سے آخر ماہ میں سفر نہ کرنے سے ممنوع ہے کیونکر وداع کروں پس سلطان نے عرض کیا کہ جب محرم کا چاند دیکھوں تو بعد عشرہ محرم وداع خدمت سے کے وداع کروں گا۔ ایضاً عوارف کا سبق فرماتے تھے گفتگو مشیخت و ارادت میں تھی۔ شیخ زادہ نجم الدین کنوزی خدمت میں عوارف کا سبق پڑھتا تھا۔ فرمایا لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الخرقۃ بل الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی خرقہ لینے کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار جو ہے سو وہ خرقہ لینے کا ہے بلکہ اعتبار پیر کی صحبت کا ہے مرید کو واجب ہے کہ پیر کی صحبت کا ملازم رہے۔ جو کچھ پیر سے سنے اور دیکھے قول و فعل اُس پر عمل کرے۔ تاکہ اُس کی برکت سے کام وہاں تک پہونچے کہ اللہ تعالیٰ سے بخلق حسن سنے اس محل میں ایک یار نے عرض کیا کہ بعض نے صحبت نہیں کی اور اولیاء اللہ ہو گئے ہیں۔ جیسے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کہ بظاہر پیر کی صحبت نہ رکھتے تھے لیکن اولیاء خدا سے تھے جواب فرمایا کلما یراعی المرید اوراد شیخہ صار کالذی یصحبہ یعنے جس

Marfat.com

وقت مرید اپنے شیخ کے اوراد کو نگاہ رکھے گا تو وہ ایسا ہو جائیگا جیسا کہ وہ شخص جو اُس کا مصاحب و ہمنشیں رہتا ہے، نہ بعینہ وہ شخص جس نے پیر کی صحبت سے اخذ طریقت کیا ہے۔ اس کا پورا اثر ہے اور اندازہ صحبت پر اخذ طریق شیخ ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ بیعت کرنا ایک مسنون فعل ہے۔ جیسا کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے باخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہو بیعۃ المطاوعۃ قولہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنہ میں قائم مقام انہیں کے ہے۔ پس جو شخص کہ مشائخ سے جو کہ انکے نائب ہیں بیعت کرے تو وہ ایسا ہی کہ اُس نے اللہ عزوجل سے بیعت کی ہو وہو قولہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ عوارف کے قاری سے عرض کیا کہ اس بیعت سے مطاوعت مراد ہے۔ زیرا چہ صحابہ جو اب فرمودند ہم اسلام آوردہ بودند وہو قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بعد اس کے فرمایا کہ بعض مشائخ و شیوخ واسطے مریدوں کے بیعت پر کفایت کرتے ہیں۔ خرقہ نہیں پہناتے ہیں۔ اور صحبت کا حکم دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اعتبار صحبت کا ہے۔ لیکن خرقہ پہنانا پیر کا مرید کو اول بالسنت ہے اور یہی صحیح ہے۔

Marfat.com

ایضاً بست و چہارم ماہ مذکور ذیحجہ روز یکشنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر خدمت میں اُس امیر کبیر کے حاضر تھا۔ عوارف کا سبق فرما رہے تھے۔ گفتگو باب مشیخت میں تھی۔ مرید کو چاہیئے کہ ہر کام میں پیر پر حوالہ کرے۔ تاکہ پیر اللہ عزوجل پر حوالہ کرے تو کام وہاں تک پہونچے کہ یہ مرید حوالہ بخدا ہو جائے۔ پس یہ بات واجب آئی کہ پیر اُس کو روانہ کرے مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ الشیوخ نے شیخ کبیر کو چھ برس میں روانہ کیا۔ مع حصول مقصود کے قسم کھائی کہ واللہ میں نے یہ قضیہ اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے۔ اور اس جگہ بھی شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہیں۔ لیکن نام یاد نہیں آتا ہے گھڑی بھر تامل کیا۔ تو اس فقیر نے عرض کیا کہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ روحہ۔ فرمایا ہاں فرزند من ان کو شیخ الشیوخ نے بعد طول مدت کے روانہ کیا۔ اس طرف ہند میں اُن کے فرزند نہیں جانتے تھے کہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہیں۔ دعاگو نے کہا کہ اس طرف میں نے مشائخ کبار سے سنا ہے۔ اور شیخ عارف صدر الحق والدین نے شیخ جمال کو چند زمانہ رکھا پھر روانہ کیا۔ اور شیخ کبیر بہاء الحق والدین نے دعاگو کے دادا کو بعد تیس برس کے اُچہ کے طرف بھیجا۔ بعد وفات شیخ کبیر کے شیخ صدر الدین نے بھی چند زمانہ رکھا بعد اُسکے اجازت دی کہ اُچہ میں ساکن ہو اسی درمیان میں فرمایا کہ دعاگو کو

بعض مشائخ نے تو جلد تر روانہ کیا اور بعض نے رکھا۔ چنانچہ شیخ ماہ منیر عبداللہ مصری قدس اللہ روحہ نے دعاگو کو دو سال رکھا۔ سبق عوارف کا اور رسالہ صحاح احادیث نبوی اوقات تجلیں دعاگو کو پڑھاتے تھے۔ اُن دنوں میں ایک مرد دانشمند آیا اور چاہتا تھا کہ دعا گو کے ساتھ سبق میں شریک ہو جائے شیخ نے اجازت نہ دی میں چاہتا تھا کہ پوچھوں لم منعت کہ آپ نے کیوں اجازت نہ دی۔ میں نے بے ادبی نہ کی۔ خود انہوں نے شروع کیا للشفقۃ فانہ لا یستطیع ان یعمل بہ یعنے میں نے واسطے شفقت کے اجازت نہ دی۔ کیونکہ وہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ عوارف پر عمل کرے۔ فرمایا وہ آدمی پڑھے کہ جو اُس پر عمل کر سکے۔ ورنہ لت یعنی لات کھائے اور شیخ معمر شرف الدین محمود تستری قدس اللہ روحہ مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ کے اور شیخ بہاء الدین کے یار تھے۔ ولایت عراق قصبہ شوکارہ میں رہتے تھے۔ اُن کی ایک سو تیس برس کی عمر تھی۔ جس دن کہ دعاگو نے ان کو پایا تھا ایسے تن درست تھے کہ جمعے کے دن عصا ہاتھ میں لے کر نماز کو جاتے تھے۔ دعاگو چاہتا تھا کہ اُن بزرگوار کی خدمت میں دیر تک رہے۔ کیونکہ وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ ہیں شیخ نے کہا کہ یہی عوارف پڑھ۔ پھر روانہ کر دینگا میں نے ویسا ہی کیا۔ عوارف تمام پڑھے۔ پھر رخصت کیا۔ اور اجازت نامہ دیا۔ اُس طریق پر درمیان دعاگو اور شیخ الشیوخ کی کتاب عوارف

Marfat.com

اور خرقہ پہنتے ہیں ایک واسطہ ہوتا ہے اور شیخ قیام الدین شیخ رکن الدین کے مرید تھے۔ میں نے اُن کو بکی گانڈروں میں پایا۔ بعد ایک مدت کے انہوں نے زوانہ کیا۔ اور اجازت نامہ دیا۔ اپنے خط مبارک سے لکھا۔ شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ کے باپ منجملہ مریدان شیخ الشیوخ تھے۔ نام اُن کا شیخ جمال الدین مطری شیخ الشیوخ کے مرید تھے۔ اور شیخ امین الدین گانڈروی اور انکے بھائی شیخ امام الدین شیخ الشیوخ کے مریدوں سے تھے۔ انہوں نے بھی دعا گو کو چند زمانہ رکھا۔ اور جو کچھ کہ شیخ امین الدین نے اپنے بھائی شیخ امام الدین کو امانت دیا تھا سجادہ و مقراض و عصا اور علیہ و نام دعا گو کا لکھا تھا سو اُن کے بھائی نے وہ امانت دعا گو کو دی۔ اور اجازت کیا خاتمہ شیخ دیگر چوں سیدی احمد کبیر و مشائخ چشت یکزمانی یا یک روز لبوخرقہ پوشانیدہ و اجازت نامہ نوشتہ و روانہ کردند۔ لیعنی شیخ دیگر جیسے سیدی احمد کبیر اور مشائخ چشت کا طریقہ یہ تھا کہ مرید کو روا دیر یا ایک روز رکھا۔ خرقہ پہنایا۔ اور اجازت نامہ لکھا۔ اور روانہ کر دیا۔ دعا گو کا سارا مقصود یہی طریقہ اپنے پیروں کا لکھا۔ اُن سب سے بہت تربیت کی۔ اور بہت رکھا نہ جیسا دیہروں کا طریقہ ہے۔ گانڈروں خانقاہ شیخ امین الدین میں پانچوں وقت بعد ادائے نماز بے ناغہ حلقے میں ذکر کرتے ہیں دعا گو سے بھی یاروں کو حکم دیا ہے کہ پانچوں وقت بعد ادائے نماز حلقے میں ذکر

Marfat.com

کریں۔ اسلئے کہ ہمارے پیروں کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا یعنے جس وقت
تم نماز ادا کر چکو تو ذکر کرو اللہ کا کھڑے اور بیٹھے یعنے اول کھڑے
ہو کر ذکر کریں پھر بیٹھ کر لیکن شیخ کبیر قدس اللہ روحہ نے حلقے میں
ذکر کرنے کے واسطے شب جمعہ کو اختیار کیا ہے۔ تا اسکے فرمایا
کہ مرید مثل بچہ شیر خوارہ کے ہے۔ اور شیخ مثل دودھ پلانیوالی
کے، پس اگر مرید پہلے اس سے کہ پیر روانہ کرے پیر کے پاس سے
چلا جائے تو ہلاک ہو جائے۔ جس طرح کہ دودھ پیتا بچہ اگر دودھ چھوڑ
دے اور اس کا قوت سوائے دودھ کے نہ ہو تو وہ ہلاک ہو جائے
مر جائے۔ پس مرید طالب صادق کو واجب ہے کہ پیر کی خدمت
میں رہے اور جدا نہ ہو جب تک کہ پیر اس کو روانہ نہ کرے
اسلئے کہ وہ مرید کی صلاحیت کا رکو جانتا ہے۔ کہ مبلغ رجال کو پہنچے
اور وہ مبلغ نہایت وصال ہے۔ اور سنتا ہے طرف سے اللہ کے
ھذا افعل وھذا لا تفعل یعنے خدا کی طرف سے بخاطر عبد سنتا
ہے۔ کہ یہ کر اور وہ مت کر آور یہ تین قسم ہے۔ یا تو بالہام ہوتا ہے
یا ہاتف سے یا خواب میں شیخ زادہ مولانا علی نے عرض کیا کہ الہام
حجت ہے۔ جواب فرمایا کہ حق میں ملہم یہ ہے۔ یعنے جس شخص کے
حق میں الہام ہوا ہے اس کو جائز ہے۔ لیکن دوسرے کے حق
میں حجیت نہیں ہو سکتا ہے، ایضاً فرمایا کہ اگر مرید واسطے ہوا کے

Marfat.com

کوئی چیز چاہتا ہے۔ تو پیر اُس کے برعکس دے۔ مثلاً اگر مرید کی ہوا اس پر ہے کہ روزہ دار ہو تو اُس کو کھانا کھلائے۔ کیونکہ اس بات پر اُس کو تکبر برانگیختہ کرتا ہے۔ اور اگر وہ جامۂ کہنہ دریدہ ڈھونڈتا ہے تو اُس کو جامہ زیبا پہنائیں۔ اسلئے کہ یہ سب بمنزلہ ہوا تھا۔ کمال یہ ہے کہ صوم و افطار دلق و زیبا نظر میں برابر ہو۔ اُس کا اختیار نہ ہو جو کچھ پہنچے خوش ہو۔ یہ مقام تسلیم کا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک عزیز مریدان بدر سے شیخ عبداللہ یافعی کے پاس رہتا تھا۔ اس نے جامۂ بدر طلب کیا۔ تو شیخ نے برعکس اس کے خواہش کہ جامۂ کتان اُس کو پہنایا۔ اور کہا تو جا۔ نیابت عرض صف کی قبول کر۔ اُس نے ویسا ہی کیا۔ شیخ کا فرمودہ مانا۔ نائب عرض ہو گیا۔ جس وقت شیخ مکہ عبداللہ یافعی نے وفات پائی تو وصیت فرمائی کہ سجادہ اُس نائب عرض کو دیں۔ بھائی اور بیٹوں کو نہ دیا۔ جب سجادہ اُس کو پہنچا تو اُس نیابت کی شغل سے رہ گیا اسی اثنا میں چند زائر پہنچے خاندان سہروردیہ میں التماس بیعت کا کیا۔ تو آپ نے ان کا قصر کر دیا۔ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کو شیخ الشیوخ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ ایک دن اُن کے چچا شیخ ضیاء الدین ابو نجیب اُن کو شیخ مرشد کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا علم کلام و مناظرے کے سیکھنے میں مشغول رہتا ہے۔ حجرے میں مشغول نہیں ہوتا ہے خاطرے براند۔ شیخ مرشد۔

نے اُن کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ اور نیچے لائے۔ کہا میں نے اسکے سینے سے علم مناظرہ کو دور کیا۔ مگر بقدر حاجت۔ کیونکہ علم کلام کے چند مسائل واجب ہیں۔ دوسرے بار ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ بجائے اُس کے علم سلوک طریقت و حقیقت کو رکھ دیا۔ اور میں نے اس کا نام شیخ الشیوخ رکھا۔ دوسرے دن شیخ ضیاء الدین ابو نجیب نے ایک مسئلہ علم مناظرہ کا پوچھا۔ فی الحال علی الفور جواب نہ دیا۔ شیخ ضیاء الدین نے کہا الحمد للہ پھر اُن کو حجرے میں مشغول خلوت کیا۔ یہاں تک کہ کام اس حد کو پہونچا کہ عوارف ایسی کتاب تصنیف کی خوب معتبر کتاب ہے۔ اُس اطراف میں شیخ بہاء الدین کو شیخ کبیر کہتے ہیں۔ اور شیخ صدر الدین کو شیخ عارف اور شیخ قطب الدین کو قطب عالم اور شیخ نصیر الدین کو قطب کہتے ہیں۔ لیکن اسی ولایت ہند کے نہ تمام عالم کے، اسی درمیان میں ایک عزیز درویش واسطے زیارت کے پہونچا اور کچھ سلوک کی بات کہتا تھا اس میں یہ حدیث شریف قدسی تھی۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حکایۃً عن اللہ تعالیٰ من لم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی یعنے جو شخص کہ صبر نہ کرے میری بلا پر، اور شکر نہ کرے میری نعمت پر، اور راضی نہ ہو میری قضا سے، تو چاہیئے کہ وہ نکل جائے میرے آسمان کے نیچے سے اور چاہیئے کہ میرے سوا کوئی رب تلاش کرے۔ فرمایا کہ سوائی اگر بہمزہ

لہ غالباً رکن الدین مراد ہے۔

Marfat.com

ہے تو بفتح سین پڑھیں۔ اور اگر بکسر سین ہے سوائی بالف مقصورہ سے ہے۔ پس سوائی بیا بغیر ہمزہ پڑھیں گے اسی درمیان قصہ نکلا کہ رات کو کچھ کھانا رکھا تھا بلی آئی اس نے منہ ڈال دیا۔ کچھ کھا لیا۔ باقی پس خوردہ دیا۔ تو فرمایا کہ سورا لھرۃ مکروہ علی الصحیح لکن فی فتاوی البعض مسطوران المکروھات تکرہ للاغنیاء لا للفقراء ای المحتاجین یعنے قول صحیح پر بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ لیکن بعض فتاوی میں لکھا ہے کہ مکروہات تو انگروں کے واسطے مکروہ ہیں محتاجوں کے لئے مکروہ نہیں ہیں۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے کئے فرمایا فرزند من یہ تقریر جو میں نے کی اس کو بوغریب ہے۔ اول سبق پڑھو میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی سمعت الشیخ ابا حامد احمد بن الحسین بن محمد بن البزار یقول سمعت الشیخ ابا علی الحسن الکرخی یقول سمعت ابا بکر محمد بن احمد الطرطوسی بمکۃ یقول سمعت ابا اسحق ابراھیم بن احمد الخواص رضی اللہ عنھم یقول اذا اقبل العبد علی العمل امتحنہ اللہ بنقصان فی مالہ وضیق فی عیشہ وسقوط منزلتہ عند الخلق وتغیر فی حالہ لکثرۃ الاستقدام ورجوع الاھل والخلق علیہ بالاذی فان کان صادقا فی توبتہ علم انہ لا ینال ما عند اللہ من الثواب والمغفرۃ الا بالاحتمال للمکارہ فاحتمل وصبر وجاھد وکان ذلک ثمرۃ حقیرا یسیرا فی جنب ثواب اللہ وجنب

Marfat.com

حقا به ولذلك يقال انه من عرف قدر ما يطلب سهل عليه
ما يبذل وجعل الله الجزاء بعد الصبر فقال الله تعالى واذ
ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن قال انى جاعلك للناس
اماما یعنے حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ
جس وقت عمل پر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کئی چیزوں سے اس
کا امتحان لیتا ہے۔ اُس کو آزماتا ہے۔ اس کے مال کا نقصان
ہوتا ہے۔ روزی اُس کی تنگ ہوتی ہے خلق کے نزدیک مرتبہ
اُس کا گر جاتا ہے۔ بلے قریبلے حقیقت ہو جاتا ہے۔ بسبب
کثرت بیماریوں اور مجاہدے کے اُس کے حال میں تغیر ہو جاتا ہے
گھر والے اور خلق ایذا اُس پر رجوع کرتے ہیں۔ اُس کو رنج دیتے
ہیں کہ تو کس چیز میں مشغول ہوا ہے۔ تو نے خرید و فروخت یا کسب
و تجارت کا کوئی کام کر کہ روزگار چلے۔ گزران ہو۔ پس اگر وہ اپنی
توبہ میں راست باز نکلا ہے۔ تو ان باتوں میں سے کسی بات کو اپنے
طرف راہ نہیں دیتا ہے۔ اور بالکل مشغول رہتا ہے۔ اور اس بات
کو جان لیتا ہے کہ اللہ کے پاس جو کچھ ثواب و مغفرت ہے بندہ اس
کو نہیں پاتا ہے۔ مگر مکارہ و دشواریوں کے برداشت کرنے سے
پس تحمل و برداشت کرتا ہے اور صبر اختیار کرتا ہے۔ اور مجاہدہ کرتا ہے
اور یہ مکارہ و تکالیف اُٹھانا ثواب الٰہی کے مقابلے میں نزدیک
اُس کے سہل و حقیر ہوتا ہے اور اُس کے غایب کے مقابلے

Marfat.com

میں بھی سہل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عالم کی تکلیف اُس عالم کے عذاب کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ پس اس جگہ تکلیف اُٹھا لینا اس سے بہتر ہے کہ وہاں عقاب کرے اور اسی واسطے کہا ہے کہ جو شخص پہچان لیتا ہے قدر اُس شے کی جس کو طلب کرتا ہے تو آسان ہو جاتی ہے۔ اس پر وہ شے جس کو خرچ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جزا کو بعد صبر کے ٹھہرایا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس وقت آزمایا ابراہیمؑ کو اُس کے رب نے ساتھ کئی کلموں کے، پس اس نے اُن کو پورا کیا۔ اور صبر اختیار کیا۔ تو اب اُس کی جزا چاہیئے۔ اسلئے بارگاہ الٰہی سے فرمان آیا کہ بیشک میں نے تجھ کو لوگوں کا امام کیا۔ یعنے اے ابراہیمؑ میں نے تجھ کو لوگوں کے واسطے امام پیش رو نبی مرسل کیا اور یہی طریق سالک کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیر یا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز یکشنبہ بست و چہارم ماہ مذکور ذیحجہ بعد ادائے نماز ظہر

یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا سید معز الدین رسولدار لڑکوں کو خدمت میں لائے شرف پابوس حاصل کیا۔ سید رسولدار

Marfat.com

نے عرض کیا کہ بندہ زادے برکت کے واسطے کتاب تردونہ نام کر
گزران لیں۔ فرمایا مبارک ہو اُن کے لڑکوں نے شروع کیا فصل
فی ترجمۃ اسماء اللہ الحسنے وصفاتہ العلے قولہ تعالیٰ وللہ الاسماء
الحسنی فادعوہ بھا وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ تعالیٰ تسعۃ
وتسعین اسما مائۃ غیر واحد من احصاھا دخل الجنۃ فرمایا کہ ترجمہ
بر وزن تفعلہ بفتح الجیم وعین الکلمۃ کنفحۃ وبالضم خطأ یعنے بضم جیم پڑھنا
خطا ہے ایں بیر یا غیر واحد بغیر تا ہے۔ حدیث مصابیح میں من قرأھا
نہیں ہے۔ زاد ہے۔ فرمایا یہ روایت ضعیف ہیں ہے۔ صحاح میں نہیں
ہے من اَحصٰھا کے معنی شمار کرنا مراد نہیں ہے مراد یہ ہے ای
عمل بمقتضٰی معانیھا لقولہ علیہ السلام تَخَلَّقُوْا باخلاق اللہ
یہ حدیث صحاح ہے۔ یعنے من احصاہا کے یہ معنی ہیں کہ جس شخص نے
بمقتضائی اسمائے الٰہی عمل کیا تو وہ جنت میں داخل ہوا کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تم خوگر ہو جاؤ
ساتھ عادتوں اللہ کے، یعنے اخلاق و اوصاف باری تعالیٰ کے
ساتھ خوگر ہو جائے، اُن پر عمل کرے۔ رحیم کو پڑھے تو آپ بھی رحیم
ہو جائے۔ پھر یہ ہے اور فرمایا کہ صاحب اس کتاب کا محدث ہوگا۔
اسلئے کہ ترجمہ میں یہی معنے ظاہر کئے ہیں۔ کہ اُس کے موجب پر کام
کرے اور بہشت میں چلا جائے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یہ تعبا اس کے سید رسول اللہ کے بیٹوں کے

معلم سے کہا وہ حاضر تھا۔ کہ تو دونہ نام کو دعا گو پر عرض کر لے۔ میں نے اُس اطراف میں اُن کو صحیح کیا ہے ابھی درمیان میں سے رسولدار نے عرض کیا کہ بعد نماز جمعہ کے چار رکعتیں ہیں۔ ان میں کس طرح نیت کرے اور چار رکعتوں دوسری میں شریفہ ظہر الیوم کی نیت کرے بعد اس کے دوسری دو رکعت میں سنت الوقت کی نیت کرے کتاب میں اسی طرح ہے۔ اور دعا کو کا معمول یہی طریق ہے لشیمۃ المصر او الخطیب پھر اس فقیر سے اور اصحاب اعلیٰ سے فرمایا برادران بگیرید

ایضاً بست و ششم ماہ مذکور دیجہ روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر خفیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ سبق مصابیح کا فرما رہے تھے حدیث شریف اس باب میں تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رأنی فقد رأی الحق فرمایا کہ اس جگہ حق سے مراد باطل کی ضد ہے۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو دیکھا پس تحقیق اس نے مجھ کو سچ دیکھا تو واسطے تحقیق کے ہے۔ بعد اس کے فرمایا معنی الرؤیۃ عام مطلقا فی الیقظۃ او فی المنام فاما الرؤیا خاصۃ فی المنام یعنی رویت کے معنے عام مطلق ہیں۔ برابر ہے کہ بیداری میں ہو یا خواب میں۔ لیکن رؤیا خاص خواب میں ہے اور یہ رویت عام و خاص کو متناول ہے اور دوسری حدیث میں مقید بمنام ہے۔ اور یہ

Marfat.com

حدیث صحاح دوسری ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایۃ فان الشیطان لا یتمثل بصورتی۔ نے جو شخص مجھ کو دیکھے خواب میں، پس مقرر اُس نے مجھے دیکھا۔ اسلئے کہ شیطان میری مثل نہیں ہو سکتا ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ہے۔ بعد اس کے فرمایا این در بیداری بیند اولیائے خدا بینند۔ یعنی اولیاء اللہ بیداری میں دیکھتے ہیں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ نجم الدین صفاہانی قدس اللہ روحہ واسطے زیارت حضرت ابراہیم صلوات اللہ وسلامہ کے گئے۔ خطیرۂ مقدسہ کے اندر نہ گئے۔ بعد ذرا دیر کے ایک عزیز اُٹھتا تھا کہ زیارت کے واسطے اندر جائے شیخ نجم الدین نے اُس کو منع کیا۔ اور کہا مت جا حضرت رسولؐ اندر ہیں جب رسول علیہ السلام باہر تشریف لائے تو شیخ نجم الدین قدم مبارک پر گر پڑے۔ آپ نے فرمایا نجم الدین اعلمک دعاء تدعو بہ حتی تصیر ببرکتہ محبوب اللہ تعالیٰ یعنے اے نجم الدین میں تجھ کو ایک دعا سکھاؤں کہ تو اُس کو پڑھے۔ یہاں تک کہ اُسکی برکت سے تو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جائے۔ شیخ نے اُس دعا کو سیکھ لیا پھر اُس کو ظاہر کیا۔ اور مریدوں کو سکھایا اور لکھوایا۔ جس وقت اس جگہ دعا گو پہنچا تو چند روز ہوئے تھے کہ شیخ وفات پا چکے تھے۔ اُن کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے دعا گو کو خرقہ پہنایا اور اجازت دی۔ اور یہ دعا لکھوا

Marfat.com

کردعا کو کودی۔ میں نے یاروں کو لکھوا دی ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس دعا کو لکھ لو پس اس فقیر نے بھی لکھ لی وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا حَفِیًّا لِاِبْرَاھِیْمَ وَیَا مِکَالِّمًا لِمُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ یَا رَافِعًا لِعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ یَا مُسَیِّرًا یَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَجْلِنِیْ وَاھْدِنِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاٰتِنِیْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّاجْعَلْنِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الصَّالِحِیْنَ وَکَفَّ لِیْ کَمَا اَنْتَ لِبَیْتِکَ وَتَوَلَّنِیْ کَمَا تَوَلَّیْتَ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَکَ وَاِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلَکَ وَمُوْسٰی کَلِیْمَکَ وَعِیْسٰی رُوْحَکَ وَاَقْطِعِ الْبَیْنَ عَنِّیْ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد اس کے فرمایا کہ ایک طریق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کا بیداری میں۔ ایک بار نے اصحاب اعلیٰ میں سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین ذات کو دیکھتے ہیں۔ تو قسم کھائی واللہ عین ذات کو دیکھتے ہیں بعد اس کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وہ شخص دیکھتا ہے کہ جو آپ کا حلیہ جانتا ہے اگر حلیہ نہ جانیگا تو شیطان دوسرے طرز سے آئے۔ دعویٰ کرے کہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ چونکہ حلیہ نہیں جانتا ہے، تو بیچارے کو راہ سے لے جائیگا۔ دعا گو مدینہ مبارک سے صحیح حلیہ لکھ کر لایا ہے۔ جو شخص اس کو جان لے گا تو غلطی نہ کرے گا۔ شیطان ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے حلیہ مبارک میں نہیں ہو سکتا ہے پس سالکوں کے واسطے بلکہ سارے
مسلمانوں کے واسطے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا حلیہ مبارک جانیں بعد
اس کے شیخ نجم الدین کے مناقب میں فرمایا کہ جس وقت وہ سلام
کہتے تو سلام کا جواب سنتے۔ میں نے مشائخ کبار سے اس بات کو
سنا ہے۔ چنانچہ ایک روز دعا گو شیخ مدینہ عبداللہ مطری کے مجلس
میں حاضر تھا اسی اثنا میں وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ذرا دیر کھڑے رہے
پھر بیٹھ گئے۔ ان سے پوچھا یا شیخ لم قمت قال لتعظیم الشیخ نجم الدین
وھو یسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسمع رد السلام
یعنے اے شیخ تم کیوں اٹھے۔ جواب دیا کہ واسطے تعظیم شیخ نجم الدین
کے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے ہیں۔ اور آپ سے
سلام کا جواب سنتے ہیں۔ مناسب اس کے فرمایا کہ جس وقت دعا گو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا ہے۔ تو ایک یار ہے کہ وہ
سلام کا جواب سنتا ہے۔ مولانا فرید الدین نے عرض کیا کہ وہ کون یار
ہے جواب فرمایا کہ سید شرف الدین پھر مولانا نے کہا کہ مخدوم تو
بطریق اولیٰ سنتے ہوں گے فرمایا بکلی اظہار نہ کرنا چاہیے یہ سن لے
واسطے کسی مصلحت کے کہا ہے بسبب نظر کے اور روا ہے اگر
مریدوں سے کہہ دے۔ یہ بات کتاب میں ہے۔ ایضاً ایک عزیز
نے پوچھا سوال کیوں کر ہے۔ جواب فرمایا لا ینبغی السوال لکثرۃ المال

لہ اصل میں ایسا ہی ہے۔

Marfat.com

الا لسد الجوع لمن لا یقدر علی الکسب او لا یعمل عملا یجوز لنفسہ ولعیالہ یعنے لائق نہیں ہے سوال کرنا واسطے مال کے مگر گرسنگی دور کرنے کو۔ واسطے اُس شخص کے جو کسب پر قدرت نہیں رکھتا ہے یا کسب نہیں جانتا ہے۔ تو سوال جائز ہے واسطے اپنے جان کے اور اگر عیال ہوں تو اُن کی قوت کے واسطے بھی سوال جائز ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکھ لو غریب ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ جس زمانے میں دعا گو مکہ مبارک میں مجاور تھا۔ تو وجہ کتابت سے کھاتا تھا۔ دن کو تو تعلیم میں مشغول رہتا۔ رات کو چاندنی راتوں میں دو جزو لکھ لیتا تھا۔ وہاں روشنی چاند کی مثل روز روشن کے ہوتی ہے۔ یہاں ویسی نہیں ہے۔ اگر کسے را کتاب بشب[1] کنم ہم تواند اور ہدیہ اُس دو جز کا ایک فلوس چاندی کا دے دیتے تھے۔ وہ فلوس اس دیار میں بمقدار نیم تنکہ کے ہوتا ہی میں جو کے دو قرص پاتا تھا۔ اور اگر کوئی شخص گیہوں کا قرص لے تو ایک قرص پائے۔ غلہ ایسا گراں تھا۔ اس وقت میں نے سنا ہے کہ ارزاں ہو گیا ہے۔ ایضاً شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا خدمت میں پڑھتا تھا۔ اسی اثنا میں قاضی نصیر الدین واسطے زیارت کے پہنچا۔ شرف پائبوس حاصل کیا۔ سبق اس بات میں تھا کہ رباط کس کو کہتے ہیں۔ اور آیت یہ تھی قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اصبروا

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے

وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ فرمایا کہ سرحد پر گھوڑے باندھنے کو رباط کہتے ہیں اور اس جگہ رباط بمعنی ضوامع اولیا کے ہے۔ کیونکہ وہ نفس کا جہاد کرتے ہیں۔ اور اس بلا وسے بلا کو روکتے ہیں۔ نہ وہ شخص کہ واسطے پیٹ بھرنے کے بیٹھتا ہے۔ یہ نیت کرتا ہے کتاب سلوک میں ہے کہ یہ بات حرام ہے لیکن فقہا میں نہیں ہے۔ اس اطراف میں ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے سورہ یٰس پڑھتی ہے۔ دفع بلاؤں کی نیت کرتی ہے۔ اور دعائیں کرتی ہے جس طرح کہ دعا کو کرتا ہے۔ بعد اس کے سو بار یا گیارہ بھی اس نیت سے کہتے ہیں۔ کہ یہ آفتیں اس بلا دے دفع ہو جائیں۔ پس دعا کو تین آدمیوں کو حکم دیتا ہے کہ سورہ یٰس پڑھو کمینہ تین آدمیوں سے کم جماعت نہیں ہوتی ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ تین آدمی جماعت ہے۔ تین سے کم نہ ہوا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الاثنان فما فوقھما جماعۃ یعنے دو اور دو سے اوپر جماعت ہے۔ اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ ورد ساز یہ پھر روئے مبارک طرف قاضی نصیر الدین کے لانے فرمایا دعا گو چاہتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ چند چیزیں اس شہر میں مشہور ہو جائیں ایک یہی کہ سورہ یٰس ایک جماعت درمیان مغرب و عشا کے پڑھے۔ دوسری یہ ہے کہ خانقاہوں میں درس ہو جائے تاکہ بعض درویش جو ناخواندہ مشغول ہوتے ہیں پڑھیں۔ مناسب اس کے حکایت

لہ جمع صومعہ یعنی حجرہ

Marfat.com

بیان فرمائی کہ گاہ زدن خانقاہ شیخ امین الدین میں اور دوسری جگہ
اُس اطراف میں بھی چار صفیں کی ہیں۔ ہر خانقاہ میں چار امام و مفتی
ہر چہار مذہب کا درس کرتے ہیں۔ تاکہ کوئی درویش ہر مذہب کا آئے
تو پڑھے اور اگر پڑھا ہوتا ہے۔ تو اس کو حجرہ دیتے ہیں۔ مشغول
کرتے ہیں جہل بلا ہے قال المشائخ الصوفیۃ لا تکن من جُہّال
الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین یعنے
مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو جاہل صوفیوں سے
مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں اول علم تعنے
اُس کے عمل، اگر عالم نہ ہو تو عمل نہ کر سکے گا۔ نیز سابق عوارف میں اس
جگہ پہنچا تھا کہ ایک برادر نے دوسرے برادر کی طرف خط لکھا، تاکہ
وہ غزا کرے۔ اور اُس نے خلوت اختیار کیا تھا۔ جس وقت خط
اس برادر کے پاس پہنچا تو اس نے جواب لکھا کہ میرے واسطے سر
ساری غزاؤں کا گھر میں ایک جگہ ہوا ہے۔ یعنے جہاد و مجاہدہ نفس کا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنے تیرے دشمنوں سے زیادہ تر دشمن
تیرا نفس ہے جو کہ درمیان دو پہلو تیرے کے ہے، پھر اُس برادر نے
اس کو جواب لکھا کہ اگر سب تیری مثل ہو جائیں اور خلوت اختیار کر لیں
تو اسلام کے کام میں ضعف ہو جائے اور دشمن غالب آجائیں پس
اس برادر نے دوسرا جواب لکھا کہ اولیائے خدا و تعالیٰ بقوت خلوت

Marfat.com

اختیار کرتے ہیں اور اپنے مصلوں میں اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اور آفات کو بلا دیسے پھیرتے ہیں۔ اگرچہ اعادی پہاڑوں میں ہوں۔ اگر چاہیں تو اُسی جگہ ہلاک کر ڈالیں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن حوالی گاذرون میں مشغول تھے ایک عزیز حجرۂ خلوت میں مشغول تھا۔ اُس دن دعا گو اُسی جگہ تھا۔ وہ عزیز حجرے سے باہر آیا۔ شیخ امام الدین سے اجازت طلب کی کہ میں ان دشمنوں کو دفع کر دوں۔ شیخ نے اجازت دے دی۔ تو وہ حجرے میں آیا مشغول ہو گیا۔ ذرا دیر بعد دشمن مقہور و منہزم ہو گئے۔ دعا گو اُس عزیز کے نزدیک گیا۔ اور پوچھا کہ واقعہ کیا تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کا لشکر آدمیوں کی صورت میں بھیجا۔ تو ان کو ہلاک کر ڈالا۔ ایسے لوگوں کے واسطے ہلاک کرنا لائق ہے اور خانقاہ میں بیٹھنا حکایت اسی طرح ایک دن حوالی ملتان میں دشمنوں نے شور مچایا شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ کے صحن میں شیخ کو خبر کی۔ ذرا دیر مراقب ہوئے پھر سر اُٹھایا فرمایا کہ سب منہزم ہو گئے۔ واقع خیر تھا فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کے لشکر کو مسلط کیا تو سب کو مقہور و منہزم کر دیا۔ یہ بات حدیث صحاح میں ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لیصلح بصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ واھل دویرتہ ودویرات حولہ ولا یزالون فی حفظ اللہ مادام فی اھلہ واھل دویرتہ

Marfat.com

ودفع عنهم ببرکته البلاء وعنه علیه الصلوٰۃ والسلام لولا
عُبَّادٌ رُکَّعٌ وصِبْیَۃٌ رُضَّعٌ وبَہَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ علیکم العذاب
صبا ثم یرض رضًّا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ بیشک اللہ نیک کرتا ہے بسبب صلاحیت نیک مرد کے
اُس کے فرزند کو، اور فرزند کے فرزند کو اور اُس کے گھر والوں کو
اور اُس کے ہمسایوں کو اور ہمیشہ رہتے ہیں وہ اللہ کے حفظ میں
جب تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں اور اپنے ہمسایوں میں رہتا ہے
اور دفع کرتا ہے اللہ اُن کے بسبب اُس کی برکت کے بلا کو، اور یہ
بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر نہ ہوتے عابد
رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پیتے اور چوپائے چرنے والے
تو البتہ بیٹا جاتا تم پر عذاب بیٹنے کر پس بخش کردہ شود یعنے حصے کیا
جاتا عوارف کے قاری نے پوچھا کہ شیر خوار بچوں کا کیا سبب ہے
جواب فرمایا اسلئے کہ وہ بیگناہ ہیں اور چارپائے بھی، قاری نے
عرض کیا کہ بیٹنا عذاب کا اور بخش کرنا کیا ہے۔ جواب فرمایا کہ عذاب
سب کو پہونچے نہ آنکہ سنگہاست کہ خواہد رسید ایضا فرمایا کہ ایک
عزیز نے ایک صحابی سے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے یا
ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اُس صحابی نے جواب
دیا کہ لم یکن فی زمن رسول اللہ صلی اللہ ——— علیہ وآلہ وسلم
رباط الخیل فی الثغور بل المراد من ہذہ الآیۃ انتظار الصلوٰۃ

Marfat.com

یعنی الصلوٰۃ وھو معنی قولہ علیہ السلام المنتظر للصلوٰۃ کالذی فی الصلوٰۃ
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد دولت میں یہ بات نہ
تھی کہ گھوڑوں کو سرحدوں میں یا نہ بھیجیں بلکہ مراد اس آیت سے انتظار
نماز کا ہے بعد نماز کے، اور یہی بات حدیث صحاح میں مذکور ہے
کہ انتظار کرنے والا نماز کا ایسا ہے کہ گویا وہ عین نماز میں ہے پھر
اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر یہ تیسری بات اس دیار میں یہ ہے
کہ برگ و شربت و طعام و میوہ زیارتوں میں کھاتے ہیں قسم کھائی
واللہ کتاب فتاوی میں یہ مسئلہ صریح واقع ہوا ہے کہ اکل الطعام
عند القبور حرام وقیل مکروہ اذا وقع النظر علی القبور یعنی پانی پینا
نزدیک قبروں کے حرام ہے بعض نے کہا کہ مکروہ ہے جبکہ قبروں پر
نظر واقع ہو یہ کراہت تحریمی ہے۔ دعا گو چاہتا ہے کہ یہ سب دور ہو
جائے، قبر کو جائے عبرت ہے واسطے عبرت کے ممنوع ہے۔
چوتھی بات یہ ہے کہ میت کے پاس سیپارہ خوانی کرتے ہیں یہ امر بدعت
و مکروہ ہے واسطے تعظیم قرآن شریف کے اس طرف میں[1] اللہ مدینہ
مبارک میں سو تسبیح ہزارہ ہزارہ دانے کی ایک صندوق میں رکھی ہیں۔
وفات میت سے تیسرے دن یا اول ہی روز یا جس وقت کہ چاہتے
ہیں سو آدمیوں کو دیتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ ایک لاکھ بار ہو
جاتا ہے۔ سو ہزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے۔ اس کا ثواب میت کو بخش دیتے

---

[1] اصل کا لفظ روز سیوم زیارت میت ہے۔

ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس مردے کو بخش دیتا ہے۔ اگرچہ لائق عقوبت ہی کیوں نہ ہو دعا گو نے بھی پچاس تسبیح جمع کی ہیں۔ ہزار ہزار دانے کی دو بار پھراتے ہیں تو سو ہزار یعنے ایک لاکھ بار ہو جاتا ہے۔ یہ بات مشہور ہو جائے سیپارہ خوانی دور ہووے۔ قاضی نصیر الدین نے کہا کہ مخدوم کی برکت سے ہو جائیگا اس فقیر نے عرض کیا کہ مجلس واحد شرط ہے جواب فرمایا کہ حدیث شریف میں نہیں ہے۔ حدیث صحیح میں یہ ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الٰہ الا اللہ مأتہ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر اللہ لہ وان کان موجبا للعقوبۃ دعا گو جس وقت واسطے زیارت میت کے جاتا ہے تو یہی معمول رکھتا ہے اس کی تاثیر تمام ہے پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید بعد اس کے قاضی نصیر الدین کو کلاہ پہنائی۔ خواجہ بہرام خادم نے کان کے پاس آہستہ کہا۔ کہ بارانی دے دو۔ اُسی وقت کھینچی اور دے دی۔ پس قاضی نصیر الدین نے قدمبوس کیا۔ لوٹ گئے ایضاً روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من سبق پڑھ میں نے شروع کیا ترتیب اس باب میں تھی فاذا نظر اللہ تعالیٰ الی العبد وھو مجتھد فی رضاہ امدہ بالمعونۃ وینسیہ ما کان منہ ویحبب الیہ طاعتہ وخدمتہ وھذا اول ما یجد اھل العمل فی قلوبھم انھم یذرون شھواتھم ولذاتھم وسائر الاشیاء ویصیرون فی الطاعۃ ویسلون النفس عن الدنیا وان کان کاذبا فی توبتہ کرہ تغیر حالہ فرجع الی حالتہ

الاولی ولم یاتر ثم ینقل من مقام التائبین الی مقام الخائفین ومن
مقام الخائفین الی مقام الراجین ومن مقام الراجین الی مقام
الصالحین ومن مقام الصالحین الی مقام المریدین ومن مقام
المریدین الی مقام المصلحین ومن مقام المصلحین الی مقام المحبین
ومن مقام المحبین الی مقام الاولیاء ومن مقام الاولیاء الی مقام
المقربین وورا ھذا عجائب ومراتب لا یعرف قدرھا وشرفھا
یعنی پھر جس وقت اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہے طرف بندے کے اور وہ
اللہ تعالیٰ کی طلب رضا میں یعنی کوشش کر رہا ہے تو مدد کرتا ہے
اس کے ساتھ معونت کے۔ اور اس کے جو کار و بار دنیا کے ہیں ان
سے اس کو فراموش کر دیتا ہے۔ اور محبوب کرتا ہے طرف اس کے
اپنی طاعت کو، اور اپنی خدمت کو، اور یہ اول اس چیز کا ہے جس
کو عمل کرنے والے پاتے ہیں اپنے دلوں میں کہ چھوڑ دیتے ہیں اپنی
خواہشوں اور مزوں کو اور ساری چیزوں کو یعنی ان کے دل سے شہوت
ولذت جاتی رہتی ہے۔ اور صبر کرتے ہیں، طاعت میں اور کھینچتے باہر
نکلتے ہیں اپنے نفس کو دنیا سے، اور اگر وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے
تو اپنے تغیر حال کو کہ وہ جانتا ہے۔ پس اپنی پہلی حالت کی طرف
پھر جاتا ہے۔ کہ جس میں وہ تھا۔ اور پھر نہیں آتا ہے جیسا کہ کسی شاعر
نے کہا ہے ؎

زنہار دلا چو آمدی باز مرو وشوار بود چو رفتہ را باز آرند

پھر اس بندۂ سالک کی ترقی ہوتی ہے۔ تائبوں کے مقام سے طرف مقام خائفوں کے اور خائفین کے مقام سے طرف مقام راجین کے اور راجین کے مقام سے طرف مقام صالحین کے، اور صالحین کے مقام سے طرف مقام طالبین کے اور طالبین کے مقام سے طرف مقام مطیعین کے، اور مطیعین کے مقام سے طرف مقام محبین کے اور محبین کے مقام سے طرف مقام مشتاقوں کے اور مشتاقوں کے مقام سے طرف مقام اولیاء کے، اور اولیا کے مقام سے طرف مقام مقربوں کے اور ان مقامات مذکور کے وراء عجائب و مراتب ہیں جن کا قدر و شرف پہچانا نہیں جاتا ہے۔ مگر وہ شخص جانتا پہچانتا ہے جو ان مقامات سے مترقی ہو گیا ہو اور ان مراتب کو پہنچا ہو۔ اور وہ مقام واصلوں کا ہے قولہ تعالیٰ وان الی ربک المنتھی پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من نیکو بگیر کہ مایہ سالک ست یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً شب چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور ذیحجہ

سونے کے وقت بعد ادائے نماز عشا فرمایا کہ بعد فرض کے مقتدا و مقتدی کو افضل یہ ہے کہ نفل کے واسطے اپنی جگہ سے تجاوز کرے۔ پس بقدر سجدہ یا بقدر قدم جگہ بدل دے۔ اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی ؎

Marfat.com

الافضل النقل لاجل النقل للمقتدیٰ والمقتدی بالنقل

پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیر ید۔

ایضاً شب مذکور وقت تہجد

یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ بعد فراغ کے تہجد سے عبدالرحمٰن ظفاری و یا رمحمد ظفاری عوارف کا سبق خدمت میں پڑھ رہے تھے دعائیں اس جگہ پہونچی تھیں یا حیّ یا قیّوم روبے مبارک مولانا صالح کے طرف لائے پوچھا کہ وہ شخص جو دعاگو کے پاس آیا ایاں سے ہو گیا اُس کا کیا نام ہے محمد کشت اور اس لئے دعاگو کے واسطے سے مجذوبوں کا خرقہ پہنا ہے۔ اور دعاگو کے پاس بہت رہا تھا۔ مولانا صالح نے عرض کیا کہ آپ ہی جانیں کیونکہ آپ کا مرید ہے۔ فرمایا تو ابی مکہ مبارک سے بارہا دعاگو کے پاس آتا تھا۔ عالم طیر رکھتا ہے۔ ہندوستان سے جب آتا ہے تو ہوا سے ایک آن میں آتا ہے دعاگو کو سلام کرتا ہے۔ ایک دن وہ اور دعاگو مکہ شریف سے آئے۔ مکہ مبارک سے پیادہ پا چلنے والوں کی راہ چلے، سوار کوئی نہیں جاتا ہے۔ قلب الارض ہے، یعنی زمین کڑی ہے۔ منزل میں پانی نہ تھا حاجت پانی کی ہوئی۔ ابی نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی یا حیّ یا قیّوم اخرج الماء من ھذہ الارض یعنی اے حی قیوم اس زمین سے پانی نکال۔ میں نے دیکھا کہ زمین مثل ایک گڑھے

کے ہو گئی ایک حوض پانی کا نکل آیا۔ ہم نے پیا اور وضو کیا مناسب
اس کے حکایت شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ
کے بیان فرمائی کہ ایک دن اُن کے پڑوس میں ایک بڑھیا کے جوان
لڑکے نے انتقال کیا۔ اُس کی ماں بڑھیا زار زار روتی تھی۔ اُس
بڑھیا کے رونے کی آواز شیخ کے کان میں پہونچی۔ خادم سے پوچھا
یہ کیا آواز ہے۔ خادم نے جواب دیا کہ ایک جوان (بڑھیا کے لڑکے)
نے انتقال کیا ہے۔ شیخ نے فرمایا مجھ کو وہاں لے جاؤ۔ چوتیاں
پاؤں میں ڈالیں۔ جب شیخ کو لے گئے۔ تو شیخ نے فرمایا مجھے وہ
جوان دکھاؤ۔ جب دکھایا تو اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا یا حی یا قیوم
باذن اللہ الٰہی احیہ وطول عمرہ۔ اسی دم وہ جوان اُٹھ کھڑا ہوا
اُس جوان نے کہا کہ میں مر گیا تھا۔ اور موت کے سکرات چکھ چکا
تھا۔ اور دنیا کے کام سے فارغ ہو گیا تھا۔ شیخ نے اُس جوان
سے کہا تو جیسا رہ اچھا ہو گیا تھا۔ بولے ہو شی ہو گئی تھی جب شیخ
خانقاہ میں آئے تو بعض اصحاب نے پوچھا یا مخدوم وہ جوان تو
مر گیا تھا کیونکر زندہ ہو گیا۔ شیخ نے جواب دیا کہ میں نے یا حی یا قیوم
کہا وہ زندہ ہو گیا۔ جس وقت وہ جوان اپنے یاروں کے درمیان
میں بیٹھتا تو اپنی جان دینے اور سکرات موت کے چکھنے کا قصہ بیان
کرتا۔ پھر معمر ہوا ابھی مرا ہے فرمایا کہ یا حی یا قیوم صحاح میں اسم اعظم
ہے۔ اگر مردے پر پڑھیں تو زندہ ہو جائے اور جس چیز پر یا عتقاد درست

پڑھیں تو وہ چیز حاصل ہو جائے اور اگر مٹی پڑھیں تو سونا ہو جائے
مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ مخدوم والد رضی اللہ عنہ
کے پاس جس وقت کوئی شخص درماندہ عاجز آتا تو اپنا ہاتھ سنگریزوں
میں ڈالکر اُس کے ہاتھ میں دے دیتے۔ وہ سب زرین ہو جاتے
تھے۔ ایک دن دعا گو نے عرض کیا کہ آپ کیا پڑھتے ہیں جواب فرمایا
فرزند من یا حی یا قیوم پڑھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تین سورتوں میں اسم اعظم کا پتہ دیا ہے اول سورۃ بقرہ آیۃ الکرسی
میں اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم دوسری سورۃ آل عمران میں اللہ
لا الہ الا ھو الحی القیوم تیسری سورۃ طہ میں وعنت الوجوہ للحی القیوم
ہم اسم اعظم کو تینوں سورتوں میں پاتے ہیں پس یا حی یا قیوم اسم اعظم
ہے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من نیکو
بگیرید ایضاً سبق فقیر کا تھا۔ گفتگو مراقبے میں تھی۔ فرمایا مراقبہ کیا ہے
تم جانتے ہو المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ تعالی مطلع علیہ ولا
یغیب عنہ ساعۃ یعنے ہمیشہ جاننا اس بات کا کہ اللہ تعالی اُس پر مطلع
ہے۔ ایک ساعت اُس سے غائب نہیں ہوتا ہے۔ مراقبہ یہ نہیں
ہے کہ سر کو زانوں میں ڈال کر بیٹھو۔ اور وہ مراقبہ مبتدیوں کا ہے اور
یہ معنی اصطلاحی ہیں۔ لیکن لغوی معنی یہ ہیں کہ المراقبۃ بایک دیگر چشم
داشتن اور یہ ابیات پڑھی ؎

ہر آنکو غائب از وے یکزمان ست ۔۔۔ در آندم کافرست اما نہاں ست

Marfat.com

حضوری بخش اے پروردگارم کہ من غائب شدن طاقت ندارم
مبادا غایبی پیوستہ باشد درِ اسلام بروے بستہ باشد

یقیناً فرمایا کہ اس کافر سے مراد کافر نعمت ہے۔ یہ شعر شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ جبکہ کوئی شخص ایسا جانے تو وہ کیونکر گناہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے شرم نہیں کرتا ہے۔ جو کہ خالق ہے۔ عدم سے وجود میں اُس کو لایا ہے۔ ہمیشہ دیکھتا ہے۔ اور ثواب دیتا ہے۔ اور عقوبت کرتا ہے۔ فرمایا کہ یہ رباعی میں نے ایک ولی اللہ سے سنی ہے ؎

شرم نداری چہ گنہ مے کنی نامۂ خود را چہ سیہ مے کنی
سگ نکند با سگ بیگانگاں آنچہ تو با حضرتِ حق مے کنی

روئے مبارک طرف اس فقیر کے کیا فرمایا فرزند من این فوائد و اشعار شیخ امین الدین و رباعی آنچہ تقریر کردم بنویسید۔ ایضاً تفسیر مدارک کا سبق فرما رہے تھے اور آیت کریمہ یہ تھی۔ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ علیماً حکیما ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اولئک اعتدنا لھم عذابا الیما فرمایا کہ میں نے انما التوبۃ علی اللہ کی تفسیر میں مفسروں سے دو وجہ سنی ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ کرماً وعدلاً دوسری وجہ یہ ہے کہ اثباتاً لا وجوباً

Marfat.com

لان اللفظ یقتضی الوجوب فان الالوھیۃ تنافی الوجوب فلا یکون الاکرما وعدلا واثباتا اور فرمایا کہ ایمان یاس کا قبول نہیں ہے۔ اسلیے کہ ایمان بالغیب شرط ہے اور شرط فرض ہے قولہ تعالی یومنون بالغیب جس وقت دوزخ کو اُس کی نظر میں حاضر کر دیا تو اب غیب نہ رہا اور یہ بیت لامیہ کی پڑھی ؎

ومالایمان شخص حال یأسہ بمقبول لفقد الامتثال.

یعنی ایمان کسی شخص کا وقت یاس کے قبول نہیں ہے بسبب نہ ہونے امتثال کے یعنی ایمان بالغیب فرض ہے۔ جب بن دیکھے ایمان نہ لایا تو امتثال وفرمانبرداری نہ کی۔ اب جس وقت کہ بہشت و دوزخ آنکھ سے دیکھ لیا تو ایمان لے آیا سو یہ ایمان بسبب عدم امتثال کے مقبول نہیں ہے۔ لیکن سلف نے تو یہ یاس کو صحیح رکھا ہے۔ اور قول اصح یہ ہے کہ توبہ یاس کی قبول نہیں ہے[1]۔ اسی درمیان میں نماز چاشت کی شروع کی۔ جب فارغ ہوئے تو محمود خاں شاہزادہ واسطے زیارت کے آیا۔ پائبوسی حاصل کی بیٹھا اور عرض کیا کہ خداوندا عالم کہتے ہیں کہ اگر مخدوم فیروز آباد میں قدم مبارک لائیں چند زمانہ محل کے اندر صحن خانہ میں مقیم ہوں۔ تو ہم جلد جلد زیارت کر سکیں فرمایا کہ مبارک ہے۔ لیکن اصحاب بہت ہیں اُس جگہ جائے تنگ ہے۔ اور اس جگہ جانے کشادہ و راحت و آرام کی ہے۔ اور ہر چیز

---

[1] اس جگہ اصل میں کچھ خلل تھا۔ اسلیے حاصل مستنبط لکھ دیا گیا۔ واللہ اعلم

Marfat.com

بمراد موجود ہے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ میں آؤنگا۔ اسی درمیان میں کھانا لائے فرمایا حدیث صحاح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا طَعِمْتُمْ فَرَبِّعُوْا وَاِذَا شَرِبْتُمْ فَثَلِّثُوْا یعنے جس وقت تم کوئی چیز کھاؤ تو چار بار کھاؤ۔ اور جب پیو تو تین بار پیو نہ کم اس سے۔ یہ بات بطور استحباب کے ہے نہ بطریق ایجاب بعد اس کے فرمایا کہ ایک ولیہ عورت ہے دعا گو سے تعلق و پیوند رکھتی ہے۔ ہندو تھی مسلمان ہو گئی۔ اُس کی برکت سے، اس کا خاوند اور تابعدار لوگ سب مسلمان ہو گئے۔ رات کو بالکل نہیں سوتی ہے۔ بادشاہ نے کہا شاید بیمار ہو گی اس سبب سے نیند نہیں آتی ہے۔ فرمایا کہ ساری رات بیدار و مشغول رہتی ہے خاوند اُس کا ہر بار اُٹھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ مشغول ہے۔ وہ ولیہ ہو گئی ہے۔ اس جگہ دعا گو کے پاس آٹھ مہینے رہی۔ جس وقت دعا گو روانہ ہوتا تھا تو وہ رخصت ہوتی اور روتی تھی کہ پھر کب ملاقات ہو گی اور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اُچہ میں آؤں گی بعد اس کے محمود خاں کے سر پر کلاہ پہنائی اور کچھ تبرک و شیرینی دی۔ پس شاہزادہ محمود خاں نے قدمبوسی کی۔ فرمایا کہ بادشاہ کو سلام و دعا پہنچانا پھر شہزادہ چلا گیا

ایضاً روز مذکور چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ مذکور ذیحجہ

کو یہ فقیر خدمت میں حاضر تھا۔ بعد ادائے نماز ظہر سید معز الدین ملک

دسولدار بھی حاضر تھے کھانے کا خوان لائے کھانا کھانے لگے اور قصور کہنے لگے کہ بادشاہ نے اپنے چھوٹے بیٹے محمود خاں کو بھیجا تھا اور کہا ہے کہ چند زمانہ اس جگہ میرے گھر میں اتریں کہ ہم علیہ حاجہ زیارت کر سکیں۔ دعا گو نے کہا کہ اس جگہ جائے تنگ ہے۔ اور یار لوگ بہت ہیں۔ اور اس جگہ جائے راحت و آرام ہے۔ پانی نزدیک ہے۔ کہا کہ اس جگہ بھی جائے راحت و آرام کی موجود ہے اور پانی بہت ہے۔ میں نے قبول کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آؤں گا۔ دوسری یہ بات ہی کہ عاشورے تک رہو۔ در دعاشورے کا بہت ہے۔ اور اس عشرے میں زلزلہ ہوگا۔ اور ہوا گرمی کے موسم کی گرم ہے چل نہ سکے گے مسافرت ہے۔ بادشاہ نے کہا ہے کہ بعد عشرہ عاشورے کے باحصول غرض رخصت کرونگا۔ میر دسولدار نے کہا اچھا ہے، اگر مخدوم چند زمانہ خانہ سلطان میں مقیم ہوں۔ مصلحت[1] دریافت خاطر ہمچنیں خواہد۔ بودروئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا بسم اللہ پڑھ۔ میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں کتنی۔ فاما مقام التوتیز فھو علی عشر مقامات اولھا الخروج من سائر الجھل والندم علی السخط لربك عز وجل وترك الشھوات واعتقاد بعکس مکر النفس الامارۃ بالسوء واخراج المظلمۃ والانتقال عن الصغیرۃ والکبیرۃ والتوصل الی اللہ تعالی

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے۔

Marfat.com

وترک القیام مع الغفلۃ وترک مجالسۃ اصحاب السوء ومصاحبۃ
الطعام وتصفیۃ یعنے مقام توبہ کا دس مقاموں پر مبنی ہے اوّل
مقام توبہ کا نکلنا ہے ساری نادانی سے دوسرا مقام ندامت اُس
کام پر کہ اللہ تعالیٰ کو غصے میں لائے۔ تیسرا چھوڑنا ہے شہوات
ولذات کا چوتھا اعتقاد کرنا ہے ساتھ حکم مکلف امادہ بالسوء کے
پانچواں باہر کرنا ظلم کا چھٹا باہر آنا اور بیزار ہونا صغیرہ وکبیر گناہوں سے
ساتواں وصلت کرنا ہے طرف اللہ عزوجل کے آٹھواں ترک قیام
ہے ساتھ غفلت کے۔ یعنے خداوند تعالیٰ کی شرط سے غافل نہ
رہے اور اللہ تعالیٰ کو خود سے غافل نہ جانے وہو قولہ تعالیٰ ولا
تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون وما اللہ بغافل عما تعملون
یعنے تو اللہ کو گمان مت کر غافل اُس چیز سے جس کو ظالم کر رہے
ہیں۔ اور نہیں ہے اللہ غافل اُس چیز سے جس کو تم کر رہے ہو۔ نواں
پرہیز کرنا اور دور ہونا ہے یاران بد سے۔ کیونکہ یار بد بدتر ہے کار بد
سے۔ دسواں کم کرنا ہے کھانے کا اور اُس کا پاک صاف کرنا یعنی وجہ
حلال سے کھانا۔ اور شبہ سے دور رہنا یہ دس مقام ہیں توبہ کے،
جو شخص ان پر قائم رہا تو اُس کی توبہ صحیح ہے پھر دوئے مبارک طرف
فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیر یہ۔ یہ کیا اچھی کتاب ہے جس کو تو
پڑھتا ہے۔ سالک کا مایہ ہے متعلم ہو کہ پڑھ۔ غنیمت ہے۔ اول
طریقت کو اخذ کر یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق یاس

فقیر کے بھی پھر قیلولہ لے کا وقت آیا۔ آرام فرمایا۔

ایضاً روز مذکور شب پنجشنبہ بست و ششم ماہ مذکور کہ یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ بعد ادائے عشا و سنت و صلوٰۃ حفظ الایمان کے دوگانہ صلوٰۃ التوبہ کا ادا کرتے تھے۔ فرمایا کہ یہ نماز حضرت آدم صلوات اللہ علیہ نے ادا کی۔ وہ دعا پڑھی۔ ان کی توبہ قبول کی اس سبب سے اس نماز کو صلوٰۃ التوبہ کہتے ہیں جیسا کہ حدیث صحاح میں ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال لما اراد اللہ تعالیٰ ان یتوب علی آدم علیہ السلام طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ رَکوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام واستقبل البیت وقال اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ ذَنْبَکَ وَلِذُرِّیَّتِکَ اَحَدٌ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ یَدْعُوْنِیْ بِمِثْلِ مَا دَعَوْتَنِیْ اِلَّا غَفَرْتُ ذُنُوْبَہٗ وَکَشَفْتُ ھُمُوْمَہٗ وَغُمُوْمَہٗ وَنَزَعْتُ الْفَقْرَ مِنْ بَیْنِ عَیْنَیْہِ وَاتَّجَرْتُ لَہٗ وَرَاءَ کُلِّ تِجَارَۃٍ تَاجِرٍ وَجَاءَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَاِنْ کَانَ لَا یُرِیْدُھَا

یعنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن امہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس وقت اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ آدم صفی صلوات اللہ وسلامہ کی توبہ قبول کرے تو انہوں نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔ جس جگہ کہ کعبہ آج ہے اور خانہ کعبہ اُس دن ایک بلندی سرخ تھا۔ گرد بر گرد دیوار محوط بر آوردہ اند تا غایت ہر کہ درون رود نردبان چوبیں نہادہ اند۔ دراں سوار میشوند۔ و بالائی آں بلندی سرخ میرود عزیزی عرض داشت چہار نردبان ست۔ جواب فرمودند بسیار ست دعا گو بارہا رفتی پس جس وقت حضرت آدم علیہ السلام دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کھڑے ہوئے اور اُس گھر کی طرف مُنہ کیا۔ اور دعائے مذکورہ پڑھی اور وہ بیت العمور تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان میں اُس کو اوپر لے گئے اور وہ کعبے کی محاذی ہے۔ مثلاً اگر بیت العمور سے کوئی چیز نیچے ڈالیں تو سیدھے بام کعبہ پر گرے پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی کی کہ مقرر میں نے تیرے گناہ کو بخش دیا اور نہیں آئیگا میرے پاس کوئی تیری اولاد سے کہ دعا کرے مجھ سے ساتھ مثل اُس شے کے کہ جس کے ساتھ تو نے مجھ سے دعا کی۔ یعنے نہیں ہے کوئی تیرے فرزندوں سے کہ یہ نماز و دعا پڑھے جیسے کہ تو نے پڑھی مگر میں اس کو یہ چیزیں عنایت کروں گا ایک یہ کہ اس بندے کے گناہوں کو بخش دوں گا دوسرے یہ کہ اُس کے اندوہ غم کو دور کر دونگا

Marfat.com

تیسرے یہ کہ کھینچ ڈالوں گا فقر کو اُس کے دونوں آنکھوں کے درمیان سے۔ والمراد بین عینیہ الدنیا والآخرۃ یعنے دنیا و آخرت میں اُس کو محتاج نہ کروں گا۔ چوتھے یہ کہ تجارت کرونگا واسطے اُس کے دینار تجارت ہر تاجر کے پانچویں یہ ہے کہ آئے گی دنیا اگرچہ وہ اُس کو نہ چاہے گا۔ جس طرح کہ دنیا شیخ کبیر کی خادمہ تھی۔ دعاگو سماع رکھتا ہے۔ ای ذلیلۃ یعنے خوار ہو کر لونڈیوں کی طرح آئے گی جس طرح کہ شیخ کبیر رضی اللہ عنہ کی طرف اُس کے التفات نہ تھا پھر اس فقیر اور اصحاب اصلی سے فرمایا برادران عزیز یہ اس نماز و دعا کو ہمیشہ ہر رات بعد نماز عشا کے پڑھو اس دعا و نماز کو دعاگو ہمیشہ ادا کرتا ہے فرمایا دعاگو سماع رکھتا ہے کہ ہر نماز حاجت جس میں تعیین قرأت مروی نہیں ہے اگر رات کو پڑھے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور اگر دن ہو تو دس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور یہ طریق بھی مروی ہے جیسا کہ اوراد شیخ کبیر میں بھی کہا ہے ایضاً تفسیر مدارک کا تبع فرماتے تھے اثنائے سبق میں فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف سنا ہے اگر کوئی شخص کشاف پڑھتا ہے تو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں اترک الکشاف وقرأ المدارک یعنے کشاف سے دست بردار ہو اور مدارک پڑھ کیونکہ زمخشری صاحب کشاف معتزلی تھا۔ سارے اقوال اپنے مذہب پر لایا ہے اور صاحب مدارک سُنی تھے۔ انہوں نے زمخشری کے سارے کلام کو سنت وجماعت کے کلام کے ساتھ تبدیل کیا ہے۔ خوب موجہ و پسندیدہ

Marfat.com

تفسیر ہے تفسیر اس آیت کریمہ کی تھی قولہ تعالیٰ لایحل لکم ان ترثوا النساء
کرھا اس آیت شریف کے نزول کا قصہ بیان فرمایا کہ اسلام سے
پہلے جاہلیت میں عرب والوں کی ایک رسم تھی۔ جب کوئی شخص
اُن میں سے مرتا تو جو چیز وہ میراث چھوڑتا وارث اُس کو جمع کرتے
یعنے اپنے قبضے میں لاتے۔ یہاں تک کہ اُس میت کی بی بی کو
بھی میراث میں لیتے تھے۔ خواہ وہ عورت ناخوش ہو یا راضی ہو۔
اگر چاہتا یا کوئی اور قرابتی تو اُس عورت کو بجبر اپنے تحت میں
رکھتا۔ یہ رسم جاہلیت میں تھی۔ اسلام سے پہلے جس وقت اسلام
ظاہر ہوا تو یہ رسم بسبب نزول حکم اس آیت کے منسوخ ہو گئے یعنے
تم کو حلال نہیں ہے کہ میراث میں لو عورتوں کو بجبر یعنے زبردستی اُنکو
میراث میں مت لو فرمایا کہ کرھا کو بضم کاف بھی ایک قرارت میں
پڑھا ہے ای جبرا یعنے کرہا کے معنے جبرًا ہیں پھر روئے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس کو لو اور سبق پڑھو۔
میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی واما مقام الخائفین
فھو علی عشر مقامات الحزن اللازم والعمل الغالب والخشیۃ
المقلقۃ وکثرۃ البکاء والتضرع فی اللیل والنھار وسد طریق الراحۃ
وکثرۃ العزلۃ ووجل القلب وتضییق العیش ومواقع الاکل
وملازمۃ الخوف بنزول الموت یعنے خائفین کا مقام دس مقاموں
پر مبنی ہے ایک تو حزن لازم یعنی سب وقت غمناک رہنا اسلئے کہ

حزن الدنیا ثمرۃ سرور الآخرۃ یعنے دنیا کا غم پھل ہے آخرت کی
خوشی کا دوسرا مقام عمل غالب ہے تیسرا خوف جو کہ قلق و بیقراری
میں ڈالے چوتھا کثرت بکا یعنے بہت رونا جب یہ سن اس فقیر کا
اس جگہ پہونچا تو فرمایا کہ بکا بالقصر وھو الذی موع و بالمد النداء
یعنی بکا بالف مقصورہ آنسوؤں سے رونے کو کہتے ہیں۔ اور بالف
ممدودہ آواز سے رونے کو لیتے ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے
اور یہ بیت پڑھی ؎

بکت عینی وحق لھا بکاھا ۔۔۔ فما نفع البکاء ولا العویل

فالاول بالقصر وھو موع العین والثانی بالمد وھو البکاء بالصوت
یعنے میری آنکھ روئی اور اس کو لائق ہے رونا اس کا جو کہ آنسوؤں سے
ہو۔ پس نفع نہ دیا آواز سے رونے نے اور نہ فریاد و شور کرنے نے
اس فقیر نے فرمایا اس بیت کو لکھ لو۔ کلمہ غریب ہے پانچواں
مقام تضرع کرنا ہے رات دن میں یعنے زاری کرنا گڑگڑانا بلند آواز
سے، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ لان التضرع ھو الاظہار لقولہ تعالی
ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ من الضراعۃ ای جھرا واظہارا یعنے
تضرع اظہار کو کہتے ہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ پکارو
تم اپنے پالن ہار کو ظاہر کرکے اور چپکے، تضرع مشتق ہے ضراعت
سے یعنے بآواز اور ظاہر کرنے کے اس کو پکارو۔ چھٹا مقام اپنے اوپر
راحت و آرام کی راہ کو بند کرنا ہے۔ ساتواں مقام عزلت و خلوت

Marfat.com

میں بہت رہنا۔ آٹھواں مقام بسیار تپیدن دل، یعنے تب و تاب میں بہت رہنا دل کا نواں خود پر عیش و مواقع اکل کا تنگ کرنا دسواں ملازمت خوف کی بسبب نزول موت کے یہ دس مقام خائفین کے ہیں پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بگیرید۔ یہ کیا اچھا سبق ہے۔ یہ رسالہ جو تو پڑھتا ہے مقامات میں لابدو واجب ہے کہ اس کو پڑھیں۔ تاکہ جان لیں کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی ہوتی ہے یہ ساری ترتیب حق میں اس فقیر کے تھی۔ اسی اثنا میں قوال واسطے زیارت حضرت مخدوم کے آئے مدح پڑھتے تھے۔ چاہا کہ دستک ماریں یعنے ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ تو ان کو منع کیا۔ فرمایا چاروں مذہب میں منع ہے سماع میں اختلاف ہے اُس شخص کے واسطے مباح ہے جو اُسکی اہلیت رکھتا ہے۔ السماع لاھلہ مباح۔

ایضاً بست و نہم ماہ مذکور ذیحجہ روز جمعہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت میں حاضر تھا۔ شاہزادے جیسے ظفر خاں اور اُس کے بیٹے اور تغلق شاہ اور دیگر ارکان دولت واسطے زیارت مخدوم کے آئے۔ شرف پائبوس حاصل کیا۔ عرض کیا کہ خداوند عالم نے کہا ہے کہ صحن خانہ میں نزول فرمائیں۔ تاکہ ہم جلد جلد زیارت و قدمبوسی کر سکیں اس بات کو قبول کیا۔ فرمایا مبارک ہو۔ تغلق شاہ دست مبارک کو

Marfat.com

پکڑ کر لے چلا پالکی میں سوار ہوئے۔ یہ فقیر اور اس فقیر کا بھائی اور اصحاب اعلیٰ بھی ہمرکاب ہوئے۔ صحن خانہ میں اُترے۔ پھر جمعہ کا غسل کیا۔ واسطے نماز جمعہ کے جامع مسجد سلطان خانہ میں آئے۔ مؤذن نے سنت کی اذان شروع کی اَکْبَار کہا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اُسی جگہ سے بآواز بلند فرمایا۔ کہ تو نے کفر بکا۔ اذان کو دوبارہ کہہ۔ اللہ اکبر کہہ اور حے علی الصلوٰۃ میں مدت کھینچ معنی کا تغیر ہو جاتا ہے فرمایا کہ مؤذن عالم چاہیئے۔ تاکہ اذان کی ترتیب کر جانے فتاوی مذکورہ ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا موذن کا مفتی ہونا چاہیئے یعنی عالم۔ یہ بات بادشاہ و آئمہ صدور و سید اجل و صدر جہاں اور سب لوگوں نے سُن لی۔ بعد ادائے جمعہ بادشاہ اور شہزادوں اور ارکان دولت نے قدم بوسی کی۔ یہی بات جس کا ذکر ہوا سب سے فرمائی۔ پھر نماز جمعہ سے لوٹ آئے۔

ایضاً آخر شب وقت خفتن

یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ نماز کی نیت کرتے تھے۔ پس روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ اور یاران اعلیٰ سے فرمایا بھائیو نماز کی نیت اس طرح کرو متوجہا الی جہۃ عرصۃ الکعبۃ لان بناء الکعبۃ قد یحول لزیارۃ بعض الاولیاء یعنے مستحب یہ ہے کہ مصلی جہت عرصہ کعبہ کی نیت کرے۔ اسلئے کہ فرشتوں کو حکم ہوتا ہے تو وہ

Marfat.com

بنائے کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لے جاتے ہیں و مومن میداند
بغیر جہت[1] کعبہ روا نیست او متوجہ خواہد شد ہر گز مخالف نشود کہ خطاب
بغیر اوست قولہ تعالیٰ وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ یعنے جہاں کہیں
تم ہو۔ پس تم منہ کرو طرف کعبہ کے۔ مگر آنکہ ممکن نباشد و یا آنکہ مقتبہ
شود کہ قرار گیرد بگزارد و یعنے اولیا قید کرد تا کل نیایند۔ چوں کعبہ
بزیارت یعنے اولیا بردہ باشند عرصۂ کعبہ برقرار است توجہ ممکن است
افتد بعد اس کے فرمایا کہ لہ افضل میں تکمیلا للفرائض کی نیت کرے
جیسا کہ اوراد میں ہے۔ فتاوی میں مسئلہ ہے کہ لا یقبل تطوع لمحدث حتی
لا ینوی تکمیلا للفرائض یعنے نفل کسی شخص کی قبول نہیں ہوتی ہے
یہاں تک کہ تکمیلا للفرائض کی نیت نہ کرے یعنی نفل میں فرض کے
نقصانات کے کامل کرنے کی نیت کرے۔ کہ جو واجبات و سنن کہ
فرض میں ناقص ہو گئے ہیں وہ کامل ہو جائیں پھر فرمایا کہ خانۂ کعبہ
بیت المعمور کے محاذی ہے۔ چوتھے آسمان میں ہے۔ اس جگہ کہ
جہاں کعبہ شریف ہے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے پہلے اس
جگہ بیت المعمور تھا۔ جس وقت طوفان آیا تو اس جگہ سے چوتھے آسمان
پر لے گئے۔ بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے۔ اور کعبہ شریف سے ایسا
محاذی ہے کہ اگر مثلاً بیت المعمور سے کوئی چیز نیچے ڈالیں تو سیدھی بام
کعبہ پر گرے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندان من
اس تقریر نیت صلوٰۃ اور سب باتیں کہ لکھ لو غریب ہیں۔

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے

ایضاً سلخ ماہ ذیحجہ روز شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر امیر کبیر کے پاس حاضر تھا۔ شاہزادہ مبارک خان سلطان کا پوتا واسطے زیارت مخدوم ادام اللہ برکاتہ کے آیا۔ شرف پایبوس حاصل کیا روئے مبارک طرف اُس کے لائے فرمایا کہ بادشاہ مرحمت کرتا ہے۔ کنیزی یعنی دسترخوان بھیجتا ہے، ہمراہ یاروں کے کھاتا ہوں آج کے دن بھی بھیجا ہے۔ میں نے اُس کو رکھ چھوڑا ہے اِس لئے کہ دعا کرو اور یار لوگ بھی روزہ دار ہیں۔ افطار کے وقت کھائیں گے اور یہ حدیث شریف صحاح پڑھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من فطر صائما فلہ اجر مثلہ یعنے جو شخص افطار کرائے روزہ دار کے روزے کو تو واسطے اُس کے اجر ہے مثل اس روزہ دار کے۔ اگرچہ ایک لاکھ یا زیادہ ہوں۔ تو اُسی قدر ثواب پائیگا۔ گو افطار پانی ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ افطار حاصل ہے۔ یہ حدیث صحاح ہے اور معتبر اعتقاد ہے اس فقیر سے فرمایا بگیر یا ایسی درمیان میں مبارک خان کی ٹوپی پر نظر پڑی۔ اُس سے فرمایا کہ ایسی ٹوپی پہننا روا نہیں ہے۔ جب تک پہنے ہوئے ہے۔ تب تک فرشتے گناہ لکھتے ہیں۔ فرمایا شاید تو محاوق ہے۔ اُس نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر نظر مبارک اُس کے بیٹوں کی ٹوپی پر پڑی وہ بھی اُسی کے مثل ٹوپی پہنے ہوئے تھے فرمایا کہ چھوٹے ہیں۔ اُن کے واسطے وبال نہیں ہے۔ وبال تو ان کے ولی کے واسطے ہے

Marfat.com

جس نے ان کو ڈپی پہنائی ہے۔ پھر مبارک خاں نے مع فرزندوں
کے قدمبوسی کی اور لوٹ گیا ایضاً مولانا محمد مفتی کتاب فقہ کا
باب الاذان خدمت میں پڑھ رہے تھے۔ اثنائے تعلیم میں سید المحاجب
یعنی افسر دربانان واسطے زیارت مخدوم اوام اللہ تعالیٰ برکاتہ کے
آیا شرف پابوس حاصل کیا دوئے مبارک طرف اس کے لائے
فرمایا کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں مؤذن نے اذان میں اکبار
کہا۔ دعاگو نے سنا تو میں نے باواز بلند کہا کہ اکبار کفر ہے۔ اذان کا
اعادہ کرے اکبر کہے۔ بادشاہ نے سنا ہوگا۔ تاکہ ان کو منع کرے۔ اکبار
نہ کہیں سید المحاجب نے عرض کیا کہ مخدوم سلطان نے سن لیا چاہتا تھا
کہ بلے فرمان کرے۔ یعنے مؤذن کو برطرف کرے پھر مؤذن پر خفگی
کی معرض لت کشید۔ پھر مؤذنوں کو صدر جہاں کے حوالہ کیا کہ جاؤ
اُن کو اذان سکھاؤ۔ فرمایا شاید سلطان نے سن لیا۔ جو دعاگو نے
کہا۔ سید المحاجب نے عرض کیا جی ہاں مخدوم سلطان نے سن لیا۔
اور تفحص کیا بعد اس کے فرمایا کہ اکبار است من اسماء الشیطان
فان عمد صار کافرا وان لم یکن وتبطل الصلوٰۃ یعنے اکبار ایک نام
ہے شیطان کے ناموں سے۔ اگر قصد کہا تو کافر ہو گیا۔ ورنہ کافر نہ
ہوگا۔ اور نماز باطل ہوگی، صیغہ افعل التفضیل کا افعال نہیں آیا ہے
اکبر بروزن افعل ہے اگر اکبار زنا دانستہ کہے گا تو کافر نہ ہوگا لیکن یہ
لفظ کفر کا ہے بعد اس کے فرمایا کہ طریقہ اذان کا یہ ہے کہ اول حرف

کو زبر دے اور دوسرے کو مجزوم اسلئے کہ اکبر کو بسبب[1] وصل کے فتح دیا لان الفتحۃ اخف الحرکات اسلئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر اول سے آخر تک خود نے اذان کی تقریر فرمائی بعد اس کے فرمایا حی علی الصلوۃ کو بالف اشباع نہ کہیں معنی کا تغیر ہو جاتا ہے مثلاً حی کو حیا نہ کہیں کیونکہ تثنیہ پر حمل ہو جائے گا حالانکہ یہ خطاب تو ہر فرد کو ہے فرمایا کہ اذان کا یہ طریقہ یاد کر لو فرمایا کہ فتاوے فقہ میں مسطور ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا یعنے لائق یہ ہے کہ مؤذن مفتی ہو ایک عالم ہو علماء سے اُس طرف مکہ مبارک و ولایت یمن و عرب میں مؤذن لوگ عالم ہیں اور مدینہ مبارک میں شیخ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ اُستاد دعاگو کے مؤذن تھے۔ اس جگہ ناخواندہ اَن پڑھ لوگوں کو مؤذن کرتے ہیں۔ وہ آذان کے آداب کیا جانیں مؤذن تو متعلم یعنی طالب علم چاہیئے اذان کے آداب جانے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا ایں مسئلہ و فوائد بگیرید غریب ست ایضاً سلخ ماہ ذی حجہ میں دو رکعت نماز مروی ہے ہر رکعت میں سو آیتیں قرآن شریف کی پڑھے۔ سورۂ یٰسین اور والسماء والطارق سو آیتیں ہیں یا سورۂ واقعہ و سورۂ اخلاص بعد اس کے فرمایا کہ آخر سال و اول سال میں روزہ رکھنا چاہیئے حدیث صحاح میں مروی ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صام اٰخر السنۃ الماضیۃ

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے ۱۲

واول السنة المستقبلة فكانما صام سنتين یعنی جو شخص روزہ رکھے
آخر روز سال میں اور اول روز سال میں پس گویا اُس نے روزہ رکھا
ہر دو سال کا پھر اس فقیر سے فرمایا بگیر یہ لقب اس کے سید الحجاب نے
پوچھا کہ تم نے روزہ رکھا ہے۔ اُس نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا شاید
تم نے سحری نہ کی ہوگی پھر سید الحجاب نے سوال کی دعا کا التماس کیا
لکھوائی اور اُس کو دے دی۔ اُس نے قدمبوسی کی اور چلا گیا روئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑھو میں نے شروع
کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی واما مقام الراجین فھو علی عشرۃ
مقامات الحج والجھاد والرباط والامر بالمعروف والنھی عن المنکر
والمعاونۃ علی البر بالمال والنفس والنصر للمظلوم والاجابۃ
للصارخ وتفریج الکربۃ واعانۃ المسلمین یعنی اہل رجا کا مقام دس
مقاموں پر بینی ہے اوّل حج کرنا بقولہ تعالیٰ وللہ علی الناس حج البیت
من استطاع الیہ سبیلا ومن دخلہ کان امنا ای امنا من کل آفات
دوسرا جہاد بقولہ تعالیٰ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین
جاھدوا لاجلنا طلبنا لنھدینھم سبل وھبا لنا تیسر الرباط بقولہ تعالیٰ
ورابطوا لعلکم تفلحون چوتھا امر بمعروف یعنی نیک بات کا حکم کرنا پانچواں
نہی منکر یعنی بُری بات سے منع کرنا روکنا بقولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر چھٹا یاری و
مدد کرنا بیلی پر مال وجان سے بقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی

Marfat.com

ساتواں مدد کرنا مظلوم ستم رسیدہ کی آٹھواں فریاد رسی کرنا فریاد کرنے والے کی نواں کشادہ کرنا بستہ کا یعنی کسی کی سختی کو دور کرنا دسواں دست رسی کرنا غمزدہ کا یعنی غمزدہ مسلمانوں کی مدد کرنا، یہ دس مقام رجا کے ہیں اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیرید ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑھ رہا تھا گفتگو اس باب میں تھی کہ اگر درمیان دو مریدوں کے خصومت ہو جائے تو شیخ خادم شرع کو واجب ہے کہ ان کی آپس میں اصلاح کرا دے۔ اگر مرید شیخ کا کہا نہ سنے گا تو جو مرتبہ کہ خدا کے ساتھ رکھتا ہے اُس مرتبے سے دور ہو جائے گا۔ پس جس طرح ہو سکے تحمل کرنا چاہیئے۔ لقولہ تعالےٰ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم یعنے سارے مومن جو ہیں سو بھائی ہیں۔ پس تم صلح کراؤ درمیان اپنے بھائیوں کے حضرت مخدوم نے اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید۔

ایضاً روز مذکور شنبہ سلخ ماہ ذیحجہ

بعد ادائے نماز ظہر یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا فرمایا کہ قدس اللہ سرہ کے کیا معنی ہیں دعا گو نے اس کے جواب میں دو وجہیں سنی ہیں۔ اُن کو یاد رکھتا ہے ای اسکنہ اللہ تعالیٰ فی حظیرۃ القدس وھو اعلی المنازل فی الفردوس وقیل طھر اللہ من النفاق عنہ[1] الاخلاص

---

[1] اصل میں اسی طرح ہے مگر معنی کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ خلق الاخلاف ہو واللہ اعلم

Marfat.com

یعنی ایک معنی یہ ہیں کہ اللہ اُس کو اعلیٰ منازل میں فردوس کے ساکن کرے بعض نے کہا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے پس ماندوں کی خلق کو نیک کرے۔ تاکہ اُس کو اُن سے رنج نہ پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک ہے کہ لَا تُؤذُوا مَوتَاکُم بِالمَعصِیَۃِ یعنے تم اپنے مردوں کو برگزیدہ مت کرو بسبب معصیت کے فرمایا کہ بادشاہ کو بد دعا کرنا نہ چاہیئے بلکہ اصلاح کی دعا کرنا چاہیئے شاید بعد اس کے فتنہ اُٹھے پس اس کے واسطے دعا کرو۔ جس طرح کہ دعا گو کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الْاِمَامَ وَالْاُمَّۃَ وَالرَّاعِیَ وَالرَّعِیَّۃَ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ فِی الْخَیْرَاتِ وَادْفَعْ شَرَّ بَعْضِھِمْ عَنْ بَعْضٍ یعنے اے اللہ تو امام و امت کو اور حاکم و محکوم کو صالح و درست کر دے اور الفت ڈال دے درمیان اُن کے دلوں کے نیکیوں میں اور دفع کر دے شر بعض کا بعض سے پھیر دے میرک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ایں جملہ تقریرات بگیر یہ اسی درمیان میں مُکبّر لوگ خدمت میں پہنچے۔ شرف پائبوس حاصل کیا عرض کیا کہ مخدوم نے جمعے کے دن اذان میں منع کیا۔ کہ ایسا مت کہو پس سلطان نے ہم کو طلب کیا۔ معرض لت گشتیم اور اب جان کے تلف ہونے کا خوف ہے۔ جواب فرمایا کہ میں سلطان سے کہوں گا کہ تمہاری روٹی موقوف نہ کرے پھر فرمایا جتنا کہ اوپر گزر چکا ہے یعنی اللہ اکبر کہنا کیا کفر ہے۔ اگر دانستہ کہے گا تو کافر ہو جائے گا۔ ورنہ نماز باطل

ہوگی لان الاکبار اسم من اسماء الشیطان یعنے اسلئے کہ اکبار ایک نام ہے شیطان کے ناموں سے اور حی علی الصلوٰۃ کہیا حی علی الصلوٰۃ مت کہو کیونکہ معنی کا تغیر ہو جاتا ہے یہ دونو طریق خطا کے اذان اور تکبیر میں اختیار مت کرو۔ اب تک تم سے کسی نے نہ کہا۔ پھر ملبروں نے قدم بوسی کی اور لوٹ گئے۔

عزۂ ماہ محرم روز یکشنبہ وقت اشراق

یہ فقیر خدمت میں حاضر تھا۔ سلطان واسطے زیارت تہنیت مخدوم اوام اللہ برکاتہ کے آیا۔ اس وقت آپ اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے۔ اور دوگانہ صلوٰۃ استخاب میں شروع کیا۔ میں دیکھتا تھا کہ سلطان اس وقت تک تا بفراغ کھڑا رہا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا۔ خادم نے عرض کیا کہ سلطان آیا ہے۔ آپ اٹھے اور کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مصافحہ کیا۔ سلطان نے قدم بوسی کی۔ اور ایک سیاہ کمل آگے مخدوم کے رکھا۔ فرمایا کہ سب کو بانٹ دیں۔ بانٹ دیا۔ بعد اس کے فرمایا کہ دعا گو نے چاہا کہ خود آئے تم نے کرم کیا خود آئے خدا تم کو جزائے خیر دے پھر بیٹھ گئے مولانا سراج الدین امام کو طلب کیا پوچھا امام آج کیا نماز ہے۔ امام نے جواب دیا کہ دو رکعت نماز ہے۔ فرمایا امامت کرو۔ بادشاہ بھی ادا کرلے۔ اس نماز کو مخدوموں نے بجماعت ادا کیا ہے پھر نماز شروع کی۔ بعد فراغ کے

Marfat.com

جو دعا کہ اول اوراد میں مروی ہے اس کو پڑھا۔ دعا سے فارغ ہوئے
تو روئے مبارک بادشاہ کی طرف کیا۔ فرمایا کتاب کافی میں ہے
یجوز للمؤمن ان یعمل فی العبادات علی مذهب غیره وفی المعاملات
لا یجوز الا فی مذهبه والتظلم بالجماعة یجوز عند الشافعی
رحمة الله علیه من غیر الکراهة وفی روایة عندنا رخصة
وبصلی المتنفل خلف المتنفل یعنے مومن کے واسطے جائز ہے
کہ عبادات میں اپنے غیر کے مذہب پر عمل کرے۔ اور معاملات
میں جائز نہیں ہے۔ مگر اپنے مذہب میں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کے نزدیک نفل جماعت درست ہے۔ بدون کراہت کے اور
ایک روایت میں ہمارے نزدیک رخصت ہے۔ اور نفل گزار
نماز پڑھے پیچھے نفل گزار کے، سلطان تعریف کرتا تھا۔ بعد اس کے
فرمایا کہ نماز کی نیت جہت عرصہ کعبہ کے کریں کافی میں مسئلہ ہے
ینبغی المصلی ان ینوی جهة عرصة الکعبة لان الکعبة قد تحول
لزیارة بعض الاولیاء ذلک علی طریق الاستحباب یعنے مصلی کو چاہیئے
کہ جہت عرصہ کعبہ کی نیت کرے بہ طریق مستحب، اسلئے کہ کعبہ
کبھی نقل کیا جاتا ہے، واسطے زیارت بعض اولیاء کے، فرشتوں
کو حکم ہوتا ہے تو وہ کعبے کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لے
جاتے ہیں۔ اور عرصہ رہ جاتا ہے جب ایسی نیت کرے گا۔ تو
بہرحال میت نماز کی طرف پڑے گی بعض اولیاء کے قول لگائی

Marfat.com

تاکہ کل داخل نہ ہو جائیں سلطان نے عرض کیا کہ خلق تو گرد کعبہ کے پھرتی ہے۔ اور عجب نیک بخت وہ شخص ہے کہ کعبہ اُس کے سر کے گرد پھرتا ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ اسی جگہ ایک عورت دعا گو کے پاس رہتی تھی۔ نو مہینے رہی جب اُس نے سُنا کہ دعا گو جاتا ہے تو اُس نے رخصت کیا۔ اور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اُس جگہ آؤں گی۔ ہندو تھی۔ مسلمان ہو گئی۔ اُس کی برکت سے اُس کا خاوند اور اُس کے گھر والے مسلمان ہو گئے۔ دعا گو سے تعلق پیوند کیا اس وقت وہ ولی ہو گئی ہے۔ رات کو سوتی نہیں ہے۔ سلطان نے کہا شاید کوئی زحمت یعنی بیماری ہے فرمایا کوئی زحمت نہیں ہے لیکن حق کے خوف و شوق سے اُس کے سر سے نیند جاتی رہی ہے سارا دن رات مشغول رہتی ہے۔ اُس کا خاوند جس بار نیند سے اُٹھتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ مشغول ہے سلطان نے پوچھا وہ عورت کہاں کی ہے جواب فرمایا کہ نبل ترائیر کی ہے۔ پس سلطان نے کہا کہ ویسے مفسدوں کے درمیان میں ایسی ولیہ ہے عجب چیز ہے ایسی درمیان میں مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ اُجمیر میں ایک عورت ہے ہر شب جمعہ میں مکے کو جاتی ہے۔ کعبہ کا طواف کرتی ہے۔ دعا گو کے واسطے قرمص اور نبات مصری لاتی ہے۔ مکے میں ایک عورت نے بتایا کیا۔ وہاں اُترتی ہے اس لیے پہلے دعا گو کو عجب معلوم ہوتا ہوتا تھا۔ قوت القلوب معتبر کتاب ہے۔ میں نے اُس میں ایک روایت

Marfat.com

بایں عبارت پائی کل من صحت لہ ولایتہ یکون فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جو شخص ولی ہو جاتا ہے تو شب جمعہ اور شب عیدین و شب دوشنبہ کو مکۂ مبارک و مدینۂ مشرفہ میں ہوتا ہے فرمایا ولایت بفتح الواو المحبوبیۃ وبکسر الواو التصرف فی الاقالیم قولہ تعالیٰ ھنالک الولایۃ للہ الحق ھو خیر ثوابا وخیر عقبا۔ مناسب حکایت اُس عورت کے یہ بیت پڑھی ؎

آن زن کہ بہ از ہزار مرد ست توئی — واں مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم

فرمایا کہ یہ بیت شیخ جنیدؒ قدس سرہ نے پڑھی جس وقت کہ رابعہ رضی اللہ عنہا سے پیام نکاح کا کیا۔ رابعہ نے جواب دیا کہ خدا کو چاہوں یا تجھ کو، تو حضرت جنید نے یہ بیت پڑھی سلطان تصدیق کرتا تھا بعد اس کے ولایت و تصرف اقلیم کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ دعا گو نے اُس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے کہ ولایت شیخ کبیر بہاء الدین قدس سرہ کی قصبہ اودیپور سے دربرہ تک اور قصبہ اجودھن سے کیچ مکران تک اقصائے خراسان اور ولایت شیخ فرید الدین قدس سرہ کے قصبہ اودیپور سے اقصائے ہندوستان تک حد باندھی ہے۔ دعا گو نے اس طرف مشائخ کبار سے سُنا ہے کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ قطب عالم تھے۔ اور شیخ نصیر الدین بھی قطب تھے قسم کھائی کہ دونو بزرگوار شب جمعہ ——— و شب دوشنبہ کو مکے میں

ف۔ تصرف ولایت

حاضر ہوتے تھے شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ دعاگو کو اُن کا مقام دکھاتے تھے۔ انہوں نے دعاگو سے کہا یا ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل ھنالك وھذا ان مقاما الشیخ رکن الدین والشیخ نصیر الدین یعنے اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس جگہ نماز پڑھ یہ دونوں کے مقام ہیں مقام شیخ رکن الدین متصل دیوار کعبہ نشان کردہ و مقام شیخ نصیر الدین پارہ پتھر کردہ متصل۔ چنانچہ اچھا شیخ رکن الدین اقرب بود۔ جس وقت شیخ مکہ نے دعاگو سے کہا کہ تو ان دونو شیخ کے مقام میں نماز پڑھ تو دعاگو نے کہا۔ کہ میں اس جگہ قیام کیونکر رکھوں جہاں انہوں نے رکھا ہے الحاصل میں ان مقاموں سے پیچھے مشغول ہوا جب میں نے یہ ادب نگاہ رکھا۔ تو شیخ مکہ نے دعاگو کے واسطے دعا کی فرمایا کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ وفات پا چکے تھے۔ اور شیخ نصیر الدین قدس سرہ زندہ تھے۔ ایک رات جمعے کے راتوں سے میں اُن کے مقام میں مشغول تھا میں نے دیکھا کہ شیخ نصیر الدین حاضر ہوئے۔ دعاگو سے کہا کہ اس درویش کی حیات میں یہ واقعہ کسی کے روبرو مت کہنا۔ ایسا اخفا رکھتے تھے جس زمانے میں کہ شیخ نصیر الدین نے وفات پائی تو دعاگو اچھ میں معتکف تھا۔ شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی نماز جنازہ کے واسطے آئے دعاگو سے اچھ میں ملاقات کی۔ اور کہا کہ تو بھی اُن کی نماز جنازہ اسی جگہ ادا کر اٹھارہویں تاریخ ماہ رمضان کی تھی۔

Marfat.com

کیفیت اُس کی اوپر گذر چکی ہے۔ بعد اس کے خرقہ مشائخ کا ذکر چلا تو فرمایا کیا حکمت ہے کہ خواجگانِ چشت کے خرقہ میں تکمہ ہوتا ہے، سلطان نے کہا آنکہ جوزِ کسرہ میگویند۔ فرمایا ہاں دعاگو نے مشائخ چشت سے پوچھا کہ یہ تکمہ اس خرقے کے سر پہ کیوں ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ واسطے نفاذِ رفعت مرید کے۔ تاکہ مرید کا کام بنا ہو جائے اور خرقہ مشائخ دیگر کا بے تکمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو خرقہ بغیر تکمہ کے پہنایا ہے۔ یہ تکمہ انہیں مشائخ چشت نے زیادہ کیا ہے واسطے نفاذِ رفعت کے مرید پر اور اصل خرقہ بے تکمہ ہے بعد اس کے فرمایا کہ مولانا جمال الدین مغربی کا لڑکا دعاگو کا یار تھا۔ دعاگو سے تعلق بیچون رکھتا تھا۔ مرد اہل علم و صالح و حاجی تھا۔ سلطان نے پوچھا اُس کا گھر کہاں ہے۔ فرمایا دہلی میں، سلطان نے کہا کہ استقامت[1] کریں گے بعد اس کے شیخ زادوں شیخ کبیر کے پوتوں کے واسطے استقامت کے پیش کیا۔ پھر رشتہ داروں اور خادموں اور عزیزان دیگر کو گزرانا۔ الغرض سلطان نے سب کے واسطے قبول کیا۔ اور کہا کہ استقامت ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس کے ایک ہندو بچہ چھوٹا تھا۔ اُس کو بھی پیش کیا سلطان نے کہا مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ جس زمانے میں یہ بچہ دعاگو

---

[1] یعنی اُس کا وظیفہ مقرر کر دیں گے ۱۲

کے پاس آیا تو کہا کہ دعا کرو کہ خدائے تعالیٰ اسلام روزی کرے یہ
بات زبان ہندی میں کہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اسلام روزی
کریگا۔ سلطان نے قبول کیا۔ اور کہا کہ اس کی بھی استقامت کریگے
بعد اس کے سلطان سے معذرت کی اور فرمایا کہ ہم واسطے تہنیت
کے آئیں۔ سلطان نے کہا کہ اہل تہنیت تو آپ کی تعظیم کے واسطے
آئیں پھر سلطان اٹھ کھڑا ہوا۔ صدر جہاں حاضر تھا۔ اس کی طرف دیکھا
اور کہا کہ صدر جہاں ہمارا استاد زادہ ہے۔ سید جلال الدین کرمانی میرے
استاد تھے اب میں نے سنا ہے کہ مشغول ہو گیا ہے لیکن تیر اندازی
کو چھوڑ دیا ہے۔ جو کہ مسنون ہے۔ خانہ بدوں کے زمرے میں ہو۔ مخدوم
اولاد اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ یہ صدر جہاں اپنے نفس پر غزا کرتا ہے
دشمن مرکب ست اور یہ حدیث شریف پڑھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
اعدی عدوك نفسك التی بین جنبیك یعنے تیرے دشمنوں سے
زیادہ تر دشمن تیرا نفس ہے جو کہ تیرے دونو پہلو کے درمیان میں
ہے۔ سلطان نے عرض کیا۔ جی ہاں نفس دشمن ہے۔ جان کا مرکب
ہے۔ آدمی پر جدا نہیں ہوتا ہے۔ مگر موت سے، یا پر کہ اس کو مارے
اور وہ لوگ اولیاء ہیں جو کہ خود کو زندگی میں مار لیتے ہیں سلطان نے
کہا کہ صدر جہاں مرید ہو گیا ہے۔ فرمایا میں کون ہوں یو اسطہ
دعا گو مخدوموں کا مرید ہوا ہے۔ اور ان کے اوراد کو پڑھتا ہے
اسی درمیان میں سلطان نے عرض کیا کہ ملک قطب الدین ممانہ

Marfat.com

نہیں پڑھتا ہے۔ فرمودند ملک قطب الدین را کہ بگزارد گفت اے
برادر مہتر ما ملک قطب الدین مرید شیخ رکن الدین ست ولیکن
ہیچ صالح نیست۔ تلفز کرد سلطان گفت شنیدم مخدوم در اُچہ خانقاہ
بخت دولت میرود اور رعایت چنداں نمیکند او کدام کس بود عظمت
شما سخت بزرگ ست بعد ازاں سلطان روئے بر خواجہ حسن خادم
آورد و گفت حسن بشنو۔ چہ خادمی میکنی وقت کندوری مے شود۔
گفتم لقمہ از دست شیخ مے برند و چیزے خیر ست۔ ایں شور من
در خانہ می شنیدم ایں چہ خادمیست کہ شما مے کنید دیدہ ام آں زماں
کہ کندوری شیخ رکن الدین خرج شدی۔ کسے را مجال نبودے
کہ دم زند ہمیں اشارت بودے و مصلی زوار مے پرسیدند اینجا بر مخدوم
زائراں حیران مے کنند۔ خواجہ حسن نے جواب دیا کہ خداوند عالم شیخ
رکن الدین کے پاس اس قدر خلائق زیارت کو نہیں آتی تھی کہ
جس قدر مخدوم قطب عالم و اقالیم کے پاس شور مچایا ہے زیارت
کو آتی ہے۔ کہاں تک محافظت کریں بعد اس کے سلطان نے
اپنے پوتوں کے واسطے کہا کہ مخدوم بندہ زادے قدمبوسی کرتے
ہیں تو آپ نے یہ دعا کی کہ اللھم بارک فیھم یعنی الٰہی تو ان میں برکت
دے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کے واسطے
اسی طرح دعا فرماتے تھے مروی ہے کہ اگر ایک بچہ ہوتا تو اللھم بارک
فیہ دعا فرماتے پھر سلطان نے قدمبوس کیا مخدوم نے چاہا کہ نردبان سے

نیچے آئیں سلطان ہاتھ پکڑے رہا نیچے آنے نہ دیا فرمایا ہے ہے میں نیچے آؤں
چشتی قدیم زبادشاہ کی تعظیم کروں۔ تم تو اس قدر دور سے آئے ہو سلطان نے
عرض کیا کہ میں روا نہیں رکھتا ہوں کہ آپ زمین پر سے نیچے آئیں اس تعظیم
تو آپ میں ہماری تعظیم نہ کرنی چاہیے پھر سلطان نے قدمبوسی کی اور مخدوم
سے عرض کیا کہ آپ بیٹھیں پھر چلا گیا۔ بعد اس کے ارکان دولت میں سے
ہر ایک قدمبوسی کرتا تھا۔ آپ ہر ایک سے معانقت فرماتے تھے۔ جب
سب چلے گئے۔ تو آٹھ رکعت نماز پڑھی کہ اول سال غرہ محرم کو ادا
میں مروی ہے۔ بجماعت ادا کی۔ دعائیں پڑھیں یہ فقیر اول مجلس سے آخر
ملاقات سلطان تک خدمت امیر کبیر میں حاضر تھا۔ فرمایا فرزند من
کچھ قلم بند کیا۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من
سبق پڑھ۔ میں نے شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی وامامقام الصالحین
فھو علی عشرۃ مقامات صوم بالنہار وقیام باللیل وذکر الموت وتشییع
الجنائز ولزوم المقابر ومسح راس الیتامی بالایدی وعیادۃ المریض
وبذل الصدقۃ ومحبۃ اھل الخیر ومداومۃ الذکر یعنے مقام
صالحین کا دس مقاموں پر مبنی ہے۔ ایک تو دن کو روزہ رکھنا دوسرا رات کو
بقیام بسر کرنا یعنی نماز پڑھنا۔ تیسرا موت کو یاد کرنا جب سبق تمام کیا یہاں تک
کہ حدیث شریف فرمائی۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من تذکر الموت عشرین
مرۃ فی کل یوم لم تکتب من الغافلین یعنے جو کوئی یاد کرے موت کو بیس
بار ہر دن میں تو اس کے گناہ نہ لکھے جائیں۔ روایت کیا گیا ہے کہ بایں

عبارت کہیں جس طرح کہ دعا گو بعد پانچوں نمازوں کے کہتا ہے چار کلمے
ہیں۔ چار کو پانچ میں ضرب دو تو بیس ہو جاتی ہیں۔ اور اول و آخر میں درود
شریف پڑھے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا
عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ سَکَرَاتَ الْمَوْتِ یَا خَالِقَ الْحَیَاۃِ وَالْمَمَاتِ
اس فقیر سے فرمایا فرزند من ان چار کلموں کو بعد پانچوں نمازوں کے
ہمیشہ کہو۔ دعا گو ہمیشہ کہتا ہے۔ اور اصحاب کو بھی میں نے حکم دیا ہے
منجملہ اصحاب ایک یار نے عرض کیا کہ یا خالق الحیوۃ والممات کو بھی
پڑھیں جواب فرمایا کہ اس کلمے سے پانچ کلمے ہو جاتے ہیں پانچ کو پانچ
میں ضرب دو تو پچیس ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں بھی بیس بار فرمایا ہے
اور یہی مروی ہے یہ کلمہ زائد ہوگا۔ لیکن اگر کوئی کہے تو منع نہیں ہے
لیکن میں نے جو بیان کیا تم اسی کو لو چوتھا مقام جنازوں کے ساتھ جانا
پانچواں قبرستان میں جانے کو لازم کرنا چھٹا۔ بیمار کے سرہانے بیٹھنا
پھرنا ساتواں بیمار پرسی کرنا آٹھواں صدقہ دینا یعنی سخاوت کرنا نواں محبت
اہل خیر کی، یعنی نیک لوگوں کو دوست رکھنا دسواں ذکر کرنے کی مداومت
کرنا قولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ ای سرا و جھرا الآن التضرع
من الضراعۃ وھو الاظہار یعنے پکارو تم اپنے رب کو پکارنا کرو چپکے
اسلئے کہ تضرع ضراعت سے ماخوذ ہے اور ضراعت کے معنی ہیں اظہار
یہ دس مقام صالحین کے ہیں روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے

Marfat.com

فرمایا فرزند من بگیر مایۂ سالک بہت یہ سازی ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے کہتی۔ بعد اس کے فرمایا کہ اول سال کا دن ہے۔ شیخ الاسلام کے نہایت کو جاؤں۔ اُٹھے پالکی کو لائے سوار ہوئے اور چلے۔ یہ فقیر اور یاران اصلی وثاق میں لوٹ آئے۔

شب دوشنبہ دوم ماہ محرم

مخدوم اوام اللہ برکاتہ غرۂ ماہ محرم کو واسطے تہنیت شیخ الاسلام کے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے لوٹے تو درمیان مغرب و عشا کے پہنچے۔ اس فقیر نے خواجہ نصرت سے پوچھا کہ مخدوم بعد ملاقات شیخ الاسلام کے اور کہاں گئے تھے۔ شام کو ہی خواجہ نصرت نے کہا کہ میں ہمراہ رکاب نہیں گیا تھا۔ میں نہیں جانتا ہوں۔ ہم ابھی تک اس بات کو خوب کہہ نہ پائے تھے۔ مخدوم چاہتے تھے کہ نماز میں شروع کریں۔ نیت فسخ کی۔ رد ئے مبارک طرف اس فقیر کے اور خواجہ نصرت کے لائے۔ فرمایا کہ شیخ الاسلام سے دہلی کہنہ کے گھر میں باغیچہ کے نزدیک ملاقات ہوگئی۔ وہ وضو کرتے تھے کہ میں نے ان کو پایا۔ اور تہنیت کی۔ جب وہاں سے لوٹا تو اثنائے راہ میں ایک عزیز پہنچا۔ وہ مزاحم ہوا۔ اپنے گھر میں لے گیا۔ اس عورتوں نے تعلق کیا۔ یعنے مرید ہوئیں۔ منجملہ ان کے ایک عورت نے خاندان چشت میں پیوند کیا۔ سب چھوٹی تھیں۔ میں نے ان کو بدختری قبول کیا یعنے ان کو بیٹی بنایا۔ مگر ایک بڑھیا تھی۔ سو اس کو بخواہر قبول کیا۔ یعنے

اُس کو بہن بنایا۔ اُسی جگہ سے فتوح میں کپڑا ملا۔ تو میں نے خادم سے کہا تو اُس نے چار چار گز کے دامنی پھاڑ کر دیدی۔ پھر میں وہاں سے لوٹ آیا۔ ایضاً آہستہ فرمایا ایسا کہ دو تین اور یاروں نے سن لیا۔ یعنے مولانا فریدالدین و شیخ زادہ نجم الدین و خواجہ نصرت نے کہ دعاگو کو یہ بات سنوائی کہ تو نہ لوٹے گا۔ یہاں تک کہ مہتر خضر سے ملاقات نہ کرے گا اور چند یاروں کی بھی ملاقات کرائے گا۔ پس دعاگو را انشراح در خاطر مے افتد یعنے دعاگو کے دل میں خوشی معلوم ہوتی ہے۔ ایک رات خطیرہ شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ میں مع بعض یاروں کے جہت عمارت معروف سے جائیں۔ پوچھا کہ اس جگہ سے خطیرہ کس قدر ہے۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ دو کوس ہوگا۔ فرمایا انشاء اللہ تعالےٰ تم بھی برابر ہو گے۔ ہم نے خدمت کی یعنے سلام عرض کیا۔ ایضاً مخدوم ادام اللہ برکاتہ صلوٰۃ احیاء القلب پڑھنا چاہتے تھے۔ بیٹھ کر شروع کی اُٹھ کھڑے ہوئے اور آہستہ فرمایا سنوایا کہ کھڑے ہو کر پڑھ۔ اس سبب سے میں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اسی درمیان میں سید علی مدنی کی خبر وفات پہونچی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ۔ فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ فرمایا کہ دعاگو کا برادر و یار تھا۔ اور اس کی والدہ میری بہن تھی۔ درون سینہ مبارک دعاگو را خبر کردہ بودند۔ اور اس جگہ بسبب میری محبت کے آیا تھا۔ ذرہ برابر دنیا کی طرف میل

لہ دامنی چادر باریک یک عرض و بیدزر ۱۲ غیاث

نہ رکھتا تھا۔ کسی وقت اُس نے کہا کہ میرے واسطے سفارش کرو اور دی بود
ولیے بود ازینہا فرمودند جس وقت صبح کی نماز ادا کر چکے تو دوم ماہ محرم
روز دوشنبہ واسطے نماز جنازہ سید علی کے مع اصحاب اعلیٰ روانہ ہوئے۔
یہ فقیر اور برادر فقیر بھی رکاب مبارک میں چلے۔ جب اُس کے مقام
میں پہونچے تو اس کے جنازۂ مبارک کو باہر لائے۔ فرمایا امام کو
چاہیئے کہ سینہ میت کے نزدیک کھڑا ہو پھر نماز جنازہ کی تکبیر کہی
خود مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے امامت فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے
تو آیۃ الکرسی پڑھی۔ پھر برابر جنازے کے چلے یہ فقیر و اصحاب اعلیٰ رکاب
سعادت میں روانہ ہوئے۔ جب خطیرہ میں پہونچے تو جنازے کو اُتارا
جب تک کہ قبر کا گڑھا کھودا۔ تب تک اُس جگہ بیٹھے۔ اشراق و چاشت
کی نماز بھی اُسی جگہ ادا کی۔ پھر سید علی مدنی کو قبر میں اتارا پھر تختہ پوش
کیا۔ میت کے نزدیک باواز بلند یہ پڑھا جس طرح کہ اوراد میں ہے
یا ولی اللہ یا ولد رسول اللہ اذا جاءک من اللہ ملک فقل
السلام علیکم انی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ الی آخر الدعاء اور روتے تھے۔ جب تلقین سے فارغ
ہوئے تو سید علی کے لڑکوں سے بھی فرمایا کہ تم دو رکعت نماز پڑھو پہلی
رکعت میں سورہ اذا زلزلت اور دوسری میں سورۂ الہاکم التکاثر بعد فراغ
کے میت کو ثواب بخشو۔ فرمایا کہ یہ بات حدیث صحاح میں مروی ہے
اوراد شیخ میں اس نماز کو نہیں لاتے ہیں۔ مولانا فریدالدین نے عرض

ف تلقین میت

کیا کہ اوراد مخدوم میں مولانا نظام الدین لائے ہیں مخدوم ادام اللہ
برکاتہ سرہانے قبر کے بیٹھے پھر فرمایا کہ سورۂ واقعہ اور منجیہ یعنے سورۂ ملک
کو سورۂ منجیہ بھی کہتے ہیں واسطے نجات قبر کے مجرب ہے منجملہ اصحاب
ایک یار نے پوچھا کہ سات کنکریوں پر سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ اور میت
کے قبر میں ڈالتے ہیں۔ یہ بات کیسی ہے۔ جواب فرمایا کہ اس طرف
مکہ و مدینہ میں نہیں کرتے ہیں پھر وثاق میں لوٹ آئے ایضاً روئے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من سبق پڑھو۔ میں نے
شروع کیا ترتیب اس باب میں تھی فاما مقام المریدین ای الطالبین
فھو علی عشر مقامات المحبۃ الی اللہ بالنوافل والتدبر عندہ
بالنصیحۃ فی النفس فیما عند اللہ بمثل النصح لہ ثم فی الخلق
والانس بکلام اللہ والصبر علی احکامہ والائتمار لامرہ والحیاء
من نظرہ الیہ وبذل الموجود فی محبوبہ والتعرض لکل سبب
یوصل الیہ والرضاء بالقلیل والقناعۃ یعنے طالبین کا مقام دس
مقاموں پر مبنی ہے ایک تو دوستی کرنا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نوافل کے
دوسرا مقام اُس کا تدبر و تفکر کرنا ہے۔ اول اپنے نفس کو نصیحت کرے
بعد اُس کے خلق کو نصیحت کرے، قولہ تعالیٰ اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم تیسرا اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے موانست
کرنا۔ یعنے قرآن شریف کی بہت تلاوت کرنا چوتھا قرآن شریف کے
احکام پر صبر کرنا یعنی اُس کے اوامر و نواہی کی رعایت کرنا پانچواں

اس کے حکم کی فرمانبرداری کرنا چھٹا اللہ تعالیٰ کے نظر کرنے سے شرمانا کہ وہ اُس کو دیکھتا ہے۔ قولہ تعالیٰ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید وھو معکم اینما کنتم ساتواں جو کچھ پہونچے اُس کو خرچ کر ڈالے آٹھواں اس بات میں کوشش کرے کہ وصال پائے اور اُس کے پاس پہونچے نواں تھوڑے سے راضی ہونا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھ سے تھوڑے کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے تو میں بھی اُس سے تھوڑے کے ساتھ خوش ہو جاتا ہوں۔ زکوٰۃ و حج و صدقہ فطر و قربانی اضحے و ایتاء ذی القربیٰ وما جعل علیکم فی الدین من حرج دسواں قانع بقناعت ہونا القناعۃ کنز لا یفنی والقانع غنی وان لم یملک حبۃ والحریص فقیر وان ملک الدنیا یعنے قناعت ایک خزانہ ہے کہ فنا نہیں ہوتا ہے اور قانع غنی ہے اگرچہ ایک حبہ کا مالک نہ ہو اور حرص والا فقیر ہے گو دنیا کا مالک ہے یہ دس مقام طالبین کے ہیں۔ پھر اس فقیر سے فرمایا فرزند من نیکو بگیرید مایہ سالک ست یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

ایضاً روز مذکور دوم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد از نماز ظہر

یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ عوارف کا سبق فرما رہے تھے کہ جو شخص خانقاہ میں رہے تو اُس کو چاہیئے کہ مشغول ہوئے بیکار نہ رہے ورنہ از روئے طریقت نہ از راہ شریعت اُس خانقاہ کی وجہ کھانا روا نہیں ہے۔

Marfat.com

یا کوئی شخص اگر کھائے تو خادمی کرے یا جھاڑو دے۔ اس کو بھی روا ہے کیونکہ کام میں ہے۔ لیکن بانی خانقاہ نے وقف کی نیت کی ہے۔ تو شریعت میں بھی بیکار کے واسطے روا نہیں ہے۔ چاروں مذہب میں اسی درمیان میں خادموں کو طلب کیا اور فرمایا۔ کہ بادشاہ ہر ماہ وجہ نیک سے وظیفہ بھیجتا تھا۔ اس ماہ میں یعنے محرم میں وظیفہ نہیں بھیجا۔ اس سبب سے کہ بعد عاشورے کے روانہ ہو جاؤں گا۔ لیکن بادشاہ ہر روز دو وقت کندوری یعنے دسترخوان تہنیت کا بھیجتا ہے۔ پس کسی بیگانے کو اندر آنے مت دو۔ تاکہ ان وظیفہ خواروں کو بھی کھانا جو آتا ہے پہنچ جائے اور کفایت کرے مناسب اس کے **حکایت** بیان فرمائی کہ جس زمانے میں دعاگو اُچہ سے ملتان میں واسطے طلب علم کے آیا تو شیخ قطب العالم رکن الدین قدس اللہ سرہ کی ملاقات کی گئی شیخ نے اپنے خادموں سے فرمایا کہ سید کو خانقاہ میں مت اُتارو۔ مدرسے میں اتارو۔ کیونکہ بہ نیت علم باہر آیا ہے۔ وجہ خانقاہ کی اُس کے واسطے کب جائز ہوگی۔ پس شیخ نے دختر مادر سب سے کہہ دیا تھا۔ کہ ہر روز دیہہ خاص شیخ سے وظیفہ پکار کر پہونچاتی رہیں۔ وجہ خانقاہ سے نہیں اور کبھی کبھی پس خوردہ شیخ کا بھی بھیجتی تھی۔ ایسی شفقت رکھتی تھی ما وجہ یعنے غیر حلال کھانے نہیں دیتے تھے۔ ایک برس تک میں وہاں رہا چند کتابیں جو کہ بعد انتقال قاضی بہاء الدین علیہ الرحمہ کی رہ گئی تھیں ان کو میں نے تمام کیا۔ پھر شیخ نے دعاگو کو روانہ فرمایا ایضاً فرمایا کہ بعض

اور جب کسی مقام میں کوئی خطا ہو جاتا تو اُس مقام سے عدول کرتے
تھے۔ تا آں خطا را بدا کردہ نیفتد و یاد نیاید۔ مناسب اس کے فرمایا
شریعت میں مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص نے حج کا احرام باندھا پھر
عورت سے صحبت کر لی۔ تو اس کا احرام ٹوٹ گیا۔ پھر جس وقت
چاہے کہ احرام باندھے تو عورت سے جدا رہے۔ نزدیک
بعض علما کے واجب ہے اور ہمارے مذہب میں اولیٰ یہ ہے کہ
ایسا کرے یہ نظیر ہے اُس بات کی جس کا ذکر اول ہوا۔ پھر روئے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بگیر یا اور سبق پڑھو میں نے
شروع کیا۔ ترتیب اس باب میں تھی روی عن عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال من سبح للہ تعالی مأتہ بالغداۃ ومأتہ بالعشی
کان کمن حج مأتہ حجۃ ومن حمد اللہ تعالی مأتہ بالغداۃ و
مأتہ بالعشی کان کمن حمل مأتہ فرس فی سبیل اللہ تعالی ومن
ھلل اللہ تعالی مأتہ بالغداۃ ومأتہ بالعشی کان کمن اعتق
مأتہ رقبۃ من ولد اسمعیل علیہ السلام ومن کبر اللہ تعالی مأتہ
بالغداۃ ومأتہ بالعشی لم یأت فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی
بہ الا من قال کما قال ھو او زاد علی ما قال یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سبحان اللہ[1] کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ

---

[1] پوری تسبیح یہ ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

اُس شخص کے مثل ہے کہ جس نے سو حج کئے۔ اور جو کوئی الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جس نے سو گھوڑوں پر اللہ کی راہ میں سوار کیا ہو۔ اور جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جس نے سو بردے آزاد کئے ہوں۔ اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے، اور جو کوئی اللہ اکبر کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو تو اُس دن کوئی شخص اُس سے عمل میں زیادہ تر نہ ہوگا۔ مگر وہ شخص کہ کہے جیسا کہ اس نے کہا یا اُس پر زیادہ کیا۔ بعد اسکے امیر کبیر روئے منبر طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ تسبیح ہر روز صبح و شام دو سو بار کہا کرو دعا گو بھی ہمیشہ کہتا ہے۔ اور یار لوگ بھی کہتے ہیں۔ میں نے ان کو حکم دیا ہے۔ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس فقیر کے تھی۔

سوم ماہ محرم روز سہ شنبہ وقت چاشت

یہ فقیر حقیر وثاق میں بخدمت امیر کبیر حاضر تھا۔ فرمایا حقیقت ماہیت کو کہتے ہیں کما ھی۔ مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ کبیر بہاء الحق والدین قدس اللہ روحہ کسی جگہ تشریف لے گئے تھے وہاں سے لوٹے تو مسجد میں تکبیر کی اقامت کہی تھی۔ اوپر آئے۔ امام کا اقتدا شروع کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو امام کو طلب کیا۔ اور فرمایا سُن تکبیر تحریمہ سے نماز سے نکلنے تک تو ملتان میں گھوڑے سے خریدتا

Marfat.com

اور دہلی میں بیچتا تھا اور دہلی سے بردے خریدتا اور ملتان میں بیچتا تھا۔
ملتان سے دہلی میں اور دہلی سے ملتان میں یہ کیا نماز ہے۔ یہاں امام
گفت نماز اعادہ کنیم شیخ گفت خواہی کہ خود شیخ اعادہ کردنہ یہ ہے نماز
حقیقت کی لیکن شریعت میں روا ہے۔ حقیقت کی نماز حضور ہے
ساتھ اللہ تعالیٰ کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول پاک
ہے لا صلوٰۃ الا بحضور القلب اے بحضور القلب مع اللہ تعالیٰ
یعنی نہیں ہے نماز مگر ساتھ حضور قلب کے یعنی ساتھ حضور دل کے ساتھ
اللہ تعالیٰ کے، پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
..... فرزندان من گیرید ایضاً فرمایا کہ کمالیت مرید کی اس وقت ہوتی
ہے کہ اگر دل میں کچھ ہوئی گزرے تو شیخ اس کا کشف کرے۔ یعنے
اس کو دل کردے مناسب اس کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک
ہندوستانی مکہ معظمہ میں شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ کے پاس
رہتا تھا مکے میں اولاد یعنی وظیفہ نہیں ہوتا ہے۔ مصر میں خلیفہ کے پاس
ہوتا ہے۔ ایک دن وہی ہندوستانی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض
کیا میں چاہتا ہوں کہ خلیفہ کے پاس مصر میں جاؤں کچھ وظیفہ مقرر کردے
تو پھر واپس آجاؤں۔ وہ ہر سال پہنچے گا۔ حاجتمندی سے زور آوری
کی ہے۔ شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ نے اس کے باطن میں
نظر کی۔ اس کے دل سے اس خطرے کو دور کردیا۔ بعد زمانہ دیر کے دعا گو
نے دیکھا کہ اس ہندوستانی نے کہنا شروع کیا۔ کہ مخدوم میں نے توبہ

Marfat.com

کی۔ میں نہ جاؤں گا۔ میں نے باری تعالیٰ کے کلام کی تصدیق کی۔ اور یہ آیت شریف پڑھی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وعدًا او کرمًا یعنے نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں مگر اللہ پر ہے روزی اُس کی۔ دعا گو نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تیرا یہ خطرہ کہاں سے دور ہوا۔ وہ بولا میں نہیں جانتا ہوں۔ میں نے کہا کہ شیخ نے تیرے باطن میں نظر کی اور اُس خطرے کو دور کر دیا۔ فرمایا کہ گھڑی بھر اولیاء کی نظر کرنے میں یہ دولت ہے۔ چاہیے کہ شیخ کی صحبت میں رہے۔ اور علم پڑھے اور اُس سے سنے تو ایسی دولتیں سعادتیں پائے۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران اعلیٰ کے لائے۔ فرمایا جیسے تم مجد صحبت دعا گو رہتے ہو۔ اور دعا گو سے علم سنتے ہو اور پڑھتے ہو اور عمل اخذ کرتے ہو کس حد تک سعادت ہے۔ ہم سب نے قدمبوسی کی ایضًا صحت توبہ مرید کے باب میں گفتگو ہونے لگی فرمایا کتاب سلوک میں ہے لا یصیر المرید مریدا حتی لا یکتب صاحب الشمال عشرین سنۃ شیئا یعنے مرید مرید نہیں ہوتا ہے۔ یعنے طالب کامل، یہاں تک کہ بائیں طرف کا فرشتہ نہ لکھے اُس پر کچھ بدی، بیس برس تک اس فقیر سے فرمایا فرزند من بگیرید آج ایک شخص نے موئے بند ریشمی ڈالا۔ توبہ کی۔ اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ اور نماز بھی قبول نہیں ہے۔ پھر اُس کے منہ پر مارتے ہیں۔ اور وہ توبہ کرتا ہے۔ اور پھر نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے گناہ لکھتے ہیں۔ جب تک کہ پہنے ہوئے ہے۔ اسی جہت سے دعا گو

نہیں کرتا ہے۔ بوڑھوں کو برادری کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ اور جوانوں کو فرزندی میں قبول کرتا ہوں۔ میں شیخ نہیں ہوں وکیل ہوں اسی درمیان میں مخدوم زادہ سید حامد نبیرہ مخدوم اطال اللہ عمرہ خدمت میں کلام اللہ شریف پڑھنے لگا۔ شروع میں کہتا تھا باسنادکم الی حضرۃ اللہ جل جلالہ فرمایا یہ اس سبب سے کہتا ہے کہ دعا گو ساتوں امام سے ساتوں قرأت کا اسناد رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک میں نے اس طرف ان قرأتوں کو عرض کیا ہے۔ اور اسناد لکھا ہوا رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اس جگہ کوئی شخص دعا گو پر ساتوں قرارت کو عرض کرے۔ اور اگر نہ کر سکے تو قرأت ابو عمرو کو تو عرض کرے۔ تو میں اسناد لکھوں۔ اور اس کو دیدوں۔ آچہ میں بعض عورتوں نے عرض کیا ہے میں نے ان کو اسناد لکھ دیا ہے سید حامد سورۃ طس میں پہونچا۔ تو فرمایا کہ طس بفتح الطاء بغیر الامالۃ بھمزۃ وبغیر الھمزۃ ہندوستانی قاریوں نے ترک ہمزہ کو اختیار کیا ہے اور آیاتنا میں حرف تا کو ظاہر کرتے ہیں۔ روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بگیرید۔ و سبق بخوانید۔ میں نے شروع کیا ترتیب اس باب میں تھی اما مقام المطیعین فھو علی عشر مقامات تعظیم لامر اللہ والحب للہ والبغض للہ والھیبۃ والمراقبۃ للہ والصدق والجد والاجتہاد ووضع الرقبۃ فی ذل المسکنۃ والسکون بین یدی اللہ وحفظ النفس عندہ ورعایۃ القلب وانتظار ما یقع

Marfat.com

بہ من معاملتہ یعنے مقام مطیعون فرمانبرداروں اور اہل طاعت کا
دس مقاموں پر مبنی ہے ایک تو تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کے امر کی۔ دوسرا
مقام دوست رکھنا اہل طاعت کو واسطے خدا کے تیسرا دشمن رکھنا اہل
معصیاں کو واسطے خدا کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تاخذ کم بھما
رافعۃ فی دین اللہ چوتھا بخشش کرنا واسطے رضا اللہ تعالیٰ کی۔ بقدر
مقدور پانچواں مراقبہ کرنا یعنی سب حال میں اللہ تعالیٰ کو خود پر ناظر رکھنا
مراقبہ کے معنے از روے لغت کے بایکدیگر چشم داشتن اسلئے کہ مفاعلہ
واسطے مشارکت کے ہے۔ اور مبالغے کے بھی۔ وفی اصطلاح المشائخ
الصوفیۃ قدس اللہ تعالیٰ ارواحھم العزیزہ المراقبۃ ملازمۃ العلم
بان اللہ مطلع علیہ یعنی مشائخ صوفیہ کے اصطلاح میں مراقبہ یہ ہے
کہ ہمیشہ اس بات کو جاننا کہ اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہے۔ اور یہ مراقبہ
کہ گھڑی بھر سر کو زانو میں کر لیتے ہیں۔ سو بیتابیوں کا مراقبہ ہے۔ اور
مراقبہ منتہی لوگوں کا یہی ہے جو میں نے کہا۔ چھٹا مقام جد و اجتہاد ہے
یعنی اعمال صالح میں سعی و کوشش کرنا۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے والذین
جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای سبل وصالنا یعنی جن لوگوں نے
سعی و کوشش کی ہمارے طلب میں تو ہم ضرور ان کو اپنے وصال کی
راہیں بتا دیں گے۔ ساتواں گردن رکھ دینا ذلت و مسکنت میں یعنی
خواری کھینچنا۔ آٹھواں سیاکت ہونا رد و حضرت صمدیت کے یعنی لایعنی
بے فائدہ بات نہ کہنا حدیث صحاح میں ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

من آمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت وفی روایۃ او لیصمت یعنے جو شخص اللہ و رسول و روز قیامت پر ایمان لایا ہے تو چاہیئے کہ بھلی بات کہے یا چپ رہے۔ نواں فرو بردن نفس نزدیک خدائے تعالیٰ یعنی نگاہ رکھنا نفس کو نزدیک اللہ تعالیٰ کے۔ دسواں رعایت قلب یعنی نگاہ رکھنا دل کو اور منتظر رہنا اُس شے کا جو واقع ہوتی ہے دل میں معاملہ حق ہے۔ جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

قلوب العارفین لہا عیون

یعنے عارفوں کے دلوں کی آنکھیں ہیں۔ یہ دس مقام اہل طاعت کے مقام ہیں پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بگیرید مایۂ سالک ست یہ ترتیب حق میں اس فقیر کے تھی ایضاً خلق رنجیدہ کرتی تھی۔ نماز نہیں پڑھنے دیتی تھی۔ تو فرمایا فروا من الناس کما یفر الغنم من الاسد یعنے تم بھاگو لوگوں سے جس طرح کہ بکریاں شیر سے بھاگتی ہیں ایضاً فرمایا سالک کو واجب ہے کہ جو کچھ کرے خدا کے واسطے کرے۔ مثلاً اگر کھانا کھائے تو عبادت خدا کی نیت کرے۔ یہاں تک فرمایا کہ اگر پاخانے میں جائے تو نیت کرے کہ جلد فارغ ہو جائے تو لائق عبادت کے ہو۔ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام نیۃ المومن خیر من عملہ وانما الاعمال بالنیات یعنے نیت مومن کی بہتر ہے اُس کے عمل سے اور سوا اس کے نہیں کہ اعتبار اعمال کا نیتوں سے ہے ایضاً بلاغت بالغوں کا ذکر نکلا تو فرمایا کہ بالغین اصلیین ہیں

Marfat.com

جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

لاشئ عندی کل من طلب الدنیا[1] والقاھرون نفوسھم ابطال

الطالبون تشابھوا برجالھم والواصلون الی الحبیب رجال

یعنے جو شخص کہ دنیائے فانی کا طالب ہے وہ کچھ شے نہیں ہے والشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ یعنے شے جس وقت مقصود سے خالی ہوتی ہے۔ تو اس کی نفی جائز ہے۔ فرمایا ایک عزیز نے پوچھا کہ لاشئ کیوں کہتا ہے۔ لاشے بھی ایک شے ہے۔ حالانکہ طالب دنیا تو لاشے بھی نہیں ہے اور اپنے نفس کے توڑنے والے ابطال ہیں ابطال جمع ہے بطل کی بطل کہتے ہیں شجاع و بہادر کو اور طالبان حضرت قدسی کو مردوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور جو لوگ کہ دوست تک پہنچے ہوئے ہیں مرد وہی ہیں ایضاً فرمایا کہ مجنوں کی شوق و محبت کی آگ سخت تر ہے دوزخ کی آگ سے جیسا کہ اہل محبت نے کہا ہے ؎

بالنار خوفنی قوم فقلت لھم النار ترحم من فی قلبہ نار

یعنے ایک گروہ نے مجھ کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا تو میں نے اُن سے کہا۔ کہ دوزخ کی آگ رحمت و شفقت کرتی ہے، اس شخص پر کہ جس کے دل میں محبت کی آگ ہے۔ ولھذا قیل المتحوق لایحترق یعنے اسلئے کہا ہے

---

[1] اصل میں ایسا ہی ہے لیکن وزن شعری میں اختلال آتا ہے۔ شاید الدنیا ہو جو جمع ہے دنیا کی کما فی القاموس واللہ اعلم

Marfat.com

کہ جلی ہوئی شے نہیں جلتی ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ جلی شے کو پھر جلائیں۔ پھر
رشتے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بگیر یہ و آں اشعار
عربی یکجا تقریر کردم بنویسید۔ وسبق بخوانید۔ میں نے شروع کیا ترتیب اس
باب میں تھی۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قولہ علیہ السلام
من قام اذا زالت الشمس وتوضأ واسبغ الوضوء ثم صلی قبل الظهر
اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة وایة الکرسی وقل
هو اللہ احد ثلث مرات ویتم رکوعهن وسجودهن کتب اللہ له سبعین
الف حسنة ومحا عنه سبعین الف سیئة ورفع له سبعین الف درجة
وصلی خلفه سبعون الف ملك ویستغفرون له ووکل اللہ ملکین سوی
حفظته احدهما عن یمینه والآخر عن شماله لا یکلآن حتی یمسی وان
مات کان له اجر صدیق وشهید یعنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کہ
کھڑا ہو جس وقت کہ سورج ڈھل جائے اور وضو کرے کمال اتیاما الاسباغ
الاکمال یعنی اسباغ کی معنی اکمال ہیں۔ پھر پڑھے ظہر سے پہلے چار رکعتیں۔
پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد تین بار اور
پورا کرے اُن کے رکوع و سجود بخشوع کے یعنے بتعدیل ارکان ادا کرے
تو لکھوا دے اللہ واسطے اُس کے ستر ہزار نیکیاں، اور دور کرے اُس
سے ستر ہزار بدیاں اور بلند کرے واسطے اُس کے ستر ہزار درجے اور
نماز پڑھیں پیچھے اُس کے یعنے اقتدا کریں ستر ہزار فرشتے اور بخشش مانگیں

Marfat.com

واسطے اُس کے اور مقرر کرے اللہ دو فرشتوں کو، سو انگہبان فرشتوں کے ایک کو اُس کے سیدھی طرف اور دوسرے کو اُس کے بائیں طرف نگاہ رکھیں، اس کو یہاں تک کہ شام کرے۔ یکلأنہ ای یحفظانہ یعنی یکلأنہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ دو فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اگر اس نماز کا پڑھنے والا اُس دن مر جائے تو اُس کے لئے صدیق و شہید کا اجر ہوئے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے۔ فرمایا فرزند من بگیرید۔ اور یہ نماز وقت زوال کے ادا کرو۔ دعا گو ہمیشہ ادا کرتا ہے یہ نماز اوراد میں ہے میں نے یاروں سے بھی کہہ دیا ہے وہ اُس کو کرتے ہیں یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق میں اس دعا گو کے تھی۔

ایضاً روز مذکور سہ شنبہ ماہ مذکور بعد نماز ظہر

یہ فقیر خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا مصابیح کا سبق فرما رہے تھے حدیث شریف یہ تھی۔ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی شیئاً فاعمل بہ حتی ادخل الجنۃ فقال یا اعرابی تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا و تصلی الصلوات المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ فقال الاعرابی لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنے تحقیق ایک دن ایک جنگلی آدمی آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، پس عرض کیا یا رسول اللہ آپ سکھاؤ مجھ کو کوئی چیز پس میں اُس کو کروں یہاں تک کہ داخل ہوؤں میں بہشت میں پس آپ نے فرمایا اے اعرابی تو

Marfat.com

عبادت کر اللہ کی، اور شریک مت کر اُس کے ساتھ کسی چیز کو فرمایا کہ مراد اس شرک سے ریا ہے۔ کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ریا کو شرک اسلئے کہا کہ ریا شرک خفی ہے۔ اُس طرف کے محدثوں سے اسی طرح سُنا ہے۔ یہاں تک کہ اگر رات میں یا حجرۂ تاریک میں نماز پڑھے اور دل میں خطرہ گذرے کہ کسی کو دیکھتا ہے تو ریا ہوگی۔ مخلص کو خلا و ملا یعنی تنہائی و مجمع یکسا ہے۔ وہ نظر رکھتا ہے، خداوند تعالیٰ پر، دوسری بات اُس اعرابی سے یہ فرمائی کہ اے اعرابی تو پانچوں وقت کی نماز پڑھ جو کہ لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا اے اعرابی ادا کر زکوٰۃ جو کہ فرض کی گئی ہے، اگر تو نصاب کا مالک ہو۔ پس اُس اعرابی نے کہا۔ میں کچھ اس پر زیادہ نہ کروں گا۔ اور نہ کم کروں گا پھر فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ دوسری اس بات کا حکم دیا کہ حج ادا کر یہ بات اُس طرف کے محدثوں سے سُنی ہے۔ کیونکہ منسک حج سب وقت تھا۔ وہ شخص بیابانی وغیرہ بھی اس کو جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکل امۃ جعلنا منسکا ھم ناسکوہ اعرابی نے جو بات کہی کہ لا ازید علی ھذا ولا انقص یعنی میں نہ اُس پر زیادہ کروں گا نہ اس سے کہ کروں گا سو اس کے کیا معنی ہیں اُس طرف کے محدثوں سے سُنا ہے کہ وہ اعرابی قوم کا سردار تھا یعنے اس حدیث کو قوم کے پاس پہونچاؤں گا اس حدیث پر نہ کچھ زیادہ کروں گا نہ اس سے کچھ کم کروں گا۔ پھر اس فقیر اور اصحاب اعلیٰ سے فرمایا برادران بگیرید نیکو اسی درمیان میں اربعین صوفیہ کا سبق شروع ہوا حدیث شریف یہ تھی

فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام ینزل ربنا کل لیلۃ الی سماء الدنیا فی الثلث الاخیر ویقول ہل من مستغفر فاغفر لہ وفی روایۃ یبسط یدیہ ویقول من یقرض الذی ہو غیر غائم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر فرمایا کہ ینزل ربنا کیا ہے اللہ تعالیٰ تو نزول سے منزہ ہے پس اس جگہ مضاف محذوف ہے ای ینزل ملک ربنا یعنے ہر رات ایک فرشتہ اخیر رات میں آسمان سے اترتا ہے اور کہتا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پھیلاتا ہے اپنے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون شخص قرض دیتا ہے اس شخص کو جو کہ معدوم نہیں ہے موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے ومن یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا مضاعفۃ اور اس شخص کو جو کہ ظلم نہیں کرتا ہے یہ ناامید تک نہ رہتی ہے کہ فجر طلوع کرے بعد اس کے سید معز الدین رسولدار آئے اور جپل اسم پڑھنے لگے اسم یہ تھا فلا یفوت شیئ من علمہ ولا یؤدہ فرمایا آج بھی یا حی یا قیوم کا ورد ہے ہزار بار، روزہ سر شب ہے۔ فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے اگر مردے پر پڑھیں تو زندہ ہو جائے۔ اور اس اسم کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو عجائب دکھلائے اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز ایک

لہ اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید عربی عبارت میں سے یہ لفظ رہ گیا ہل من داع فاستجیب لہ ۱۲

ولی مکاشف راہ حجاز لعنہ میں جاتے تھے۔ یہاں تک کہ اس زمین میں پہنچے کہ جس جگہ گنج زر ہے۔ تو فرمایا کہ کھولیں۔ خمس کو بیت المال میں، اور باقی کو جو درویش لوگ کہ پیادہ چل رہے تھے اُن سب کی امداد کے واسطے لیا۔ اونٹ خریدے اور روانہ ہوئے بعد اس کے فرمایا کہ اگر مال کو شہر میں پائیں اور امیر ہو تو وہ سب بیت المال میں جمع ہو۔ اور اگر کسی جنگل میں ہو اور امیر نہ ہو تو وہ ایک خزانہ ہے کہ یدہ خلق اللہ الارض خلق ذلک یعنے وہ ایک خزانہ ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا ہے اُس کو بھی پیدا کر دیا بعد اس کے فرمایا کہ مجھ سے یاران ایک عزیز ہے کہ نام اُس کا نہ لوں گا۔ وہ مکاشف ہے۔ اور ایسی جگہ ہے اُس نے دعا گو سے کہا کہ فلاں جگہ خزانہ ہے کسی دوسرے عزیز کے کام آجائیگا۔ تاکہ وہ اُس کو کھولے۔ معرف میں پہنچائے میں نے کہا کیا یہ کہ کسی کی ملک ہو۔ تو مجھے حرام ہے۔ اور وہ بیت المال کی ملک ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ بادشاہ سے کہیں۔ وہ اُس کو کھولے۔ سید رسول اللہ نے کہا کون ہے کہ اس بات کو بادشاہ کی کان پر ڈالے۔ فرمایا میں اُس سے مشورہ کروں گا خواجہ نصرت کو طلب کیا اور فرمایا جا اُس سے پوچھ کہ بادشاہ[1] بعد اس کے فرمایا کہ شاید کہ وہ خزانہ شہر سے باہر ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کو پیدا کیا ہے جس دن کہ دنیا کو پیدا کیا ہے چنانکہ حکایت آمد بعد اسکے فرمایا کہ ایک ولی ہندوستان کا ہے اور ایک خراسان کا

---

[1] اصل میں اسی قدر ہے شاید یوں ہو کہ اُس سے پوچھ کہ بادشاہ سے اس بات کو کہہ دیں۔ واللہ اعلم

اس جگہ کے خادموں سے۔ اُن کو میرے ساتھ کھانا کھانے نہیں دیتے ہیں
دور کرتے ہیں۔ لیکن اچھا ہے۔ تاکہ استوار رہیں۔ ایضاً ولایت قطبی
کا ذکر چلا فرمایا کہ شیخ نصیر الدین قطب تھے۔ یہاں تمام عالم کے نہ
تھے۔ اسی اپنی ولایت رہتے تھے ایک عزیز نے پوچھا۔ کہ کتنی مدت قطبی رہتا
ہے۔ فرمایا کہ چند سال۔ آخر عمر میں دعا کرتے اس اطراف میں رہتا ہے۔
رہا قطب عالم سو وہ قطب اقطاب ہوتا ہے۔ جیسے شیخ عبد القادر
رحمہ اللہ تعالےٰ قطب اقطاب تھے۔ اور آسمان میں تصرف رکھتے تھے۔
فرشتوں کے واسطے عرض کرتے۔ کہ اس کو فرشتہ مقرب کر دیا رسول اللہ
نے پوچھا وہ قطب کہ ابدال کے سر پر ہے۔ دوسرا ہے۔ فرمایا ہاں ایضاً
سید علی مدنی کو یاد کیا اور فرمایا قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من مات من
العشق فقد مات شہیدا یعنے جو شخص عشق سے مرجائے تو مقرر وہ شہید مرا
ایک عزیز نے پوچھا۔ کہ اس کا حال کس طرح گذرا فرمایا کہ اس کا حال رات
کو معلوم ہوا خوش قبرہ شسم یعنے اس کی قبر روشن اور فراخ کر دی گئی یعنی اس
کی قبر مبارک کو پر نور کر دیا۔ اور فراخ بھی کیا۔ بعد اس کے فرمایا حدیث شریف
میں ہے کہ اگر کوئی شخص غربت یعنے مسافرت میں مرجائے تو اس کی قبر کو
اس جگہ تک کہ جو اس کا مقام ہے۔ بہشت کا چمن کرتے ہیں۔ سید علی کا یہی
واقعہ ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ چند مدت اچھے میں کٹا۔ اور اس جگہ بھی کسی
وقت اس نے دنیا کی طلب نہ رکھی۔ روٹا بہت تھا۔ بات میں رقت بہت
رکھتا تھا۔ ایک عزیز تھا اور میرا بھائی تھا ایک عزیز نے پوچھا کہ پاک مردان

Marfat.com

کا حال کیونکر گذرا۔ فرمایا اس سبب سے کہ اُس کے پیر شیخ نصیر الدین اُس سے رنجیدہ تھے۔ عقوبت میں تھا۔ دعا گو نے اُس کے واسطے شیخ نصیر الدین سے معذرت چاہی۔ تو اب تخفیف ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ مدینہ مبارک میں ایک صندوق ہزار دانے کی تسبیح سے بھرا ہوا ہے۔ تیسرے دن زیارت کو جاتے ہیں۔ اور ایک بار لا الہ الا اللہ کہتے ہیں صحاح میں ہے کہ عذاب قبر کا میت سے اُٹھا لیتے ہیں۔ گو لائق عذاب ہی کے کیوں نہ ہو بعد اسکے فرمایا کہ اگر گناہ نہیں رکھتا ہے اور لائق عقوبت کے نہیں ہے تو درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ خصم رکھتا ہے تو تخفیف ہو جاتی ہے لیکن قیامت کے دن جب تک کہ اُس کے خصم خوش نہ ہو جائیں گے تب تک خلاصی نہ پائیگا تیسرے دن بعد نماز صبح کے، واسطے زیارت سید علی کے روانہ ہوئے۔ سب یاروں نے فرمایا اور بندہ اور برادر بندہ رکاب سعادت میں تھے۔ یہاں تک کہ اُس کے خطیرے میں پہونچے مخدوم نے مع یاروں کے سورۂ ملک پڑھی۔ اور ثواب بخشا اور یہ دعا پڑھی جو کہ حدیث صحاح میں ہے فللہ الحمد ۶۲۹ اور یاروں سے فرمایا کہ سارے مُردوں کو ثواب بخشو فرمایا کہ جو کوئی یہ پڑھے سارے مردگان اسلام کی نیت سے تو سب کی قبریں منور و فراخ ہو جائیں۔ خادم نے عرض کیا۔ کہ تسبیح لائیں۔ فرمایا حاجت نہیں ہے۔ غرض اُس کی حاصل ہو گئی ہے۔ ولیکن اُس کی ترقی درجات کے واسطے کہوں گا بعد اُس کے فرمایا کہ جس زمانے میں بصّال قطب یمن نے وفات پائی تو دعا گو حاضر تھا۔ تیسرے دن اُن کے واسطے بھی تسبیح ہوتی

Marfat.com

واسطے نیت ترقی درجات کے۔ اور ایک تسبیح دعا گو کے ہاتھ میں بھی دی۔ بعد اس کے تسبیحیں بانٹنے لگے۔ یعنی حضرت مخدوم ایک تسبیح بندے کے ہاتھ میں بھی دی۔ پھر مخدوم لوٹ آئے بندہ و برادر بندہ بھی مع اصحاب دیگر۔ والحمد للہ علی ذلک

پنجم ماہ محرم روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر

بندہ خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑھ رہا تھا گفتگو مسافرت میں تھی۔ شبلی قدس سرہ نے ایک یار سے فرمایا کہ لو خطر فی قلبک من الجمعۃ الی الجمعۃ غیر اللہ فیحرم لک ان تحضرنی یعنے اگر گزرے تیرے دل میں۔ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک غیر خدائے عزوجل، تو حرام ہے تیرے واسطے یہ کہ تو میرے پاس حاضر ہو جبکہ ایسا حجب ہو تو اس کو سفر حرام ہے ایک عزیز بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوال کیا کہ یہی مشغول ہونا واسطے اس کے غیر اللہ سے حجاب ہے یا نہیں فرمایا کیا کہتا ہے اے خواجہ اگر تو ظاہر میں ہزار آدمیوں کے ساتھ ہو چاہیئے کہ دل خدا کے ساتھ حاضر ہو سارے مشائخ اسی طرح تھے۔ شیخ نظام الدین و شیخ نصیر الدین اور مشائخ دیگر بادشاہ کے پاس بھی آتے تھے ملاقات ہوتی تھی ایضاً روز مذکور میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن اُچہ میں ایک عزیز درویش والد کے خانقاہ میں آیا اُچہ میں تین خانقاہیں ہیں ایک تو والد کی دوسرے شیخ جمال الدین کی تیسرے گازرونیوں کی اس شخص نے کہا سید میں نے تمہارے اُچہ میں ایک ولی دیکھا

Marfat.com

بدل باحق حاضر و بچشم باخلق ظاہر بعد اس کے فرمایا ظاہر کا اعتبار نہیں ہے اعتبار خاص باطن کا ہے سارے انبیاء و اولیاء اس صفت کے تھے ایضاً فرمایا کہ زمینیں شکایت کرتی ہیں کہ اے بار خدایا تو نے کوئی ایسا بندہ ہم پر نہیں بھیجا کہ تیری عبادت کرے یا تیرے ذکر میں ہو اسی جہت سے بعض مشائخ کو سیر گرداں کرتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ میں لاتے ہیں۔ چنانچہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار دہلی میں تشریف لائے۔ ایک دن کوئی شخص خدمت میں شیخ نظام الدین کے بطریق طعن کہتا تھا۔ جیسے کہ شیخ رکن الدین اس جگہ آتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ بعض بندگان خدا اس سے بیعت کریں۔ اور وہ لوگ اس جگہ نہیں جا سکتے ہیں۔ تو شیخ کو اس جگہ لاتے ہیں تاکہ اس کے تشریف بیعت سے مشرف ہو جائیں۔ اور یہ بات واقعی ہے ایضاً روز مذکور میں فرمایا یا روستو ایک خالی وقت تھا۔ ھذا قول بالعربیۃ قیل لی لاتخرج من ھذا البلد حتی ترى الخضر واردت ان اروح لزیارۃ شیخ الاسلام نظام الحق والدین حتی الاقیہ واراعی ھنا لاجل عبارۃ المعلولۃ فاردت ان اخرج الی الصحراء لاجل ملاقاتہ فی لیلۃ ولاجل ھذا اصلی الظھریۃ قائما بعد اس کے روئے مبارک طرف ہمارے لائے فرمایا انتم تصلون علی الظھریۃ قلنا نعم یا مخدوم من قال المخدوم ھو ان شاء اللہ تعالیٰ انتم ترون ولا یصلی احد ھذہ الصلوۃ

Marfat.com

الاسری المختصر۔

ایضاً شب ہفتم ماہ محرم

کو بندہ خدمت میں امیر کبیر کے حاضر تھا۔ فرمایا آج بادشاہ سے ملاقات ہوئی بہت باتیں کیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی علو ہمت میں، جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے ؎

ہمت بلند دار کہ روزی کن کہ من از تو ہمیں ترا خواہیم

خود بادشاہ نے اس کو لکھا اور بنایت اُس کو خوش آیا اور چند بیتیں دوسری شیخ امین الدین کی سید الحجاب نے لکھیں ؎

ہر آنکہ غافل از وے یک زمان رست دراں دم کافرست اما نہ انست

مبارا غافلے پیوستہ باشد دریا سلام بودے بستہ باشد

حضوری بخش آمے پروردگارم کہ من غائب شدن طاقت ندارم

فرمایا ملک علی کہتا تھا کہ قاضی نصراللہ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ موئے بنا بر ریشم سر پر ڈالے ہوئے ہے۔ میں نے کہا کہ ہم نے سنا تھا ہم نے چھوڑ دیا اور سوتی کر لیا۔ تم زخود قاضی ہو۔ قاضی نے کہا روایت لاؤ مخدوموں نے کہا کہ روایت کنز کی ہے حق میں ابریشم کے۔

ہفتم ماہ محرم روز شنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت میں حاضر تھا نبیرہ مخدوم سید حامد قرآن شریف پڑھ رہے تھے

آیت شریف اس باب میں تھی ویستحیون نساءکم فرمایا مستخلص میں ہے الاستحیاء شرم داشتن وزندہ گزاشتن اس جگہ بمعنی زندہ گزاشتن ہے ایضاً آیت اس جگہ پہونچی تھی والیہ ترجعون فرمایا اس کو معروف ومجہول پڑھا ہے اگر معروف پڑھیں تو رجوع سے ہوگا لازم اور اگر مجہول پڑھیں تو رجع سے ہوگا متعدی قولہ تعالیٰ واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ ایک عزیز نے پوچھا کہ اس وحی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا مستخلص میں ہے الایحاء وحی کردن وانہام گزاشتن۔ اس جگہ یہی معنے ہیں اسی درمیان میں فرمایا کہ دعاگو ساتوں امام سے ساتوں قرارت کا اسناد رکھتا ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ اُس طرف میں نے پوری شاطبی عرض کی ہے۔ میں آرزو رکھتا ہوں کہ کوئی شخص میرے روبرو عرض کرلے۔ اگر ساری نہ کرسکے تو قرارت ابوعمر کو تو عرض کرے کہ میں اُس کو اسناد لکھ کر دیدوں ایضاً شیخ زادہ نجم الدین نے عوارف کا سبق شروع کیا گفتگو مسافرت واقامت میں تھی سفر میں وہ شخص ہے کہ اذا کشف الماء مکانہ ینزحہ پس بعض نے یہ اختیار کیا ہے اور بعض نے وہ قال بعض الصالحین للہ عباد طور سینا ھم فی رکبھم فسالھم القرب مع اللہ عزوجل یعنے بعض صالحین نے کہا ہے کہ اللہ کے ایسے بندے ہیں کہ اُن کا طور سینا اپنے سر کو زانو میں رکھتا ہے۔ جیسے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کوہ طور پر کلام کرتے اور قربت پاتے تھے۔ ویسے ہی یہ لوگ جس وقت اپنے سر کو زانو میں رکھتے ہیں تو اللہ عزوجل سے قربت پاتے ہیں۔

Marfat.com

اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین مراقبے میں ہوتے تو دریائے عدن میں جہاز کو ڈوبنے سے کھینچ لیتے تھے۔ دعا گو کو اُن کی وضو کرنے کی جگہ دکھائی ہے۔ میں نے عدن میں فقیہ بصال کی زیارت حاصل کی۔ اول مجلس ایں بود کریم برادر برداشتم فقیہ بصال نے فرمایا لا تخرج من مکۃ حتی یاذن لک الذی ارسلک اعنی الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ یعنے تو مکے سے مت نکل یہاں تک کہ اجازت دے تجھ کو وہ شخص جس نے تجھ کو بھیجا ہے۔ یعنے قطب عالم شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ بعد چند روز کے مجھ سے پہلے انہوں نے۔ یعنے بصال نے وفات پائی۔ دعا گو مکے میں لوٹ گیا۔ شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی کہا جو کہ فقیہ بصال نے کہا تھا۔ ایک عزیز نے پوچھا کہ مخدوم شیخ رکن الدین کے اذن سے آئے فرمایا ہاں از سر کرد بروا کنند در خانہ ایضاً فرمایا کہ بعض مشائخ کو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف لاتے ہیں تاکہ جو لوگ رہ گئے ہیں اُن سے بیعت کر لیں اور اُن سے ارشاد پائیں اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ جس وقت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ شہر میں آئے تو لوگوں نے شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ وہ وہاں سے یہاں آتے ہیں۔ اُس کا کیا سبب ہے شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض کے واسطے لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ وہ اُن کو ہدایت کرینگے۔ وہ اس سبب سے یہاں آتے ہیں۔

Marfat.com

اور مجھ کو لکھا ہے یاروں نے عرض کیا۔ کہ بسبب تشریف لانے مخدوم کے اُچہ مبارک سے اتنی سعادتیں ظاہر ہوئیں۔ فرمایا میں کون ہوں ایضاً فرمایا دل تفرقہ رکھتا ہے۔ جب تک کہ جمع نہیں ہوا ہے۔ جب جمع ہو جاتا ہے تو تفرقہ اُٹھ جاتا ہے ؎

کانت لقلبی اَھواءُ مفرقہ　　فاستجمعت اذا رأتک العین اھوائی

یعنے میرے دل کی خواہشیں متفرق و پریشان تھیں۔ جس وقت کہ دل کی آنکھ نے تجھے دیکھ لیا تو میری خواہشیں جمع ہو گئیں یعنے پریشانی گئی۔ دلجمعی حاصل ہوئی ایضاً سید شمس الدین کہتے تھے کہ اگر تو مجھے کچھ نہ دلوائیگا تو میں کمر پر زنار باندھوں گا و جہکری کنم اس پر قصیدہ لامیہ کی نظم فرمائی ؎

وَمَن یَنوِ ارتِدَادًا بَعدَ دَھرٍ　　یَصِر عَن دِینِ حَقٍ ذا انسِلَالٍ

یعنے جو شخص بعد ایک مدت کے مرتد ہونے کی نیت کرے تو وہ دین حق سے نکل جاتا ہے بعد اس کے فرمایا فرزند من ایں ابیات عربی کہ تقریر کردم بنویسید پس بنوشتم۔

ایضاً شب یکشنبہ ہشتم ماہ محرم بعد تہجد

کے بندہ خدمت میں حاضر تھا ایک عزیز مدارک کا سبق پڑھ رہا تھا بات اس باب میں تھی۔ من لم یزد طلبا لم ینل یعنے جو شخص طلب کو زیادہ نہ کرے گا وہ مراد کو نہ پہونچے گا۔ اور یہ بیت فرمائی ؎

لولم ترد نیل ما ارجو واطلبہ　　من جود کفیک ما علمتنی طلبا

Marfat.com

یعنے اگر تو اپنے کف دست کے جود سے میرے امید و مطلب کے پانے کا ارادہ نہ کرتا تو مجھے طلب کی تعلیم نہ کرتا جبکہ تو نے طلب سکھائی تو معلوم ہوا کہ تجھے میری امید کا بر لانا منظور ہے فرمایا کہ یہ بیت میں نے سلطان کے روبرو پڑھی تو اس نے لکھ لی اچھی بیت ہے شب مذکورہ میں اپنے سر مبارک سے خرقہ خضر علیہ السلام نے بندے کو دیا یہ خرقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تر ہے صرف دو واسطہ ہیں۔ یعنے ایک خضر علیہ السلام دوسرے حضرت مخدوم اسی درمیان میں مولانا نے پوچھا کہ مخدوم مشائخ دہلی کے کب زیارت کرینگے۔ فرمایا میں نے سلطان سے کہا کہ میں عاشورہ سے پہلے زیارت کرونگا۔ تو اس نے کہا کہ بعد عاشورہ کے زیارت کرو میں رخصت کرونگا۔

ہشتم ماہ محرم روز یکشنبہ وقت چاشت

بندہ خدمت میں حاضر تھا شیخ زادہ نجم الدین سبق عوارف کا پڑھتا تھا گفتگو اس باب میں تھی کہ ایک بزرگ جنگل میں گئے انہوں نے خضر علیہ السلام کو دیکھا نہ پہچانا گئے۔ خضر علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی۔ پوچھا کیا ہے کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ کہا میں اس سبب سے بھاگا کہ مبادا نفس غالب آئے۔ کہے کہ میں نے خضر کو دیکھا۔ ان سے ملاقات کی۔ فرمایا بنویس پس بنوشتم ایضاً فرمایا اگر کوئی شخص اس نیت پر سفر کرے کہ صحرا و بساتین و اقالیم کا تماشا کروں۔ تا اس نے اپنی عمر ضائع کی اور اگر بر صفا بیرون آید

Marfat.com

ہمہ خیریت باشد یعنے اگر واسطے صفائی حاصل کرنے کے باہر نکلے تو سب خیریت ہے۔ پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بنویسید۔ ایضاً فرمایا سیاح لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمرے میں ہوں گے۔ قیامت کے دن اُن کے ساتھ بہشت میں داخل ہونگے اسلئے کہ وہ سیاحت کرتے بھاگتے پھرتے تھے۔ کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے تھے۔ جس جگہ رات کو پہونچتے اُسی جگہ رہتے۔ بعد اسکے فرمایا ولہذا قولہ تعالیٰ انما المسیح عیسیٰ بن مریم یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اسلئے فرمایا کہ وہ سیاحت کرتے تھے ایضاً سید مسعود نے کہا کہ مصحف کی فال دیکھوں تاکہ وداع کروں مصحف شریف لائے۔ فرمایا کہ اگر شروع روز ہو تو اول مصحف سے دیکھیں اور اگر درمیان دن کا ہو تو درمیان مصحف سے دیکھیں اور اگر آخر دن ہو تو آخر مصحف سے دیکھیں۔ حرف شمار نہ کریں اور سطر بھی۔ بروی نیست خبر وے ہمیں طریق ست و آنکہ الف یا با میگویند آں نیز بدعت است جس وقت کھولیں تو ایک آیت پڑھیں اُسی آیت سے بشارت لیں۔ اور وہ آیت جس میں فال نکلی تھی۔ یہ تھی انا لنرئک من المحسنین فرمایا کہ تمہارے حق میں نیک فال آئی ہے پھر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من ایں طریق دید فال کہ تقریر کردم بنویسید ایضاً شیخ زادہ نجم الدین عوارف کا سبق پڑھ رہا تھا۔ باب سفر کا تھا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تیمم روا نہیں ہے مگر ساتھ تراب یعنے مٹی کے، اور اگر ریت مٹی کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو بھی روا ہے۔ فرمایا دعا گو نے

ف۔ فال مصحف شریف

Marfat.com

دیکھا ہے کہ شافعی مذہب لوگ تیمم کے واسطے مٹی[1] کے ڈھیلے بطرق قماش پُر رکھتے ہیں۔ اگرچہ راحلہ یعنے سواری پر غبار ہو آور اگر کسی جگہ پانی ظاہر ہو جلسے اور انہوں نے نماز میں شروع کر لیا ہو تو ان کا تیمم و نماز نہ ٹوٹے اور ہمارے مذہب میں ٹوٹ جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر اگر محدث یعنی بے وضو ہو تو بغیر تیمم کے نماز نہ پڑھے۔ اور قرآن شریف پڑھے اور مصحف کو لیوے۔ اور اگر جنب ہو یعنی نہانے کی حاجت ہو تو بجائے قرأت قرآن کے دعا پڑھے آور یہ دونو جس وقت پانی پہ پہنچیں تو نماز کو دوہراویں بعد اس کے فرمایا کہ ہمارے مذہب پر بغیر مٹی کے بھی تیمم روا ہے۔ جیسے پتھر و گچ اور چونہ و نمک و سرمہ اور اس کے مانند اور شے، پس ان پر تیمم کر لے۔ اور نماز یا قرآن پڑھے اور اعادہ نہ کرے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کم سے کم سفر ایک رات دن کا ہے اور نزدیک ہمارے تین رات دن کا۔

ایضاً آخر شب جمعہ چہاردہم ماہ مذکور

دو دراع یعنے کرتے لائے۔ اُن میں سے ایک اس فقیر کو دیا اور دوسرا ایک اور عزیز کو دیا۔

ایضاً شب یکشنبہ پانزدہم ماہ مذکور

---

[1] یعنی سفر میں مٹی کی ٹھیلیاں بھری ہوئی ساتھ لے جاتے ہیں کہ ضرورت کے وقت تیمم کر لیں۔

Marfat.com

کہ بندہ خدمت میں حاضر تھا نورالدین کاتب سے فرمایا کہ اس فقیر کے واسطے اجازت نامہ لکھے۔ وہ لکھ کر لایا۔ مولانا فریدالدین سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن کوشک نشکار جہاں نما سے گزرا تا۔ جو اجازت نامہ لکھ کر لایا تھا اس کو اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور بوسہ اس فقیر کے ہاتھ میں دیا بند سے نے اور یاروں نے پائبوسی کی۔ یا اران بزرگ جو اس جگہ حاضر تھے یہ لوگ تھے مولانا فریدالدین شیخ زادہ نجم الدین خواجہ نصرت مولانا حسام الدین بہزاد مولانا ضیاء الدین ثانی ان کے سوا اور عزیز لوگ ایک جمع کثیر تھا۔ یہ سب عزیز لوگ اس حال سے خبردار ہیں۔ یہ فقیر کیا اس کے لائق ہے کہ ایسے بزرگوار کے طرف سے وکیل ہوئے ع چہ کند بندہ کہ گردن نہد فرمانرا الحمد للہ علے ذلک

نہم ماہ محرم

کہ بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ فرمایا کہ ایک روایت میں روز عاشورا نویں تاریخ محرم کو ہے۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لو عشت لصمت التاسع اور اس دن کو تاسوعا کہتے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو البتہ میں نویں تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ اور ایک روایت میں گیارہویں ماہ محرم کو ہے۔ علت اس کی یہ ہے کہ یہود[1] لوگ دسویں تاریخ روزہ رکھتے ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ عاشورے کا دن دسویں تاریخ ہے۔ اور معمول بھی

---

[1] یعنی یہود ۱۲

Marfat.com

یہی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تینوں دنوں میں روزہ رکھیں روز شنبہ روز عاشورا کو بعد اشراق کے دو رکعت نماز بجماعت پڑھی جس طرح کہ اور اولیں ہے اور باقی تنہا ادا کی علما فقہا امرا وزرا اتنی خلق آگئی کہ تمام گھر کا صحن بھر گیا۔ جگہ نہ رہی۔ تمام دن انہیں کے واسطے گزرا۔ بعد نماز ظہر کے شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کے واسطے گئے رخصت کر کے آگئے۔

شب یازدہم چہار شنبہ

کو بندہ خدمت میں حاضر تھا وقت تہجد کے فرمایا کہ دہلی کو جاؤں گا۔ مشائخ کی زیارت کروں گا۔ اُن سے رخصت ہونگا۔ جس وقت صبح ہوئی تو مخدوم روانہ ہوئے بندہ برادر بندہ اُن کی رکاب میں حاضر تھے۔ یہاں تک کہ حوض خواص خانہ شیخ الاسلام میں اُترے۔ شیخ کو خبر کی۔ وہ چبوترے میں بیٹھے تھے۔ ننگے پاؤں اُترے باہم ملاقات کی معانقہ کیا۔ اور اُسی چبوترے میں بیٹھے۔ شیخ نے پوچھا کجا سلامتی عزیمت کردہ اید یعنے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے۔ فرمایا ہم روانہ ہوتے ہیں تم سے رخصت ہونے کو آئے ہیں شیخ نے کہا شیخ قطب الدین و قاضی حمید الدین کے زیارت میں آپ جائینگے فرمایا ہاں۔ شیخ الاسلام نے کہا میں نے شیخ رکن الدین کے زبان مبارک سے سنا ایک عزیز شہر سے پہونچا۔ تو انہوں نے اُس سے پوچھا کہ تم نے کون پیر کی زیارت کی۔ اُس نے ہر پیر کا نام لیا۔ مولانا علاء الدینؒ کا نام نہ لیا۔ شیخ رکن الدینؒ نے فرمایا کہ مولانا علاء الدینؒ کرمانی کی تو نے زیارت کی۔

جو کہ شیخ الشیوخ کے خلفاء سے ہیں۔ اُس عزیز نے کہا کہ میں نے انکی زیارت نہیں کی۔ شیخ رکن الدین نے فرمایا جب تو نے اُن کے زیارت نہ کی تو کسی ایک کی زیارت نہ کی کیونکہ وہ تو فتح دہلی سے پیشتر یہاں آئے تھے مخدوم نے فرمایا انشاءاللہ میں اُن کی زیارت کروں گا۔ بعد اس کے شیخ الاسلام سے پوچھا کہ چار عورتیں جو ساری عورتوں سے بہتر ہیں وہ کون ہیں۔ فرمایا ام المؤمنین خدیجہ مریم یا رسا عائشہ فاطمہ بعد اس کے شیخ الاسلام نے کہا کہ قصیدہ لامیہ میں یوں کہا ہے ؎

وللصدیقۃ الرجحان قاسمہ ۔۔۔ علی الزہراء فی بعض الخلال

پس رجحان یعنی فضیلت حضرت عائشہؓ کو حضرت فاطمہؓ پر کیوں ہے مخدوم نے فرمایا کہ رجحان حضرت عائشہ کا حضرت زہراؓ پر بسبب علم و اجتہاد کے ہے۔ اعمال کی جہت سے نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چند مسائل میں اجتہاد کیا ہے۔ اسلئے لامیہ والے نے فی بعض الخلال کہا ہے یعنی بعض خصال میں ان کو فضیلت ہے بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رجحان کی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک فضیلت اُن کی یہی ہے کہ عورتوں کی معروف عادت سے وہ پاک تھیں دوسرے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں سیب پایا اُس کو کھا لیا اُس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نطفہ بنا۔ شیخ الاسلام نے پوچھا کہ سید لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کی اولاد سے ہوتے ہیں یا اور بیٹیوں کی اولاد سے

Marfat.com

بھی مخدوم نے فرمایا کہ یہ خاصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزندوں کا ہے۔ عثمانی لوگ بھی ہیں لیکن ان کو شریف نہیں کہتے ہیں۔ اگرچہ وہ بھی نواسے ہیں۔ یہ شرف خاص انہیں فرزندان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہے۔ اسلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند جو دوسری عورتوں سے ہیں اُن کو علوی کہتے ہیں۔ شریف نہیں کہتے ہیں بعد اسکے یزید کی لعنت کا ذکر چلا شیخ الاسلام نے پوچھا کہ قصیدۂ لامیہ میں جو یہ کہا ہے ؎

ولم یلعن یزید بعد موتٍ سوی المختار فی الاعراء غالِ

سو اس منع لعنت کا کیا سبب ہے مخدوم نے فرمایا کہ لامیہ والے نے تو اس کے واسطے ایک جگہ برعکس اس کے یہ بیت کہی ہے ؎

ولعنۃ عالمین علی یزید لانّ[1] شقاوتہ مبین فی الفعال

بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ قصیدۂ لامیہ کا کیا اعتبار ہے میں نے اس کو پڑھا ہے لیکن ایک خلق سے سنا ہے کہ ظالم پر لعنت کرنا روا ہے کیونکہ اس نے ظلم کیا ہے۔ اور لعنت ظلم کی کفر نہیں کر سکتی ہے لیکن اس نے جو کام کیا ہے مآل اس کا کفر ہے۔ مخدوم نے فرمایا کہ شارع کے واسطے روا ہے۔ کہ وہ لعنت کریں۔ یعنے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات لائق ہے لیکن یزید نے قتل کو حلال سمجھ لیا تھا۔ اسلئے کہ امیر المومنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو

---

[1] اصل میں اسی طرح ہے شاید لان لفظ شرح کا ہے شعر میں داخل نہیں۔ واللہ اعلم

Marfat.com

کنگرے کے سر پر لٹکایا تھا جس طرح کہ دشمنوں کے سر کو لٹکاتے ہیں۔
یہ دلیل استحلال قتل کی ہے۔ پس اس کے حق میں یہ لعنت راست آئیگی۔
جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ
جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا
عظیما ای اذا استحل قتل المومن وھذا عندنا فلعل یزید تاب
ظنا فی حقہ فلا یجوز اللعنۃ علی حرمانہ یعنے یزید نے شاید توبہ
کرلی ہو پس اسلئے لعنت روا نہ ہو یہ قول صحیح ہے بعد اسکے مخدوم
نے فرمایا کہ بہت سے لوگوں نے بواسطہ دعا گو مخدوموں کی کلاہ پہنی
اور ایک یا دو نے خاندان چشت سے بعد اسکے شیخ الاسلام نے
کہا کہ خدا تعالیٰ ان کو استقامت دے الغرض وہ مثاب ہونگے بعد
اسکے مخدوم نے فرمایا کہ ایک دن دعا گو شیخ رکن الدین قدس اللہ روحہ
کے پاس بیٹھا تھا تائب لوگ مرید ہوتے تھے۔ ایک عزیز دانشمند اس
مجلس میں حاضر تھا۔ اس نے عرض کیا کہ جو کوئی ترکش بندیا اور جنس کا آدمی
آتا ہے مخدوم اس کو مرید کر لیتے ہیں۔ یہ کیونکر ہے۔ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا اگر وہ ایک گناہ سے باز آجائیں تو ابوالفتح کو اسی سبب
سے بخش دیں۔ بعد اس کے فرمایا عوارف میں ہے کہ جب تک صحبت نہ ہو
تو کچھ منفعت نہیں ہے۔ بعد اس کے شیخ الاسلام نے کہا بدیں طریق عصمت
مرید می آید ولی شاید ایں مراد باشد۔ از وگنہی بوجود آید در زمان مستغفر گردد تا فرشتہ
حسنات بتواند۔ نوشت زیرا نچہ فرشتہ چپ او در تصرف فرشتہ راست

ست تا او نمیگوید نمے نویسد پس راستا مانع باشد تا آنکہ مستغفر شود اگر در
حال مستغفر شود خود نیکو والا در کتاب میرود شاید این معنی باشد بعد
اس کے شیخ الاسلام نے کہا کہ ایک شخص نے عوارف کی شرح کی ہے۔
نزدیک بعض اصحاب کے ہے نزدیک احمد خادم کے بھی ہے۔ عوارف
کے بہت سے مشکلات کو حل کیا ہے۔ بعد اسکے تفضیل ارض کا ذکر
نکلا فرمایا اول ارض مسها قدم ابی لما اهبط من الجنة الی الدنیا
فی السرندیب واکثر الابدال فی الهند یعنی پہلی زمین جس کو
آدم علیہ السلام کے قدم نے چھوا جب کہ جنت سے دنیا کے طرف
اتارے گئے سرندیپ ہے۔ اور اکثر ابدال ہند میں ہیں۔ شیخ الاسلام
نے کہا کہ نزول ابدال کا ہند میں ہے۔ فرمایا یتعبدون اللہ تعالی فی
بیت الاصنام یعنی وہ بتخانوں میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں شیخ الاسلام
نے کہا آپ ہندوستان کو کیا فضیلت دیتے ہو۔ آپ اور میں اس زمین
کے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میں نے اس طرف سنا ہے۔ میں نہیں کہتا ہوں۔ بعد
اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام
کو ہبوط ہوا تو انہوں نے ساری زمین کو چھوا۔ فرمایا کہ اس سے دشت طریقت
مراد ہے۔ انکے قدم مبارک نے فی الجملہ زمین کو چھوا ہے بعد اس کے
شیخ الاسلام نے پوچھا کہ ہندوستان میں ابدال کیوں رہتے ہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے کہ خیر البقاع بقعتی یعنی بہترین
قطعات زمین کا میرا قطعہ زمین ہے۔ مخدوم نے فرمایا اس اطراف سے اس

Marfat.com

جگہ آ کے ہیں۔ اور مشغول ہوتے ہیں۔ تاکہ کوئی شخص اُن کو مزاحمت نہ دے۔ یعنی تکلیف نہ پہنچائے اس جگہ بعد ملتان کے پیروں کی زیارت کا ذکر نکلا حرسہا اللہ تعالےٰ عن الافات۔ فرمایا کہ جس خطیرے کہ سلطان محمد نے بنایا ہے وہاں کہ اُس جگہ زیارت نہیں کرتا ہے۔ میں اسی جگہ خطیرۂ شیخ بہاء الحق والدین قدس اللہ روحہ میں زیارت کرتا ہوں۔ اسلئے کہ شیخ رکن الدین کو پھر اُس جگہ سے لے گئے۔ اور میں سنتا ہوں اور مجھ سے کہا ہے کہ اُس جگہ مت جا۔ اسی جگہ زیارت کر شیخ رکن الدین اُس جگہ نہیں ہیں۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ جس شخص نے شیخ رکن الدین کی قبر کو کھودا اُس کے ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے۔ اور مر گیا۔ کسی کہ واسطہ شیخ ہندو نام دے معلوم ہوا ہے کہ جب طریق بمرد بعد اسکے شیخ الاسلام نے پوچھا وہ کیا حکمت ہے کہ بعض مُردوں کو اُن کے مقام سے نقل کرتے ہیں۔ مخدوم نے فرمایا۔ فرشتے ہیں کہ اسی کام کے واسطے پیدا کیے گئے ہیں۔ کسی مقام کی فضیلت کے جہت سے لے جاتے ہیں۔ اس جہت سے کہ آدمی کو لیجانے غلطی بھی کرتا ہے جس جگہ کہ اُس کی خاک ہے اُسی جگہ سپرد کرتے ہیں بعد اسکے شیخ الاسلام نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ نے تمام عشرۂ محرم میں روزہ رکھا ہے۔ ہم نے تو اسی عاشورے کے دن کا روزہ رکھا ہے لیکن میں حیران ہوا۔ تمام دن درمیان پانی کے رہا۔ آپ کو کیا قوت ہے۔ مخدوم نے کہا کہ ہمارے ساتھ سے ڈولکشوں نے روزہ رکھا ہے۔ شیخ الاسلام نے کہا کہ ہمارے ڈولکش تو ماہ رمضان میں

Marfat.com

روزہ نہیں رکھتے ہیں۔ یہ آپ کی برکت ہے کہ اُن میں اثر کرتی ہے۔
مخدوم نے فرمایا میں تو چاہتا تھا کہ آج بھی روزہ رکھوں یعنے گیارہویں
ماہ محرم کو۔ پھر میں نے کہا کہ زیارت بہت کرنا ہے۔ شاید کوئی مزاحم
ہو جائے تہمان بلائے اسلئے آج میں نے افطار کر لیا۔ بعد اس کے
شیخ الاسلام نے کہنا شروع کیا کہ مخدوم زادہ محمد بھی اس جگہ رہیں گے۔
فرمایا وہ برابر رہے گا۔ لیکن چند روز رہے گا۔ قرض بہت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ
ادا کر دے۔ قرض اس کا ادا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔
میں اتنا منع کرتا ہوں ..... کہ قرض مت کر سنتا نہیں ہے خدا تعالیٰ
اس کو اس سے باز رکھے بعد اس کے شیخ الاسلام نے کہا طہارت نفس
خوب رکھتا ہے۔ مرد بے تکلف ہے۔ کپڑے پرانے میلے پہنتا ہے عجب
طریق رکھتا ہے۔ آمد شیخ رکن الدین طریقے دافتی کہ در انکہ وال شہر شاہ
شمارا بگویم دہ ہر ماہے سہ ماہے یک تنکہ بچگانی دادی آں ہم پیش خود بخش
کنانیدی ایں خدمت گارہ آں دیگر یرا اصلا نقش سیم زیں نادادی کہ جوانی
ست نباید در بطالت افتد۔ ہر سالی در زمستان یک صوف دادی و دلبا نچہ
می آمد در آنکہ سالے دوازدہم بودم چوں خدمت بزرگ شیخ احتیاط التماس
کردکہ از یک صوف دو لبا نچہ نمی آید شیخ رکن الدین گفت آزاں کہنہ ہست
بروں آرد یک روزے بردست من دستار چہ بود نظر شیخ افتاد کہ تالہ
چہ چیست ایں از اں پیران ست ایشاں خلاف زحمت دہد جواب چہ
تعبت دہد من از دست دوڑ کردم از انکہ باز تا غایت ہیچ دستار چہ بردست

Marfat.com

من نماند اگر برائے چیزے باشد آں باشد چوں بزرگ را وفات یافت چناں بروں افتادیم کہ ہرچہ خوش آمدہ کردیم بعد ازاں شیخ الاسلام پرسید شمس الدین مسعود آورد کہ حصول او غرض شما شد او گفت انشاء اللہ تعالیٰ مخدوم نے فرمایا اس جگہ بھی قرض بہت رکھتا ہے اور اس جگہ سے قرض کا مارا ہوا آیا تھا۔ خدا اس کا قرض ادا کردے۔ شیخ الاسلام نے کہا میں اس جگہ رخصت نہیں کرتا ہوں اس جگہ آؤنگا معذرت کی کہ آپ کی صحبت عزیز ہے۔ لیکن آفتاب چڑھتا ہے۔ اور آپ کو زیارت کرنا ہے۔ مخدوم کو دور تک پہنچایا۔ بعد اس کے مخدوم روانہ ہوئے۔ بندہ ہمرکاب تھا۔ بندے کی طرف اشارہ کیا کہ مولانا علاء الدین کرمانی اور دیگر مشائخ کے زیارت دکھاؤ۔ بندہ آگے ہوا یہاں تک کہ نماز گاہ کی پس پشت پہنچے۔ اس جگہ اتر پڑے مولانا علاء الدین کی زیارت کی۔ اس طرح پر سلام کیا السلام علیکم یا ولی اللہ جزاکم عنا خیر ما جزیٰ ولیا من امۃ رسول اللہ صلعم دیر تک دست بستہ کھڑے رہے۔ سر کو نیچے ڈالا اور کچھ پڑھتے نہ تھے بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا۔ اور روئے مبارک طرف قبلے کے لائے اور توسل کیا اور لوٹے بعد اسکے سارے سوتے ہوؤں کو اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا اولیاء اللہ جزاکم اللہ عنا خیر ما جزیٰ اولیاء من امۃ رسول اللہ صلعم اس جگہ سے سوار ہوئے اور بندے سے کہا حوض سلطان کے راہ اس جگہ بھی آئی۔ اور خطیرہ کوتوالی میں اترے۔ یہاں وضو کیا۔ اشراق و چاشت اسی جگہ ادا کی۔ ایک درویش خطیرہ مذکور میں رہتا ہے۔ طعام و شربت لایا۔ فرمایا

Marfat.com

اس جگہ کوئی قبر تو نہیں ہے۔ قبر کے پاس کھانا کھانا روا نہیں ہے لوگوں نے کہا اس جگہ قبر نہیں ہے۔ فرمایا تو ہم کھائیں خادم و برادر زادہ کو بلایا کہ کھانا لاؤ دور سے آئے ہیں تھک گئے ہیں۔ ہم نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے کھانا کھایا وہاں سے سوار ہوئے شیخ قطب الدین قاسن سر کی زیارت کو آئے اور فرمایا السلام علیکم یا قطب العالم جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی اقطبا من امۃ رسول اللہ صلعم اس جگہ بھی دست بستہ کھڑے رہے اور کچھ نہ پڑھا۔ بعد اس کے قبر کو بوسہ دیا اور چلے اور توسل کیا روئے مبارک طرف قبلے کے لائے اور کہا اللھم اذا توسلنا بھذا القطب ان تجعلنا من المقربین کذلک والواصلین الیک بعد اسکے شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور سلام کہا السلام علیکم یا ولی اللہ اسی طرح دست بستہ کھڑے رہے کچھ نہ پڑھا پشت مبارک طرف قبلے کے لائے توسل کیا۔ شیخ زادہ شیخ قطب الدین کے لڑکے پانی لائے۔ فرمایا روا نہیں ہے شربۃ الماء عند القبور حرام یعنے قبروں کے پاس پانی پینا حرام ہے بعد اسکے قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اس طرح سلام کیا السلام علیک یا ایھا الشیخ خلیفۃ شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی شیخا من امۃ رسول اللہ صلعم روئے مبارک طرف قبلے کے لائے۔ توسل کیا اور چلے اس جگہ سے سوار ہوئے سید علاء الدین حسینوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اس طرح سلام کیا السلام علیکم یا ایھا السید الجلیل ولد رسول اللہ خلیفۃ شیخ الشیوخ جزاکم اللہ عنا خیر ما جزی ولد نبی من امتہ یہاں بھی دست بستہ کھڑے رہے۔

Marfat.com

اور کچھ پڑھتے نہ تھے۔ بعد اسکے قبر کو بوسہ دیا اور توسل کیا پھر لوٹے بعد اسکے اپنے پوتی[1] دختر مخدوم زادہ سید محمود کی زیارت کی۔ اور اس طرح سلام کیا السلام علیک یا بنت عترتی جزاک اللہ عنا خیر ما جزی ولدا من ولد اخیہ پھر یہاں سے جمال الدین معبری کی زیارت کو آئے۔ یہ مخدوم کے مریدوں سے تھے۔ اس طرح سلام کیا السلام علیک یا اخی جزاک اللہ عنا خیر ما جزی اخا من اخیہ یہاں سے سوار ہوئے اور لوٹ آئے بندہ و برادر بندہ بھی ہمرکاب مبارک لوٹ آئے۔

سیزدہم ماہ محرم روز جمعہ وقت نماز

مخدوم نے سلطان خانہ میں نماز ادا کی تاکہ خلق تکلیف نہ دے۔ خطیب نے نماز جمعہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت نہ پڑھی اور دوسری آیت پڑھی تھی جب سلطان سے ملاقات کی تو فرمایا ؎ کل ما وجوبہ مختلف ؛ ففعلہ اولی ولا یخلف یہ نظم کتاب متفق کی ہے۔ یعنے جس چیز کے کرنے میں اختلاف ہو تو اولی یہ ہے کہ اس کو اتفاق کرلے جس طرح کہ سورت کا فاتحہ کے ساتھ پڑھنا ہمارے مذہب میں اولی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فرض ہے جیسا کہ فتاوی فقہ میں واقع ہوا ہے یقرأ الفاتحۃ ویضم سورۃ معہا او ثلاث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی یعنی سورۃ فاتحہ کو پڑھے اور ایک سورۃ کو اسکے ساتھ ملائے یا تین آیتوں کو جس سورت سے چاہے۔ اور اول قول اولی ہے۔ اسی

---

[1] اصل میں نبہ ہے نبہ تو نواسی کو کہتے ہیں لیکن سید محمود مخدوم کے بیٹے ہیں اس لحاظ سے انکی بیٹی مخدوم کی پوتی ہوئی۔

Marfat.com

سبب سے دعا گو نے امام سے کہہ دیا ہے کہ پوری سورت پڑھے تاکہ اتفاق ہو جائے اور ہمارے مذہب پر اولیٰ ہو۔ مخدوم نے فرمایا وداع کرتا ہوں لیکن میں نے ایام بیض کے روزے رکھے ہیں۔ اور راہ قطع کرنا غرض ہے اور ہوا مخالف ہے جب ایام بیض تمام ہو جائینگے تو تم کو بسلامتی وداع کرونگا عرضداشتیں جو کہ خلق نے دی تھیں ان کو سید الحجاب کے ہاتھ میں دیدیا۔ بادشاہ نے اُن سب کو قبول کیا۔ اور لوٹ گیا۔ ایک خلق سلطان خانے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے ہجوم کیا۔ تو دریچہ کے طرف روئے مبارک میری طرف لائے فرمایا السلام علیک میں نے تمہارے بھائی کو اور تمہارے دین کو خدا کو سونپا تم بھی ہم کو خدا کو سونپو۔ ساری خلق نے سلام عرض کیا اور انواع و اقسام کی دعائیں فرمائیں۔ مسجد سے لوٹے۔

ایضاً آخر شب شنبہ چہاردہم ماہ مذکور

بعد ادائے نماز عشا بندہ و برادر بندہ خدمت میں حاضر تھے۔ دو پگڑیاں لائے انکو استعمال کیا۔ ایک بندے کو اور ایک برادر بندے کو دیا۔ فرمایا کیا جانیں وقت رخصت کے موجود ہو یا نہ ہو الغرض اس وقت موجود ہے۔ یہاں تک کہ ہم نے قدمبوسی کی اور پگڑیوں کو لے لیا۔

پانزدہم ماہ محرم روز یکشنبہ بعد اشراق

فیروز آباد سے باہر آئے۔ اور کوشک شکار عرف جہاں نما میں اُترے بندہ و

برادر بندہ اور دیگر یار لوگ رکاب سعادت میں تھے۔ چاشت اسی جگہ ادا فرمائی۔ اسی وقت دسترخوان سلطان کا پہنچا۔ فرمایا جو شخص روزہ دار نہو وہ کھائے ہم نے تو ایام بیض کا روزہ رکھا ہے جو شخص روزہ دار نہ تھا اس نے کھایا بعد اسکے فرمایا رشوت و خدمتہا برائے مقطعان و ملوک دیگر میدہند روا نیست حرام ست بر پادشاہ۔ نیز گفتم کہ روزے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی را ہمچنیں آوردند او بر رسول علیہ السلام فرمود ھذا حرام محض ایں حرام ست ولے فتوح روا ست۔ بلکہ فتوح شدن سنت ست کہ بے منت و رشوت باشد۔ خاصے برائے خدا باشد ہیچ مکافات نباشد ازیں روشہای او طعام کفار ممنوع ست بعد اس کے قیلولے میں تشریف لے گئے بعد نماز ظہر روز مذکور بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ ایک تسبیح اپنے استعمال کی بندے کو دی اور ایک برادر بندے کو عطا فرمائی ہم نے سلام کیا اور لے لی۔

ایضاً شب دوشنبہ شانزدہم ماہ محرم وقت تہجد

بندہ خدمت میں حاضر تھا جب فارغ ہوئے تو بعض عزیزوں کو رخصت کرتے تھے اسی درمیان میں فرمایا۔ کہ نسب پر کفایت کرنا نہ چاہیئے۔ یوں کہے کہ میں تو شریف ہوں کام میں رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنی جس شخص کو پیچھے ڈالا عمل اُس کے نے۔ تو اُسکو نسب کام نہ آئیگا اسی درمیان میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن حرم شریف میں امیر المومنین زین العابدین اور امام

Marfat.com

حسن بصری رضی اللہ عنہما دودھ پیتے تھے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یہ سنا بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا ولد رسول اللہ صلی اللہ بینک وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الامام حسین رضی اللہ عنہ فکیف تبکی فقال زین العابدین رضی اللہ عنہ یا حسن انسیت القرآن قولہ تعالیٰ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یعنے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان آپ کے والد ماجد امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں پھر آپ کیوں روتے ہو۔ پس امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن کیا تو قرآن بھول گیا۔ اللہ پاک کے اس قول کو پس جب پھونکا جائے صور میں تو نہیں ہیں نسب درمیان اُن کے یعنے اُس وقت نسب و رشتہ کام نہ آئے گا۔ پھر اُسی وقت صبح ہو گئی تو سنت فجر شروع فرمائی۔

شانزدہم ماہ محرم روز دوشنبہ بعد نماز

کہ شکار سے باہر آئے کوشک سالارہ میں اُترے بندہ دیرینہ رکاب سعادت میں تھے۔ اُسی وقت دسترخوان سلطان کا آیا صرف ہو گیا۔ مخدوم نے چاشت کی نماز ادا کی۔ بعد ادائے چاشت قیلولہ فرمایا بعد ادائے نماز ظہر روزنامچہ کو بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ چند چھوٹے شاہزادے خدمت میں آئے تھے۔ اور اُن کا لباس زرد ابریشم کا پہنایا تھا۔ فرمایا کہ

وبال ولی کے واسطے ہے۔ وہ تو چھوٹے ہیں۔ اور یہ مسئلہ فرمایا فکسونا العظام لحما ویحرم لبس محارم کالذھب والفضۃ والابریشم یعنے حرام ہے پہننا حرام چیزوں کا جیسے سونا چاندی ریشم یہ روایت متفق کی ہے جو پڑھی یحرم لبس الحریر والذھب علے الرجال لا علے النساء ویجتنب کذا علی صبیاننا ذالک حرام واثمہ علی الذی البسھم یعنے ریشم و سونے کا پہننا مردوں پر حرام ہے، عورتوں پر حرام نہیں ہے اور اسی طرح ہمارے بچے اس سے بچائے جائیں۔ یہ حرام ہے اور گناہ اس کا اس پر ہے جس نے ان کو پہنایا ہے۔ ایضاً بعد اس کے فرمایا کسوۃ کے معنی ہیں الباس متعدی ہے یعنے حرام ہے پہنانا جیسے سونا چاندی ریشم اُن کو پہنانا جس طرح کہ اُن بچوں کو پہنایا ہے اُن کے واسطے وبال نہیں ہے اُن کے ولیوں کو پہنانا حرام ہے انہوں نے حرام کام کیا۔ خدا تعالیٰ اُن کو توبہ نصیب کرے مخدوم ٹوپی پہنے ہوئے تھے فرمایا کہ شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ سب وقت ٹوپی پہنے رہتے تھے۔ پگڑی نہیں باندھتے تھے۔ لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ آپ دستار نہیں باندھتے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ دستار پوشش ہے مردوں کی۔ اور میں ہنوز مرد نہیں ہوا ہوں۔ اور یہ بیت پڑھی ؎

آں زن کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ۔۔۔ وآں مرد کہ از زن خجل ماندہ منم

اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچھا کہ بے دستار نماز کس طرح ہے۔ فرمایا روا ہے کیونکہ ننگے سر نماز مکروہ ہے۔

Marfat.com

شب ہفدہم ماہ محرم سنۃ اثنتین وثمانین وسبعمائۃ یعنی ۷۸۲ھ

شب سہ شنبہ وقت تہجد

بندہ خدمت میں حاضر تھا۔ پوچھا صبح قریب ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا صلوٰۃ حاجت کو مقدم رکھا صلوٰۃ سعادت پر۔ بعد اس کے فرمایا مذہب حنفی پر ادا کریں یا مذہب شافعی پر۔ ہر آدمی نے کہا مذہب حنفی پر ادا کریں۔ فرمایا ایک قول یہ ہے کہ صبح طلوع نہ کرے یہاں تک کہ خوب روشن نہ ہو جائے بعد اس کے وتر میں شروع کیا۔ بعد اس کے ملک نیک آیا۔ کوتوال کو رخصت کیا۔ بعد اس کے بندہ و برادر بندہ کو رخصت فرمایا ہم نے نبات پائی بندے سے معانقہ کیا۔ اور قدم چومنے نہ دیا اور یہ دعا فرمائی استودعك الله نفسك ودينك وخواتيم عملك وزودك الله التقوى ورضاك میں نے تجھ کو اور تیرے دین کو خدا تعالیٰ کے سپرد کیا۔ اسی وقت صبح طلوع ہو گئی تو سنت فجر شروع فرمائی۔ پھر ہم بدل اندوہگین لوٹے۔ اسلئے کہ ایسی صحبت سے محروم ہوئے بعد ادائے نماز صبح اس طرف روانہ ہوئے ہم طرف گھر کے پھر آئے الحمد لله على ذلك

(ابو سعید شیر محمد کاتب ملتانی)

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ یہ ترجمہ مسمی بہ الدر المنظوم فی ترجمہ جامع العلوم ملفوظ المخدوم بستم ماہ صفر الخیر سنہ ۱۳۰۹ھ ہجری وقت نزدن دوازدہ ساعت شب جمعہ محلہ امیر گڈہ شاہجہان آباد بھوپال میں تمام اس کا شروع اواخر ماہ شوال سنہ ۱۳۰۷ھ ہجری کو مکان متصل نور محل میں ہوا تھا ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و اوائل ماہ صفر سنہ ۱۳۰۸ھ تک اس کی تحریر جاری رہی چنانچہ اس مدت میں ۲۲ جزو لکھے گئے پھر اواخر ماہ صفر سنہ مذکور سے بسبب عوارض جسمانی و نیز تحریر تکملہ تفسیر ترجمان القرآن کی اس کی تحریر مطلق موقوف ہو گئی پھر بفضل الٰہی و برکت رسالت پناہی ساتویں تاریخ محرم سنہ ۱۳۰۹ھ سے تحریر شروع ہوئی سات جزو باقی تھے سو وہ بستم ماہ صفر سنہ مذکور کو تمام ہوئے اللہ سبحانہ اس کو قبول فرمائے اور ہم کو اور سب مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور اعمال صالح کی توفیق عطا فرمائے اور عافیت دارین روزی کرے اور حسن خاتمہ عنایت فرمائے چونکہ اصل کا نسخہ ایک تھا اور اس میں غلطیاں بھتیں رہا مگر اُن کو حسب استطاعت صحیح کر کے ترجمہ کیا اور جہاں سمجھ میں نہ آیا وہاں بعینہ عبارت فارسی نقل کر دی اور بعض شکوک کی جگہ خط مدور کا نشان کر دیا جس بندہ خدا کو نسخہ صحیح ملے بلا تکلف درست کرے مجھ سے جو کچھ اس ترجمے میں قصور و فتور ہوا ہو یا سہو اور اک پیش آیا ہو میں

اللہ پاک سے اُس کیلئے عفو و صفح چاہتا ہوں۔ اللہ سبحانہ اپنے کرم و فیاض سے اُس کو معاف فرمائے اور ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اگر سہو و خطا پائیں تو اُس کی اصلاح فرمائیں مورد طعن نہ ٹھیرائیں بلکہ دعائے خیر و حسن خاتمہ کی اس گنہ گار کے حق میں کریں اُمید ہے کہ اللہ پاک اُن کی دعائے برکت سے اس آلودہ معاصی کے گناہ بخش دے اور حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے اور حسن خاتمہ روزی کرے آمین والحمد للہ اولا و آخرا والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و اشیاعہ من الاولیاء و الصالحین اجمعین الی یوم الدین آمین ثم آمین والمترجم المذنب الراجی رحمۃ ربہ الباری ذوالفقار احمد النقوی البوفالی السارنغوری عفا اللہ عنہ ما جناہ و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ آمین ثم آمین

Marfat.com

فہرست بلحاظ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحات
	الف	
۱	اوصاف درویشاں	۶۵
۲	اسم اعظم	۹۹-۱۳۵ ۵ - ۹۰۳ / ۹۰۴ - ۹۰۵
۳	آداب مجلس	۱۴۳-۱۴۴
۴	اجتناب از مدح وقدح خلق	۲۵۳ - ۳۰۸ - ۴۷۶
۵	اکل مشکوک	۱۲۴ - ۳۳۰ - ۶۱۱
۶	اقسام ایمان	۱۲۵ - ۱۲۶
۷	اتباع نبوی موجب قربت ہے	۲۸۹ - ۲۹۰
۸	اتباع شیخ	۲۹۱ - ۶۰۷ تا ۶۱۰
۹	اقسام علم حسب قول سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	۲۹۸ - ۲۲۹
۱۰	اوصاف ذمیمہ	۳۷۵ - ۳۷۶ - ۴۷۹ / ۶۸۳
۱۱	امور لازمہ لسالک ومقامات لسالک	۵۳ - ۵۴ - ۱۷۳ - ۱۷۴

Marfat.com

		۴۷۹-۵۰۰ تا ۵۰۲
	۰	۶۰۰-۶۸۳-۷۵۴
		۸۳۸
۱۲	اسمار الہیہ	۵۴۵ تا ۵۴۹
۱۳	اخفا نیک عمل	۵۵۸
۱۴	القائی القلب مع قسم	۵۷۹
۱۵	اہل حضور کا حوال	۵۸۹-۵۹۰
۱۶	اہل دول (ملوک) اہل اللہ	۵۹۳-۵۹۴
۱۷	اقسام صبر مع قسم	۶۰۱
۱۸	ادب سالک و مجلس	۶۶-۶۷-۶۲۰-۶۲۱
۱۹	بیان اپنے شیخ کو بہتر جاننے اور موصل بحق سمجھنے میں	۶۶۵-۶۷۶-۸۰۸-۸۰۷
۲۰	العلماء ورثۃ الانبیاء	۶۶۵ تا ۶۶۹
۲۱	اپنے فرزند کے متعلق	۷۷۹-۹۷۲
۲۲	اکابر کا مجاہدہ بخدمت شیخ خود	۸۸۰
۲۳	امتحان سالک (استقامت)	۸۸۷
۲۴	اکرام سادات	۱۱۱-۵۳۹
۲۵	الزام حضرت مخدومؒ بدافض را وجہ تسمیہ ایشاں	۴۵۲ تا ۴۵۴
	و دیگر حالات ضروریہ	۴۶۳ تا ۴۶۶

۲۶	اختلاف اہل سنت و معتزلہ در ارادہ مشیت الٰہی	۹۹ تا ۱۰۳
۲۷	اشارہ الی وحدت (وجودی)	۱۴۷-۲۵۲-۳۵۸ ۳۵۹-۸۳۷
۲۸	افضل العبادات ذکر اللہ	۳۲۷ تا ۳۳۰
۲۹	اول عمل پھر تلقین (تبلیغ)	۳۱۰
۳۰	الرحمۃ للعالمین حضورؐ کے لئے مخصوص ہے	۷۸۶
۳۱	آدم علیہ السلام کے گندم کھانے کے متعلق	۸۱۲
۳۲	اولیاء اللہ زندہ ہیں تفسیر حدیث انّ اولیاء اللہ لا یموتون	۴۴۱-۶۴۰
۳۳	اسلام کی بائیس خصلتیں (شرائط)	۲۷۸
۳۴	الشیخ فی القوم	۳۰۶-۳۰۷
۳۵	اللہ تعالےٰ کو بہت ہی عجیب کلمات	۵۸۵-۷۹۹
۳۶	اقوال حضورؐ	۸۳۹
۳۷	اقوال حضرت علیؓ	۸۳۸
۳۸	افطار روزہ بلا تاخیر کا حکم	۳۴۴-۶-۶-۷-۶۰۷
۳۹	ایصال ثواب شئی خوردنی للمیت	۴۱۵
۴۰	اولیا کے واسطے حاجت برآری	۸۴۲ تا ۸۴۳
۴۱	اکل عند القبور ممنوع ہے	۹۷۴
۴۲	الہام اسی شخص کے حق (ملہم بہ) میں حجت ہے	۸۸۳

Marfat.com

	دوسرے کے لئے نہیں	
۴۳	التجا صرف بجناب باری تعالےٰ	۵۴۴
۴۴	اہل سلوک کے چار ضروری کام	۵۱۴
۴۵	اہم مقصود۔ اللھم اجعلنا من.....	۶۴۱
۴۶	احکام تیمم	۷۲۲
۴۷	اطاعت خدا و رسول و اولوالامر	۷۵۶-۷۵۷
۴۸	اصحاب صفہ (حضرت ابوہریرہؓ)	۳۳۹
۴۹	انشراح صدر۔ اور حقیقی اور کاذب صوفی میں فرق	۲۳۵-۲۳۶
۵۰	اتفاق اور جماعت کی سخت تاکید	۱۴۹
۵۱	اشارہ الی التوحید (وجودی)	۱۴۷
۵۲	اللہ ہی اللہ ہو جا دے (توحید)	۵۱۱-۳۵۸
۵۳	ایک ختم قرآن شریف تراویح میں سنت ہے	۲۴۳
۵۴	القیاس مع ترک بالمنقول اجماعًا	۸۵۸
۵۵	امداد شیخ اگرچہ شیخ فوت ہو گیا ہو اور یا شیخ	۶۳۶-۶۴۱
۵۶	اوائل بوقت حصول از استاد	۶۱۱
۵۷	المال والبنون زینۃ کی تفسیر ب	۶۴۳
۱	بیان علم الیقین و عین الیقین وغیرہ	۶۵۶
۲	بیان معنی صوفی۔ تسمیہ۔ صدیق	۷۴۸-۷۴۹

Marfat.com

۳	بہترین عورتیں	۸۴۴
۴	بنائے اسلام	۲۷۸
۵	بیان بحق تلافی	۱۵۶
۶	باوضو رہنا	۴۷۶-۵۸۹-۷۲۱
۷	بیان مقرب و واصل	۵۸۶-۵۸۸-۵۹۴
۸	بدل صلوٰۃ الجمعہ	۴۴۳
۹	بلندی مقام حضرت غوث پاک	۳۰۹-۳۲۲-۲۷۵
۱۰	بدون سماع تاویل آیات واحادیث جیرت حضرت مخدومؒ	۳۹۴ ۳۹۵
۱۱	بچوں کا نام رکھنا	۷۹
۱۲	بیان ایمان وعقائد ومناجات ذات باری باموسلے	۲۴۲ تا ۲۴۴
۱۳	بیان بحق فال	۱۹۶
۱۴	بیان سنن ہدیٰ اتفاق بین المسلمین کی سخت تاکید۔ بدعت سیئہ امور	۱۹۵-۱۹۸

پ

۱	پیر کو سجدہ کرنا۔ اور لوہا وغیرہ پہننا	۲۹۰-۷۲۲-۷۵۳-۸۴۵

Marfat.com

۲	پیالہ چوبیں کا ذکر	۶۶-۶۲
۳	پیالہ شربت بہشتی	۹۲-۱۲۵
۴	پیٹ بھر کے کھانا حرام ہے	۳۴۳
۵	پیش قبر طریقہ مخدوم	۸۵۱

ت

۱	تقرب الی اللہ عدم ترک وظیفہ	۶۰-۵۹
۲	ترک چہار طاقیہ	۲۶۹-۲۶۸
۳	ترک دنیا رحاذثات ؛	۵۸۳-۵۸۴-۵۹۴
۴	تصرف شیخ کامل	۲۶۳-۲۶۴-۶۳۶
۵	تزکیہ نفس	۲۵۸-۶۷۱
۶	توکل	۷۵۵
۷	تصرف ملکی مشائخ کرام	۹۹-۸۱۷
۸	توسل یعنی وسیلہ کے متعلق تفصیل	۹۹-۳۱۶-۲۵۱ ۸۴۲-۸۴۳
۹	تحمل حضرت امام حسین رض	۲۰۰
۱۰	تقسیم اوقات سالک	۳۹۵-۳۹۶
۱۱	توجہ اہل اللہ	۲۱۹
۱۲	ترک نماز بالمقصد	۸۹
۱۳	تسبیح پنج وقت	۲۳۸

۱۴	تعظیم نقشی حروف	۴۸۳
۱۵	تکمیل ایمان	۴۷۵
۱۶	تحصیل علم عربی لحصول دین	۶۲۸
۱۷	ترجمہ شعر (شہرا)	۵۱۳
۱۸	تلقین حضور بفرزند خود ابراہیمؑ	۶۴۹
۱۹	تقویٰ برائے علم لازمی شرط ہے	۲۵۸
۲۰	ترجیح مطلق	۳۵۸
۲۱	تکلموا الناس علی	۴۱۳
۲۲	تفسیر آیۃ یمحوا اللہ ما یشاء	۲۶۱
۲۳	توسل باسم باقی	۵۸
۲۴	تضعیف عمل کے تین مقام	۳۸۵-۳۸۶

ٹ

۱	ٹوپی سے نماز	۱۱۱
۲	ٹوپی پہننا حضرت یافعیؒ	۹۷۸.۹۷۹

ث

۱	ثواب کی متوجب ہے مخالفت روافض	۵۰۲
۲	ثواب پہنچانا میت کو اشیا خوردنی کا	۴۱۵

ج

۱	جواب سلام بخدمت حضورؐ	۸۵

Marfat.com

۲	لا تقم بین یدی یا ولدی و شیخ نجم الدین	۴۴۶-۷۱۶
۳	جواب سلام از اہل اللہ	۴۵۸-۴۵۹
۴	جلد قلب	۶۳۷
۵	خدمت سوال (بھیک)	۹۳-۹۴
۶	جلوت میں خلوت	۲۶۵-۵۰۳-۵۲۹
		۹۵۶-۹۵۷
۷	جواز قبول فتوحات و عدم رواء	۳۰۰-۳۰۱
۸	جہل کے دو معنی	۳۷۰
۹	جفت العلم بما انت کائن کے قائل (بد مذہب)	۷۱۶

چ

۱	چہار دنیا بھر کی بہترین عورتیں۔ اور پھر فضیلت حضرت عائشہؓ و فضائل حضرت فاطمہؓ	۹۶۷-۹۶۸

ح

۱	حضرت منصورؒ	۱۳۳-۵۴۱
۲	حفظ لسان از ما لا یعنی	۶۵۳
۳	حال و مقال	۴۱۰
۴	حصول خرقہ در نوم و موجودگی او بعینہ	
۵	حاضری حضرت شیخ الشیوخ در خدمت حضرت غوث پاک	۳۲۲

Marfat.com

۶	حضرت جامیؒ کی سعی تحریر غیر بحسب فرمان حضرت جامیؒ۔ اور تحریر میں دیانت داری کی تعریف و تائید۔	۸۴۲
۷	حضرت شیخ کبیرؒ اور آپ کے آباؤ اجداد کا مذہب اور حالات بیعت	۲۹۱
۸	حضرت امام زین العابدین کا عجز و انکسار اور کلام مبارک با حضرت حسن بصریؒ	۹۶۸-۷۸۶
۹	حضرت مخدومؒ کے ایام محرم خصوصاً یوم عشرہ	۹۲۵ تا ۹۸۰
۱۰	حدیث عفافاً کفافاً	۶۲۵
۱۱	حفظ زبان۔ جنیوں کا تماشہ اور گڑیوں کے متعلق	۱۹۲
۱۲	حضرت مخدومؒ کا پیر قدا اور دست بستہ کھڑا رہنا اور خاموش رہنا	۹۷۳-۹۷۴
۱۳	حضرت بایزید بسطامیؒ	۵۴۲
۱۴	حدیث راھم احیینی مسکیناً	۸۳۰-۳۳۶-۷۰۳
۱۵	حدیث اجتہاد	۸۲۹
۱۶	حدیث فضیلت استغفار	۸۲۹
۱۷	حضور اور اصحاب اربعہ کا جواب و سلام سننا	۵۵۸

Marfat.com

۱۸	حسنات الابرار سیئات المقربین کی تشریح	۴۹۳
۱۹	حکم رعایت شیخ جمال الدین	۶۳۹

خ

۱	خُلق نبوی	۳۵۵-۳۵۶
۲	خواب کے متعلق چند احادیث کا انقار	۴۴۵-۴۴۶
۳	خاکساران جہاں را	۸۴۲-۸۴۳
۴	خاندانیت بھی مفید ہے جب عمل نیک ہوں	۲۰۶ تا ۲۰۹-۲۳۶-۲۵۰-۵۹۱-۵۸۲-۶۷۷-۷۸۷
۵	خلوت۔ برکات۔ حکایات	۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷
۶	ختم سورۃ العام رفع بلیات	۳۶۸
۷	خوبی تقلیل طعام وغیرہ	۷۶۲ تا ۷۶۵
۸	ختم تراویح ومسائل متعلقہ	۴۲۰-۳۵۶
۹	خود سے فانی ہونا	۴۲۴
۱۰	خلافت حضرت والد وجد از اجداد حضرت قطب عالم شیخ رکن الدینؒ	۷۶
۱۱	خطبہ آخر جمعہ آخری ماہ رمضان	۴۵۷
۱۲	خانہ کعبہ کا حضرت بایزید بسطامی کی زیارت کو آنا	۵۲۴

۱۳	ختم نبوت	۶۶۵

د

۱	درجہ ولی - بالاتر از شیخ	۴۹۸-۴۹۹
۲	دوگانہ عجیب بین ظہر و عصر یوم جمعہ	۶۶۱
۳	دوام صلوٰۃ ظہر پر برائے ملاقات حضرت خضرؑ	۷۷-۹۵۷
۴	دعا برائے مریض - مطابق روایت بخاری و مسلم شریف	۲۹۱
۵	دست بوسی - پا پوش وغیرہ - قدم مبارک پر گرنا	۶۲-۱۰۶-۳۵۱-۳۶۰ ۳۷۳-۳۸۶-۵۱۰ ۵۱۵-۵۱۹-۵۱۹ ۵۷۰-۵۷۶-۷۵۲ ۸۳۹-۶۹۱-۸۴۲ ۸۵۰-۸۷۷-۸۷۸ ۸۷۹-۸۹۱-۹۰۰ ۹۰۷-۹۱۷-۹۲۰
۶	دعائے علم - دعائے تقویت دین - دعائے ادا قرض - دعائے غنا	۱۰۳-۱۰۴-۱۰۱
۷	دخول خلاء	۲۲۹
۸	دعائے اول و آخر طعام اور ہاتھ دھونا	۱۰۷

Marfat.com

۹	دعا امساک باران	۱۳۵-۱۷۱
۱۰	ورد ہفت روزہ	۲۳۹
۱۱	دیگانہ ہدیہ رسول	۲۴۰
۱۲	دعا بعد فراغ نماز صبح	۲۴۲-۵۵۹-۷۲۹
		۷۳۰
۱۳	دعا ربنا آتنا	۶۲۸-۶۲۹
۱۴	دعا عجیب بعد نماز	۶۴۳
۱۵	دعا صبح و شام	۶۸۰
۱۶	دعا برائے والدین	۷۳۱-۷۳۲
۱۷	دعا کشائش بوقت تنگی برائے مریض	۴۴۷
۱۸	دعا	۸۱۹
۱۹	دعا سفر	۸۳۹-۸۴۰
۲۰	دیگانہ دعا بعد عشا موجب قبولیت	۵۷-۸۷۷-۹۱۲
۲۱	دعائیں بعد ختم	۴۶-۴۳۵-۴۵۰-۵۸۶
۲۲	در مخالفت روافض تواب	۵۰۲
۲۳	دعا بعد جمعہ للغلام من الخلق کا حالی اور عربی اشعار	۴۴۵ ۱۶۴

ذ

۱	ذکر سماع	۸۸-۲۰۷-۳۴۱-۳۴۲ ۲۱۹-۶۳۲-۹۱۶

Marfat.com

۲	ذکر مکاشفہ حضور اولیائے کرام	۱۷۶-۱۷۷
۳	مکاشفہ قبور ترتیب مشاہدہ	۱۸۰
۴	ذکر کلمہ شریف شرائط ذکر جہار ہیں	۴۵-۴۲۷-۴۳۸
		۳۰۴-۵۲۴-۵۲۵
		۵۰۳-۵۹۰
۵	ذکر خفی۔ ذکر جلی و فضیلت ذکر اللہ تعالےٰ	۱۸۳-۱۸۴-۱۹۶
		۳۲۶ تا ۳۳۰-۳۴۹
		۳۹۶-۴۸۴-۵۰۳
		۵۸۴
۷	ذکر محجوب بوجہ لغزش	۴۴۷
۸	ذکر مجنون	۵۴۱
۹	ذکر تجلی للموسیٰ و تشریح عجیب و معراج	۷۳۲ تا ۷۳۸-۸۰۲
		۸۰۳
۱۰	ذکر معراج حضور	۷۷۴
۱۱	ذکر وفات حضرت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس سرہٗ	۱۵۱ تا ۱۵۴
۱۲	ذکر معرفت و اہل معرفت	۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵
۱۳	ذکر سنت و برکات او	۶۹۲
۱۴	ذکر حق کی فضیلت اور طریقہ ذکر	۷۸۳-۷۹۰

Marfat.com

۱۵	ذات باری کو مخاطب کے صیغہ سے تعبیر کرے نہ کہ غائب سے	۶۷۰
۱۶	ذکر توکل	۷۰۵
۱۷	ذکر بلا علم (جہل)	۶۷۷
۱۸	ذکر خفی افضل ہے (حدیث)	۱۸۳
۱۹	ذکر مقامات سالک و رباعی عجیب	۱۷۳-۱۷۴
	ر	
۱	روزہ حضرت مخدومؒ یکم تا بیس محرم رفتن کعبہ برائے زیارت اہل اللہ	۱۹۲-۵۲۳-۵۲۴
۲	رویت باری تعالیٰ در خواب در دنیا	۷۹۲-۷۹۳-۵۸۸
		۵۸۹
۳	روگانہ عجیب یوم جمعہ	۶۶۱
۴	رسومات روافض	۳۹۴
۵	رخنک امہات المومنین	۳۲۷
۶	روافض کے متعلق	۳۱۳-۱۱۴
۷	روافض خذلہم اللہ تعالیٰ (بالالفاظ)	۳۴۴
۸	رباعی عاجزاں بخدمت مستقیم الاحوال	۴۴۸
۹	روافض کے خلاف کرنے والا ہوگا	۵۰۲

Marfat.com

ز

۱	زیارت اہل اللہ	۴۰۳
۲	زکوٰۃ شریعت وطریقت	۴۹۵
۳	زینت المال والبنون کی تفسیر	۶۲۳
۴	زہد فی الزہد کے اور توکل فی التوکل کے معنی	۶۴۵

س

۱	سالک کو ذخیرہ کرنا۔ برائے اہل وعیال قرض جائز ہے۔	۴۹۵-۷۲۸
۲	سلوک کے لئے خانقاہوں کی شرط	۷۴۲-۷۴۳
۳	سائل (گداگر) سے ترمی خلق	۸۴۴
۴	سلوک کے ضروری کام	۵۳-۵۴-۵۱۴ ۵۲۴-۶۰۰-۶۱۱- ۷۱۴-۷۸۹
۵	سورۃ فاتحہ خلف امام کے بارے میں محقق بات	۲۰۵-۳۴۸-۳۴۷- ۲۰۶-۶۲۶-۶۲۷- ۷۶۱-۷۶۲
۶	سالک کی تین حالتیں	۲۶۵-۳۶۶
۷	سورۃ ملک کا ثواب نعمت	۳۸۶-۵۵۰
۸	سماع اہل اللہ کے لئے حلال ہے	۹۱۶

Marfat.com

۹	سالک حال پر غالب ہو	۱۳۲
۱۰	سر اقسام ٹوپی حضور	۴۷۸
۱۱	سید علاء الدینؒ کے متعلق اوحیہ میں لفظ (توزقہ عفافاً کفافاً)	۴۷۸-۴۳۳-۴۳۵
۱۲	سماع موتےٰ تلقین میت وغیرہ	۹۳۷
	ش	
۱	شرائط شیخیت	۲۴۹-۲۵۰-۴۹۴- ۴۹۵-۸۰۴ تا ۸۱۷-
۲	شیخ کامل بری در حیات وممات	۳۱۸
۳	شریعت۔ طریقت۔ حقیقت	۳۵۷-۴۷۰
		۴۹۲ تا ۴۹۶
۴	شرائط مجاہدہ	۴۱۸-۴۱۹
۵	شغل برائے کشف وکرامت لاشئ ہے	۳۷۳-۴۸۲-۶۳۱- ۷۵۴
۶	شرکت تجرید محبت	۷۷۷
۷	شرائط شیخیت عجیب	۸۰۴-۸۰۵-۲۱۹- ۸۱۶
۸	شیخ بیعت کے متعلق اور اسم شیخ کے عدد کے متعلق تنبیہ	۷۰۸

Marfat.com

۹	شفاعت نیک لوگوں کی مقبول ہے	۵۰-۷۱۶-۷۱۵
۱۰	شہدا کے عجیب معنی	۷۴۸
۱۱	شیخ کی ضرورت	۳۸۲
۱۲	شاہ اہل سنت نائب واتقی	۴۶۶
۱۳	شہرت آفت ہے	۶۰۳

ص

۱	صحو ومحو اہل اللہ	۱۴۵
۲	صفات مومنین اہل اللہ	۶۱۶-۶۱۷
۳	صلوٰۃ الحرۃ	۱۰۲
۴	صلوٰۃ الحاجت	۱۰۵
۵	صلوٰۃ الاوابین وتفضیل	۱۶۶
۶	صلوٰۃ ظہر	۱۶۶-۱۷۶
۷	صلوٰۃ چاشت	۱۶۷
۸	صلوٰۃ الاحزاب	۱۶۱-۲۱۷
۹	صلوٰۃ حفظ ایمان	۲۸۷
۱۰	صلوٰۃ دیدار پُر انوار حق سبحانہ وتعالیٰ در خواب ومکاشفہ در جنت	۶۶۱
۱۱	صلوٰۃ المریض - در الی القبلۃ	۶۶۲
۱۲	صادق اہل اللہ کی نشانی اور کاذب میں فرق	۳۲۱

Marfat.com

۱۳	صلوٰۃ القاعد نصف صلوٰۃ القائم	۸۲۴-۷۷۰-۱۱۷- ۱۱۸-۲۱۶
۱۴	صلوٰۃ خلف کل فاسق و فاجر	۱۵۷-۱۶۸
۱۵	صفائی باطن کے لئے ۲۴ باتوں کا ترک جو سالک کے لئے ضروری ہیں	۴۷۹
۱۶	صلوٰۃ تراویح و احکامہ	۳۵۶-۴۲۰
۱۷	صحت معنیٰ حدیث شیخ المومن حلوی	۶۵۱

ض

۱	ضرورت صحبت شیخ	۲۶-۳۵۱-۸۷۹- ۶۰۹
۲	ضرورت شیخ لابد ہے	۳۵۱-۳۶۰

ط

۱	طالب کی ۳ قسم ہے	۴۴۷
۲	طریقہ تعلیم عام و برائے مرید	۶۱۰-۶۱۱
۳	طلب شیخ پختہ راہ دیدہ - و ضرورت شیخ	۵۰۳ تا ۵۰۸-۶۰۹- ۲۸۲-۲۸۳
۴	طعام مشکوک اور حضرت شیخ حمادؒ	۳۰۱-۴۱۵
۵	طریقہ تقلیل طعام	۶۰۵-۶۰۷

Marfat.com

ظ

۱	ظن تجسس۔ غیبت	۲۵۱-۲۵۲

ع

۱	عشق اللہ و مجاز	۱۴۶-۱۳۲-۱۳۳
۲	عشق مجاز	۳۵۸
۳	عجز و انکسار موجب برکات وصال ہے	۷۳۷-۷۳۸
۴	عجز و انکسار حضرت زین العابدینؓ و ترک ناز (فخر) خاندان	۷۸۶
۵	عجز و انکسار اہل اللہ و اخفار	۸۳۷-۸۸۰
۶	علم لدنی حضرت موسےٰ و حضرت خضرؑ	۶۱۸-۶۱۹
۷	عقیدہ روافض	۱۱۳-۱۱۴-۱۶۸-۱۶۹-۲۲۱-۲۲۲-۳۱۴-۳۴۴
۸	علم شریعت اولاً لعدۃ طریقت وغیرہ	۹۷-۹۸-۳۵۹-۴۹۴-۷۷۲-۷۷۳
۹	عقل نور ہے	۱۱۵
۱۰	عبادات یوم عرفہ	۸۶۳
۱۱	علم سلوک۔ طریقت۔ شریعت	۷۱۴
۱۲	علم غیب کے متعلق اور خصوصیات علم باری تعالیٰ	۱۷۷ تا ۱۸۵-۶۳۶-۶۳۷

Marfat.com

۱۳	علامات فتح باب	۷۲۶-۷۲۷
۱۴	عند الروافض شمیدن گل	۵۰۲
۱۵	عالی ہمت سالک	۷۵۴
۱۶	عجیب قول نازک الدنیا کا	۸۳۶
۱۷	عیسے علیہ السلام کی تشریف آوری	۵۲۵
۱۸	عوارف کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بمنزلہ محبت پیر کے ہے۔	۷۱۲

غ

۱	غیر اللہ	۵۳۵-۶۸۳
۲	غذائے سالک و قانون	۶۰۵ تا ۶۰۹
۳	غذائے ایشاں	۳۱۷-۳۱۸

ف

۱	فضیلت فقرا و اخلاق ایشاں یعنے اصحاب صفہؓ	۷۹-۱۳۰-۷۴۲ تا ۷۴۵-۷۰۳-۷۰۴
۲	فتح باب حق	۳۷۳-۴۸۲-۶۶۱-۳۸۸-۷۲۶-۷۲۷
۳	فرق عقل و سیر تزکیہ نفس	۴۷۹-۴۸۰
۴	فضیلت صدیق اکبرؓ	۴۹۹
۵	فرمان شیخ للمریدین	۵۰۹ تا ۵۱۲

۶	فقر وغنا حضرات ؒ	۵۴۳ - ۵۴۴
۷	فضیلت خلوت	
۸	فرق معجزہ وکرامت	۷۹۰ - ۷۹۱
۹	فرق فقیر و مسکین	۸۳۰ - ۸۳۱
۱۰	فرق صوفی و تصوف	۸۳۷
۱۱	فضیلت خاموشی	۵۷۴
۱۲	فضیلت علی ترتیب الخلافت	۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰
۱۳	فن کیمیا	۲۹۰ - ۳۲۱
۱۴	فرق ایمان و اسلام و آرا مختلفہ	۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲
۱۵	فضیلت ذکر خفی	۷۸۹
۱۶	فضیلت صحابہ بعد الانبیاء اور تعریف صحابیت	۷۷۶
۱۷	فقیر بصالؒ۔ اور واقعہ کی شیٔ بعینہٖ بیماری بیں پاتا اور چھوٹے لڑکے کو دنیا بحکم قطب عالمؒ	۶۹۸ - ۶۹۹
۱۸	فقاح کے متعلق	۳۴۴
۱۹	در صفت غوث پاکؓ	۳۲۲
۲۰	فضیلت حضرت فاطمہؓ	
۲۱	فضیلت خلوت و اعتکاف اور حضور کا طریقہ عمل قبل بعثت	۷۸۸
۲۲	فال فی المصحف	۹۶۳

Marfat.com

۲۳	فضیلت چہار مستورات	۹۶۷
۲۴	فضیلت عائشہ صدیقہؓ	۹۶۷
۲۵	فاطمہؓ کے سوائے حضور کی اور بیٹیاں اور اُن سے اولاد (حضرت عثمانؓ)	۹۶۷
۲۶	فرزند خود کے متعلق	۹۷۲
۲۷	فرشتے نقل میت (نقارہ)	۹۷۱
۲۸	فضیلت حضرت صدیق اکبرؓ	۴۹۹
۲۹	فرق عالم و مرشد	۳۰۷
۳۰	فضیلت ذکر خفی	۳۲۸
۳۱	فقہ اکبر کتاب تصنیف حضرت امام اعظمؒ	۷۳

ق

۱	قیمت ہر نفس	۴۰۹
۲	قرآن شریف کے معنی	۵۵۶-۶۵۷-۶۵۸
۳	قرآن کے معنی بیان کرنے کا ضابطہ	۵۹۹
۴	قرب زائد حاصل نہ شغل زائد	۶۸۶
۵	قرمس خانقاہ حضرت شیخ کبیرؒ کا مکۃ اللہ اور مدینہ منورہ لے جانا	
۶	قضاء حاجت جماع فی السفر	
۷	قدم بوسی دنیا	

Marfat.com

۸	قبر کو بوسہ دینا اور قبر کے آگے کھڑا ہونا اور توسل کرنا	۹۷۳-۹۷۴
۹	قضا معلق و مبرم	۷۱۶
۱۰	قدم چومنے کو دینا (وقت رخصت)	۹۸۰
۱۱	قرآن کا نزول اور اسکے احکام و ضوابط	۲۳۳ تا ۲۳۵
۱۲	قول حضرت عبداللہ مطری علم غیب میں کہ تصرف کو مجہول پڑھے۔	۲۳۶
۱۳	قطب عالم حضرت شیخ رکن الحق کی رحلت	۷۸۷

ک

۱	کشف وفات حضرت نصیر الحق چراغ دہلویؒ	۹۹-۲۵۱
۲	کمرہ صحبت شیخ	۳۰۹
۳	کرامات حضرات شیخ کبیرؒ شیخ عارفؒ۔ شیخ قطب عالمؒ احیائے موتےٰ وغیرہ	۳۱۷-۳۱۸ ۳۷۹
۴	کرامات حضرت والد مخدومؒ	۶۳۳-۶۳۵
۵	کلمہ شریف برائے بخشش میت	۲۲۵-۳۷۶-۸۷۵- ۸۹۹-۹۰۰-۹۵۵
۶	کمالات شیخ احیاء موتےٰ اور حضور کا مدینہ میں ورود اور واقعہ حضرت عبداللہ کے بچوں کے احیاء موتےٰ کا۔ اور حضور صلعم کا انبیاء کا لحاظ	۳۷۹ تا ۳۸۲

Marfat.com

۷	ملحوظ رکھنا کعبہ شریف بعض اہل اللہ کی زیارت کو جاتا ہے۔	۵۲۴-۹۱۷-۹۲۶
۸	کلمات قادسیہ (لولاک) کفر نصاریٰ ترک سلام	۷۳۷
۹	کسی کے آگے سر زمین پر رکھنا ممنوع ہے	۴۳۵
	گ	
۱	گوشت کم کھائے۔ طریقہ تقلیل طعام وآب وفرمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷
۲	گل طرہ ابریشم (ریشمی کپڑا) جائز ہے	
	ل	
۱	لازم رعایت اوراد سلسلہ خود	۷۳۷-۷۳۸
۲	لواطت کے متعلق	۲۳۰-۲۳۱-۴۴۷- ۴۴۸-۷۲۰
۳	لاحول ولا قوۃ (برائے فراخی رزق) اوردھا	۲۰۷-۲۰۸-۴۴۵- ۶۴۴
۴	لاتکن من جہال الصوفیۃ (جہل کے متعلق)	۲۸۹-۲۵۰-۵۳۲- ۲۳۶-۸۹۶-۴۴۹

Marfat.com

۵	لا اعتبار لاخذ الخرقة بل اعتبار لاخذ الصحبة	۷۸۸
	ہ	
۱	مقام عبادت حضرت شیخ رکن الحق ثانی	۸۵-۸۶-۲۱۹-
۲	حضرت شیخ نصیر الحق چراغ دہلوی وحاضری ایشاں دیگراں	۴۵۵
۲	معنی آیت اقرب الیہ من حبل الورید	۸۹
۳	معنی وتعریف مراقبہ	۷۱-۹۰۵
۴	مقامات سالک واولیاء	۱۱۱-۱۷۳
۵	مکاشفہ قبور۔ ترتیب مشاہدہ	۱۸۰
۶	منع حب دنیا وکراہ	۱۵۵ تا ۱۵۸-۲۷۶-
		۶۴۱-۶۷۲-۷۸۲
۷	منع عجب (فخر)	۱۲۶
۸	مرد۔ نیم مرد لاشی	۲۸۴
۹	معنی وتشریح مرید	۳۰۶-۴۸۱
۱۰	متعلق سلوک وطریقہ سالک	۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶
		۲۹۹
۱۱	منازل سلوک	۳۵۱ تا ۳۵۳-۴۶۴-۷۱۴
۱۲	مکاشفہ۔ شکایت۔ استغراق	۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴

Marfat.com

۱۳	مقام بلند شیخ عبداللہ یافعی رح	۵۹۳
۱۴	معنی قلب سلیم	۵۵۱
۱۵	ملفوظ مبارک حضرت شیخ رکن الحق والدین	۶۱۳-۹۷۱-۹۷۲
۱۶	ملاحظہ لوح محفوظ	۶۲۲-۶۸
۱۷	موجب موت مبارک حضور رح	۶۳۲
۱۸	معنی علم غیب	۶۳۷-۹۳۶
۱۹	ملاقات حضرت محمود شاہ	۶۱۰-۶۴۱-۸۸۱
۲۰	مسئلہ فقراء اہل صفہ حسنات الابرار	۷۳-۷۴
۲۱	معنی قلنا لہ	۸۴۰
۲۲	مناقب حضرت رکن الحق رح	۸۴۷-۷۲۷
۲۳	مناقب حضرت شیخ جمال الدین اُچوی	۱۴۳-۶۲۵-۶۴۴-۶۳۹-۶۴۰-۷۱۲-۲۱۷-۷۲۴-۸۱۴
۲۴	مقام تسلیم۔ حدیث عبد شکور	۸۸۶-۸۸۷-
۲۵	ملاقات لوجہ اللہ (حدیث)	۸۷۷
۲۶	مقام خائفین	۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷
۲۷	ممانعت مطالعہ تفسیر کشاف وحکم } مطالعہ تفسیر مدارک	۹۱۴
۲۸	مقام مریدین عشر مقامات	۹۳۸-۹۳۹

۲۹	مقام مطیعین عشر مقامات ترتیب مقامات	۹۰۲ - ۹۴۶۰۹۴۵
۳۰	مرید کے دل سے خطرہ دور کرنا	۹۴۳
۳۱	مستحقین بیت المال	۳۹۱
۳۲	معنی عزت ۔ اعتراض وجواب حضرت	۶۱۳
۳۳	مسئلہ نوم وشکست وضو	۷۰۱
۳۴	مجتہد کا حق	۲۰۵
۳۵	منع اکل عند القبور وقرآن خوانی وغیرہ عند القبور	۲۲۰
۳۶	معنی توبۃ النصوح	۱۸۸
۳۷	مقام اولیائے کرام	۳۷۷
۳۸	محاسبہ للنفس یوم گزشتہ	۴۱۸ - ۴۱۹
۳۹	مرقع شریعت وطریقت	۶۶۶
۴۰	موت ہر چیز کو کاٹ دیتی ہے (اشعار عجیب)	۲۶۰
۴۱	مالیدن بہ انگشت بر چشماں در اذان در شہادت حضور	۳۰۴
۴۲	مما نعت نرحد وفریاد	۴۱۴
۴۳	مراقبہ مبتدی ومراقبہ منتہی	۷۱ - ۹۴۶
۴۴	مقام حضرت غوث پاک	۹۵۴

۴۵	موت عشق	۹۵۴
۴۶	مال وغیرہ جمع کرنا	۷۲۸
۴۷	معنی اُمّی	۵۶۵
۴۸	مذہب حنفی	۹۸۰
۴۹	مذکر اصحاب ثلثہ (واجب القتل واحوال روافض ووجہ تسمیہ ایشاں)	۴۶۵-۴۶۶
۵۰	مناقب امام اعظمؒ	۳۸۳
۵۱	معنی شیخ	۳۷۹
۵۲	معنی من حمل سلعتہ (حدیث) من زار شیخہًا ولم یذق منہ	۷۶
۵۳	معنی قدس سرہٗ	۲۱۱
۵۴	منع از حج	۲۴۶
۵۵	مسعود در دیش کے متعلق (جاہل صوفی)	۴۴۸-۴۴۹
۵۶	مکاشفہ ہوز	۱۷۶
۵۷	مخلوق کی زبان سے بچنا مشکل ہے۔ فقط اللہ پر بھروسہ رکھے اور اس سے ڈرے	۱۴۷۷
۵۸	مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضہ	۴۹۸
۵۹	مشغول بے علم (جلال دیوانہ)	۷۷۲

Marfat.com

ن

۱	نقل میت از قبر	۱۸۲-۶۴۰
۲	نسب ذنب وجل او متعلق حضور صلعم	۴۲۱-۴۲۲
۳	نزول حضرت عیسےٰ ختم نبوت	۶۱۱-۶۱۴ ، ۷۸۹
		۶۶۵-۵۲۵
۴	ناراضگی حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی با محمد تغلق مرحوم	۵۵۷
۵	نقل کتاب سلوک	۶۰۲
۶	نور بھی حجاب ہے	۶۸۲
۷	نوا سے حضور از حضرت عثمان رض	۹۶۸
۸	نماز بالجماعت فی المسجد	۳۴۷
۹	نمک کے متعلق فرمان حضور	۲۸۹
۱۰	نوم بعد نماز صبح وغیرہ مفصل	۲۴۱
۱۱	نکاح روافض	۴۱۵-۴۱۶
۱۲	نماز باجماعت	۵۴-۸۴-۱۷۵-۱۷۶
۱۳	نسب وجمل حکایت امام زین العابدین رض	۹۷۷
۱۴	نرجسہ وخریاد	۴۱۴
۱۵	نماز خلف بدعتی ناجائز ہے اور نماز خلف فاسق فاجر جائز ہے۔	۱۶۸

Marfat.com

و

۱	وجہ سوء اخلاقی سادات	۳۰۰-۶۱۷
۲	وقت ظہر و سایہ اصلی تحقیق سایہ اصلی	۵۷۵-۵۷۶
۳	وضاحت صحو و محو	۱۴۵
۴	ورد خمسہ بوقت خفتن موجب برکات	۴۵۰
۵	وسیلہ (توسلوا الیہ بادعیائہ)	۳۱۶

ہ

۱	ہر عبادت خالصاً لوجہ اللہ	۳۷۳

ی

۱	یومیہ سلام بحضوری بوقت بعد اشراق ما قبل چاشت من ای مکان کان	

Marfat.com

تتمہ

اس مبارک کتاب کے حصہ اول کے شروع میں گذارش احوال کے تحت اس نادرہ کتاب کی قدر و منزلت اور وجہ طبع ثانی کچھ مختصراً عرض کر دیئے گئے ہیں۔ جس کا یہاں دہرانا محض تطویل حاصل ہے۔ اللہ حافظ۔ البتہ حضرت موصوف جناب شیخ سید السادات قطب عالم جلال الحق والملت والشرع والدین۔ المشہور بمخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات پر اجمالاً اور تفصیلاً بھی اس کتاب کے بہانے بہت خوبصورت روشنی پڑتی ہے۔ جو اس کو خصوصاً دور حاضر میں لے لاگ طریقہ پر پڑھنے سے عیاں ہوتی ہے۔ جس طرح قلعی گر صحیح طریقہ پر قلعی چڑھانے میں برتن کو پہلے اچھی طرح ٹیڑھ پن۔ غل و غش۔ میل کچیل۔ چرک۔ زنگار وغیرہ سے صاف کر کے اپنے عمل میں کامیاب ہوتا ہے۔

حضرت شیخیت مآب کا اہل سنت والجماعت حنفی مذہباً اور سہروردی اور چشتی مسلکاً ہونا اظہر من الشمس ہے۔ سیر و سیاحت (جس ہی کی وجہ سے ملقب بلقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہیں) بہت زیادہ کی اور پھر اس زمانہ کا سفر جس کی مخافتیں اور تکلیفیں مخفی نہیں۔ السفر سقر اس کی بیّن دلیل ہے۔ مطمح نظر ہمیشہ زیارت اہل اللہ ہی رہا۔

Marfat.com

گفت حق اندر سفر ہر جا روی
باید اول طالب مردے شوی

کے صحیح مصداق ہیں۔
سینکڑوں بزرگوں سے علمی عملی قلبی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ تیس سال مدینہ منورہ کے مجاور رہے۔ اور کاملین و مکملین سے استفادہ کیا۔ حضرت عبداللہ یافعیؒ اور حضرت عبداللہ مطریؒ سے بہت ہی لگاؤ اور عقیدت ٹپکتی ہے۔ خصوصاً اپنے شیخ بیعت قطب عالم حضرت رکن الحق والملت والدین اور اُن کے آباؤ اجداد (کیونکہ آپ کے آباؤ اجداد کے بھی یہی حضرات پیر بیعت ہیں) سے تو بہت ہی خوش اعتقادی اور محبت کا اظہار اور ان کے کمالات کا ذکر کرامات بہت ادب سے بیان فرماتے ہیں۔ قطب عالم کا ذی شان لفظ آپ کے حق میں زبان زد خلائق ہے سچ ہے الاجر علی قدر التعب ہزاروں طالبان صادق کو فیض پہنچایا۔ اکثر آپ کے گرد مجمع کثیر رہتا

ع ہر کجا بود چشمہ شیریں — تلخ و مردم گرد آیند

بہت زیادہ عجیب و نادر۔ لاینحل مسائل درج کتاب ہیں۔ بالخصوص خاندانی تفاخر سے بہت ہی بیگانگیت ہے من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ (جس کے عمل نے اس کو پیچھے ڈالا۔ اس کو نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا) اکثر ارشاد ہوتا ہے۔
یعنی

Marfat.com

؎ خاندانیت فقط اک نام ہے
خوش عمل خوش خلق صاحب کام ہے
بلکہ ہو جاتی ہے خود باعث حجاب
جبکہ ہو پندار اس میں زہر ناب
ہاں عمل کردار اور گفتار خوش،
اس کو کر دیتا ہے زیب خوش نش
(الاحقر)

ہر جگہ عمل کی ترغیب ہے اور اسی کو اصل اور دوسری شرافتوں کو فرع کی حیثیت دی ہے۔

حضور قطب عالم حضرت مخدوم کئی دفعہ دہلی تشریف فرما ہوئے شاہان تغلق کا زمانہ تھا۔ مرحوم محمد تغلق اور فیروز تغلق نہایت درجہ عقیدت مند تھے۔

آخری دفعہ دس ماہ قیام فرمایا۔ یعنی ۲۸ ربیع الثانی ۷۸۱ھ کو ارتحال فرمائی۔ اور ۱۰ محرم ۷۸۲ھ کو مفارق ہوئے۔

سبحان اللہ نیک اور مقرب لوگوں کی آمد و رفت بھی مخصوص اوقات میں ہے۔ یعنی ولادت شب برات ۷۷۶ھ وفات عید قربان ۷۸۲ھ مبارک إن للہ وإن الیہ راجعون (اخبار الاخیار)

اسی دوران میں یہ دس ماہا روزنامچہ مکمل ہوا۔ جو کتاب کی صورت میں پیش نظر ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو عبداللہ علاؤالدین فاطمی حسینی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خدمت عالیہ میں مسلسل دس ماہ دن رات حاضر رہ کر جمع کیا۔ حضور پرنور پر جب موصوف کا شوق و ضبط تحریر واضح ہوا۔ تو مضامین کو محبت خاص سے لکھواتے۔ کہ صحت مسائل ہو۔ اور کوئی خامی و خلل واقع نہ ہو۔

بقول نوشتہ بماند سیاہ بر سفید منجملہ صدقات جاریہ ہے۔ اس طرح یہ یادگار حضرت جامع مرحوم کی محنت شاقہ اور کاوش سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔ جس کا وہ خود دیباچہ میں ذکر فرماتے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

پھر چونکہ اس وقت کے رواج کے مطابق یعنی ۶۰۰ سال قبل وہ قدیم فارسی زبان میں تھی۔ معلی الالقاب جناب سید ذوالفقار علی صاحب ٹونکی نے اردو زبان مروجہ میں ڈھال کر ثواب دارین حاصل کیا۔ کس خوبی اور سادگی اور خلوص سے تمہید اور خاتمہ میں سب کچھ تحریر فرما دئے ہیں۔ سبحان اللہ۔ خود ملاحظہ فرمادیں۔ اور لطف اٹھاویں۔

الغرض اس طرح اس فیض کو عام کیا۔ کہ ہر کہ ومہ اپنی استعداد کے مطابق بہرہ ور ہو۔ الحق اخیر الخیر۔ الخیر المتعدی۔

ان مراحل کے عبور میں جو کوفت اور عرق ریزی ہوتی ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ اہل فن ہی خوب جانتے ہیں۔ علی اللہ (بمنہ وکرمہ) اعلے اجرھم۔

Marfat.com

مندرجہ بالا اصحاب کرام رحمۃ اللہ علیہم جیسے خالص الاعتقاد
الیقین ہاتھوں سے بتدریج چکر کاٹ کر یہ کتاب مستطاب (کتاب
ہاذا) آیات قرآنیہ کی نادر تفسیر اور احادیث کی نادر شرح ہے۔)
دوبارہ چھپ کر آپ کے سامنے ہے۔

باقی امور کے علاوہ اس کی دو فہرستیں بھی اب شامل کی ہیں۔
ایک فہرست صفحہ وار۔ دوسری فہرست مضمون وار ترتیب حروف
تہجی ہے۔ یعنی جس جس صفحہ پر مضمون بعینہٖ یا قدرے تفاوت سے درج
ہے۔ اُن صفحات کو مضمون کے آگے درج کر دیا ہے۔ کہ شائق کو
مضمون مطلوبہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔ اس میں تا حد سعی پوری کوشش
کی ہے۔ میری اس سعی میں میرے لڑکوں نے خاصا ہاتھ بٹایا ہے
جزاھم اللہ فی الدارین خیرا۔ الجزاء الکثیر۔ آمین۔ ثم آمین۔
تاہم مجھ جیسے خام سے خامی بعید نہیں۔ درگزری و چشم پوشی چاہتا
ہوں۔

اصل لطف تو کتاب کو بشرائط بڑی ہمت تنی اور سمجھ بوجھ سے تھوڑا
تھوڑا بقدر جذب پڑھنے ہی میں ہے۔ وباللہ التوفیق

وآخر دعواھم ان الحمد للہ رب العالمین۔
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ کل تقی و
نقی فھو آلی اجمعین۔
اللھم نجاہ بنبیک المصطفیٰ ورسولک المجتبیٰ۔ طھر قلوبنا من

Marfat.com

کل وصف یباعدنا عن مشاهدتک وفجتک وامتنا علی السنت والجماعة والشوق الی لقائک یا ذوالجلال والاکرام

ے

یاران ہمنشیں ہمہ از ہم جدا شدند
ما ایم و آستانہ دولت پناہ تو
فردائے روز حشر کہ عرض خلائق است
باشد دراں میاں بمن افتد نگاہے تو

ے

تیرے لئے میرا جینا ہو میرا مرنا ہو
تیرے لئے ہی ہر اک کام ہو جو کرنا ہو
تو ہی رفیق ہو ساتھی ہو ہمنوا ہر آں
یہی سبق ہو میرا یاد جس کو کرنا ہو

(الاحقر)
غلام محبوب سبحانی طبیب ملتان
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

1018
515
503

۷۸۶

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاءِ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

جلد دوم

الدُّرُّ المَنْظُوم

فی ترجمہ

مَلْفُوظِ المَخْدُوم

یعنی

حضرت مولانا سید جلال الدین صاحب اُچوی المعروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ

کے ملفوظات مبارکہ کا اردو ترجمہ

جسے

حکیم غلام محبوب سبحانی صاحب قریشی ملتانی دامت برکاتہ

نے فیوض متذکرہ کتاب کو عام کرنے کیلئے چھپوایا اور شائقین علم و عمل میں تقسیم کیا

Marfat.com